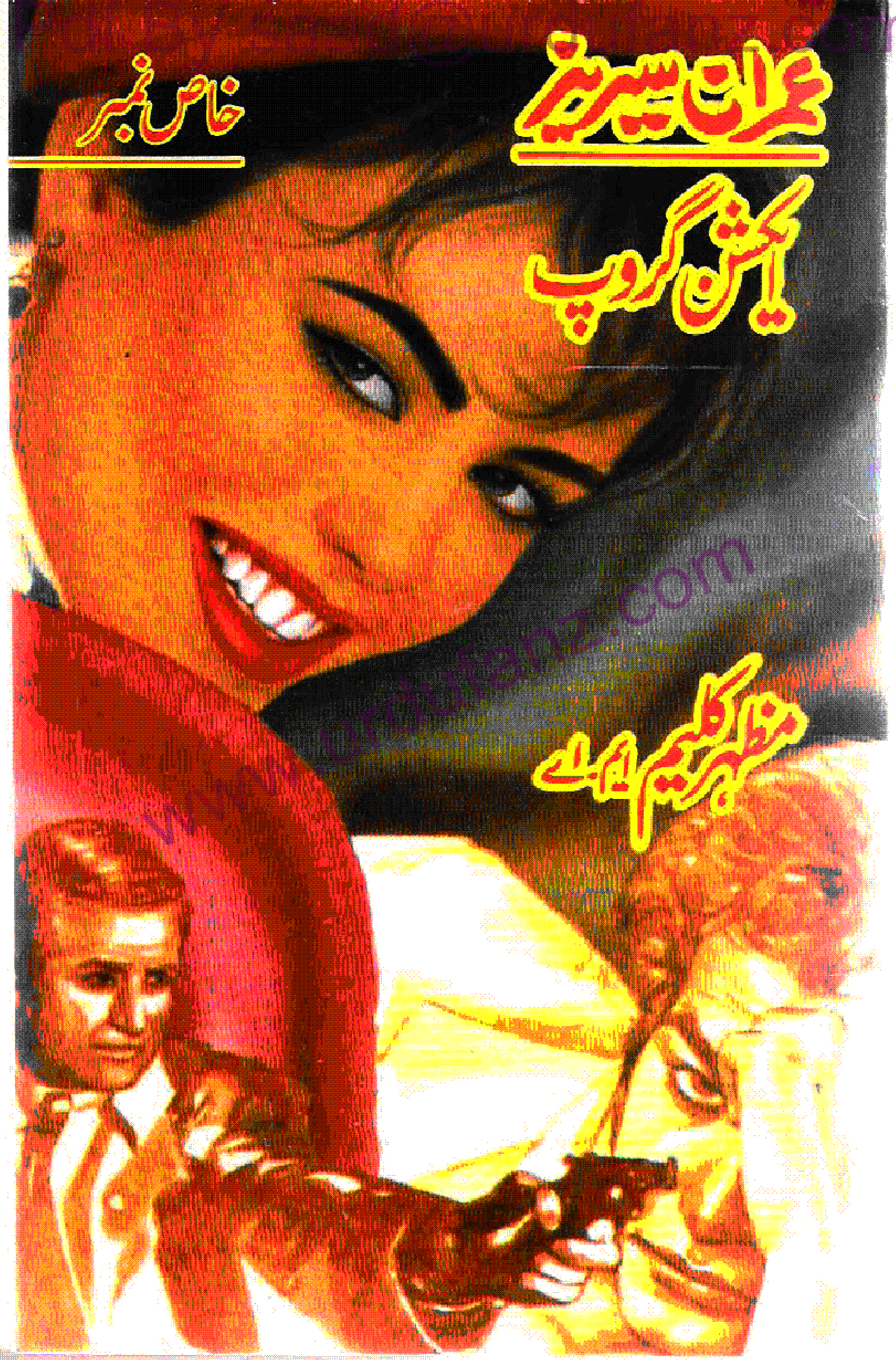
عمران سیریز
خاص نمبر
ایکشن گروپ
مظہر کلیم ایم اے
www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ ہیں

اس ناول کے تمام نام' مقام' کردار' واقعات اور پیش کردہ سچوئیشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز' مصنف' پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ـــــــــ اشرف قریشی
ـــــــــ یوسف قریشی
پرنٹر ـــــــــ سید ظہیر الحسن
طابع ـــــــــ منزل آرٹ پریس ملتان
قیمت ـــــــــ -/150 روپے

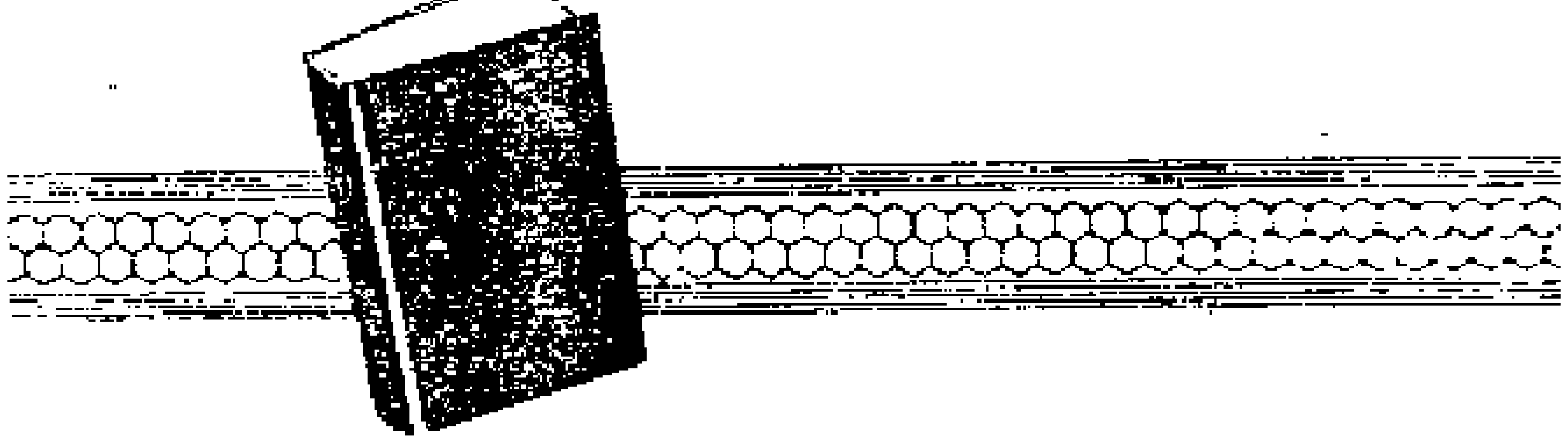

www.urdufanz.com

چند باتیں

محترم قارئین! سلام مسنون۔ نیا ناول ایکشن گروپ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اسرائیل کے خلاف عمران اور اس کے ساتھیوں کی جدوجہد کا آغاز ناقابل تسخیر مجرم ناول سے ہوا تھا اور اس سلسلے میں اب تک کئی ناول شائع ہو چکے ہیں۔ یہ ناول قارئین نے اس قدر پسند کئے ہیں کہ ان کا مسلسل اصرار رہتا ہے کہ اس موضوع پر مزید ناول لکھے جائیں۔ ایکشن گروپ بھی اسی موضوع پر مبنی ناول ہے اس کا نام ہی ظاہر کر رہا ہے کہ اس ناول میں عمران اور اس کے ساتھیوں کی کارکردگی کس جہت میں نمایاں ہوگی۔ مجھے یقین ہے کہ یہ ناول بھی ہر لحاظ سے آپ کے اعلیٰ معیار پر پورا اترے گا۔ سابقہ ناول ٹروبین اور سیکرٹ ہارٹ کو قارئین نے بے پناہ پسند کیا ہے اور ان کی پسندیدگی کے خطوط مسلسل مجھے مل رہے ہیں۔ میں ان سب قارئین کا بے حد مشکور ہوں جو مجھے اپنی آرا سے نوازتے رہتے ہیں۔ قارئین کی پسند ہی میری محنت کا ثمر ہے۔ لیکن موجودہ صفحات میں چونکہ میں سب خطوط کا نہ ذکر کر سکتا ہوں اور نہ ان کے جواب دے سکتا ہوں اس لئے اگر قارئین کو ان کے خطوط کا جواب ان صفحات میں نہ مل سکے تو اس کا یہ مطلب نہیں لینا چاہیے کہ ان کے خطوط مجھے ملے نہیں ہیں یا میں نے ان کے خطوط پر توجہ نہیں دی۔ ہر خط میرے لئے انتہائی اہمیت کا حامل ہوتا ہے کیونکہ ان خطوط سے مجھے قارئین کی پسند ناپسند اور ان کے رجحانات کا صحیح اندازہ ہوتا رہتا ہے اور میری کوشش

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

ہے کہ میں قارئین کے [illegible] سے پورا اتروں۔ اس لئے ہر قاری کا خط میرے لئے ایک نئی مہمیز کا کام دیتا ہے اس طرح مجھے مزید اچھے اور منفرد انداز میں ناول لکھنے کا حوصلہ ملتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ قارئین آئندہ بھی مجھے اپنی آراء سے اسی طرح نوازتے رہیں گے۔

کوٹ چھٹہ ضلع ڈیرہ غازی خان سے شکیل احمد ساکا لکھتے ہیں۔ ایکسٹو کی شخصیت ہے جس سے پاکیشیا کا صدر تک ناواقف ہے لیکن وہی ایکسٹو ایک معمولی سے باورچی سلیمان سے جھڑکیاں کھاتا ہے اور اسے چائے کی ایک پیالی بھی بڑی مشکل سے ملتی ہے۔ یہ انتہائی ناانصافی ہے۔

شکیل احمد ساکا صاحب! آپ نے سلیمان کو معمولی سا باورچی لکھا ہے لیکن جس کا وہ باورچی ہے اس کا تو کہنا یہی ہے کہ سلیمان کی پکائی ہوئی مونگ کی دال سے اس کے ذہن کی بیٹری چارج ہوتی ہے۔ اب آپ کی بات کا یقین کیا جائے یا اس کی بات کا جس کو سلیمان کی پکائی ہوئی مونگ کی دال کا ذاتی تجربہ حاصل ہے۔ ویسے کسی کا بڑے سے بڑا راز ذاتی ملازموں سے کبھی چھپا نہیں رہ سکتا۔ یہ ایک قدرتی بات ہے۔ امید ہے آپ اس پر ضرور غور فرمائیں گے۔

رحیم یار خان سٹلائٹ ٹاؤن سے اسد بن محسن صاحب لکھتے ہیں۔ ٹرومین بے حد پسند آیا۔ یہ اچھوتے انداز میں لکھا گیا ہے۔ میری طرف سے ایک اور اچھا ناول لکھنے پر دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔ لیکن ایک بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی کہ ہر ناول میں عمران ایسے مشن پر کام کرتا ہے کہ جس کی کامیابی کے نتیجے میں پاکیشیا کو دفاعی، خلائی، سائنسی یا معاشی طور پر بے پناہ فائدہ حاصل ہوتا ہے لیکن عمران کے ہر مشن میں کامیاب ہو جانے کے باوجود پاکیشیا پس ماندہ ملک ہے جس طرح شروع سے آ رہا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

اسد بن محسن صاحب! ناول کی پسندیدگی کے لئے انتہائی مشکور ہوں۔ قوموں اور ملکوں کی پسماندگی صرف اسی صورت میں دور ہو سکتی ہے جب قوم کا ہر فرد یکساں جذبے سے ملک کی تعمیر و ترقی کے لئے اپنی اپنی فیلڈ میں مسلسل کام کرے۔ عمران تو اپنا فرض نبھا رہا ہے لیکن کیا ہم سب بھی اپنا اپنا فرض اسی محنت اور جذبے سے نبھاتے ہیں۔ اس پر اگر ٹھنڈے دل سے غور کر لیا جائے تو بات سمجھ میں آ سکتی ہے۔

حیدر آباد سے محمد سہیل اور محمد شاہد صاحبان لکھتے ہیں۔ ٹرومین اور سیکرٹ ہارٹ بے حد پسند آئے ہیں۔ آپ جس طرح مسلسل اچھے اور منفرد ناول لکھتے چلے آ رہے ہیں اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے دماغ میں کوئی سپر کمپیوٹر فٹ کر رکھا ہے۔ ویسے ہماری دعا ہے کہ یہ سپر کمپیوٹر اسی طرح کام کرتا رہے اور ہمیں ہر ماہ اچھے اور منفرد ناول پڑھنے کو ملتے رہیں۔

محمد سہیل اور محمد شاہد صاحبان! ناولوں کی پسندیدگی اور آپ کے جذبات کا انتہائی مشکور ہوں۔ جہاں تک سپر کمپیوٹر کی کارکردگی کا تعلق ہے تو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ سپر کمپیوٹر کی کارکردگی کو چیک کون کر سکتا ہے۔ ظاہر ہے سپریم کمپیوٹر ہی ایسا کر سکتا ہے۔ اب مزید وضاحت کیا کروں۔ ظاہر ہے سپریم کمپیوٹر مجھ سے زیادہ سمجھدار ہوں گے۔

لاہور گوالمنڈی سے محترمہ عظمیٰ، صائمہ اور شازیہ نے لکھا ہے۔ ہم تین بہنوں کو اتفاقیہ طور پر آپ کا ایک ناول پڑھنے کو ملا۔ تب سے گیارہ ماہ کے اندر اندر ہم نے اب تک لکھے گئے تمام ناول پڑھ ڈالے ہیں۔ آپ کا ہر ناول دوسرے سے منفرد، اچھوتا اور دلچسپ ہوتا ہے۔ ڈوگو فائٹرز میں آپ نے یوگا کی مشقوں کا

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

ہے کہ میں قارئین کے اعلیٰ معیار پر ہر لحاظ سے پورا اتروں۔ اس لئے ہر قاری کا خط میرے لئے ایک نئی مہمیز کا کام دیتا ہے اس طرح مجھے مزید اچھے اور منفرد انداز میں ناول لکھنے کا حوصلہ ملتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ قارئین آئندہ بھی مجھے اپنی آراء سے اسی طرح نوازتے رہیں گے۔

کوٹ چھٹہ ضلع ڈیرہ غازی خان سے شکیل احمد ساکا لکھتے ہیں۔ "ایکسٹو ایسی شخصیت ہے جس سے پاکیشیا کا صدر تک ناواقف ہے لیکن وہی ایکسٹو ایک معمولی سے باورچی سلیمان سے جھڑکیاں کھاتا ہے اور اسے چائے کی ایک پیالی بھی بڑی مشکل سے ملتی ہے۔ یہ انتہائی ناانصافی ہے"۔

شکیل احمد ساکا صاحب! آپ نے سلیمان کو معمولی سا باورچی لکھا ہے لیکن جس کا وہ باورچی ہے اس کا تو کہنا یہی ہے کہ سلیمان کی پکائی ہوئی مونگ کی دال سے اس کے ذہن کی بیٹری چارج ہوتی ہے۔ اب آپ کی بات کا یقین کیا جائے یا اس کی بات کا جس کو سلیمان کی پکائی ہوئی مونگ کی دال کا ذاتی تجربہ حاصل ہے۔ ویسے کسی کا بڑے سے بڑا راز ذاتی ملازموں سے کبھی چھپا نہیں رہ سکتا۔ یہ ایک قدرتی بات ہے۔ امید ہے آپ اس پر ضرور غور فرمائیں گے۔

رحیم یار خان سٹلائٹ ٹاؤن سے اسد بن محسن صاحب لکھتے ہیں۔ "ٹروین بے حد پسند آیا۔ یہ اچھوتے انداز میں لکھا گیا ہے۔ میری طرف سے ایک اور اچھا ناول لکھنے پر دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔ لیکن ایک بات میری سمجھ میں نہیں آرہی کہ ہر ناول میں عمران ایسے مشن پر کام کرتا ہے کہ جس کی کامیابی کے نتیجے میں پاکیشیا کو دفاعی، خلائی، سائنسی یا معاشی طور پر بے پناہ فائدہ حاصل ہوتا ہے لیکن عمران کے ہر مشن میں کامیاب ہو جانے کے باوجود پاکیشیا پس ماندہ ملک ہے جس طرح شروع سے آرہا ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے"؟

اسد بن محسن صاحب! ناول کی پسندیدگی کے لئے انتہائی مشکور ہوں۔ قوموں اور ملکوں کی پسماندگی صرف اسی صورت میں دور ہو سکتی ہے جب قوم کا ہر فرد یکساں جذبے سے ملک کی تعمیر و ترقی کے لئے اپنی اپنی فیلڈ میں مسلسل کام کرے۔ عمران تو اپنا فرض نبھا رہا ہے لیکن کیا ہم سب بھی اپنا اپنا فرض اسی محنت اور جذبے سے نبھاتے ہیں۔ اس پر اگر ٹھنڈے دل سے غور کر لیا جائے تو بات سمجھ میں آسکتی ہے۔

حیدر آباد سے محمد سہیل اور محمد شاہد صاحبان لکھتے ہیں۔ "ٹروین اور سیکرٹ ہارٹ بے حد پسند آئے ہیں۔ آپ جس طرح مسلسل اچھے اور منفرد ناول لکھتے چلے آرہے ہیں اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے دماغ میں کوئی سپر کمپیوٹر فٹ کر رکھا ہے۔ ویسے ہماری دعا ہے کہ یہ سپر کمپیوٹر اسی طرح کام کرتا رہے اور ہمیں ہر ماہ اچھے اور منفرد ناول پڑھنے کو ملتے رہیں"۔

محمد سہیل اور محمد شاہد صاحبان! ناولوں کی پسندیدگی اور آپ کے جذبات کا انتہائی مشکور ہوں۔ جہاں تک سپر کمپیوٹر کی کارکردگی کا تعلق ہے تو آپ سمجھ سکتے ہیں کہ سپر کمپیوٹر کی کارکردگی کو چیک کون کر سکتا ہے۔ ظاہر ہے سپریم کمپیوٹر ہی ایسا کر سکتا ہے۔ اب مزید وضاحت کیا کروں۔ ظاہر ہے سپریم کمپیوٹر مجھ سے زیادہ سمجھدار ہوں گے۔

لاہور گوالمنڈی سے محترمہ عظمیٰ، صائمہ اور شازیہ نے لکھا ہے۔ "ہم تینوں بہنوں کو اتفاقیہ طور پر آپ کا ایک ناول پڑھنے کو ملا۔ تب سے گیارہ ماہ کے اندر اندر ہم نے اب تک لکھے گئے تمام ناول پڑھ ڈالے ہیں۔ آپ کا ہر ناول دوسرے سے منفرد، اچھوتا اور دلچسپ ہوتا ہے۔ ڈوگو ماسٹرز میں آپ نے یوگا کی مشقوں کا

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

ذکر کیا ہے۔ یہ یوگا کی مشقیں کیا ہوتی ہیں۔ کیا آپ کسی ناول میں اس کی تفصیل درج کریں گے۔

محترمہ عظمیٰ، صائمہ و شازیہ صاحبہ! ناولوں کی پسندیدگی کے لئے آپ کا مشکور ہوں۔ یوگا ذہنی اور جسمانی ورزشوں کے ایک خصوصی طریقے کا نام ہے۔ بازار میں آپ کو ان ورزشوں کی تفصیلات پر مبنی کتب آسانی سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔ ناول میں ان کی تفصیلات درج نہیں کی جا سکتیں۔ کیونکہ ناول کا موضوع ان تفصیلات کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

کراچی ناظم آباد سے محمد الیاس صاحب لکھتے ہیں۔ ”واٹر پاور کا سلسلہ بے حد پسند آیا ہے اس قدر اچھوتے موضوع کو جاسوسی ادب کی زینت بنانے پر میری طرف سے دلی مبارکباد قبول فرمائیں۔ جاسوسی ادب کے قارئین کے لئے یہ واقعی بمپر پرائز سے بھی بڑھ کر تھا۔ ایک گذارش ہے کہ آپ جن قارئین کے خطوط کا پیش لفظ میں جواب دیتے ہیں ان کا پورا پتہ درج کر دیا کریں تاکہ اس طرح قارئین کے درمیان قلمی دوستی کا سلسلہ شروع ہو سکے۔ یہ سلسلہ پیغام امن و دوستی کے مترادف ہوگا۔“

محمد الیاس صاحب! ناول کی پسندیدگی کے لئے انتہائی مشکور ہوں۔ جہاں تک قلمی دوستی کا تعلق ہے یہ ضروری تو نہیں کہ جن کا پتہ شائع کیا جائے وہ قلمی دوستی کی خواہش بھی رکھتے ہوں اور یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ قلمی دوستی قارئین آپس میں شروع کر دیں اور میں اس دوستی سے یکسر محروم ہو کر صرف قلم تک ہی محدود ہو جاؤں جبکہ مجھے قلم کے ساتھ ساتھ قارئین کی دوستی بھی بے حد عزیز ہے امید ہے آپ سمجھ گئے ہوں گے۔

اب اجازت دیجئے۔

والسّلام

مظہر کلیم ایم۔ اے

عمران بستر پر لیٹا ہوا اخبار کی سرخیوں کے مطالعے میں مصروف تھا ایک ہفتہ سے اُسے اچانک تیز بخار ہو گیا تھا جو دو دن تک رہا۔ گو بخار اتر گیا لیکن ڈاکٹر نے اُسے آرام کرنے کی ہدایت کی تھی اس لئے عمران گذشتہ ایک ہفتے سے آرام کر رہا تھا۔ گو اب عمران کی صحت پوری طرح بحال ہو چکی تھی لیکن اس کے باوجود اس کا زیادہ تر وقت بستر پر ہی گذرتا تھا۔ کتابوں اور رسالوں کی اس کے پاس کمی نہ تھی اور سیکرٹ سروس کے پاس بھی ان دنوں کوئی کیس نہ تھا اس لئے عمران بخار اترنے کے باوجود بالکل آرام کرنے کے موڈ میں تھا لیکن اس کے اس آرام نے سلیمان کو واقعی نچا کر رکھ دیا تھا۔ چونکہ عمران کا زیادہ تر وقت فلیٹ میں ہی گذر رہا تھا اس لئے ایک تو سلیمان کو مسلسل اُسے چائے اور کافی بنا کر دینی پڑتی تھی دوسرا عمران اب اس پر اس طرح نکتہ چینی کرتا رہتا تھا جیسے وہ بیماری کے بعد شدید چڑچڑا ہو گیا ہو۔ اس نے سلیمان کے ہر کام میں کیڑے ڈال ڈال کر اس کی جان عذاب میں ڈال رکھی تھی۔ سلیمان

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

اس لئے سب کچھ برداشت کر رہا تھا کہ شاید عمران بیماری کی وجہ سے چڑچڑا ہو گیا ہے اور آہستہ آہستہ وہ اپنی سابقہ خوش مزاجی کی طرف لوٹ آئے گا۔ لیکن عمران کا چڑچڑا پن بجائے کم ہونے کے مسلسل بڑھتا جا رہا تھا۔

"سلیمان" ـــــ عمران نے لیٹے لیٹے انتہائی کرخت اور تیز آواز میں سلیمان کو پکارا۔

"جی صاحب!" ـــــ سلیمان نے فوراً ہی بیڈ روم کے دروازے پر نمودار ہوتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ابھی تک بیڈ ٹی نہیں آئی ـــــ کیا کرتے رہے ہو اب تک ـــــ؟ تمہاری عادتیں بہت بگڑ چکی ہیں ـــــ کام کرنے کو تو تمہارا دل ہی نہیں چاہتا" ـــــ عمران کے لہجے میں بے پناہ چڑچڑا پن تھا۔

"اماں بی کا حکم ہے کہ آپ کو چائے نہ دی جائے" ـــــ سلیمان نے بڑے خشک لہجے میں جواب دیا۔

"کیا ـــــ کیا مطلب! ـــــ اماں بی نے وائرلیس کی ہے تمہیں ـــــ؟" عمران نے چونک کر پوچھا۔

"وائرلیس نہیں کی صاحب! ـــــ میں صبح خود ان کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور میں نے انہیں بتایا کہ آپ بہت چڑچڑے ہو گئے ہیں تو انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ آپ دن میں کتنی چائے پیتے ہیں ـــــ؟ میں نے کہا کہ ساٹھ ستر پیالیاں تو پی ہی جاتے ہیں ـــــ اس پر انہوں نے فیصلہ دے دیا کہ آپ کے دماغ پر چائے کی خشکی چڑھ گئی ہے اس لئے اب چائے بالکل بند" ـــــ سلیمان نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں

جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ساٹھ ستر پیالیاں چائے ـــــ غضب خدا کا ـــــ تم نے ساٹھ ستر پیالیاں بتائی ہیں انہیں ـــــ کیوں جھوٹ بولا ـــــ کب پلائی ہیں تم نے مجھے ساٹھ ستر پیالیاں چائے ـــــ چھ سات پیالیوں کے بعد تو تم ویسے ہی انکار کر دیتے ہو ـــــ اور نہ صرف انکار کر دیتے ہو۔ بلکہ چائے کی پتی، چینی اور بجلی کے بل کی زیادتی کا رونا رونے بیٹھ جاتے ہو۔ بولو کیوں جھوٹ بولا تم نے" ـــــ عمران نہ صرف بستر پر اٹھ کر بیٹھ گیا تھا بلکہ اس کی آنکھوں سے غصے کی شدت سے شعلے سے نکلنے لگ گئے تھے۔

"آپ خود ہی تو کہتے ہیں کہ صفر کی کوئی اہمیت نہیں ہوتی اس لئے اگر چھ سات کے آگے میں نے صفر لگا دی تو کیا فرق پڑتا ہے" ـــــ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم گئے کیوں تھے اماں بی کے پاس" ـــــ عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"کئی دن سے عجیب عجیب سے وہم آ رہے تھے ـــــ طبیعت میں پریشانی کا عنصر بڑھتا جا رہا تھا اور یہ میرا تجربہ ہے کہ ایسی کیفیت میں اگر بزرگوں کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا جائے تو یہ کیفیت دور ہو جاتی ہے ـــــ اس لئے میں اماں بی کی خدمت میں سلام عرض کرنے گیا تھا۔ اور یقین کیجئے کہ جب سے میں واپس آیا ہوں طبیعت بڑی فرحاں و شاداں ہے" ـــــ سلیمان نے آہستہ سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ تو ہونی تھی فرحاں و شاداں ـــــ ظاہر ہے جب کام ہی نہ کرنا

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

پڑے گا تو طبیعت تو ہوگی تمہاری فرحاں و شاداں ـــ لیکن جلتے ہو مجھے ـــ میں شاداں و فرحاں دونوں کو گولی مار کر زمین میں دفن کر دونگا۔ جاؤ بیڈ ٹی لے آؤ ـــ یہاں کام چوری نہیں چلے گی۔ جاؤ" ـــ عمران نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے جناب! ـــ میں آپ کا ملازم ہوں ـــ آپ کے حکم کی تعمیل مجھ پر فرض ہے ـــ مجھے چائے لانے میں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن اماں بی کی اجازت کے بعد ـــ اس لئے میں فون کر کے ان سے پوچھ لیتا ہوں" ـــ سلیمان نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔ اور ساتھ ہی میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"رک جاؤ ـــ کوئی ضرورت نہیں ہے اماں بی کو فون کرنے کی ـــ بس میں کہہ رہا ہوں چائے لے آؤ" ـــ عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل پر ہاتھ رکھتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری جناب! ـــ میں بزرگوں کے حکم کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا ـــ آپ ٹیلیفون نہیں کرنے دیتے تو میں خود چلا جاتا ہوں اماں بی کے پاس ـــ ویسے انہوں نے چائے کی بجائے ایک اور چیز آپ کو دینے کا حکم دیا ہے ـــ اگر آپ اجازت دیں تو وہ لے آؤں" ـــ سلیمان کا لہجہ مؤدبانہ ہی تھا۔

"کیا چیز" ـــ ؟ عمران نے بری طرح ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

"تخم بالنگو" ـــ سلیمان نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ بالنگو ملنگو تم خود ہی پیو ـــ جاؤ میرے لئے چائے لے آؤ ـــ جاؤ ورنہ گولی مار دوں گا" ـــ عمران نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کچھ دیر اور صبر کر لیں ـــ اماں بی بس پہنچنے ہی والی ہوں گی ـــ آپ تو صرف گولی ماریں گے۔ وہ مجھے توپ سے اڑا دیں گی۔ اور بہرحال گولی اور توپ میں بڑا فرق ہوتا ہے ـــ گولی کھا کر کم از کم لاش تو سلامت رہ جاتی ہے ـــ توپ سے اڑنے کے بعد تو لاش کا ہی پتہ نہیں چلتا" ـــ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اماں بی آ رہی ہیں یہاں ـــ کیوں" ـــ ؟ عمران نے اچھلتے ہوئے پوچھا۔

"جی انہوں نے کہا تھا کہ عمران تم سے چائے مانگنے سے باز نہ آئے گا۔ اور تم انکار کرو گے تو وہ تم پر رعب جما کر چائے حاصل کرنے کی کوشش کرے گا اور مجھے فون بھی نہ کرنے دے گا ـــ اس لئے اگر ایک گھنٹے تک تمہارا فون نہ آیا تو میں یہی سمجھوں گی کہ وہ تم پر رعب جما کر چائے حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے ـــ پھر میں خود آ جاؤں گی" ـــ سلیمان نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــ پھر تو جلدی سے انہیں فون کر کے کہو کہ عمران چائے نہیں مانگ رہا" ـــ عمران نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"سوری جناب! ـــ جھوٹ بولنا بری بات ہے ـــ اور میں آپ کی خاطر جھوٹ بول کر اپنی عاقبت خراب نہیں کرنا چاہتا" ـــ سلیمان نے سپاٹ انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ـــ تم بہت اچھے ہو سلیمان پیارے ـــ تمہارا جواب نہیں ـــ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ہاتھ میں اتنی لذت دی ہے کہ لوگ کھاتے ہاتھ سے ہیں اور چاٹتے پیر کی انگلیاں ہیں ـــ واہ! باورچی ہو تو

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"اس پائے کا ۔۔۔۔ پلیز آغا سلیمان پاشا بالے ۔۔۔۔ اماں بی کو فون کردو"۔ عمران نے اس بار اُسے بڑے خوشامدانہ لہجے میں پچکارتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے سے ساری سختی اور چڑچڑا پن یکسر غائب ہو گیا تھا۔

"یعنی میں پائے کا باورچی ہوں ۔۔۔۔ یہی کہا ہے نا آپ نے ۔۔۔۔ اور پیر کی انگلیاں چاٹتے ہیں لوگ ۔۔۔۔ مطلب یہ ہوا کہ مجھے صرف پائے پکانے آتے ہیں ۔۔۔۔ اور پائے بھی ایسے کہ لوگ کھانے کی بجائے پائے کی انگلیاں چاٹ کر رکھ دیتے ہیں" ۔۔۔۔ سلیمان نے غصیلے انداز میں نتھنے پھلاتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ۔۔۔۔ وہ تو میں نے محاورتاً کہا تھا ۔۔۔۔ ہاتھوں کی انگلیاں تو فارغ نہیں ہوتیں اس لئے ۔۔۔۔ اور پائے کا مطلب ہے بہت بڑا" ۔۔۔۔ عمران نے فوراً ہی وضاحت کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر کروں فون ۔۔۔۔ اجازت ہے" ۔۔۔۔ سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ہاں ۔۔۔۔ جلدی کرو۔ ورنہ وہ آجائیں گی ۔۔۔۔ اور اگر یہاں وہ آگئیں تو بس سمجھو کہ میری کم بختی آگئی" ۔۔۔۔ عمران نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوکے" ۔۔۔۔ سلیمان نے کہا اور رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ لیکن آدھے نمبر ڈائل کر کے اس نے نہ صرف ہاتھ ہٹا لیا بلکہ رسیور بھی رکھ دیا۔

"کیا ہوا ۔۔۔۔ ہاتھ کیوں روک دیا" ۔۔۔۔؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"مجھے یاد آگیا ہے کہ انہوں نے اٹھتے وقت اپنا فیصلہ تبدیل کر دیا تھا ۔۔۔۔ انہوں نے کہا تھا کہ اگر عمران چائے مانگے تو فون کر دینا ۔۔۔۔ اگر فون نہ آیا تو میں یہی سمجھوں گی کہ عمران نے چائے نہیں مانگی۔ ویسے آپ نے چائے مانگی تو ہے اس لئے بہتر ہے کہ فون کر ہی دوں" ۔۔۔۔ سلیمان نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"اوہ! ۔۔۔۔ رک جاؤ ۔۔۔۔ پلیز رک جاؤ ۔۔۔۔ مت کرو فون" ۔۔۔۔ عمران نے اس بار اُسے روکتے ہوئے کہا۔

"دوبارہ تو نہیں مانگیں گے چائے" ۔۔۔۔؟ سلیمان نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"نہیں مانگوں گا ۔۔۔۔ بالکل نہیں مانگوں گا ۔۔۔۔ ویسے بھی عقلمند کہتے ہیں کہ بن مانگے ملیں موتی اور مانگے نہ ملے بھیک" ۔۔۔۔ عمران نے فوراً وعدہ کرتے ہوئے کہا۔

"آپ کے ساتھ البتہ رعایت کی جا سکتی ہے دوسرے حصے کی حد تک" ۔۔۔۔ سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یعنی کہ اب میں بھیک مانگوں" ۔۔۔۔ عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"اگر آپ کا چڑچڑا پن اسی رفتار سے بڑھتا رہا تو یہ نوبت بھی جلد آجائے گی" ۔۔۔۔ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"جناب سلیمان صاحب!" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

لکھ کر درخواست بھیجیں ___ صاحب زبانی عرضی پر غور نہیں کیا کرتے" ___ سلیمان نے تنک کر جواب دیا اور عمران اس کے خوبصورت جواب پر بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

سلیمان جواب دے کر دروازے سے باہر جا چکا تھا اور عمران نے مسکراتے ہوئے دوبارہ اخبار اٹھا لیا۔ اس نے تو واقعی سلیمان کو زچ کرنے کی غرض سے چڑچڑے پن کا لبادہ اوڑھا ہوا تھا لیکن سلیمان بھی تو اسی کا باورچی تھا۔ اس لئے آخر اس نے تنگ آکر اماں بی والا ترپ کا پتہ شو کر دیا اور عمران کو یقین تھا کہ اگر اب سلیمان کو زیادہ تنگ کیا تو وہ واقعی اماں بی سے شکایت کر دے گا اور اس کے بعد واقعی چائے کی بجائے تڑاتڑ جوتیاں ہی کھانی پڑیں گی۔

"یہ لیجئے جناب چائے ___ لیکن یہ آخری چائے ہے۔ میں استعفیٰ لکھ رہا ہوں ___ آپ میری سابقہ تنخواہوں اور اوور ٹائم کا بندوبست کر لیں میرے استعفیٰ مکمل ہونے تک" ___ سلیمان نے چائے کی پیالی میز پر رکھتے ہوئے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"لیکن استعفے کے ساتھ میڈیکل سرٹیفکیٹ آنا ضروری ہے ___ اور وہ بھی مینٹل ہاسپٹل کے انچارج ڈاکٹر کا" ___ عمران نے پیالی اٹھا کر منہ سے لگاتے ہوئے کہا۔

"اگر میرے پاس میڈیکل سرٹیفکیٹ بنوانے جتنی رقم ہوتی تو مجھے استعفیٰ کیوں دینا پڑتا" ___ سلیمان نے جواب دیا۔

"یعنی تم مفلسی سے تنگ آکر استعفیٰ دے رہے ہو ___ یہ تو اصولاً غلط ہے ___ مفلسی سے تنگ آکر تو خودکشی کی جاتی ہے اور خودکشی

کرنے کے لئے میڈیکل سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں ہوتی" ___ عمران نے چائے کی چسکیاں لیتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"مفلس مالک خودکشی کیا کرتے ہیں ___ ملازم استعفیٰ دے کر کسی امیر آدمی کی نوکری کر لیتے ہیں" ___ سلیمان بھلا کہاں خاموش رہنے والا تھا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں مفلس ہوں اس لئے تم استعفیٰ دے رہے ہو" ___ عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"پہلا زمانہ اچھا ہوتا تھا کہ جو دیوالیہ ہوتا تھا وہ اخبار میں اشتہار دے دیتا تھا ___ لیکن اب تو مفلس اشتہار دینے کی بجائے مفلسی کی تفصیلات پوچھنے بیٹھ جاتا ہے ___ آپ خود سوچیں جو مالک دو روز ہسپتال میں رہ کر آیا ہو اور پھر ہسپتال سے آنے کے بعد بھی سارا دن بستر پر پڑا رہے اس کی مفلسی میں آخر کیا شک رہ جائے گا ___ جب کمائے گا نہیں تو ملازم آخر کب تک ادھار لے لے کر اسے چائے پلاتا رہے گا ___ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ استعفیٰ دے کر سوپر فیاض کی نوکری کر لوں گا" ___ سلیمان نے جواب دیا اور سوپر فیاض کا نام سن کر عمران کو جو چائے کی چسکیاں لے رہا تھا اچھو سا لگ گیا۔

"تو تم فیاض کو مجھ سے امیر سمجھتے ہو" ___ عمران نے اپنے آپ کو سنبھالنے کے بعد آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"نہ سمجھنے کی بھی کوئی وجہ نہیں ہے ___ یہ فلیٹ فیاض صاحب کا۔ آپ کے پاس تو کرایہ دینے کی بھی رقم نہیں ہوتی ___ اگر فیاض صاحب آپ کی حالت پر ترس نہ کھاتے تو آپ فٹ پاتھ پر بیٹھے مکھیاں اڑا رہے

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

ہوتے اور میں آپ کے ساتھ بیٹھا تالیاں بجا بجا کر مکھیاں مارتا رہتا۔۔۔۔ فیاض صاحب کی جیب ہلکی ہوتی ہے تب آپ کی جیب میں کچھ نظر آنے لگتا ہے ۔۔۔ اور اب تو فیاض صاحب نے بھی ادھر کا رخ کرنا چھوڑ دیا ہے ۔۔۔ اب میں استعفیٰ نہ دوں گا تو اور کیا کروں گا"۔ سلیمان نے کہا۔

"تم میری توہین کر رہے ہو سلیمان!۔۔۔ اور میں تمہیں اپنی توہین کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دے سکتا"۔۔۔ عمران نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

"بنک بیلنس نام کی کوئی چیز آپ کے پاس نہیں ہے ۔۔۔ یہ چائے کی پتی بھی اماں بی کے باورچی خانے سے اڑا لایا تھا تاکہ کم از کم میں تو چائے پی سکوں اور میں نے پی بھی لی ۔۔۔ اب آخر پرانے تعلقات کا لحاظ بھی کرنا پڑتا ہے اس لئے میں نے پھینکی ہوئی پتی اٹھا کر اس میں گرم پانی ڈال کر چلو چائے نہ سہی ۔۔۔ چائے کی شکل ہی سہی"۔۔۔ سلیمان نے مسلسل جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو تم نے پھینکی ہوئی چائے کی پتی میں گرم پانی ڈال کر مجھے پلا دیا ہے"۔۔۔ عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"تو اور کیا کرتا ۔۔۔ اپنے لئے تو چوری ہر کوئی کرتا ہے ۔۔۔ اب آپ کا مطلب ہے کہ آپ کے لئے بھی میں ہی چوری کروں ۔ یہ کام مجھ سے نہیں ہو سکتا"۔۔۔ سلیمان نے چائے کی خالی پیالی اٹھاتے ہوئے کہا۔

"لیکن پرسوں جو میں نے تمہیں دس ہزار روپے دیئے تھے وہ

کہاں گئے"۔۔۔؟ عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے پوچھا۔

"وہ دس ہزار ۔۔۔ صرف دس ہزار ۔۔۔ لاحول ولا قوۃ ۔۔۔ یعنی کہ پرسوں کے دیئے ہوئے دس ہزار ابھی تک آپ کو یاد ہیں حد ہو گئی مفلسی کی ۔۔۔ بہت ہو گئی ۔۔۔ اب تو لازماً مجھے استعفیٰ دینا پڑے گا"۔۔۔ سلیمان نے اس طرح منہ بناتے ہوئے کہا۔ جیسے دس ہزار روپے کی بجائے عمران نے اُسے دس پیسے والا سکہ دیا ہو۔

"اچھا جو کل تم نے میری جیب سے پانچ ہزار روپے نکالے تھے جب تمہارے خیال کے مطابق میں سو رہا تھا ۔۔۔ بولو! کہاں گئے وہ"؟ عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے پوچھا۔

"کل ۔۔۔ یعنی کہ گزرے ہوئے کل کی بات کر رہے ہیں ۔۔۔ ماضی کی ۔۔۔ جواب تاریخ کا حصہ بن چکا ہے ۔۔۔ یہ بھی بڑی مصیبت ہے کہ مفلس ہمیشہ ماضی میں زندہ رہتے ہیں اور نہ صرف زندہ رہتے ہیں ۔۔۔ بلکہ جاگتے بھی رہتے ہیں ۔۔۔ مفلسی حال میں ہوتی ہے اور وہ بیٹھے گزرے ہوئے کل کو یاد کرتے رہتے ہیں"۔۔۔ سلیمان نے ترکی بہ ترکی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پرسوں دس ہزار ۔۔۔ کل پانچ ہزار ۔۔۔ اور آج میں مفلس نظر آنے لگ گیا ہوں ۔۔۔ یہی مطلب ہے نا تمہارا ۔۔۔ اگر تم جیسا باورچی قارون کو مل جاتا تو قارون بے چارہ بھی اسی طرح ماضی کو یاد کر کر کے رونے پر مجبور ہو جاتا"۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پھر وہی ماضی ۔۔۔ مگر میں استعفیٰ حال میں دے رہا ہوں ۔ بس صرف دستخط کرنے رہ گئے ہیں ۔۔۔ میں ابھی آتا ہوں"۔۔۔ سلیمان

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

نے پیالی اٹھا کر مُڑتے ہوئے کہا۔

"حال کتنے پیسوں میں بے حال ہوگا" ؟ عمران نے آخر کار رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"یعنی کہ تفصیل بتانی پڑے گی — لوگ بھی صرف رعب جمانے کے لئے باورچی رکھ لیتے ہیں — اور پھر بیٹھ جاتے ہیں حساب کتاب کرنے۔ آلو دس روپے کلو کیوں ملتے ہیں۔ کل تو آٹھ روپے کلو تھے — چینی اتنی جلدی کیوں ختم ہوگئی ہے — چھ بچے ہیں ایک ایک لیٹر دودھ پیتے ہیں۔ چھ لیٹر دودھ آنا چاہیئے تھا۔ آٹھ لیٹر دودھ کیوں آیا" — سلیمان نے بولنا شروع کر دیا۔

"آج مجھے پتہ چلا ہے کہ لوگ مفلس کیوں ہو جاتے ہیں — بہرحال ٹھیک ہے۔ میرے نیلے سوٹ کی اندرونی جیب میں کچھ رقم پڑی ہے لے لو بھائی! — تاکہ میں اپنے آپ کو واقعی مفلس سمجھنے پر مجبور ہو جاؤں"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چائے اور پئیں گے آپ" — سلیمان نے یکلخت مسکراتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں — ایک پیالی چائے اور وہ بھی چینکی ہوئی پتی کی — اور لیکچر بھی سننا پڑا — توہین بھی کرائی — مفلس بھی بنے — اور دو سال پیٹ کاٹ کاٹ کر بیس ہزار روپے بچائے تھے — ان سے بھی ہاتھ دھونا پڑا" — عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"بیس ہزار صرف — یعنی بیس ہزار روپے دے کر آپ سمجھ رہے ہیں کہ باورچی خانے کا نظام چل پڑے گا — اتنا تو میرے حریروں پر خرچہ آ جاتا ہے — پتہ ہے سچے موتیوں کا سفوف اصلی زعفران کیا

بھاؤ بک رہا ہے — کبھی بازار کا چکر بھی لگا لیا کریں" — سلیمان نے بیس ہزار کا سنتے ہی منہ بنا کر اٹھتے ہوئے کہا۔

"سچے موتی — زعفران — یعنی کہ یہ حریرے میں پڑتے ہیں اور یہ حریرے تم کھاتے ہو — اور مجھے چینکی ہوئی پتی کی چائے" — عمران نے بے اختیار اچھلتے ہوئے کہا۔

"ہر کوئی اپنی قسمت کا کھاتا پیتا ہے جناب! — حسد کرنا اچھا نہیں ہوتا" — سلیمان نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے میں غائب ہو گیا اور عمران نے اس طرح دونوں ہاتھوں میں سر تھام لیا جیسے وہ ابھی چکرا کر گرنے لگا ہو۔

"خواہ مخواہ ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی کرنے کی غرض سے مغز ماری کرتے رہے — اس سے تو اچھا تھا کہ باورچی ہی بن جاتے" — عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"باورچی بننا اتنا آسان نہیں ہوتا عمران صاحب! — اگر اتنا آسان ہوتا تو یہ سارے اعلیٰ تعلیم یافتہ باورچی کیوں نہ بن جاتے — اس لئے یہ لیجئے دوسری پیالی — اور ہاں! اب دو گھنٹے تک مجھے آواز نہ دیجئے گا — میں ذرا حریروں کے لئے سچے موتی اور اصلی زعفران کی شاپنگ کرنے جا رہا ہوں — بادام بھی لینے ہیں اور وہ بھی دیلی کے بادام۔ دس ٹرک آتے ہیں باداموں کی منڈی میں — تو ان میں بے مشکل سے ایک بوری دیلی کے باداموں کی ہوتی ہے اور جب تک دیلی کے بادام حریرے میں نہ پڑیں، حریرہ لطف نہیں دیتا" — سلیمان نے چائے کی پیالی میز پر رکھتے ہوئے کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"دیلی کے بادام ۔۔۔ وہ تو بہت مہنگے ہوتے ہوں گے" ۔۔۔ عمران نے چونک کر کہا۔

"اب اتنے مہنگے بھی نہیں ہوتے ۔۔۔ بس یہی چار پانچ سو روپے کلو مل جاتے ہیں ۔۔۔ اور ایک ہفتے کے لئے حریرہ بنانے میں یہی دس بارہ کلو بادام کی گریاں پڑتی ہیں" ۔۔۔ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔ اور عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ لیکن اسی لمحے سامنے پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران کی آنکھوں کو مجبوراً واپس اپنی جگہ پر آنا پڑا۔

"جی دیلی کے بادام، سچے موتیوں کا سفوف اور اصلی زعفران ڈال کر حریرہ کھلانے والے باورچی کا مفلس مالک بول رہا ہے" ۔۔۔ عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے سرسلطان کے بے اختیار ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"آپ ہنس رہے ہیں میری حالت پر ۔۔۔ ہنس لیں۔ جس قدر جی چاہے ہنس لیں ۔۔۔ کاش! سلیمان جیسا باورچی آپ کو ملا ہوتا۔ تب میں پوچھتا کہ ہنسنا کسے کہتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو بھیج دو اُسے میرے پاس ۔۔۔ اور میرے والا باورچی تم رکھ لو" ۔۔۔ سرسلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"آپ کا باورچی سے حساب کتاب صاف ہوگا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ظاہر ہے حکومت سے تنخواہ لیتا ہے" ۔۔۔ سرسلطان نے ہنستے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن سلیمان نے بغیر سابقہ تنخواہیں اور اوور ٹائم لئے میری جان نہیں

چھوڑنی ۔۔۔ یا تو آپ حامی بھر لیں کہ اس کی جو رقم میرے ذمہ بنتی ہے آپ ادا کر دیں گے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کتنی رقم ہوگی ۔۔۔ یہی ہزار بارہ سو روپے ہوں گے ۔۔۔ ٹھیک ہے میں دے دوں گا" ۔۔۔ سرسلطان بھی شائد موڈ میں تھے۔

"ہزار بارہ سو ۔۔۔ اوہ! آپ کی حکومت کتنی تنخواہ دیتی ہے باورچی کو" ۔۔۔؟ عمران نے بُری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"بارہ سو روپے ۔۔۔ کیوں" ۔۔۔؟ سرسلطان نے چونک کر پوچھا۔

"اوہ! ۔۔۔ اسی لئے آپ تیزی سے بوڑھے ہوتے جا رہے ہیں۔ میں بھی سوچوں کہ آخر سرسلطان پر بڑھاپا جیٹ کی رفتار سے کیوں آ رہا ہے ۔۔۔ ظاہر ہے جب باورچی کو بارہ سو روپے تنخواہ ملے گی۔ تو مالک پر بڑھاپا آئے گا ہی" ۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم کتنی تنخواہ دیتے ہو" ۔۔۔ سرسلطان نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"میری جرأت ہے کہ میں اسے تنخواہ دے سکوں ۔۔۔ گذشتہ آٹھ سالوں کی تنخواہ دینی ہے ۔۔۔ پرسوں دس ہزار روپے دیئے ۔۔۔ کل پانچ ہزار روپے ۔۔۔ اور آج سلیمان صاحب نے چائے کی پیالی سے انکار کر دیا کہ اتنی رقم میں اور چائے کی پیالی نہیں بن سکتی ۔۔۔ ابھی بیس ہزار روپے دیئے ہیں تو چائے کی ایک پیالی ملی ہے۔ اور ساتھ ہی الٹی میٹم بھی کہ یہ آج کی آخری چائے ہے ۔۔۔ اب اس سے آپ تنخواہ کا اندازہ کر لیں ۔۔۔ اور اوور ٹائم تو ظاہر ہے ڈبل ہوتا ہے ۔۔۔ پھر بھیجوں سلیمان کو" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ارے ارے ۔۔۔ خدا کی پناہ! ۔۔۔ ایسا باورچی تمہیں ہی مبارک

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

ہو —— میں تو اپنی جائیداد بیچ کر اور اپنی ساری تنخواہ دے کر بھی اس سے ناشتہ تیار نہیں کرا سکتا —— غضب خدا کا۔ بیس ہزار روپے میں ایک پیالی چائے" —— سر سلطان نے فوراً ہی انکار کرتے ہوئے کہا اور عمران ہنس پڑا۔

"آپ کی مرضی —— پھر ہوتے رہیں بوڑھے —— جوانی قائم رکھنے کے لئے تو ایسا ہی باورچی رکھنا پڑتا ہے" —— عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تو کیا وہ تمہیں سونے کا کشتہ کھلاتا رہتا ہے جو تم جوان رہتے ہو۔" سر سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سونے کا کشتہ —— اور مجھے کھلائے گا سلیمان —— مونگ کی دال بھی مشکل سے ملتی ہے کھانے کو —— دراصل بات صرف سمجھنے کی ہے سلیمان کی صحت تو دیکھی ہوئی ہے آپ نے" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں! دیکھی ہے —— خاصی اچھی صحت ہے" —— سر سلطان نے کچھ نہ سمجھنے والے انداز میں کہا۔

"اپنے باورچی رحیمو بابا کی صحت بھی دیکھی ہوگی آپ نے" —— عمران نے کہا۔

"وہ تو بوڑھا آدمی ہے اس لئے اکثر بیمار رہتا ہے —— لیکن اس سے تمہاری جوانی کا کیا تعلق" —— ؟ سر سلطان بھی واقعی لطف لے رہے تھے۔

"بڑا گہرا تعلق ہوتا ہے —— جوانی بھی وبائی مرض کی طرح پھیلتی ہے

باورچی صحت مند ہو تو مالک کو لامحالہ صحت مند بننا پڑتا ہے —— اور اچھی صحت سے جوانی قائم رہتی ہے —— اب یہ اور بات ہے کہ جیب نہیں بلکہ جیبیں خالی رہتی ہیں" —— عمران نے کہا اور دوسری طرف سر سلطان قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

"آپ ہنس رہے ہیں —— تجربہ کر کے دیکھ لیں —— بھیجوں سلیمان کو" —— عمران نے کہا۔

"بس بس —— ایسا باورچی اور ایسی جوانی تمہیں ہی مبارک ہو —— میرے لئے وہ رحیمو بابا ہی ٹھیک ہے —— ارے ہاں! تمہاری باتوں میں تو میں اصل بات ہی بھول گیا —— ایک فائل ملی ہے مجھے —— گاربیا سیکرٹ سروس کے چیف نے بھیجی ہے ایکسٹو کے لئے —— میں نے اسے پڑھنے کی بھی کوشش کی ہے۔ لیکن میرے پلے تو کچھ نہیں پڑا۔ وہ میں تمہیں بھجوا رہا ہوں" —— سر سلطان نے کہا۔

"گاربیا سیکرٹ سروس کے چیف نے بھیجی ہے ایکسٹو کے لئے۔ اور کوڈ میں ہے —— پھر تو کوئی خاص مسئلہ ہوگا —— گاربیا تو اسرائیل کا ہمسایہ ملک ہے" —— عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں! —— مجھے معلوم ہے —— اسی لئے تو میں نے تم سے بات کی ہے" —— سر سلطان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ بھجوا دیں —— میں دیکھ لیتا ہوں" —— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"او کے" —— سر سلطان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

رکھ دیا۔

گاربیا، اسرائیل کا ہمسایہ ملک تھا اور بہت چھوٹا سا ملک تھا۔ لیکن تھا اسلامی ملک ــــــ البتہ اس نے اسرائیل سے باقاعدہ سفارتی تعلقات قائم کر رکھے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ گاربیا کو عام طور پر اسرائیل کا حلیف ملک سمجھا جاتا تھا ــــــ اور اب گاربیا کی طرف سے ایکسٹو کو کوئی کوڈ فائل بھیجنا۔ یہ واقعی انتہائی غیر معمولی سی بات تھی۔ لیکن اب جب تک فائل نہ آجائے مزید کچھ سوچا نہ جا سکتا تھا اس لئے عمران فائل کا انتظار کرنے لگا۔ البتہ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے آثار نمایاں ہو گئے تھے۔

www.urdufanz.com

دروازہ کھلتے ہی ہال میں بیٹھے ہوئے تین افراد بڑی مستعدی سے کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ دروازے سے داخل ہونے والے ادھیڑ عمر آدمی کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔

"تشریف رکھیں" ــــــ آنے والے نے ایک خالی کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور استقبال کے لئے اٹھ کر کھڑے ہونے والے تینوں افراد سر ہلاتے ہوئے دوبارہ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"کرنل ڈیوڈ! ــــ کیا رپورٹ ہے آپ کی طرف سے ــــــ؟" آنے والے نے قدرے تحکمانہ لہجے میں اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک لمبے تڑنگے اور درشت چہرے والے آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سر! ــــ آپ کے حکم کے مطابق گاربیا کے چیف کی طرف سے فائل پاکیشیا بھجوا دی گئی ہے" ــــــ کرنل ڈیوڈ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"فائل میں کیا تفصیلات لکھی گئی ہیں" ۔۔۔۔ آنے والے نے جو اسرائیل کے نئے منتخب وزیراعظم تھے خشک لہجے میں پوچھا۔

"سر! ۔۔۔ صدر مملکت کی میٹنگ میں جو طے ہوا تھا ۔۔۔ فائل اسی فیصلے کو مدنظر رکھ کر تیار کی گئی ہے ۔۔۔ یہ ہے سر! اس کی کاپی" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا اور اٹھ کر ایک فائل وزیراعظم کے سامنے رکھ دی۔

وزیراعظم نے فائل اٹھا کر اسے پڑھنا شروع کر دیا۔

"ہونہہ! ۔۔۔ ٹھیک ہے ۔۔۔ لیکن کیا پاکیشیا سیکرٹ سروس اس پر یقین بھی کر لے گی" ۔۔۔ وزیراعظم نے فائل بند کرتے ہوئے کہا۔

"انہیں یقین کرنا پڑے گا سر ۔۔۔ گاریا کے چیف آف سیکرٹ سروس ابوسلام اسرائیل کے خاص آدمی ہیں ۔۔۔ انہیں اس معاملے میں پوری طرح بریف کر دیا گیا ہے" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ہونہہ! ۔۔۔ ٹھیک ہے ۔۔۔ اب آپ یہ بتائیں کہ اگر وہ اس فائل پر یقین کر کے یہاں آ بھی جائیں تو ایسی صورت میں آپ نے کیا انتظامات کر رکھے ہیں" ۔۔۔ وزیراعظم نے کہا۔

"سر! ۔۔۔ ان میں سب سے زیادہ خطرناک آدمی علی عمران ہے۔ انتہائی حد تک ذہین اور تیز ۔۔۔ اور ہماری تمام امیدیں اسی سے وابستہ ہیں ۔۔۔ اس بار ہم اس کی آمد پر ساری کارروائی فرضی کریں گے۔ فرضی مقابلے اور پھر پسپائی ۔۔۔ اور جب وہ فلم تلاش کر لے گا تو پھر ہم پوری قوت سے اس پر ٹوٹ پڑیں گے ۔۔۔ اس طرح پاکیشیا سیکرٹ

سروس کا بھی خاتمہ ہو جائے گا اور فلم بھی ہمیں مل جائے گی ۔۔۔ ہمارے دونوں مقاصد حل ہو جائیں گے" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"لیکن مجھے یہ بات اب تک سمجھ میں نہیں آئی کہ صدر مملکت نے اس قسم کا انوکھا فیصلہ کیوں کیا ہے ۔۔۔ کیا آپ کی جی۔ پی۔ فائیو۔ ریڈ آرمی اور اسرائیل کی نئی ایجنسی وائٹ سٹار۔ یہ سب احمقوں سے بھری ہوئی ہیں کہ ایک فلم تلاش کرنے کے لئے ہمیں دشمنوں کا سہارا لینا پڑ رہا ہے" ۔ وزیراعظم نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"یہ بات نہیں جناب! ۔۔۔ تینوں ایجنسیوں نے اپنی پوری کوشش کر لی ہے تقریباً ہر وہ جگہ جہاں اس کی موجودگی کا پوائنٹ ون پرسنٹ بھی امکان ہو سکتا تھا چھان لی گئی ہے ۔۔۔ اس کے باوجود نجانے ٹلیس نے وہ فلم کہاں چھپائی ہے کہ اس کا کسی صورت پتہ نہیں چل رہا ۔۔۔ اور صدر مملکت کا خیال ہے کہ عمران اسے آسانی سے تلاش کر لے گا۔ وہ اس کی بے پناہ ذہانت کے بے حد قائل ہیں" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"میں نے گذشتہ کیسوں کی فائلیں پڑھی ہیں ۔۔۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس علی عمران نے یہاں آ کر اسرائیل کو جس طرح نقصان پہنچایا ہے وہ سب تفصیلات میں نے پڑھ لی ہیں ۔۔۔ اور ان فائلوں کو پڑھنے کے بعد مجھے بھی اس کی ذہانت پر یقین آ گیا ہے ۔۔۔ لیکن بہرحال وہ ہمارا دوست نہیں ہے دشمن ہے ۔۔۔ اس لئے اسے خود اسرائیل میں بلوانا اور پھر اسے یہاں کام کرنے کی کھلی چھٹی دے دینا ۔۔۔ یہ اسرائیل کے لئے انتہائی خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے" ۔۔۔ وزیراعظم

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

کہا۔
"آپ کی بات درست ہے جناب! ــــ لیکن صدر مملکت صاحب
فیصلے پر منحصر ہیں ــــ اور ویسے بھی یہ فلم اسرائیل کے لئے انتہائی
ہے" ــــ کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا۔
"بالکل ہے ــــ لیکن یہ فلم صرف اسرائیل کے لئے ہی نہیں۔ دنیا
م سپر پاورز کے لئے انتہائی اہم ہے ــــ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس
حاصل کر کے ہماری گرفت سے نکال لے گئی تو ــــ" وزیر اعظم
کہا۔
"جناب! ــ ہماری موجودگی میں ایسا ہونا ناممکن ہے ــ ہم سائے
رح ان کے پیچھے لگے رہیں گے" ــــ دوسری طرف بیٹھے ہوئے
گٹھے ہوئے ورزشی جسم اور درمیانے قد کے نوجوان نے بڑے پر یقین
میں کہا۔ اس کے چہرے پر عجیب سی سفاکی جیسے ثبت نظر آ رہی تھی
رنل بلاشر تھا۔ نئی ایجنسی وائٹ سٹار کا چیف۔
"آپ کی ایجنسی نئی ہے جناب! ــــ اور ابھی آپ کا مقابلہ پاکیشیا
یٹ سروس سے نہیں ہوا ــــ اس لئے آپ ایسی بات کر رہے ہیں"
ڈ نے انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔
"کرنل ڈیوڈ! ــ میں نے آپ کے اور ریڈ آرمی کے ساتھ پاکیشیا سیکرٹ
ن کے مقابلوں کی فائلیں غور سے پڑھی ہیں ــــ ان فائلوں سے
اندازہ ہوا ہے کہ کوتاہیاں دراصل آپ سے ہوئی ہیں ــــ ورنہ
ب مافوق الفطرت نہیں ہیں ــــ آپ دیکھیں کہ وائٹ سٹار کیا کرتا
" ــــ کرنل بلاشر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"نہیں! ــ ہمیں آپس میں لڑنے کی ضرورت نہیں ہے ــــ
انتہائی سنجیدہ میٹنگ ہے" ــــ وزیر اعظم نے تیز لہجے میں کہا۔
"جناب! ــ میں آپ سے ایک درخواست کرنا چاہتا ہوں" ــ
کرنل بلاشر نے ہونٹ چباتے ہوئے اس بار براہ راست وزیر اعظم سے
بات کرتے ہوئے کہا۔
"کھل کر بات کریں ــــ جھجکنے کی ضرورت نہیں ہے" ــ وزیر
نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"جناب! پاکیشیا سیکرٹ سروس کو آپ اس بار مجھ پر چھوڑ دیں اور
ضروری بھی ہے۔ جی پی فائیو اور ریڈ آرمی ایک بار نہیں بلکہ کئی بار ا
سے ٹکرا چکی ہے اور گذشتہ ایک کیس میں تو کرنل ڈیوڈ صاحب شدید زخ
بھی ہو گئے تھے اس لئے وہ ان کی کارکردگی سے بھی واقف ہیں اور خامیوں
خوبیوں سے بھی۔ جبکہ وائٹ سٹار کے ساتھ ان کا پہلے ٹکراؤ نہیں ہوا اور میں
نے وائٹ سٹار کی ٹریننگ بالکل ایکریمین کی ٹاپ سیکرٹ ایجنسی کی طرز پر کی ہے
اس لئے وائٹ سٹار ان سے بخوبی نمٹ سکتی ہے" ــــ کرنل بلاشر نے کہا
"آپ کا یہ پوائنٹ بھی واقعی قابل غور ہے۔ لیکن کیا ہی اچھا ہوتا
ہمیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہاں نہ بلوانا پڑتا اور وہ فلم ہم خود ہی حا
کر لیتے" ــــ وزیر اعظم نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔
"آپ کی بات درست ہے جناب! ــــ ہم اپنی کوشش میں ناکا
نہیں ہوئے بلکہ ہمیں اس کے لئے وقت بے حد کم دیا گیا تھا ــــ ا
صدر مملکت نے فوری طور پر یہ فیصلہ کر دیا ــــ اگر ہمیں وقت دیا جا
تو یقیناً ہم اس فلم کو تلاش کر لیتے" ــــ کرنل بلاشر نے جواب دیا۔

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"لیکن اب تو فائل بھجوائی جا چکی ہے ـــ اب کیا ہو سکتا ہے" ـــ وزیر اعظم نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"سر! ـــ ایسا ہو سکتا ہے کہ جب تک وہ لوگ یہاں پہنچیں۔ اس وقت تک ہم فلم کی تلاش میں لگے رہیں ـــ اگر فلم ہمیں مل جاتی ہے تو پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہمارا مشن رہ جائے گا۔ اور اگر فلم نہ مل سکے تو پھر ہمیں اس وقت تک انتظار کرنا پڑے گا۔ جب تک وہ لوگ فلم تلاش نہیں کر لیتے ـــ اس دوران جی۔ پی۔ فائیو اور ریڈ آرمی اس سے ٹکراتے رہیں ـــ لیکن وائٹ سٹار صرف نگرانی کرے گی ـــ لامحالہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ساری توجہ ان دونوں ایجنسیوں کی طرف ہو گی ـــ لیکن فلم ملتے ہی وائٹ سٹار میدان میں آ جائے گی اور یہ دونوں ایجنسیاں پیچھے ہٹ جائیں گی" ـــ کرنل بلاشر نے بڑی ذہانت آمیز پلاننگ بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ویری گڈ ـــ کرنل بلاشر! آپ واقعی بے حد ذہین ہیں ـــ مجھے آپ کی پلاننگ پسند آئی ہے" ـــ وزیر اعظم نے کہا اور کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک دونوں نے ہونٹ بھینچ لئے۔ لیکن اس سے پہلے کہ بات مزید آگے بڑھتی، میز پر رکھے ہوئے سرخ رنگ کے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ یہ ہاٹ لائن ٹیلیفون تھا جو کہ صرف وزیر اعظم صاحب کے استعمال کے لئے تھا اور اس کا تعلق براہ راست صدر مملکت سے تھا۔ اس ٹیلیفون کی گھنٹی بجنے کا مطلب تھا کہ کال صدر مملکت کی طرف سے ہے اور وہ وزیر اعظم سے براہ راست بات کرنا چاہتے ہیں۔

"یس۔ پرائم منسٹر سپیکنگ" ـــ وزیر اعظم نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"آپ کے لئے خوشخبری ہے میرے پاس ـــ آپ شاید پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سلسلے میں میٹنگ میں مصروف ہیں" ـــ دوسری طرف سے صدر مملکت کی آواز سنائی دی۔

"جی ہاں! ـــ اسی سلسلے میں میٹنگ ہو رہی ہے ـــ کیا خوشخبری ہے جناب" ـــ وزیر اعظم کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ایکس زیڈ فلم مل گئی ہے" ـــ صدر مملکت نے مسکراتے ہوئے کہا تو وزیر اعظم صاحب بری طرح چونک پڑے۔

"مل گئی ہے ـــ کہاں سے ـــ کب ملی ہے" ـــ وزیر اعظم نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"انٹیلی جنس کے ایک آفیسر نے اسے تلاش کیا ہے ـــ فلپس نے اسے اپنے ہوٹل کے کمرے میں موجود ایئر کنڈیشنر کی بیرونی جالی کھول کر اس کے اندر ٹیپ سے چپکایا ہوا تھا ـــ اس آفیسر کو اچانک ہی ایئر کنڈیشنر کا خیال آ گیا۔ کیونکہ ایسی چیزوں کو عام طور پر چیک نہیں کیا جاتا اور پھر وہ ایئر کنڈیشنر جس جگہ نصب ہے وہاں تک آسانی سے پہنچا بھی نہیں جا سکتا ـــ اس لئے اس کی طرف کسی کا خیال نہیں گیا ـــ اس آفیسر نے جب اسے چیک کیا تو فلم اس کے اندر ٹیپ سے چپکی ہوئی مل گئی" ـــ صدر مملکت نے کہا۔

"اوہ تھینک گاڈ! ـــ یہ تو سارا مسئلہ ہی حل ہو گیا ـــ واقعی یہ تو خوشخبری ہے" ـــ وزیر اعظم نے انتہائی پر مسرت لہجے میں کہا۔

"ابوسلام کے ذریعے وہ فائل ابھی بھجوائی تو نہیں" ـــ صدر مملکت نے پوچھا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"اوہ! جناب! ۔۔۔ فائل تو بھجوائی جا چکی ہے ۔۔۔ میرے خیال میں اب یہ ہو سکتا ہے کہ ہم اس فائل کی تردید بھجوا دیں" ۔۔۔ وزیر اعظم نے کہا۔

"ہاں! ۔۔۔ ایسا ہی کرنا پڑے گا ۔۔۔ یا دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس آئے تو اس کے خاتمے کا مشن مکمل کر لیا جائے جیسے آپ مناسب سمجھیں ۔۔۔ بہرحال ہماری اصل پریشانی ختم ہو چکی ہے"۔ صدر مملکت نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ وزیر اعظم نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"فلم مل گئی ہے جناب" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے سب سے پہلے پوچھا۔

"ہاں" ۔۔۔ وزیر اعظم نے کہا اور پھر صدر مملکت کی بتائی ہوئی تفصیل بھی انہیں سنا دی۔

"اوہ! ۔۔۔ واقعی ایئر کنڈیشنر کی طرف تو کسی کا خیال تک نہ گیا تھا" ۔۔۔ کرنل بلاشر نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"اصل مسئلہ تو حل ہو گیا ۔۔۔ اب اس فارمولے پر اسرائیل اطمینان سے کام کرتا رہے گا ۔۔۔ لیکن اب اس پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کس طرح روکا جائے" ۔۔۔ وزیر اعظم نے کہا۔

"جناب! ۔۔۔ میرا تو مشورہ یہی ہے کہ آپ اسے آنے دیں ۔۔۔ اب تو صورت حال ہی بدل چکی ہے ۔۔۔ اب وائٹ سٹار کو انتظار کرنے کی بھی ضرورت نہیں رہے گی ۔۔۔ اب تو ہم براہ راست مقابلے پر آ جائیں گے ۔۔۔ اس کے بعد میں دیکھوں گا کہ یہ کس طرح وائٹ سٹار کے ہاتھوں سے بچ نکلتے ہیں" ۔۔۔ کرنل بلاشر نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا۔

"کرنل بلاشر! ۔۔۔ یہ فارمولا اسرائیل کے لئے بے حد اہم ہے ۔۔۔ یہ تو ہماری قسمت اچھی تھی کہ فلپس کی غداری کا بروقت علم ہو گیا اور اسے اسرائیل سے نکلنے کا موقع نہ مل سکا ۔۔۔ ورنہ تو یہ فارمولا اسرائیل کے ہاتھ سے نکل کر روسیاہ پہنچ گیا ہوتا ۔۔۔ لیکن اگر یہ فارمولا پاکیشیا کے ہاتھ لگ گیا تو پھر یہ ہمارے لئے روسیاہ سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہو گا"۔ وزیر اعظم نے کہا۔

"سر! ۔۔۔ پاکیشیا والوں کو اس فارمولے کے بارے میں کیسے علم ہو سکتا ہے ۔۔۔ انہیں تو وہی کچھ معلوم ہو گا جو کچھ ہم نے فائل میں لکھا ہے اور آپ خود جانتے ہیں کہ فائل میں ہم نے اصل فارمولے کی حقیقت تو نہیں کھولی" ۔۔۔ کرنل بلاشر نے کہا۔

"فائل میں بہرحال فارمولے کے متعلق تو ذکر ہے ۔۔۔ یہ اور بات ہے کہ فائل میں پاکیشیا والوں کو برانگیخت کرنے کے لئے یہ درج کیا گیا ہے کہ یہ فلم پاکیشیا کے ایٹمی مرکز کی انتہائی خفیہ تفصیلات پر مبنی ہے۔ لیکن اگر انہیں کسی طرح اس بات کا علم ہو گیا کہ یہ فارمولا نظام شمسی سے پوری دنیا پر بیک وقت حملہ کرنے کی استعداد سے متعلق ہے تو وہ لازماً اس فارمولے کے حصول کے لئے جان لڑا دیں گے ۔۔۔ اس کے ساتھ ساتھ ایکریمیا، روسیاہ اور شوگران کو بھی اس فارمولے کا علم ہو جائے گا۔ اور یہ بات بہرحال اسرائیل کے حق میں نہیں جاتی" ۔۔۔ وزیر اعظم نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"سر! ۔۔۔ وہ غیب دان تو نہیں ہیں ۔۔۔ انہیں آخر کس طرح علم ہو گا" ۔۔۔ کرنل بلاشر نے کہا۔

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"بہرحال ٹھیک ہے ۔۔۔ جہاں تک میں نے فائلوں سے ان کے متعلق اندازہ لگایا ہے۔ ایک بار فائل اگر انہیں مل گئی تو پھر چاہے ہم کچھ ہی کیوں نہ کر لیں ۔۔۔ وہ مشکوک بہرحال رہیں گے ۔۔۔ اس لئے ٹھیک ہے انہیں آنے دیں ۔۔۔ اگر ان کا خاتمہ ہو جاتا ہے تو یہ اسرائیل کے لئے اس فارمولے سے بھی زیادہ خوش کن بات ہوگی" ۔۔۔ وزیر اعظم نے کہا۔

"یس سر! ۔۔۔ ہمارا بھی یہی خیال ہے" ۔۔۔ کرنل بلاشر نے کہا اور اس کے ساتھ ساتھ کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک نے بھی اثبات میں سر ہلا دیئے جیسے وہ بھی اس نظریے سے پوری طرح متفق ہو گئے ہوں۔

"اوکے! ۔۔۔ پھر یہ فیصلہ ہو گیا کہ وہ اگر آتے ہیں تو انہیں آنے دیا جائے ۔۔۔ لیکن اب چونکہ صورت حال تبدیل ہو چکی ہے اس لئے انہیں ایک لمحے کی بھی مہلت نہ دی جائے اور فوراً انہیں ہلاک کر دیا جائے اور اس کے لئے میں آپ تینوں کی علیحدہ علیحدہ ڈیوٹی لگاتا ہوں ۔۔۔ آپ اسرائیل کو تین زونوں میں تقسیم کر لیں ۔۔۔ ہر ایجنسی ایک ایک زون میں کام کرے گی ۔۔۔ لیکن جیسے ہی کسی زون میں بھی ان کی آمد کا علم ہو۔ باقی بھی اس زون میں موجود ایجنسی کی مکمل امداد کریں گے اور تینوں کے درمیان رابطہ رہے گا ۔۔۔ اور تینوں ایجنسیوں کی مشترکہ کمان کرنل بلاشر کے پاس رہے گی" ۔۔۔ وزیر اعظم نے فیصلہ سناتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر ۔۔۔ آپ بے فکر رہیں ۔۔۔ وائٹ سٹار کے مقابلے میں وہ ایک لمحہ بھی نہ ٹھہر سکیں گے" ۔۔۔ کرنل بلاشر نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کو کوئی اعتراض ہو تو ابھی بتا دیں۔ اس کے بعد اگر آپ سے یا آپ کی ایجنسیوں سے کوئی کوتاہی ہوئی تو وہ ناقابل معافی ہوگی۔ کیونکہ یہ عظیم اسرائیل کے مفاد کے خلاف ہوگا اور عظیم اسرائیل کا مفاد ذاتیات سے ہر لحاظ سے بالاتر ہوتا ہے" ۔۔۔ وزیر اعظم نے کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"جناب! ۔۔۔ عظیم اسرائیل کے لئے ہمارے خون کا آخری قطرہ تک حاضر ہے ۔۔۔ ہم کرنل بلاشر سے مکمل تعاون کریں گے" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک دونوں نے یک آواز ہو کر کہا۔

"بہرحال میں یہ بھی بتا دوں کہ آپ میں سے جس ایجنسی کے ہاتھوں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہوگا۔ اس ایجنسی کے سربراہ کو عظیم اسرائیل کا کراس میڈل دیا جائے گا" ۔۔۔ وزیر اعظم نے کہا اور کراس میڈل کا نام سن کر تینوں ہی چونک پڑے۔ کراس میڈل اسرائیل کا سب سے بڑا اعزاز تھا اتنا بڑا کہ اب تک کراس میڈل کسی کو بھی نہ دیا گیا تھا اور کراس میڈل ہولڈر کا عہدہ ایک لحاظ سے صدر مملکت کے برابر ہو سکتا ہے۔ یہ واقعی اتنا بڑا اعزاز تھا کہ جس کا وہ تصور بھی نہ کر سکتے تھے۔

"اوہ سر! ۔۔۔ ہم پوری کوشش کریں گے کہ اپنی ایجنسی کے لئے کراس میڈل حاصل کر سکیں" ۔۔۔ تینوں نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے! ۔۔۔ اب باقی تفصیلات آپ آپس میں طے کر لیں۔ اس مشن کی کمان میرے پاس رہے گی۔ آپ مجھے باقاعدگی سے رپورٹ دیتے رہیں گے" ۔۔۔ وزیر اعظم نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور وہ تینوں بھی احتراماً اٹھ کھڑے ہوئے۔ وزیر اعظم سر ہلاتے ہوئے واپس دروازے کی طرف بڑھ

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

گئے اور ان کے جانے کے بعد وہ تینوں دوبارہ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"میں آپ دونوں صاحبان سے معافی چاہتا ہوں۔ اس وقت واقعی جذبات میں آ کر میرے منہ سے غلط الفاظ نکل گئے تھے ___ آپ دونوں مجھ سے بہرحال سینئر ہیں اور میں آپ کی دل سے قدر کرتا ہوں" ___ کرنل بلاشر نے بیٹھتے ہی کہا اور اس کا یہ فقرہ سن کر کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک دونوں کے ستے ہوئے چہرے کھل اٹھے۔

"اوہ! ___ ایسی بات نہیں ___ ہم بھی آپ کی بے پناہ ذہانت اور کارکردگی کے دل سے قائل ہیں" ___ ان دونوں نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور کرنل بلاشر مسکرا دیا۔ اس کا مقصد پورا ہو چکا تھا۔ وہ دراصل نہ چاہتا تھا کہ یہ دونوں دل ہی دل میں کدورت رکھ کر اس کے خلاف محاذ بنا لیں۔ اس لئے اس نے جان بوجھ کر یہ فقرہ کہا تھا ورنہ وہ دل ہی دل میں یہ فیصلہ کر چکا تھا۔ کہ دانش منزل کی کارکردگی بھی ان پر ثابت کر دے گا اور کراس میڈل بھی ہر صورت میں حاصل کرے گا۔

اور پھر وہ تینوں مشن کی مزید تفصیلات طے کرنے میں مصروف ہو گئے۔ لیکن اب فضا پہلے کی نسبت خاصی خوشگوار ہو گئی تھی۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں بیٹھا فائل کے مطالعے میں محو تھا جب کہ بلیک زیرو کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ عمران کی فراخ پیشانی مستقل شکنوں کی آماجگاہ نظر آتی تھی اور چند لمحوں بعد عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فائل بند کر دی۔

"کیا نتیجہ نکالا آپ نے" ___ ؟ بلیک زیرو نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ففٹی ففٹی مسئلہ ہے ___ یقین بھی آ رہا ہے اور نہیں بھی" ___ عمران نے آہستہ سے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب! ___ مجھے تو قطعی اس فائل پر یقین نہیں ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ پاکیشیا میں جو نیا ایٹمی مرکز قائم کیا گیا ہے اسے اس قدر خفیہ رکھا گیا ہے کہ ایکریمیا اور روسیاہ کے جاسوس خلائی سیارے بھی آج تک اس کی تفصیلات حاصل نہیں کر سکے ___ جب کہ اسرائیل کے پاس ایسا کوئی

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

خلائی سیارہ بھی نہیں ہے ـــــ اب رہ گئی یہ بات کہ کسی ایجنٹ نے یہ تفصیلات اسرائیل پہنچائی ہوں تو اس مرکز کا حفاظتی نظام اس قدر سخت ہے کہ یہاں سے معلومات باہر نکل ہی نہیں سکتیں ـــــ اور اگر کسی نے کوشش کی ہوتی تو لازماً ماسٹر کمپیوٹر اس بارے میں اشارہ کر دیتا۔ جبکہ ایسی کوئی رپورٹ نہیں آئی ـــــ تیسری بات یہ ہے کہ گاریا کو آخر کس طرح اس قدر اہم بات کا علم ہو گیا۔ جبکہ وہ انتہائی چھوٹا ملک ہے اور اس کے پاس ایسے ایجنٹ بھی نہیں ہیں ـــــ چوتھی بات یہ کہ گاریا گو مسلم ملک ہے لیکن وہ سیاسی طور پر اسرائیل کا زبردست حلیف سمجھا جاتا ہے ـــــ اس لئے اس کی طرف سے اسرائیل کے خلاف ایسی اطلاع دیا جانا سراسر غیر فطری سی بات ہے" ـــــ بلیک زیرو نے وکیلوں کے سے انداز میں باقاعدہ دلائل دیتے ہوئے کہا اور عمران اس کے اس طرز استدلال پر مسکرا دیا۔

"تو پھر اس فائل کی آمد کا مقصد کیا ہو سکتا ہے" ـــــ؟ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"میرا آئیڈیا ہے کہ اسرائیل پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خصوصاً آپ کو اس بہانے اسرائیل بلا کر ٹریپ کرنا چاہتا ہے ـــــ یہ ساری سازش دراصل پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کے لئے تیار کی گئی ہے" ـــــ بلیک زیرو نے بڑے پرجوش لہجے میں کہا۔

"گڈ ! ـــــ اب واقعی تم پر دانش منزل کا اثر ہونے لگ گیا ہے۔ لیکن ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس فائل میں دی گئی اطلاع درست ہو۔ پھر" ـــــ؟ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ! ـــ ایسا بھی ہو سکتا ہے مگر" ـــــ بلیک زیرو واقعی عمران کی بات سن کر الجھ گیا۔

"میں اب تک یہی سوچ رہا ہوں کہ اسے چیک کیسے کیا جائے ـــ؟ گاریا سیکرٹ سروس کے چیف ابوسلام سے کچھ پوچھنا اس لئے فضول ہے کہ اس نے فائل کے مندرجات ہی دوہرانے ہیں" ـــــ عمران نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"فلسطینیوں سے کیا اس بارے میں کوئی مدد نہیں مل سکتی" ـــــ بلیک زیرو نے امید بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے ـــ اب ایک ہی صورت ہے ـــ مجھے اسرائیل فون کرنا پڑے گا ایکریمیا کے ذریعے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ٹیلیفون اپنی طرف کھسکا لیا۔

"اسرائیل کہاں فون کریں گے" ـــــ؟ بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"اس فائل کے مطابق روسیاہی ایجنٹ فلپس نے گاریا کے ایک ایجنٹ سے اسرائیل میں رابطہ قائم کیا اور اسے بتایا کہ وہ اس ٹاپ کی فلم یہاں سے نکلوانا چاہتا ہے ـــــ ایجنٹ نے حامی بھر لی ـــــ لیکن پھر اچانک فلپس کو ہلاک کر دیا گیا اور اس ایجنٹ نے ابوسلام کو اس بات چیت کی تفصیلات ارسال کیں ـــــ جس نے پاکیشیا کے مسلم ملک ہونے کی وجہ سے یہ تفصیلات اس فائل کے ذریعے خفیہ طور پر یہاں بھجوا دیں ـــــ فائل میں گاریا کے اس ایجنٹ کا نام تو درج نہیں ہے لیکن جس انداز میں اس ایجنٹ سے فلپس کی ملاقات کا ذکر کیا گیا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ اس ہوٹل کا مالک تھا اور یہ ایجنٹ کم از کم

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

یہودی ہرگز نہیں ہوسکتا ـــ کوئی عرب ہی ہوگا اور تل ابیب میں عربوں کے چند ہی ہوٹل ہیں۔ اس بارے میں چھان بین فلسطینی گوریلا تنظیم کا لیڈر ابوصالح آسانی سے کرسکتا ہے اور ابوصالح کا فون نمبر مجھے معلوم ہے" ـــ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے اُسے کم ازکم اس بات کا یقین نہ ہو کہ ابوصالح ایسا کرے گا۔ لیکن اب اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہ ہو۔

عمران نے رسیور اٹھا کر ایکریمیا میں فلسطینی گوریلا تنظیم کے ایک خفیہ اڈے سے رابطہ قائم کیا۔

"یس ـــ ایورگرین لانڈری" ـــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پاکیشیا سے ـــ بول رہا ہوں ـــ زیدبن اسامہ سے بات کرائیں" ـــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران خاموش ہوگیا۔

"ہیلو ـــ زید بول رہا ہوں" ـــ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں پاکیشیا سے ـــ کیا یہ نمبر محفوظ ہے ـــ؟" عمران نے کہا۔

"اوہ پرنس آپ! ـــ ایک منٹ" ـــ دوسری طرف سے چونک کر جواب دیا گیا اور پھر ہلکی سی کلک کی آواز ابھری۔

"یس پرنس! ـــ اب آپ کھل کر بات کرسکتے ہیں۔ فرمایئے ـــ!" زید نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ابوصالح سے بات کرنی ہے اسرائیل میں" ـــ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ابوصالح سے ـــ اوہ! وہ تو یہاں موجود ہیں ـــ ابھی آدھا گھنٹہ پہلے آئے ہیں" ـــ زید نے جواب دیا تو عمران چونک پڑا۔

"اوہ اچھا! ـــ ان سے بات کراؤ" ـــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہولڈ آن کریں جناب" ـــ زید نے کہا اور پھر رسیور پر خاموشی چھا گئی۔

"ہیلو پرنس ـــ میں ابوصالح بول رہا ہوں ـــ خیریت ہے ـــ! آپ نے کیسے یاد کیا ہے" ـــ چند لمحوں بعد ایک دوسری آواز سنائی دی اور عمران نے اس کی آواز پہچان لی۔

"ابوصالح! ـــ ایک انتہائی ضروری کام ہے آپ سے ـــ ہمیں گاربیا کی سیکرٹ سروس کے چیف سے ایک اہم اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا کے کسی اہم راز کی فلم روسیاہ کا ایجنٹ جس کا نام فلپس بتایا گیا ہے، اسرائیل سے نکال کر روسیاہ لے جانا چاہتا تھا ـــ اس نے اس سلسلے میں گاربیا کے ایک ایجنٹ سے بات کی جو شاید دارالحکومت میں کسی ہوٹل کا مالک ہے ـــ اس ایجنٹ نے حامی بھرلی۔ مگر پھر فلپس کو قتل کر دیا گیا ـــ مجھے گاربیا کے اس ایجنٹ کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں۔ تم تو جانتے ہو کہ تل ابیب میں عربوں کے چند ہی ہوٹل ہیں ـــ کیا تم یہ معلومات مجھے سپلائی کرسکتے ہو" ـــ عمران کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"اوہ پرنس! ـــ میں ساری بات سمجھ گیا ـــ میرے آدمیوں نے مجھے

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

اطلاع دی تھی کہ ہوٹل آرمینیا آجکل اسرائیل کی خفیہ ایجنسیوں جن میں جی۔پی فائیو اور ریڈ آرمی بھی شامل ہیں، کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ ان کی سرگرمیوں کا مرکز آرمینیا ہوٹل کی چوتھی منزل کا ایک کمرہ تھا۔ اس ہوٹل میں دو روز پہلے ایک آدمی قتل بھی ہو چکا تھا جس کی لاش اسرائیل کی ایک نئی ایجنسی وائٹ سٹار کا چیف کرنل بلاشر لے گیا تھا۔ مجھے اس اطلاع پر تشویش ہوئی تو میں نے اس بارے میں معلومات حاصل کیں ۔۔۔ ابھی یہاں آنے سے پہلے مجھے اطلاع ملی کہ یہ سارا ہنگامہ کسی مائیکرو فلم کا تھا ۔۔۔ اس فلم کو اس کمرے میں تلاش کیا جا رہا تھا۔ لیکن باوجود سر توڑ کوششوں کے وہ فلم نہ مل سکی اور اس کے بعد خاموشی طاری ہو گئی ۔۔۔ لیکن اس کمرے کو سیل کر دیا گیا اور اس کے باہر انٹیلی جنس کے افراد پہرہ دیتے رہے ۔۔۔ اس کے بعد اچانک ایک انٹیلی جنس آفیسر نے وہ فلم تلاش کر لی۔ اس طرح اس کمرے کی نگرانی ختم کر دی گئی ہے ۔۔۔ اس ہوٹل کا مالک آردش ہے جو نہ یہودی ہے اور نہ مسلمان ۔۔۔ بلکہ عیسائی ہے" ۔۔۔ ابو صالح نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"یہ فلم کب ملی ہے" ۔۔۔ عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"میرا خیال ہے کل ملی ہو گی ۔۔۔ ویسے مجھے زیادہ تفصیل کا علم نہیں ہے ۔۔۔ مجھے تو یہ رپورٹ آج صبح ملی ہے اور چونکہ اس سے ہمارا کوئی تعلق نہ تھا اس لئے میں نے اس میں زیادہ دلچسپی نہیں لی" ۔۔۔ ابو صالح نے جواب دیا۔

"کیا یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ فلم کس کے حوالے کی گئی ہے ۔ اور اب

کہاں ہو سکتی ہے" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"اگر کوشش کی جائے تو معلوم ہو سکتا ہے ۔۔۔ میرا ایک خاص آدمی انٹیلی جنس میں ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے ۔۔۔ اگر آپ مجھے کچھ وقت دیں تو میں معلوم کر سکتا ہوں" ۔۔۔ ابو صالح نے جواب دیا۔

"کتنا وقت" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"زیادہ سے زیادہ آدھا گھنٹہ ۔۔۔ میں نے بس فون کرنا ہے۔ او جواب لینا ہے" ۔۔۔ ابو صالح نے جواب دیا۔

"اوکے ۔۔۔ میں آدھے گھنٹے بعد پھر فون کروں گا ۔۔۔ تعاون کا شکریہ" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں جناب ۔۔۔ پاکیشیا کے لئے تو ہم فلسطینیوں کی جان بھی حاضر ہے" ۔۔۔ ابو صالح نے بڑے خلوص بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے ایک بار پھر اس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ فائل کے مندرجات درست ہیں" ۔۔۔ بلیک زیرو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔ کیونکہ وہ لاؤڈر کی وجہ سے فون پر ہونے والی مکمل گفتگو ساتھ ساتھ سن رہا تھا۔

"ہاں ۔۔۔ ابو صالح کے جواب سے تو یہی معلوم ہوتا ہے" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ آپ کا فقرہ بتا رہا ہے کہ آپ ابھی تک مشکوک ہیں" ۔۔۔ بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا۔

"مشکوک اس لئے ہوں کہ ابھی تک یہ بات واضح نہیں ہے کہ واقعی

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

ں فلم کا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ کیونکہ کوئی بھی ایجنٹ کسی دوسرے سے تعاون حاصل کر سکتا ہے لیکن اُسے اپنے راز میں شریک نہیں کر سکتا ——— اگر فلپس واقعی روسیاہی ایجنٹ تھا تو اُسے کیا ضرورت تھی آورش سے یہ بنے کی کہ اس فلم میں پاکیشیا کے نئے ایٹمی مرکز کی تفصیلات ہیں ——— بس ہی بات میرے ذہن میں کھٹک رہی ہے" ——— عمران نے جواب دیا ور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

"واقعی یہ پوائنٹ انتہائی قابلِ غور ہے ——— لیکن بہرحال وہ فلپس قتل وا ——— اس کمرے کی تلاشی لی جاتی رہی اور پھر فلم بھی برآمد ہوئی ——— اس یتک تو بات سامنے آگئی ہے" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"اسی وجہ سے تو میں اُلجھ گیا ہوں ——— بہرحال ابوصالح سے مزید بات چیت ے بعد ہی کوئی صورت حال واضح ہو گی" ——— عمران نے کہا۔

"ابوصالح نے اسرائیل کی کسی نئی ایجنسی کا بھی ذکر کیا ہے ——— وائٹ سٹار ور اس کے چیف کرنل بلاشر" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں! ——— جی۔ پی فائیو اور ریڈ آرمی کی ہمارے مقابلے میں مسلسل ناکامیوں کے بعد ہو سکتا ہے اسرائیلی حکام نے یہ نئی ایجنسی قائم کی ہو" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر مسلسل گھڑی دیکھنے کے بعد آخر کار اس نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور ابوصالح سے بات کرنے کے لئے نمبر ڈائل کرنے میں مصروف ہو گیا۔

"ابوصالح بول رہا ہوں" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی ابوصالح کی آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ ——— کچھ پتہ چلا ابوصالح" ——— عمران نے پوچھا۔

"ہاں پرنس! ——— معلوم ہو گیا ہے ——— یہ فلم انٹیلی جنس کے انسپکٹر رچرڈ نے برآمد کی ہے۔ اسے اس کمرے میں نصب شدہ ایئرکنڈیشنر کے اندر چھپایا گیا تھا اور اس فلم کی برآمدگی کی فوری طور پر اسرائیل کے صدر کو اطلاع دی گئی اور پھر صدر مملکت کے حکم پر اس فلم کو انٹیلی جنس کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر نے خود صدر مملکت تک پہنچایا ہے ——— اور پرنس! ایک اور اہم اطلاع بھی ملی ہے، شاید آپ کے کام آجائے۔ انٹیلی جنس کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر نے جب یہ فلم براہ راست صدر مملکت تک پہنچائی تو صدر مملکت اس قدر خوش ہوئے کہ انہوں نے اس آفیسر کے سامنے ہی ہاٹ لائن پر وزیر اعظم سے بات کی اور انہیں اس فلم کے مل جانے کی بھی خوشخبری سنائی ——— اور پھر گفتگو کے دوران کسی فائل کا بھی ذکر آیا اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا بھی" ——— ابوصالح نے کہا اور عمران اس کی بات کا آخری حصہ سن کر بُری طرح چونک پڑا۔

"اوہ! ——— ابوصالح! یہ بات انتہائی اہم ہے ——— کیا اس انٹیلی جنس آفیسر سے اس گفتگو کی مزید تفصیلات معلوم ہو سکتی ہیں" ——— عمران نے انتہائی اشتیاق آمیز لہجے میں کہا۔

"اس آفیسر کی بجائے ——— اگر کوشش کی جائے تو اس گفتگو کا ٹیپ البتہ حاصل ہو سکتا ہے ——— پریذیڈنٹ ہاؤس میں پروٹوکول آفیسر کے طور پر حال ہی میں ہمارا ایک خاص ایجنٹ تعینات ہوا ہے لیکن اس کے لئے مجھے خود اسرائیل جانا پڑے گا" ——— ابوصالح نے جواب دیا۔

"اوہ! ——— پھر تو کافی دیر لگ جائے گی" ——— عمران نے تشویش

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

رے لہجے میں کہا۔

"ہاں! — کم از کم دو تین روز تو بہرحال لگ ہی جائیں گے"۔ صالح نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نہیں — یہ بہت زیادہ وقت ہے — کوئی اور صورت سوچو"۔ ان نے کہا۔

"ٹھیک ہے — میں کوشش کرتا ہوں — آپ مجھے اپنا فون نمبر دے دیں — میں خود ہی آپ کو کال کر لوں گا" — ابو صالح نے جواب دیا۔

"میں خود ہی فون کر لوں گا — تم بہرحال کوشش شروع کر دو" — ان نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اس فلم کا تعلق واقعی پاکیشیا کے سے ہے — ورنہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا نام کیسے درمیان آتا" — بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ بات نہیں — جو تم سوچ رہے ہو — اس سے ایک اور پہلو منے آتا ہے کہ اس فائل کے یہاں پہنچنے کا راز اسرائیل تک پہنچ گیا ہے" — عمران نے کہا اور اس کی بات سن کر بلیک زیرو بُری ج چونک پڑا۔

"اوہ ہاں! — واقعی ایسا بھی ہو سکتا ہے" — بلیک زیرو نے ر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بہرحال اب یہ تو طے ہے کہ اس فلم کا وجود ہے اور اس کی اتنی اہمیت ہے کہ اس کی تلاش میں اسرائیل کا صدر اور وزیر اعظم دونوں ہی بے حد

تشویش زدہ تھے — اور فلم ملتے ہی صدر نے بے اختیار ہو کر ایک چھوٹے سے افسر کے سامنے وزیر اعظم سے بات کرنا شروع کر دی" — عمران نے کہا۔

"اور اس بات سے بھی اس کی اہمیت کا علم ہوتا ہے کہ فلم براہ راست صدر مملکت کے ہاتھوں میں پہنچائی گئی ہے" — بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں — اس لئے اب مجھے واقعی اس فلم کو حاصل کرنا ہو گا۔ چاہے اس کا تعلق پاکیشیا سے ہے یا نہیں — اب میں خاموش نہیں رہ سکتا"۔ عمران نے فیصلہ کن لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ہوئے کرنل بلاشر نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ـــ کرنل بلاشر" ـــ کرنل بلاشر کے لہجے میں کرختگی تھی۔

"مرفی بول رہا ہوں باس! ـــ ایک اہم اطلاع ہے ـــ پریذیڈنٹ ہاؤس کے پروٹوکول آفیسر جارج کو ایک ٹیپ چرانے کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے ـــ یہ ٹیپ صدر مملکت اور وزیر اعظم کے درمیان ہاٹ لائن پر ہونے والی گفتگو سے متعلق ہے ـــ جارج نے بتایا ہے کہ اس کا تعلق فلسطینیوں کے ایک گروپ سے ہے اور اس نے یہ ٹیپ ان تک پہنچا دی ہے" ـــ مرفی نے کہا۔

"اوہ! ـــ کیا جارج زندہ ہے" ـــ؟ کرنل بلاشر نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"یس سر! ـــ ابھی تک تو زندہ ہے اور پریذیڈنٹ ہاؤس کی

خصوصی سیکورٹی کی تحویل میں ہے" ـــ مرفی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ـــ میں بات کر لیتا ہوں" ـــ کرنل بلاشر نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے رابطہ ختم کیا اور پھر ٹون آنے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"پریذیڈنٹ ہاؤس" ـــ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"کرنل بلاشر چیف آف وائٹ سٹار ـــ سیکورٹی چیف تھامسن سے بات کراؤ" ـــ کرنل بلاشر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر! ـــ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد پریذیڈنٹ ہاؤس کے چیف سیکورٹی آفیسر تھامسن کی آواز سنائی دی۔

"یس ـــ تھامسن بول رہا ہوں" ـــ بولنے والے کا لہجہ خاصا خشک تھا۔

www.urdufanz.com

"مسٹر تھامسن! ـــ مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ نے پروٹوکول آفیسر جارج کو کسی ٹیپ چرانے کے الزام میں گرفتار کیا ہے" ـــ کرنل بلاشر نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں! ـــ آپ کو درست اطلاع ملی ہے" ـــ تھامسن کا لہجہ اسی طرح خشک تھا۔

"یہ ٹیپ کس گفتگو کے بارے میں تھی ـــ کیا آپ تفصیلات بتائیں گے" ـــ کرنل بلاشر نے کہا۔

"یہ ٹیپ صدر مملکت اور وزیر اعظم صاحب کے درمیان ہاٹ لائن پر ہونے والی گفتگو پر مبنی تھی اور ہاٹ لائن ٹیپ سیکشن میں رکھی گئی تھی" ـــ

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

تھامسن نے جواب دیا۔

"یہ تو مجھے بھی معلوم ہے ___ کس ٹاپ کی گفتگو تھی۔ میں یہ پوچھ رہا ہوں" ___ کرنل بلاشر نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"سوری! ___ یہ سیکرٹ ہے ___ نہیں بتایا جا سکتا" ___ دوسری طرف سے تھامسن کا لہجہ خشک تھا اور کرنل بلاشر کا چہرہ غصے سے تمتما اٹھا۔ لیکن اس نے کوئی جواب دیئے بغیر کریڈل دبا دیا اور ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"یس ___ سپیشل پی۔اے ٹو پریذیڈنٹ" ___ چند لمحوں بعد ایک اور آواز رسیور سے سنائی دی۔

"کرنل بلاشر چیف آف وائٹ سٹار ___ صدر صاحب سے بات کراؤ۔ اِٹ اِز ایمرجنسی" ___ کرنل بلاشر نے کہا۔

"ہولڈ کیجئے ___ میں پوچھ لوں کہ صدر صاحب آپ سے کس وقت بات کرنا پسند فرمائیں گے" ___ دوسری طرف سے پی۔اے نے کہا اور کرنل بلاشر کے ہونٹ ایک بار پھر بھینچ گئے۔ لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا۔

"ہیلو کرنل بلاشر" ___ چند لمحوں بعد پی۔اے کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"یس" ___ کرنل بلاشر نے کہا۔

"صدر صاحب سے بات کیجئے" ___ پی۔اے نے کہا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد صدر مملکت کی آواز رسیور پر ابھری۔

"یس کرنل بلاشر! ___ کیا ایمرجنسی ہے" ___ صدر مملکت کا لہجہ باوقار تھا۔

"جناب ___ مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ کے پروٹوکول آفیسر کو ہاٹ لائن

پر ہونے والی گفتگو کا ٹیپ چرانے کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہے اور اس پروٹوکول آفیسر کا تعلق کسی فلسطینی گروپ سے ہے ___ میں نے چیف سیکورٹی آفیسر تھامسن سے بات کرنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ میرے ساتھ تعاون ہی نہیں کر رہے" ___ کرنل بلاشر نے کہا۔

"لیکن آپ کو اس سے کیا دلچسپی ہے ___ یہ تو خالصتاً پریذیڈنٹ ہاؤس کا معاملہ ہے" ___ صدر مملکت نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"اوہ سر! ___ دراصل میں اس لئے معلوم کرنا چاہتا تھا کہ ایکس زیڈ فلم کے ملنے پر آپ نے وزیر اعظم صاحب سے ہاٹ لائن پر گفتگو فرمائی تھی۔ جبکہ وزیر اعظم صاحب ہمارے ساتھ اس معاملے میں میٹنگ فرما رہے تھے۔ اگر یہ وہی ٹیپ ہے سر ___ اور فلسطینی گوریلوں کے پاس یہ ٹیپ پہنچ گیا ہے تو لامحالہ اس کی اطلاع پاکیشیا سیکرٹ سروس تک بھی پہنچ جائے گی" ___ کرنل بلاشر نے بات بناتے ہوئے کہا۔ اس کے ذہن میں اچانک یہ خیال آیا تھا ورنہ اس سے پہلے تو وہ صرف اس لئے معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا تاکہ خود اس آفیسر سے تفتیش کر کے فلسطینی گوریلوں کے خلاف کوئی کلیو حاصل کر سکے۔ کیونکہ اس کی ایجنسی کا مقصد ہی فلسطینی گوریلا تنظیموں کے خلاف کام کرنا تھا۔

"اوہ! ___ واقعی مجھے تو اس کا خیال ہی نہیں آیا تھا ___ ٹھیک ہے میں تھامسن کو ہدایات دے دیتا ہوں ___ وہ آپ سے پورا پورا تعاون کرے گا" ___ صدر مملکت نے چونک کر جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

کرنل بلاشر کے چہرے پر مسرت کے آثار نمایاں ہو گئے جیسے اس نے

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

کوئی بڑی کامیابی حاصل کر لی ہو۔

تھوڑی دیر بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل بلاشر نے رسیور اٹھالیا۔

"یس ۔۔ کرنل بلاشر سپیکنگ" ۔۔۔۔ کرنل بلاشر نے خشک اور تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"تھامسن بول رہا ہوں" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے تھامسن کی آواز سنائی دی اور گو کرنل بلاشر فوراً ہی اس کی آواز پہچان گیا لیکن تھامسن کی آواز سنتے ہی اس کے چہرے پر ہلکا سا کھنچاؤ پیدا ہو گیا۔

"کون تھامسن" ۔۔۔۔ ؟ کرنل بلاشر نے جان بوجھ کر کہا۔

"چیف سکیورٹی آفیسر پریذیڈنٹ ہاؤس" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے تھامسن کی ایسی آواز سنائی دی جیسے وہ دانت پیستے ہوئے بول رہا ہو۔

"اوہ مسٹر تھامسن !۔۔۔ فرمایئے !۔۔۔ صدر صاحب نے ہدایات دے دی ہوں گی آپ کو" ۔۔۔۔ کرنل بلاشر نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں !۔۔۔ انہوں نے مجھے آپ سے تعاون کا حکم دیا ہے ۔ فرمایئے !" ۔۔۔ تھامسن نے اسی لہجے میں کہا۔

"جو ٹیپ چرائی گئی ہے اس کی تفصیلات بتائیں" ۔۔۔۔ کرنل بلاشر نے کہا۔

"یہ ٹیپ ہاٹ لائن پر صدر مملکت اور وزیر اعظم صاحب کی گفتگو پر مبنی ہے ۔۔۔ صدر صاحب نے اس وقت وزیر اعظم صاحب سے بات کی تھی جب وزیر اعظم صاحب جی۔ پی فائیو اور ریڈ آرمی کے سربراہان سے میٹنگ میں مصروف تھے" ۔۔۔۔ تھامسن نے شاید جان بوجھ کر کرنل بلاشر

اور اس کی ایجنسی کا نام حذف کر دیا تھا اور کرنل بلاشر کے ہونٹ بھینچ گئے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس کی آنکھوں میں بے پناہ چمک پیدا ہو گئی کیونکہ اس کا وہ خیال جو اس نے صدر مملکت کے ساتھ گفتگو میں ظاہر کیا تھا درست ثابت ہو گیا تھا۔

"اوہ !۔۔۔ پھر تو یہ ہماری لائن کا مشن ہو گیا ۔۔۔۔ مسٹر تھامسن ! آپ فوراً اس چارج کو وائٹ سٹار کے ہیڈ کوارٹر پہنچا دیں۔ ابھی اور اسی وقت" ۔۔۔۔ کرنل بلاشر نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ پہنچ جائے گا۔ اور کچھ" ۔۔۔۔ ؟ تھامسن نے جواب دیا۔

"جلدی۔ فوراً" ۔۔۔۔ کرنل بلاشر نے کہا اور رسیور رکھ دیا لیکن پھر چند لمحے سوچنے کے بعد اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور دوبارہ صدر مملکت سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش شروع کر دی۔

"میں نے تھامسن سے تعاون کے لئے کہہ دیا تھا ۔۔۔۔ کیا وہ تعاون نہیں کر رہا" ۔۔۔۔ صدر مملکت نے کرنل بلاشر کا دوبارہ فون آنے پر حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

"سر !۔۔۔ تعاون مجبوراً ہو رہا ہے ۔۔۔۔ اور جناب !۔۔۔ میرا خیال درست ثابت ہوا ہے ۔۔۔۔ یہ وہی ٹیپ ہے جس میں آپ نے وزیر اعظم صاحب کو ایکس۔ زیڈ فلم ملنے کی خوشخبری سنائی تھی" ۔۔۔۔ کرنل بلاشر نے کہا۔

"اوہ !۔۔۔ اوہ ! پھر تو یہ مسئلہ بے حد سیریس ہو گیا" ۔۔۔۔ صدر مملکت نے بھی چونکتے ہوئے کہا۔

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"سر! ___ اس سے آپ اندازہ لگا لیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کتنی فعال ہے ___ اس نے لازماً فلسطینیوں کی مدد حاصل کر لی ہے ___ اور سر! اب یہ ضروری ہو گیا ہے کہ ہمارے ساتھ اسرائیل کا ہر آفیسر پوری طرح تعاون کرے ___ ورنہ اگر چھوٹی چھوٹی بات کے لئے ہمیں آپ سے بات کرنی پڑے گی تو بہت مشکل ہو جائے گی" ___ کرنل بلاشر نے کھُل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں واقعی! ___ میں سمجھ گیا ہوں آپ کا مقصد ___ ٹھیک ہے میں آپ کو۔ کرنل فرانک اور کرنل ڈیوڈ تینوں کو ریڈ کارڈ جاری کئے جانے کے احکامات جاری کر دیتا ہوں ___ اور اس کے سرکلر تمام چھوٹے بڑے محکموں میں ارسال کر دیئے جائیں گے" ___ صدر مملکت نے کہا۔

"یس سر ___ تھینک یو سر" ___ کرنل بلاشر نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ کیونکہ ریڈ کارڈ کا مطلب تھا لامحدود اختیارات۔ اور کرنل بلاشر جیسے آدمی کو چونکہ ریڈ کارڈ پہلی بار جاری ہو رہا تھا اس لئے اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ خود اسرائیل کا صدر بن گیا ہو۔

صدر مملکت کی طرف سے رسیور رکھ دیئے جانے کے بعد اس نے بھی رسیور رکھ دیا۔ لیکن اب اس کا چہرہ پہلے کی نسبت کہیں زیادہ سُرخ ہو رہا تھا اور شاید یہ بے پناہ مسرت کی وجہ سے تھا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد دروازہ کھُلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"باس! ___ پریذیڈنٹ ہاؤس سے ایک قیدی کو بھیجا گیا ہے" ___ نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ! ___ اُسے ڈارک رُوم میں پہنچا کر مجھے اطلاع کرو" ___ کرنل

بلاشر نے کہا اور نوجوان یس سر کہہ کر سر ہلاتا ہوا واپس مُڑ گیا۔

اور پھر جب اُسے انٹر کام پر اطلاع مل گئی کہ قیدی کو ڈارک رُوم میں پہنچا دیا گیا ہے تو وہ اٹھ کر کمرے سے نکلا اور مختلف راہداریوں سے گذرتا ہوا ڈارک رُوم کے دروازے پر پہنچ گیا۔ ڈارک رُوم اس نے ہیڈ کوارٹر میں ایک مخصوص کمرے کا نام رکھا ہوا تھا۔ یہاں تشدد کرنے اور اذیت دینے کے قدیم اور جدید ہر قسم کے آلات موجود تھے۔ اور کمرہ مکمل طور پر ساؤنڈ پروف تھا تاکہ جس پر تشدد کیا جا رہا ہو اس کی چیخیں کمرے سے باہر نہ جا سکیں۔ کرنل بلاشر فطری طور پر بے حد اذیت پسند تھا اس لئے وہ کسی بھی قیدی پر ایسا غیر انسانی تشدد کرتا کہ دیکھنے والے بھی کانپ جاتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ پورے اسرائیل میں لوگ وائٹ سٹار سے اس طرح خوف کھاتے تھے جیسے موت کا نیا نام وائٹ سٹار رکھ دیا گیا ہو۔

کرنل بلاشر نے دروازہ کھولا اور ڈارک رُوم میں داخل ہو گیا۔ سامنے ایک لمبے تڑنگے نوجوان کو چھت سے لٹکنے والی زنجیروں سے باندھا گیا تھا۔ اس کے دونوں بازو اوپر ان زنجیروں کے کڑوں میں پھنسا دیئے گئے تھے اور نیچے اس کے پیر بھی فرش سے فکسڈ ایسے ہی کڑوں میں پھنسے ہوئے تھے اور وہ نوجوان ہاتھ سر سے بلند کئے کھڑا تھا۔ اس کا چہرہ جگہ جگہ سے پھٹا ہوا تھا جسم پر بھی زخموں کے نشانات تھے جیسے اُسے کوڑوں سے پیٹا گیا ہو۔ وہ بُری طرح نڈھال تھا۔ نوجوان عرب نسل کا نہ تھا بلکہ قبرصی لگ رہا تھا۔

"تمہارا نام جارج ہے اور تم نے وہ اہم ٹیپ چرایا ہے" ___ کرنل بلاشر نے اس کے سامنے جا کر دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"ہاں! ـــ اور میں پہلے بتا چکا ہوں کہ وہ ٹیپ میرے پاس نہیں ہے ـــ وہ میں نے فلسطینیوں کو دے دیا ہے ـــ اب تم مجھے گولی کیوں نہیں مار دیتے" ـــ نوجوان نے کمزور سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تاکہ تم آسانی سے مر جاؤ ـــ نہیں جارج! ـــ کرنل بلاشر کسی کو آسانی سے نہیں مرنے دیا کرتا ـــ اب تم مجھے بتاؤ گے کہ تمہارا تعلق کس فلسطینی گروپ سے ہے ـــ اس گروپ کا چیف کون ہے۔ اس کے ممبروں کے نام پتے ـــ اس کا ہیڈ کوارٹر ـــ پوری تفصیل بتاؤ" ـــ کرنل بلاشر نے بھیڑیئے کے سے انداز میں غراتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم ـــ مجھے تو رشوت دی گئی اور میں نے رشوت لے کر ٹیپ چرایا اور اس آدمی کے حوالے کر دیا جو کہ فلسطینی نظر آ رہا تھا۔ رشوت کی رقم میرے ملازم نے دیکھ لی۔ وہ سیکورٹی کا آدمی تھا۔ اس طرح اس کی اطلاع پر میں پکڑا گیا اور پھر مجھے سب کچھ بتانا پڑا۔ بس اس سے زیادہ میں کچھ نہیں جانتا" ـــ نوجوان نے جواب دیا۔

"ہونہہ ـــ تو تم اب کرنل بلاشر کو چکر دینا چاہتے ہو ـــ تمہاری یہ جرأت" ـــ کرنل بلاشر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اس کے چہرے پر موجود سفاکی اور زیادہ نمایاں ہو گئی تھی۔ اس نے اس طرح دانت نکوسے ہوئے تھے جیسے وہ کوئی خونی بھیڑیا ہو۔

"کلہاڑی لے آؤ" ـــ کرنل بلاشر نے چیخ کر کمرے میں موجود دو نوجوانوں میں سے ایک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر" ـــ ایک نوجوان نے کہا اور تیزی سے ایک کونے میں

رکھی ہوئی کلہاڑی جس کا پھل پہلے سے خون آلود تھا، اٹھا کر کرنل بلاشر کے ہاتھ میں دے دی اور دوسرے لمحے کرنل بلاشر نے کلہاڑی ہوا میں گھمائی اور جارج کے حلق سے ایک خوفناک چیخ نکلی۔ اس کا بندھا ہوا جسم بُری طرح پھڑکنے لگا۔ کیونکہ کرنل بلاشر نے ایک ہی وار میں اس کا آدھا دایاں پیر انگلیوں سمیت کاٹ ڈالا تھا۔

"بولو ـــ بولو ـــ ورنہ ـــ" کرنل بلاشر نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی کلہاڑی کا دوسرا وار ہوا اور جارج کا دوسرا آدھا پیر بھی کٹ کر دور جا گرا۔ جارج کے حلق سے نکلنے والی خوفناک چیخوں سے کمرہ گونج اٹھا۔

"بولو ـــ ورنہ" ـــ کرنل بلاشر نے ہذیانی انداز میں کہا اور بجلی کی سی تیزی سے کلہاڑی گھما کر اس کا پچھلا موٹا حصہ پوری قوت سے اس کی پنڈلی کی ہڈی پر مار دیا۔

"ابوصالح ـــ ابوصالح گروپ" ـــ جارج نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"تفصیل بتاؤ" ـــ کرنل بلاشر نے اس بار کلہاڑی کا پھل اس کی پسلیوں میں پوری قوت سے مارا۔ لیکن دوسرے لمحے وہ ہونٹ بھینچ کر رک گیا۔ کیونکہ جارج کے منہ سے یکلخت خون کا فوارہ سا نکلا اور اس کی گردن ڈھلک گئی۔ وہ مر چکا تھا۔

"اوہ! ـــ اتنا بودا تھا یہ ـــ ہونہہ! کمزور۔ بزدل ـــ اتنی جلدی مر گیا" ـــ کرنل بلاشر نے اس طرح دانت کچکچاتے ہوئے کہا جیسے جارج نے اتنی جلدی مر کر اس سے کوئی بہت بڑی زیادتی کی ہو۔

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

اس کی لاش چوک پر پھینکوا دو ـــ اور اس پر وائٹ سٹار کا سٹکر لگا دو۔ تاکہ پورے اسرائیل کو معلوم ہو جائے کہ یہ وائٹ سٹار کا شکار تھا"۔ کرنل بلاشر نے کلہاڑی ایک طرف اچھالتے ہوئے چیخ کر ان نوجوانوں سے کہا جو ایک طرف کھڑے تھے اور پھر پیر پٹختا ہوا واپس بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ ابوصالح گروپ کا نام تو وہ پہلے سے جانتا تھا لیکن اس کی تفصیلات کا اُسے آج تک علم نہ ہو سکا تھا۔

اپنے دفتر میں پہنچ کر اس نے سب سے پہلے الماری سے شراب کی بوتل نکالی اور اس کا کارک ہٹا کر اُسے منہ سے لگا کر اس طرح غٹاغٹ پیتا چلا گیا جیسے وہ شراب کی بجائے کوئی شربت ہو۔ جب بوتل خالی ہو گئی تو اس نے اُسے پوری قوت سے سائیڈ کی دیوار پر دے مارا۔ اس کا چہرہ ٹماٹر سے بھی زیادہ سرخ ہو رہا تھا۔ وہ اسی طرح تیز شراب پینے کا عادی تھا۔ شراب اُسے سکون دیتی تھی۔ اور واقعی تھوڑی دیر بعد اس کا چہرہ نارمل ہونا شروع ہو گیا جیسے اس کے اندر بھڑکتی ہوئی آگ ٹھنڈی پڑتی جا رہی ہو۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ پوری طرح نارمل ہو گیا تو اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"کرنل ڈیوڈ" ـــ دوسری طرف سے جی۔ پی فائیو کے چیف کرنل ڈیوڈ کی بھاری اور تحکمانہ آواز گونجی۔

"بلاشر بول رہا ہوں کرنل ڈیوڈ" ـــ کرنل بلاشر نے کہا۔

"اوہ کرنل آپ! ـــ خیریت! ـــ کوئی خاص بات" ـــ کرنل ڈیوڈ نے چونک کر پوچھا۔ اور جواب میں کرنل بلاشر نے جارج کے متعلق

پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ کرنل بلاشر! ـــ ابوصالح گروپ کا نام لینے کا مطلب ہے کہ یہ ٹیپ یا اس کی گفتگو لازماً پاکیشیا سیکرٹ سروس تک پہنچ گئی ہوگی۔ لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس گفتگو کے متعلق علم کیسے ہو گیا ـــ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی" ـــ کرنل ڈیوڈ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس گفتگو میں جہاں تک مجھے یاد ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے سب سے اہم بات یہ تھی کہ صدر مملکت نے پوچھا تھا کہ کرنل ڈیوڈ نے وہ فائل ابھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو بھجوائی تو نہیں" ـــ کرنل بلاشر نے کہا۔

"اوہ! ـــ لیکن ہم بھی تو وہیں موجود تھے ـــ ہمارے تک تو صدر صاحب کی آواز نہ سنائی دے رہی تھی ـــ آپ نے کیسے سن لی ـــ؟" کرنل ڈیوڈ نے چونک کر پوچھا۔

"میں وزیراعظم صاحب کے قریب اس طرف موجود تھا جدھر انہوں نے کان سے رسیور لگایا ہوا تھا اس لئے ہلکی آواز میرے کانوں تک پہنچ رہی تھی"۔ کرنل بلاشر نے جواب دیا۔

"اوہ! ـــ وزیراعظم صاحب نے شاید اس کا جواب یہی دیا تھا کہ فائل تو بھجوائی جا چکی ہے۔ اب اس کی تردید بھجوا دیں ـــ کچھ ایسی ہی بات تھی"۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"ہاں! ـــ انہوں نے یہی جواب دیا تھا اور اس کے جواب میں صدر مملکت نے کہا تھا کہ ایسا ہی کرنا پڑے گا ـــ یا دوسری صورت یہ بھی ہوسکتی ہے کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس آئے تو اس کے خاتمے کا مشن مکمل کر لیا جائے۔ ہماری اصل پریشانی تو ختم ہو چکی ہے ـــ اور اس سے

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

پہلے صدرِ مملکت نے فلم کا کوڈ نام ایکس زیڈ بھی لیا تھا" ـــــ کرنل بلاشر نے کہا۔

"تو اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ اب پاکیشیا سیکرٹ سروس ہمارے ٹریپ میں نہیں آئے گی" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"اس ٹیپ کے بعد اُسے آنا تو نہیں چاہیئے۔ لیکن جہاں تک میں نائٹوں سے ان کی نفسیات سمجھا ہوں وہ لازماً آئیں گے ـــــ اب شاید اس فلم کا تجسس انہیں کھینچ لائے" ـــــ کرنل بلاشر نے جواب دیا۔

"اوہ! ـــ اگر وہ ایکس زیڈ کی تلاش میں آئے تو پھر تو بڑا مسئلہ بن جائے گا۔ یہ تو انتہائی اہم سیکرٹ ہے ـــــ اس کا تو مطلب ہوا کہ ہم نے فائل بھیج کر اپنے پیروں پر خود کلہاڑی ماری ہے" ـــــ کرنل ڈیوڈ کے لہجے میں بے حد تشویش تھی۔

"آپ فکر نہ کریں کرنل ڈیوڈ! ـــ انہیں آنے دیں، پھر دیکھیں کیا ہوتا ہے۔ ان کا سابقہ آج تک وائٹ سٹار سے نہیں پڑا ـــــ اس بار انہیں معلوم ہو جائے گا کہ وائٹ سٹار کے ساتھ شامل ہونے سے جی پی فائیو اور ریڈ آرمی کس قدر طاقتور ہو گئی ہے ـــــ ویسے بھی صدرِ مملکت سے میری بات ہوئی ہے ـــــ انہوں نے ہم تینوں کو ریڈ کارڈ جاری کرنے کے احکامات دے دیئے ہیں" ـــــ کرنل بلاشر نے کہا اور بات کرتے کرتے اس نے جان بوجھ کر بات کا رُخ موڑ دیا تھا کہ کہیں کرنل ڈیوڈ دوبارہ ناراض نہ ہو جائے۔ اُسے دراصل پاکیشیا سیکرٹ سروس کی پہچان تک کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک کے تعاون کی ضرورت تھی۔ اس کے بعد تو اس نے فیصلہ کیا تھا کہ وہ سارا کریڈٹ خود ہی لے گا۔

"اوہ! ـــ ویری گڈ! ـــ ریڈ کارڈ سے تو بڑی آسانیاں ہو جائیں گی۔

لیکن اب ہمیں سرحدوں اور تل ابیب میں داخلے کے راستوں کی نگرانی انتہائی سخت کر دینی چاہیئے ـــــ یہ لوگ عفریت ہیں ـــــ شیطان ہیں ـــــ ایسے ایسے طریقے استعمال کرتے ہیں کہ آدمی سوچ بھی نہیں سکتا" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"میں نے فیصلہ کیا ہے کہ انہیں تل ابیب میں داخل ہی نہ ہونے دیا جائے۔ اس لئے ایئرپورٹ پر نگرانی کے علاوہ باقی تمام نگرانی میں نے سرحدوں پر شروع کرا دی ہے ـــــ اب ریڈ کارڈ ملنے کے بعد تو میں نے حکم دے دینا ہے کہ ہر مشکوک آدمی کو بغیر پوچھے گولی مار دی جائے۔ اوکے کرنل ڈیوڈ! ـــ پھر بات ہو گی" ـــــ کرنل بلاشر نے کہا اور ریسیور رکھ دیا۔

اور واقعی اب اُسے ریڈ کارڈ کا انتظار تھا۔ اس کے بعد اس کی اذیت پسند فطرت پورے اسرائیل کی سرحدوں پر خون کی ہولی کھیلنے کے لئے بے چین ہو رہی تھی۔

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

عمران نے رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے میں مصروف ہوگیا۔ بلیک زیرو کو اس نے اپنے لئے چائے بنانے کے لئے بھیجا تھا۔

"ابوصالح سے بات کرائیں ——— میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں پاکیشیا سے" ——— عمران نے رابطہ قائم ہوتے ہی کہا۔

"ابوصالح تو تل ابیب میں ہیں جناب! ——— آپ زید بن اسامہ سے بات کرلیں" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے ——— بات کراؤ" ——— عمران نے کہا۔

"ہیلو پرنس! ——— میں زید بول رہا ہوں ——— آپ کا کام ہوگیا ہے۔ ابوصالح کی طرف سے بھیجی ہوئی ٹیپ ابھی چند لمحے پہلے مجھے ملی ہے۔ اور ابوصالح ایک ضروری مسئلہ کی غرض سے وہیں رک گئے ہیں" ——— زید نے کہا۔

"اوہ! ——— ویری گڈ! ——— تم ایسا کرو کہ ٹیپ کو رسیور کے ساتھ رکھ کر چلاؤ۔

www.urdufanz.com

میں پوری ٹیپ سننا چاہتا ہوں" ——— عمران نے کہا۔

"او کے سر ——— ہولڈ کریں ——— میں ٹیپ ریکارڈر لے آؤں" ——— زید نے کہا اور عمران خاموش ہوگیا۔ لیکن اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی تھی۔

"کیا ہوا ——— ٹیپ مل گیا" ——— بلیک زیرو نے چائے کی پیالی عمران کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ اور خود دوسری پیالی لے کر وہ اپنی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"ہاں! ——— ابوصالح تو بہت تیز نکلا ——— چند گھنٹوں میں ہی مسئلہ حل کرلیا۔ لیکن وہ خود ایکریمیا نہیں آسکا۔ البتہ اس نے ٹیپ بھجوادی ہے۔ اب زید اسے چلانے کا انتظام کر رہا ہے" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو کے چہرے پر بھی اشتیاق کے آثار ابھر آئے تھے۔

"ہیلو پرنس" ——— تھوڑی دیر بعد زید بن اسامہ کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"یس ——— بول رہا ہوں" ——— عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹیپ سن لیجئے" ——— زید نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ہلکی سی کھٹک جیسی آواز ابھری اور پھر ایک آواز ابھری۔

"ہیلو" ——— اور عمران نے یہ آواز فوراً ہی پہچان لی۔ یہ اسرائیل کے صدر کی آواز تھی اور عمران اس آواز کو اچھی طرح پہچانتا تھا اس لئے اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار ابھر آئے کہ ٹیپ اصلی ہے۔ وزیر اعظم چونکہ ابھی حال ہی میں منتخب ہوئے تھے اس لئے ان کی آواز عمران کے لئے نامانوس تھی۔ ان دونوں کے درمیان باتیں ہوتی رہیں اور عمران خاموشی سے بیٹھا سنتا رہا۔ لاؤڈر کی وجہ سے بلیک زیرو بھی یہ گفتگو سن رہا تھا اور اس

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں ہوتے جا رہے تھے پھر گفتگو ختم ہوگئی اور خالی گھر گھر کی آواز سنائی دینے لگی۔ اس کے ساتھ ہی زید بن اسامہ کی آواز سنائی دی۔

"پرنس! — آپ نے سن لیا ٹیپ" — زید نے کہا۔

"ہاں! بے حد شکریہ! — ابو صالح کا میری طرف سے شکریہ ادا کر دینا — اس نے واقعی پاکیشیا کے لئے انتہائی اہم کام کیا ہے" — عمران نے پرخلوص لہجے میں کہا۔

"جی اس میں شکریہ کی کوئی بات نہیں پرنس! — آپ اور پاکیشیا سیکرٹ سروس جس طرح ہماری کاز کے لئے اسرائیل سے ٹکراتے رہے ہیں اس کا احسان تو ہم قیامت تک نہیں اتار سکتے" — زید بن اسامہ نے کہا۔

"شکریہ! — اچھا یہ پروٹوکول آفیسر جو کہ پریذیڈنٹ ہاؤس میں ہیں ان کا نام کیا ہے — میرے خیال میں یہ ٹیپ انہی کی وجہ سے اتنی جلد وصول ہوگئی ہے" — عمران نے کہا۔

"اب آپ نے پوچھ لیا ہے تو میں بتا دیتا ہوں۔ ورنہ پہلے میں اس لئے نہ بتانا چاہتا تھا کہ اس طرح شاید آپ سمجھتے کہ فلسطینی آپ پر کوئی احسان کرنا چاہتے ہیں — یہ ٹیپ واقعی اس پروٹوکول آفیسر کی مدد سے فوراً مل گئی ہے لیکن اس نے فلسطینی کاز پر اپنی جان قربان کر دی ہے — اس کا ملازم سیکورٹی کا آدمی تھا جس کا اسے علم نہ تھا اس نے یہ ٹیپ دیکھ لیا اور پھر اس نے چیف سیکورٹی آفیسر کو اطلاع کر دی لیکن اس دوران ہمارا آدمی اس سے ٹیپ وصول کر چکا تھا۔ سیکورٹی والوں

نے اسے گرفتار کر لیا — اور ابھی ہم اسے چھڑانے کے لئے منصوبہ بندی کر رہے تھے کہ اس کی لاش ایک چوک پر پڑی ملی۔ اس پر وائٹ سٹار کا کارڈ لگا ہوا تھا۔ اس پر انتہائی غیر انسانی تشدد کیا گیا ہے — اسی وجہ سے ابو صالح وہیں رکنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ شاید اس نے وائٹ سٹار کو تشدد کی وجہ سے گروپ کے متعلق کچھ بتا دیا ہو تو اسے سنبھالا جا سکے۔ کرنل بلاشر اس وائٹ سٹار کا چیف ہے — انتہائی بے رحم — ظالم اور سفاک آدمی ہے — اسرائیل کا ہر شخص اس کے نام سے ہی خوف کھاتا ہے" — زید بن اسامہ نے قدرے بھرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ! — اچھا ہوا کہ میں نے پوچھ لیا اور تم نے ذکر کر دیا — اب اس فلسطینی بھائی کا خون مجھ پر قرض ہو گیا — میں اس کرنل بلاشر سے اس کے خون کے ایک ایک قطرے کا حساب لوں گا" — عمران نے کہا۔

"اوہ جناب! — ہماری جانیں تو اپنی کاز کے لئے وقف ہیں۔ بہرحال ہم آپ کے جذبات کے بے حد مشکور ہیں" — زید نے جواب دیا۔ اور عمران نے ایک بار پھر شکریہ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ تو بڑی عجیب سی بات سامنے آگئی ہے — اس کا مطلب ہے کہ یہ فائل اسرائیل کی طرف سے ہمیں خاص طور پر بھجوائی گئی ہے۔ اور اس کے ساتھ فلم بھی بہرحال موجود ہے" — بلیک زیرو نے انتہائی الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں اب ساری صورت حال سمجھ گیا ہوں — یہ فلم جس کا نام صدر

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

نے ایکس زیڈ لیا تھا اس کا کوئی تعلق پاکیشیا سے نہیں ہے ـــــ یہ کسی اور چیز کی فلم ہے ـــــ لیکن یہ فلم اسرائیل کے لئے اس قدر اہم ہے کہ جب اسے تلاش کرنے میں ناکامی ہوئی تو پھر اس کی تلاش کے لئے ہمیں استعمال کرنے کا پروگرام بنایا گیا ـــــ وہ ایک تیر سے دو شکار کھیلنا چاہتے تھے ـــــ ہمیں کہا گیا کہ اس فلم کا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ اس لئے لازماً ہم اسے تلاش کرنے میں اپنی جان کی بازی لگا دیتے ـــــ اس وقت تک شاید ہمیں کچھ نہ کہا جاتا۔ صرف نگرانی کی جاتی ـــــ یا اگر کچھ کہا بھی جاتا تو فرضی اور ڈرامے کے طور پر ـــــ لیکن جیسے ہی ہم فلم تلاش کر لیتے۔ وہ بھوکے درندوں کی طرح چاروں طرف سے ہم پر ٹوٹ پڑتے اس طرح انہیں فلم بھی مل جاتی اور وہ ہمارا خاتمہ بھی کر لیتے ـــــ لیکن پھر یہ ہوا کہ ہمیں فائل بھجوانے کے بعد انٹیلی جنس کے افسر نے وہ فلم ڈھونڈ لی۔ اس لئے اب ان کا مقصد صرف اتنا رہ گیا ہے کہ ہم اس فلم کی تلاش میں آئیں اور وہ ہمارا خاتمہ کر دیں" ـــــ عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے سر ہلا دیا۔

"آپ کا تجزیہ ان حالات میں بالکل درست ہے ـــــ اس کا تو مطلب ہے کہ اب ہمیں وہاں جانے کی ضرورت ہی نہیں ہے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں! ـــــ اب بظاہر تو ہمارا وہاں کوئی مشن نہیں ہے۔ لیکن اب میں نے فیصلہ کیا ہے کہ یہ ایکس زیڈ فلم میں ہر صورت میں حاصل کر کے اسرائیل کے منہ پر ایسا طمانچہ رسید کروں گا کہ وہ اپنے زخم چاٹنے پر مجبور ہو جائے گا ـــــ مجھے یقین ہے کہ یہ فلم پاکیشیا یا اگر پاکیشیا نہیں تو پھر ہماری دوست

سپر پاور شوگران کے لئے بہرحال اہم ہو گی ـــــ اور اگر نہ بھی ہو گی تب بھی کم از کم اسرائیل کے لئے وہ بے حد اہم ہے اور اسرائیل کے لئے اہمیت صرف وہ چیز رکھتی ہے جو مسلمانوں کے خلاف ہو ـــــ اس لئے اب یہ فلم ہر صورت میں حاصل کی جائے گی چاہے بعد میں اسے ضائع ہی کیوں نہ کر دیا جائے ایک بات ـــــ اور دوسری بات یہ کہ اس پروٹوکول آفیسر نے ہماری خاطر اپنی جان قربان کی ہے۔ میں اس کا بھرپور انتقام لوں گا۔ اور اس کے خون کا حساب نہ صرف اس کرنل بلاشر کو دینا پڑے گا ـــــ بلکہ پورے اسرائیل کو اس کے خون کے ایک ایک قطرے کا قرض اپنی تباہی سے چکانا ہو گا ـــــ میں اسرائیل پر قہر بن کر ٹوٹ پڑوں گا" ـــــ عمران نے انتہائی پرجوش لہجے میں کہا اور بلیک زیرو، عمران کو اس قدر جذباتی دیکھ کر حیران رہ گیا جو ایک فلسطینی کی ہلاکت پر اس قدر جذباتی ہو رہا تھا لیکن اس کے اپنے دل میں عمران کی بات سے سرسراہٹ سی پھیل گئی تھی اس کا اپنا دل چاہ رہا تھا کہ وہ بھی عمران کی طرح اسرائیل اور مسلمان دشمن یہودیوں کو کوئی عبرت ناک سبق دے۔

"آپ اس مشن میں مجھے بھی ساتھ لے جائیں" ـــــ آخر بلیک زیرو سے نہ رہا گیا تو وہ بول پڑا۔

"نہیں ـــــ تم یہیں رہو گے ـــــ تمہیں گریٹ لینڈ سے آنے والی اطلاع بھول گئی ہے ـــــ اگر یہ اطلاع درست ہے تو یہ خوفناک مجرم کسی وقت بھی پاکیشیا ٹپک سکتے ہیں۔ ہمارے ملک میں بین الاقوامی سربراہ کانفرنس ہونے والی ہے۔ ہو سکتا ہے اس اطلاع کا تعلق اس کانفرنس سے ہو۔ میں کوشش کرونگا کہ کانفرنس سے پہلے ہی اسرائیل سے واپس آ جاؤں۔ لیکن

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

نکلنے وہاں ہمیں کیسے حالات سے واسطہ پڑے اور کتنا وقت لگ جائے اس لئے تمہارا یہاں رہنا بیحد ضروری ہے اور میں اس بار جولیا، کیپٹن شکیل صفدر اور تنویر کو بھی چھوڑ جاؤں گا ـــــ ان مجرموں کے مقابلے کے لئے ان کی یہاں موجودگی بیحد ضروری ہے" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ یس سر! ـــ واقعی مجھے اس اطلاع کا خیال نہ رہا تھا۔ حالانکہ اطلاع آج ہی ملی ہے" ـــ بلیک زیرو نے سنجیدہ ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"تم صدیقی، نعمانی، چوہان اور خاور کو ہدایات دے دو کہ وہ اس مشن کے لئے پوری طرح تیار رہیں ـــ میں انتظامات کرنے کے بعد کسی بھی وقت ان سے رابطہ قائم کر لوں گا" ـــ عمران نے کہا۔

"کیا آپ جوزف اور جوانا کو بھی ساتھ لے جائیں گے ـــ ثانٹ پلان والے کیس میں تو یہ ساتھ گئے تھے" ـــ بلیک زیرو نے کہا۔

"نہیں! ـــ صرف ٹائیگر کو ساتھ لے جاؤں گا" ـــ عمران نے کہا اور اُٹھ کر لائبریری کی طرف جانے والے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ادھر بلیک زیرو ایک لمحے تک اُسے دروازے کی طرف جاتے دیکھتا رہا۔ عمران کی سنجیدگی اور اس کا انداز بتا رہا تھا کہ اس بار واقعی اسرائیل کی تباہی لازمی ہے۔ عمران پر جب ایسا موڈ طاری ہوتا تھا تو پھر واقعی قیامت ٹوٹ پڑتی تھی۔ شاید اس فلسطینی پروٹوکول آفیسر کی پُرتشدد موت نے عمران پر یہ موڈ طاری کیا تھا کیونکہ اس کی موت صرف عمران کی وجہ سے ہوئی تھی۔ اگر عمران اس ٹیپ کے حصول کے لئے نہ کہتا تو اس کی موت بھی واقع نہ ہوتی اور اس زیدین آسامہ نے مرنے والے کی جو حالت

بنائی تھی اس پر عمران جیسے آدمی کا یہی ردعمل ہو سکتا تھا۔ بلیک زیرو نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹیلیفون کی طرف ہاتھ بڑھایا تاکہ نعمانی وغیرہ کو مشن کی تیاری کی ہدایات دے سکے۔

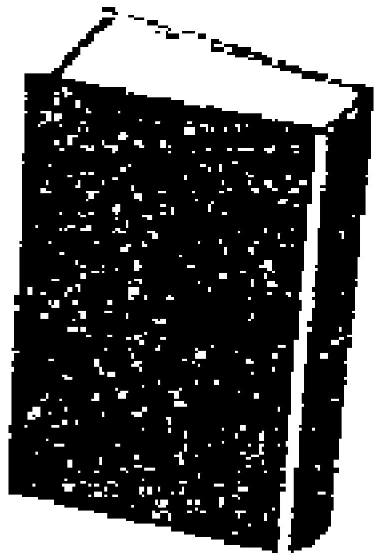

کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک دونوں دفتر کی سائیڈ میں رکھے ہوئے صوفوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ درمیان میں موجود چھوٹی میز پر سرخ رنگ کا ٹیلیفون موجود تھا اور ان دونوں کی نظریں اس فون پر اس طرح جمی ہوئی تھیں جیسے انہیں توقع ہو کہ ابھی اس فون سے کوئی جن نکل آئے گا۔ ان دونوں کے چہرے تنے ہوئے تھے اور آنکھوں سے الجھن کے تاثرات نمایاں تھے اور پھر واقعی چند لمحوں بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور وہ دونوں بیک وقت چونک پڑے۔ کرنل ڈیوڈ کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس ـــ کرنل ڈیوڈ سپیکنگ" ـــ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"مارش بول رہا ہوں جناب! ـــــ انتھونی نے اطلاع دی ہے کہ مران کے ساتھ پانچ افراد پاکیشیا ایئرپورٹ سے ایران جانے والی فلائٹ پر سوار ہوئے ہیں اور کال ڈیکلیٹر سے انتھونی نے عمران کی ایک ٹیلیفون کال بھی مانیٹر کی ہے ـــــ اس نے یہ کال شام کے شہر دمشق میں کی ہے اں اس نے کسی باقر نامی شخص سے بات کی ہے اور اس سے پوچھا ہے کہ کیا انتظامات مکمل ہو گئے ہیں ـــــ تو اس نے جواب دیا ہے کہ ہاں! بالکل مکمل ہیں ـــــ اس پر کال ختم کر دی گئی" ـــــ مارش نے کہا۔

"ٹھیک ہے" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔

"کاش! ـــــ یہ عمران پاکیشیا سے براہ راست دمشق جاتا تو میں دمشق کے اس پورے ایئرپورٹ کو ہی بموں سے اڑا دیتا ـــــ لیکن ایران میں ہمارا زور چل نہیں سکتا" ـــــ ریڈ آرمی کے کرنل فرانک نے دانت کچکچاتے ہوئے کہا۔

"دمشق نجانے وہ ہوائی جہاز سے پہنچے ـــــ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ ایران سے جہاز پر عراق جائے اور پھر عراق سے ٹرین یا سڑک کے راستے شام میں داخل ہو ـــــ وہ بے حد کایاں اور ہوشیار آدمی ہے۔ لیکن اب کم از کم ہمیں یہ معلوم ہو گیا ہے کہ اس بار عمران اپنے ساتھیوں سمیت دمشق سے حیفہ پہنچے گا ـــــ اور پھر حیفہ سے وہ تل ابیب میں داخل ہو گا ـــــ اور دمشق اور حیفہ کے درمیان اسرائیل کا سرحدی قصبہ ترابہ آتا ہے اور ترابہ پہنچے بغیر وہ کسی صورت میں بھی حیفہ نہیں پہنچ سکتا اس لئے ہمیں اس کا استقبال ترابہ میں ہی کرنا چاہیئے" ـــــ کرنل ڈیوڈ

نے کہا۔

"لیکن ترابہ تو مکمل طور پر عرب قصبہ ہے ـــــ اور یقیناً عمران نے ترابہ میں فلسطینی گوریلوں سے رابطہ قائم کر رکھا ہو گا ـــــ ریڈ آرمی اور جی۔ پی فائیو کے آدمی اگر وہاں پہنچے تو عمران کو پہلے سے ہی اطلاع مل جائے گی" ـــــ کرنل فرانک نے کہا۔

"ہاں! ـــــ تمہاری بات درست ہے ـــــ میرے خیال میں ہمیں ترابہ سے دس کلومیٹر پیچھے ہٹ کر نخلستان لیلیٰ میں پڑاؤ ڈالنا چاہیئے۔ وہاں اسرائیل کا ایک خفیہ اڈہ بھی موجود ہے ـــــ ترابہ کے بعد پہلا پڑاؤ نخلستان لیلیٰ ہی پڑتا ہے اور پانی حاصل کرنے کے لئے ترابہ سے حیفہ جانے والے ہر صورت میں نخلستان لیلیٰ سے ہی گزرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اس طرح ہم بڑی آسانی سے وہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کا شکار کھیل سکیں گے" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"بالکل ٹھیک ـــــ تمہاری تجویز بالکل درست ہے اور اس وقت بڑا لطف آئے گا جب کرنل بلاشر کو علم تک نہ ہو گا اور ہم عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں وزیر اعظم کے سامنے ڈال چکے ہوں گے ـــــ تب وزیر اعظم کو احساس ہو گا کہ اس نے ہم پر کرنل بلاشر جیسے ناتجربہ کار آدمی کو فوقیت دے کر کتنی بڑی حماقت کی ہے" ـــــ کرنل فرانک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کرنل بلاشر کو اتنا بھی ناتجربہ کار نہ سمجھو ـــــ وہ ذہنی طور پر انتہائی عیار آدمی ہے ـــــ اور اگر ہم دونوں اچانک ہی تل ابیب سے غائب ہو گئے تو وہ لازماً شک میں پڑ جائے گا ـــــ اس کے پاس بھی ریڈ کارڈ

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

موجود ہے۔ اس لئے وہ فوراً ساری پوچھ گچھ مکمل کر لے گا" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تمہاری یہ بات بھی درست ہے ۔۔۔ لیکن پھر ہمیں کیا کرنا چاہیے" ۔۔۔ کرنل فرانک نے چونک کر کہا۔

"میرے ذہن میں ایک تجویز ہے اگر تم متفق ہو جاؤ تو" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے سوچنے والے انداز میں کہا۔

"کرنل بلاشر کے مقابلے میں ہم دونوں کا مفاد مشترک ہے۔ اس لئے ظاہر ہے تم کوئی ایسی تجویز ہی پیش کرو گے جو ہم دونوں کے مفاد میں ہو گی" ۔۔۔ کرنل فرانک نے کہا۔

"ظاہر ہے ۔۔۔ میرے ذہن میں کرنل بلاشر کو چکر دینے کی ایک تجویز آئی ہے ۔۔۔ اب ہمیں تو معلوم ہے کہ عمران کہاں سے اسرائیل میں داخل ہونا چاہتا ہے۔ لیکن بلاشر کو یہ معلوم نہیں ہے ۔۔۔ اگر ہم اسے اس راز میں شریک کر لیں تو ایک تو وہ ہماری کارکردگی پر حیران ہو گا۔ دوسرا ہم داخلے کو وسعت دے کر اسے چکر دے سکتے ہیں ۔۔۔ وہ اس طرح کہ ہم اسے بتاتے ہیں کہ عمران کے متعلق پتہ چلا ہے کہ وہ حومز یا دمشق دونوں میں سے کسی جگہ سے اندر داخل ہو گا اور اس کا پروگرام ریلوے کو استعمال کرنے کا ہے ۔۔۔ اور تم جانتے ہو کہ ترکی سے شام میں داخل ہونے والی بین الاقوامی ٹرین شام میں حلب اور حما سے گذر کر حومز پہنچتی ہے اور پھر حومز کے بعد دمشق آتا ہے ۔۔۔ ریلوے لائن سے داخلے کا مطلب ہے کہ عمران پہلے حومز پہنچے گا اور پھر وہاں سے دمشق ۔۔۔ ظاہر ہے کرنل بلاشر اپنی عادت کے مطابق

حومز کا انتخاب کرے گا اور ہمیں کہے گا کہ ہم دمشق کو چیک کریں۔ تاکہ وہ ہم سے پہلے عمران کو حومز میں گھیر کر ختم کر سکے۔ اس طرح کرنل بلاشر حومز ریلوے اسٹیشن اور اس کے ساتھ واقع اسرائیل کے سرحدی قصبے حدیدہ پر چھاپے ڈالے گا تاکہ پہلے تو عمران کو حومز ریلوے اسٹیشن پر ختم کر دے۔ اور اگر عمران وہاں قابو میں نہ آئے تو پھر وہ اسے حدیدہ میں نرغے میں لے لے ۔۔۔ جب کہ ہم اس پر یہی ظاہر کریں گے کہ ہم دمشق کو چیک کریں گے۔ مگر ہمارا پڑاؤ نخلستان لیلی میں ہو گا ۔۔۔ جس کا علم کرنل بلاشر کو نہ ہو گا ۔۔۔ وہ زیادہ سے زیادہ حومز اور حدیدہ میں انہیں نہ پا کر دمشق پہنچ جاتے گا ۔۔۔ جب کہ اس دوران ہم عمران اور اس کے ساتھیوں کو نخلستان لیلی میں گھیر چکے ہوں گے ۔۔۔ اس طرح ہماری پلاننگ کامیاب ہو جائے گی اور کرنل بلاشر کو ہمارے مقابلے میں واضح شکست اٹھانی پڑے گی" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ آئیڈیا کرنل ڈیوڈ ۔۔۔ واقعی تمہارا ذہن ان معاملات میں بے حد تیز ہے ۔۔۔ ٹھیک ہے کرو کرنل بلاشر سے بات ۔۔۔ تاکہ بات طے ہو جائے تو ہم ابھی روانہ ہو جائیں" ۔۔۔ کرنل فرانک نے کہا اور کرنل ڈیوڈ نے سر ہلاتے ہوئے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

تہہ خانہ نما کمرے میں عمران اور اس کے ساتھی ایک میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ تہہ خانہ نما کمرہ دمشق کے ایک ہوٹل کے نیچے بنا ہوا تھا وہ عراق سے ایک چارٹرڈ طیارے کے ذریعے یہاں دمشق کے ایک پرائیویٹ اڈے پر اترے تھے جہاں دمشق میں فلسطینی تنظیم کا سربراہ الوقیس انہیں لینے کے لئے موجود تھا۔

یہ ہوٹل الوقیس کا مخصوص اڈہ تھا۔ الوقیس شخصیت کے لحاظ سے کافی بوڑھا تھا اور اس کی کمر بھی آدھی سے زیادہ جھکی ہوئی تھی۔ لیکن ذہنی طور پر وہ انتہائی ہوشیار اور چست تھا۔ یہی وجہ تھی کہ دمشق جیسے اہم پوائنٹ پر اُسے فلسطینی تنظیم کا سربراہ بنایا گیا تھا۔ وہ شاکر سرات کے خاص آدمیوں میں سے تھا۔ یہی وجہ تھی کہ عمران سے اس کی اچھی خاصی واقفیت تھی اور عمران نے ایران سے عراق پہنچنے کے بعد اس سے رابطہ قائم کیا تھا اور پھر الوقیس نے ہی اُسے مشورہ دیا تھا کہ وہ عام فلائٹ سے دمشق آنے کی بجائے جہاز چارٹرڈ

کرا کر آتے۔ کیونکہ الوقیس کے مطابق دمشق ایئرپورٹ پر اسرائیلی انٹیلی جنس انتہائی سخت نگرانی کرتی ہے اور عمران کو اس پروٹوکول آفیسر کے پکڑے جانے کی وجہ سے یقین تھا کہ اسرائیل کو عمران اور اس کے ساتھیوں کی آمد کی اطلاع مل چکی ہو گی اور انہوں نے اسرائیل میں ان کے داخلے کو روکنے کے لئے انتہائی کڑی نگرانی شروع کر دی ہو گی۔ یہی وجہ تھی کہ اس بار عمران نے ایک نئے راستے سے اسرائیل میں داخل ہونے کا پروگرام بنایا تھا۔

"یہ نقشہ دیکھ رہے ہو۔۔۔ یہاں سے ہم دو گروپ بن جائیں گے۔ ٹائیگر میرے ساتھ ہو گا اور باقی تم چاروں ایک گروپ میں ہو گے۔ خاور تمہارا انچارج ہو گا۔۔۔ تم نے صرف ایک کام کرنا ہے، دہشت گردی۔ جہاں بھی جاؤ مکمل تباہی مچا دو۔۔۔ جو اہم پوائنٹ سامنے آئے اُسے تباہ کر دو۔۔۔ لیکن تمہارا ایکشن صرف ایسے پوائنٹس تک محدود رہے گا جن میں بے گناہ انسان ہلاک نہ ہوں بلکہ یہ پوائنٹس اسرائیلی حکومت کے لئے انتہائی اہم ہوں۔۔۔ جیسے ڈیم۔۔۔ پل۔۔۔ بڑے بجلی گھر۔۔۔ چھوٹی فوجی چھاؤنیاں۔۔۔ ایئرپورٹ وغیرہ۔۔۔ چونکہ تم نے مسلسل ایکشن میں رہنا ہے اس لئے تمہارے گروپ کا نام ایکشن گروپ ہو گا۔۔۔ تم نے دمشق سے ٹرین کے ذریعے ہومز پہنچنا ہے۔۔۔ ہومز سے تم نے جیپ کے ذریعے ایک سرحدی قصبہ حدیدہ سے اسرائیل میں داخل ہو جانا ہے۔ اور پھر وہاں سے تم نے ایکشن لیتے ہوئے حیفہ سے گذر کر تل ابیب پہنچنا ہے۔۔۔ جب کہ میں اور ٹائیگر دمشق سے اسرائیل میں داخل ہوں گے۔ یہاں سے سرحدی قصبہ حدیدہ سے گذر کر ہم سیدھے حیفہ جائیں گے اور پھر حیفہ سے تل ابیب۔۔۔ ہم دونوں نے تل ابیب پہنچنے تک کوئی

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

ایکشن نہیں لیا ۔۔۔ ابو قیس سے میری بات ہو چکی ہے ۔۔۔ وہ ہمیں براہ راست حیفہ پہنچا دے گا۔ اس نے یعقوب نامی ایک شخص کا بندوبست کیا ہے جو انتہائی ہوشیار آدمی ہے اور پھر وہاں سے تل ابیب پہنچ کر ہم دونوں نے خاموشی سے اس ایکس زیڈ فلم کو تلاش کرنا ہے ۔۔۔ تمہارا تل ابیب تک پہنچنے کا فاصلہ بہت زیادہ ہے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ جب تمہارا گروپ تل ابیب پہنچے گا ۔۔۔ ہم اس وقت تک فلم تلاش کر چکے ہوں گے ۔۔۔ اس کے بعد ہماری واپسی شروع ہو جائے گی" ۔۔۔ عمران نے انہیں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہم آپ کا مقصد سمجھ گئے ہیں ۔۔۔ آپ اسرائیل کی ایجنسیوں کو پوری طرح ہماری طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ آپ خاموشی سے اپنا کام کر سکیں ۔۔۔ ٹھیک ہے ایسا ہی ہو گا" ۔۔۔ چوہان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اس بار تمہارا کام انتہائی مشکل ہو گا ۔۔۔ اسرائیل کا ایک ایک یہودی تمہارے خلاف ہو گا اور اسرائیل کی تین ایجنسیاں جی۔ پی فائیو۔ ریڈ آرمی اور نئی ایجنسی وائٹ سٹار تمہارے خلاف کام کریں گی ۔۔۔ اس لئے تم لوگوں کی جانیں ہر لمحہ موت کے دہانے میں ہوں گی ۔۔۔ اگر مجھے یقین ہوتا کہ تم یہ فلم حاصل کر سکتے ہو تو پھر میں خود ایکشن گروپ بناتا۔ لیکن یہ فلم تم سے تلاش نہ ہو سکے گی ۔۔۔ اس لئے یہ ذمہ داری تم پر ڈال رہا ہوں ۔۔۔ اگر اس بار میں تم میں سے کسی کے ذہن میں کوئی بھی بات ہو تو مجھے ابھی بتا دو ۔۔۔ میں اسے واپس بھجوا دوں گا" ۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب! ۔۔۔ ہم آپ کی عزت کرتے ہیں ۔۔۔ لیکن اپنی توہین کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے ۔۔۔ ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبر ہیں ۔۔۔ آپ دیکھیں کہ ہم کیسا ایکشن لیتے ہیں" ۔۔۔ خاور نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران ہنس پڑا۔

"یعنی بغیر اجازت کے سب جائز ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"بغیر اجازت کے" ۔۔۔ ؟ خاور نے چونک کر پوچھا۔

"وہ توہین والا مسئلہ ۔۔۔ تم اجازت تو دے نہیں سکتے۔ اس لئے بغیر اجازت" ۔۔۔ عمران نے کہا اور خاور کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی ہنس پڑے۔

"اب مسئلہ رہ گیا اسرائیل میں اسلحے کے حصول اور واقفیت کا ۔۔۔ تو اس سلسلے میں تمہاری صرف اتنی مدد کی جا سکتی ہے کہ تمہیں بومز سے تھوڑا سا اسلحہ اور جیپ دے کر بھیجا جا سکتا ہے اور ایک لسٹ اسرائیل کے مختلف شہروں میں فلسطینی تنظیموں کے اتحادیوں کی ۔۔۔ لیکن ان سے رابطہ صرف اسی صورت میں کیا جائے گا جب انتہائی ایمرجنسی ہو ۔۔۔ ورنہ تمہاری کوشش یہی ہو گی کہ سب کچھ تم اپنے طور پر کرو ۔۔۔ ان پراتنش سے تمہیں اسلحہ بھی مل سکتا ہے۔ لیکن یہ سوچ لینا کہ تم اسرائیل میں ہو۔ جہاں ایک ایک بچہ تمہارا دشمن ہو گا" ۔۔۔ عمران نے کہا اور جیب سے ایک کاغذ نکال کر خاور کی طرف بڑھا دیا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ آپ بے فکر رہیں" ۔۔۔ خاور نے کاغذ کھول کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"انہیں تم نے زبانی یاد کرنا ہے ۔۔۔ ورنہ یہ کاغذ اسرائیل کے ہاتھ

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

چڑھ گیا تو پھر فلسطینیوں کی شامت آجائے گی ـــــ وہاں تمہارا کوڈ ڈان ہوگا ـــــ اس لفظ کو تم کسی بھی فقرے میں استعمال کر سکتے ہو یا براہ راست یہی لفظ کہہ سکتے ہو ـــــ اس کا فیصلہ پوزیشن دیکھ کر کرنا ـــــ ان لوگوں کو ابوقیس کے ذریعے اطلاع بھجوا دی گئی ہے ـــــ یہ تمہارے ساتھ مکمل تعاون کریں گے" ـــــ عمران نے کہا اور خاور نے سر ہلا دیا۔

"ہم نے کب یہاں سے روانہ ہونا ہے" ـــــ خاور نے کہا۔

"اب سے چار گھنٹوں بعد گاڑی دمشق سے ہومز جائے گی۔ تم نے اس گاڑی میں سوار ہونا ہے ـــــ ابوقیس کے آدمی تمہیں ہومز تک پہنچا دیں گے ـــــ تل ابیب پہنچ کر تم شراکہ ہوٹل دیکھ لینا۔ یہ دار الحکومت کے مین روڈ پر ایک کافی بڑا ہوٹل ہے اس پر جہازی سائز کا ایک بورڈ لگا ہوا ہے جس پر ہوٹل کا نام درج ہے ـــــ جب تک یہ بورڈ تمہیں نظر آ رہا ہے تب تک یہی سمجھنا کہ میں علم حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوا۔ اس لئے تم نے اپنی کارروائیاں جاری رکھنی ہیں ـــــ ہاں! جب اس بورڈ کی بجائے تمہیں وہاں ہوٹل کے نام کا نیون سائن جلتا بجھتا نظر آئے تو سمجھ لینا کہ کام ہو گیا ہے ـــــ پھر تم ہوٹل کے کاؤنٹر پر جا کر ڈان کہو گے تو تمہیں مجھ تک پہنچا دیا جائے گا" ـــــ عمران نے کہا اور خاور اور باقی ساتھیوں نے سر ہلا دیئے۔

"اب تم آرام کرو ـــــ چلنے سے ایک گھنٹہ پہلے تمہیں میک اپ باکس مل جائے گا ـــــ اپنی مرضی کا میک اپ کر لینا ـــــ ہومز میں تمہارے لئے ایک طاقتور انجن کی جیپ موجود ہوگی جس میں ہر قسم کا اسلحہ موجود ہوگا ـــــ ابوقیس کے آدمی تمہیں اس جیپ تک پہنچانے کے بعد فارغ

ہو جائیں گے ـــــ اس کے بعد ایکشن گروپ ایکشن میں آ جائے گا" ـــــ عمران نے مزید تفصیلات بتاتے ہوئے کہا اور اس بار بھی ان چاروں نے سر ہلا دیئے۔

"آؤ ٹائیگر! ـــــ ہم روانہ ہو جائیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کرسی سے اٹھ کر کہا۔

"کیا مطلب! ـــــ کیا آپ ابھی جائیں گے" ـــــ؟ خاور اور اس کے ساتھیوں نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں! ـــــ ہمارے لئے ٹرین کا مسئلہ نہیں ہے ـــــ ہم یہاں سے جیپ کے ذریعے سرحدی قصبے حدیدہ اور پھر وہاں سے حیفہ اور تل ابیب جائیں گے ـــــ اس لئے تل ابیب تک خدا حافظ" ـــــ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مصافحے کے لئے خاور کی طرف ہاتھ بڑھا دیا۔ خاور نے بڑے پرجوش انداز میں مصافحہ کیا۔

"ارے ارے آہستہ ـــــ میں تو نان ایکشن ٹائپ آدمی ہوں" ـــــ عمران نے کہا اور خاور قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔ پھر عمران نے باری باری باقی ساتھیوں سے مصافحہ کیا اور ٹائیگر کو ساتھ لے کر وہ اس تہہ خانے سے نکل کر ایک راہداری سے ہوتا ہوا اوپر ہوٹل کے ہال میں پہنچ گیا۔ ہال کی دائیں طرف سے سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ عمران اور ٹائیگر یہ سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر ایک اور کمرے میں پہنچے۔

یہ کمرہ دفتر کے سے انداز میں سجا ہوا تھا لیکن یہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ عمران نے دفتر کا دروازہ اندر سے بند کیا اور پھر ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں رکھا ہوا ایک میک اپ

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

باکس باہر نکال لیا۔

"آؤ پہلے تمہارا میک اپ کر دوں" ——— عمران نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا کرسی کی طرف بڑھ گیا۔

عمران کے ہاتھ تیزی سے ٹائیگر کے چہرے پر چلنے لگے اور پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد ٹائیگر کا چہرہ تبدیل ہو چکا تھا۔

ٹائیگر کے میک اپ کے بعد عمران نے اپنا میک اپ کرنا شروع کیا اور پھر میک اپ کرنے کے بعد اس نے میک اپ باکس واپس الماری میں رکھا اور پھر میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے رسیور اٹھایا اور پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک پتلی سی آواز سنائی دی۔

"پرنس بول رہا ہوں ابوقیس! ——— ہم روانگی کے لئے تیار ہو چکے ہیں" ——— عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— ہوٹل سے نکل کر مدائن روڈ پر پہنچ جائیں ——— مدائن روڈ پر ہیڈ پوسٹ آفس کی بہت بڑی بلڈنگ ہے۔ اس کی پارکنگ میں ہر وقت گاڑیوں کی بھرمار رہتی ہے ——— وہاں جیپ نمبر ایل۔ ایکس ون نائن ایٹ ون موجود ہو گی ——— سیٹ پر یعقوب موجود ہو گا۔ یہ میرا خاص آدمی ہے ——— یہ اس سارے علاقے کا کیڑا ہے ——— انتہائی ذہین، ہوشیار اور قابلِ اعتماد آدمی ہے تم نے اس کے پاس جا کر صرف پرنس کا نام لینا ہے۔ وہ تمہیں لے کر روانہ ہو جائے گا ——— جیپ کے خفیہ خانوں میں ضروری اسلحہ بھی موجود ہے ——— یعقوب تمہیں حیفہ تک لے جائے گا۔ اس کے بعد اگر آپ چاہیں تو یعقوب آپ کے ساتھ رہے گا ورنہ واپس آ جائے گا" ——— ابوقیس نے بولنا شروع کر دیا۔

"ٹھیک ہے ——— شکریہ! ——— میرے ساتھی بھی تیار ہیں۔ اس سلسلے میں انتظامات مکمل ہو چکے ہیں ناں" ———؟ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں بالکل ——— لیکن ان کا انچارج کون ہو گا" ——— ابوقیس نے جواب دیا۔

"خاور نام ہے اس کا" ——— عمران نے جواب دیا۔

"او کے ——— ٹھیک ہے" ——— ابوقیس نے جواب دیا اور عمران نے اسے خدا حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"آؤ ٹائیگر" ——— عمران نے ٹائیگر سے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

انتہائی طاقتور انجن والی بڑی سی جیپ میں خاور اور اس کے ساتھی سوار تھے۔ ان سب کے چہروں پر میک اپ تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر خاور تھا جب کہ اس کے ساتھ والی سیٹ پر نعمانی بیٹھا ہوا تھا اور پچھلی سیٹوں پر چوہان اور صدیقی موجود تھے۔

انہیں ہومز سے چلے ہوئے ابھی صرف آدھا گھنٹہ ہوا تھا۔ جیپ اس وقت ریت کے اونچے نیچے ٹیلوں کے درمیان موجود ایک سڑک پر دوڑ رہی تھی۔ سڑک پر کافی ٹریفک تھی۔ اسرائیل کا سرحدی قصبہ جدیدہ ابھی کچھ دور تھا اور انہیں بتایا گیا تھا کہ جدیدہ چیک پوسٹ پر انتہائی سخت چیکنگ کی جاتی ہے۔

دمشق سے چلتے وقت انہوں نے اپنی مرضی کے میک اپ کئے تھے لیکن ہومز پہنچ کر ابوقیس کے آدمیوں نے انہیں مخصوص اور ضروری کاغذات دیئے اور ساتھ ہی ہدایت کی کہ وہ ان کاغذات پر موجود تصاویر

کے مطابق میک اپ کر لیں تاکہ طرابلس تک وہ آسانی سے پہنچ سکیں کاغذات کی رو سے وہ قبرصی سیاح تھے۔ جیپ کے کاغذات بھی انہی کے نام تھے اور کاغذات کی رو سے وہ قبرص سے ترکی ہوتے ہوئے شام پہنچے تھے اور شام سے وہ اب اسرائیل کی سیاحت کرتے ہوئے اردن، عراق اور ایران سے ہو کر واپس ترکیہ پہنچیں گے اور پھر وہاں سے جزیرہ قبرص پہنچ جائیں گے۔ جیپ انہوں نے ترکی سے خریدی تھی اور اسے واپس ترکی جا کر وہ فروخت کر دیں گے۔ پیشہ کے لحاظ سے وہ قبرص میں ایک ہوٹل کے مالک تھے۔ چنانچہ اب وہ قبرصی میک اپ میں تھے اور انہوں نے کاغذات پر موجود تمام تفاصیل اچھی طرح یاد کر لی تھیں۔

"میرے خیال میں ہمیں طرابلس پہنچنے تک کوئی مشکل پیش نہ آئے گی ـــــ یہ سارا راستہ صحرائی ہے اور راستے میں صرف چند چھوٹے چھوٹے قصبے ہیں ـــــ اہم پوائنٹس طرابلس سے ہی شروع ہوں گے"۔ ـــــ نعمانی نے خاور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"طرابلس میں داخلے سے پہلے ایک دریا آتا ہے جس پر ابھی حال ہی میں اسرائیل نے نیا پل تعمیر کیا ہے ـــــ یہ پل اڑا کر ہم نے اپنے ایکشن کا آغاز کرنا ہے"۔ ـــــ خاور نے کہا۔

"ایک کام اور بھی ہمیں ضرور کرنا چاہیئے"۔ ـــــ پیچھے بیٹھے ہوئے چوہان نے کہا۔

"وہ کیا" ـــــ؟ خاور اور نعمانی دونوں نے چونک کر پوچھا۔

"ہمارے ایکشن کا اصل مقصد تو اسرائیل کو اپنی طرف متوجہ کرنا ہے بحیثیت پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ـــــ تاکہ ان کی توجہ پوری طرح

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

ہماری طرف لگی رہے اور عمران اور ٹائیگر اطمینان سے اپنا کام کر سکیں۔ اس لئے پہلے ایکشن پر ہمیں کسی نہ کسی طرح بحیثیت پاکیشیا سیکرٹ سروس اپنی شناخت کرا دینی چاہیئے ـــــ ورنہ ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ ہمیں عام فلسطینی گوریلے سمجھتے رہیں "ـــــ چوہان نے کہا۔

"اوہ!ـــــ واقعی تم نے صحیح بات کی ہے ـــــ ایسا کرتے ہیں کہ ایک کاغذ پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کی طرف سے کسی فرضی آدمی کے نام ایک خط لکھیں جس میں یہ کہا گیا ہو کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ایکشن گروپ بھیجا جا رہا ہے اس سے تعاون کیا جائے ـــــ یہ خط ہم کسی ایسی جگہ پھینک دیں گے جہاں سے وہ اسرائیل کے کسی سرکاری آدمی کے ہاتھ لگ جائے اور وہ یہی سمجھیں گے کہ کاغذ ہماری جیب سے نادانستگی سے گر گیا ہے ـــــ اس طرح اس کی اطلاع لازماً جی پی فائیو اور دوسری ایجنسیوں تک پہنچ جائے گی "ـــــ چوہان کے ساتھ بیٹھے ہوئے صدیقی نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا اور باقی سب نے بھی اس تجویز کی تائید میں سر ہلا دیئے۔

"یہ کاغذ ہم طرابلس پہنچ کر تیار کریں گے "ـــــ خاور نے کہا اور سب نے ایک بار پھر سر ہلا دیئے۔

تھوڑی دور آگے بڑھنے کے بعد سڑک جیسے ہی ایک موڑ کاٹ کر سیدھی ہوئی، انہیں دور سے قصبے کے آثار نظر آنے لگے۔ اس کے باہر سڑک پر پختہ چیک پوسٹ بنی ہوئی تھی۔ یہ چیک پوسٹ سڑک کے دونوں اطراف میں پختہ دو کمروں پر مشتمل تھی۔ درمیان میں لوہے کا ایک مضبوط راڈ لگا ہوا تھا اور دونوں کمروں کے باہر چار چار مسلح اسرائیلی فوجی

موجود تھے۔ گاڑیاں اس راڈ کے سامنے رک جاتی تھیں اور پھر چیکنگ کے بعد راڈ اٹھایا جاتا اور انہیں اسرائیل میں داخل ہونے کی اجازت مل جاتی تھی۔

"ہوشیار ـــــ چیک پوسٹ آگئی ہے "ـــــ خاور نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور ان سب نے سر ہلا دیئے۔

چیک پوسٹ کے سامنے چار کاریں موجود تھیں جن کی چیکنگ ہو رہی تھی۔ خاور نے جیپ آخری کار کے پیچھے روک دی۔ اسی لمحے دو اسرائیلی فوجی ان کی طرف بڑھے۔

"کاغذات لے کر ادھر چلے جائیں ـــــ اس دوران ہم جیپ چیک کریں گے "ـــــ ایک اسرائیلی فوجی نے کہا اور خاور اور اس کے ساتھی سر ہلاتے ہوئے جیپ سے نیچے اترے اور تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھنے لگے جدھر اس فوجی نے اشارہ کیا تھا۔ گو جیپ کے خفیہ خانوں میں اسلحہ موجود تھا لیکن خاور جانتا تھا کہ انہیں عام گائیکر سے چیک نہ کیا جا سکے گا۔ اس اسلحے کے گرد ایسے کیمیکل سے بنا ہوا مخصوص ساخت کا کپڑا لپیٹ دیا گیا تھا جس کی وجہ سے گائیکر اسلحہ کو چیک نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے جیپ کی چیکنگ کا سننے کے باوجود ان میں سے کسی کے چہرے پر بھی پریشانی کے آثار نمایاں نہ ہوئے تھے۔ وہ اطمینان سے چلتے ہوئے چیک پوسٹ کے کمرے کی طرف بڑھتے گئے۔

یہ خاصا بڑا کمرہ تھا جس میں دو بڑی بڑی میزوں کے پیچھے دو فوجی بیٹھے ہوئے تھے اور سامنے بنچ نما صوفے موجود تھے جن پر پہلے سے چھ افراد بیٹھے ہوئے تھے۔ خاور اور اس کے ساتھی دروازے میں داخل

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

ہو کر ایک طرف کھڑے ہو گئے۔ پھر پہلے سے بیٹھے ہوئے افسر کو فارغ کر دیا گیا تو خاور نے ہاتھ میں موجود کاغذات ایک فوجی کے سامنے رکھ دیئے۔ فوجی نے پہلے تو ایک ایک کے کاغذات علیحدہ علیحدہ کئے اور پھر انہیں کھول کھول کر دیکھنے لگا۔ ساتھ ساتھ وہ خاور اور اس کے ساتھیوں کو بھی دیکھتا جا رہا تھا شاید وہ تصویروں کے ساتھ ساتھ ان کی شکلیں ملا کر دیکھ رہا تھا۔ وہ سب بینچ نما صوفے پر خاموشی سے بیٹھے ہوئے اُسے یہ سب کچھ کرتے دیکھ رہے تھے۔

"آپ تو بہت طویل سفر پر نکلے ہیں" ـــــ فوجی نے قدرے کرخت لہجے میں کہا۔

"ہمارا مشن تو ساری دنیا کی سیر ہے ـــــ فی الحال تو ہم تین چار ملکوں کی سیاحت پر نکلے ہیں" ـــــ خاور نے مسکراتے ہوئے کہا اور فوجی نے کاغذات کو اچھی طرح چیک کرنے کے بعد ان پر مہریں لگائیں اور پھر کاغذات ان کی طرف بڑھا دیئے۔

خاور نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کاغذات اٹھائے اور وہ سب کمرے سے باہر آ گئے۔ اس دوران جیپ کو چیک کیا جا چکا تھا۔ کیونکہ چیک کرنے والے دوسری کاروں کی چیکنگ میں مصروف نظر آ رہے تھے۔

"لو بھئی شکارگاہ میں داخلے کی اجازت مل گئی ہے" ـــــ خاور نے دوبارہ سٹیرنگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور سب ساتھی اس کے اس فقرے پر مسکرا دیئے۔ خاور نے جیپ آگے بڑھائی تو راڈ اٹھا لیا گیا اور وہ اسرائیلی سرحد میں داخل ہو گئے۔ اب آگے حدیدہ قصبہ تھا۔ اور اس کے بعد طرابلس تک چھوٹے چھوٹے چند قصبے آتے تھے۔ چونکہ

انہوں نے براہ راست طرابلس کا پروگرام بنایا ہوا تھا اس لئے وہ حدیدہ قصبے کی طرف مڑ جانے والی سائیڈ روڈ پر مڑنے کی بجائے سیدھے آگے بڑھتے چلے گئے۔

حدیدہ قصبہ گذرنے کے بعد ایک بار پھر حد نظر تک ریت کے اونچے نیچے ٹیلے سڑک کے دونوں اطراف میں پھیلے نظر آنے لگے۔

"ہمیں قصبے میں رُک کر وہ خط تیار کر لینا چاہیئے تھا" ـــــ چوہان نے کہا۔

"ارے ہاں! ـــــ اس کا تو خیال ہی نہیں آیا ـــــ اور طرابلس کا پُل اڑانے کے لئے ہمیں ڈائنامیٹ بھی تو باکس سے نکالنا ہو گا" ـــــ خاور نے کہا۔

"تو کیا ہوا ـــــ جیپ ادھر ریت میں موڑ دو ـــــ کسی بڑے سے ٹیلے کی اوٹ میں اسے روک کر سارے کام کر لیتے جائیں" ـــــ نعمانی نے کہا اور خاور نے سر ہلاتے ہوئے جیپ کا رُخ ریت کی طرف موڑ دیا۔ طاقتور انجن غراتا ہوا جیپ کو ریت میں آگے بڑھائے لئے گیا۔ سڑک سے کچھ دُور جا کر خاور نے ریت کے ایک بڑے سے ٹیلے کی اوٹ میں جیپ روک دی اور پھر وہ سب نیچے اتر آئے تا کہ خفیہ باکسز جو سیٹوں کے نیچے تھے اس میں سے ضروری اسلحہ نکال سکیں۔ ڈائنامیٹ سٹکس نکالنے کے ساتھ ہی انہوں نے اس کا وائرلیس بلاسٹر بھی نکال لیا اور ساتھ ہی چار مشین گنیں۔ ریوالورز اور اسی طرح کا دوسرا ضروری اسلحہ بھی۔ کیونکہ اب چیکنگ پوسٹ کے بعد آگے چیکنگ نہ ہونی تھی۔

خاور نے اپنے بیگ میں سے ایک پیڈ نکالا اور پھر اس نے بال پوائنٹ

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

کی مدد سے سیکرٹ سروس کے چیف کی طرف سے وہ خط تیار کرنا شروع کر دیا۔

"کس کے نام خط لکھو گے ۔۔۔۔؟" نعمانی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"کوئی فرضی نام ہی ہو سکتا ہے لیکن نام فلسطینی ہونا چاہیے ۔۔۔۔ حسین کاشانی کیسا رہے گا" ۔۔۔۔ خاور نے کہا۔

"بالکل ٹھیک ہے ۔۔۔۔ اپنے آپ ڈھونڈتے پھریں گے حسین کاشانی کو" ۔۔۔۔ نعمانی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لیکن اگر واقعی اس نام کا کوئی آدمی انہیں مل گیا تو اس غریب کی شامت آجائے گی" ۔۔۔۔ صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا اور باقی ساتھی بھی قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔

خط تیار کرنے کے بعد خاور نے پیڈ واپس بیگ میں ڈالا اور خط کو تہہ کر کے اس نے جیکٹ کی جیب میں احتیاط سے رکھ لیا۔ اس کے بعد وہ سب دوبارہ جیپ میں سوار ہونے لگے ہی تھے کہ انہیں دور سے کسی ہیلی کاپٹر کی تیز آواز سنائی دی۔ وہ سر اٹھا کر اوپر دیکھنے لگے تو انہیں دور سے ایک ہیلی کاپٹر کافی بلندی پر سے اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔ ہیلی کاپٹر فوجی تھا۔

"میں فوٹو کھینچنا شروع کرتا ہوں ۔۔۔۔ ورنہ یہ لوگ مشکوک بھی ہو سکتے ہیں" ۔۔۔۔ خاور نے کہا اور جلدی سے ہاتھ بڑھا کر سیٹ پر پڑا ہوا کیمرہ اٹھایا اور تیزی سے ایک ٹیلے کی طرف دوڑا اور پھر وہ اس ٹیلے کے ساتھ گھٹنے کے بل بیٹھ کر کیمرہ آنکھ سے لگا لیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ٹیلے کا کسی مخصوص زاویے سے فوٹو کھینچ رہا ہو۔ باقی ساتھی بھی بڑے مطمئن انداز میں جیپ کے پاس کھڑے تھے۔ ہیلی کاپٹر ان کے سروں

کے اوپر سے گذرتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ لیکن ذرا آگے جا کر وہ واپس پلٹا۔ اس بار اس کا انداز ایسا تھا جیسے نیچے اترنا چاہتا ہو اور پھر واقعی ان کے دیکھتے ہی دیکھتے ہیلی کاپٹر جیپ سے کچھ فاصلے پر ریت پر اتر گیا۔ اور ہیلی کاپٹر سے ایک لمبا تڑنگا اور بھرے ہوئے جسم کا کرنل نیچے اترا۔ اس کے چہرے پر سختی اور سفاکی جیسے ثبت ہوئی نظر آرہی تھی اس کے پیچھے مشین گنوں سے مسلح دو فوجی بھی اترے اور پھر وہ تیزی سے ان کی طرف بڑھنے لگے۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ جیپ کے قریب آتے جہاں اسلحہ ابھی تک سیٹوں پر پڑا ہوا تھا خاور اور اس کے ساتھی خود ہی ان کی طرف بڑھنے لگے تاکہ وہ انہیں جیپ سے فاصلے پر روک سکیں۔

"کون لوگ ہو تم ۔۔۔۔ اور یہاں ریت پر کیا کر رہے ہو" ۔۔۔۔ کرنل نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"جی ہم سیاح ہیں اور یہاں ریت کے ٹیلوں کی تصاویر بنا رہے ہیں۔ بڑا خوبصورت نظارہ ہے" ۔۔۔۔ خاور نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ! ۔۔۔۔ ریت کے ٹیلوں کی تصویر ۔۔۔۔ ذرا یہ کیمرہ دکھاؤ" ۔۔۔۔ کرنل نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا اور خاور نے بڑے مطمئن انداز میں کیمرہ اس کی طرف بڑھا دیا۔

کرنل کیمرے کو الٹ پلٹ کر غور سے دیکھتا رہا۔

"تمہارے کاغذات کہاں ہیں" ۔۔۔۔ کرنل نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کیمرہ واپس خاور کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"موجود ہیں جناب! ۔۔۔۔ ابھی چیک پوسٹ پر انہیں تفصیل سے چیک کیا گیا ہے" ۔۔۔۔ خاور نے جیب سے کاغذات نکالتے ہوئے کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"مجھے معلوم ہے ——— ورنہ تم اندر کیسے داخل ہو سکتے تھے ... لیکن میں خود چیک کرنا چاہتا ہوں" ——— کرنل نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"بے شک کر لیجئے سر ——— ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے" ——— خاور نے مسکراتے ہوئے کہا اور کاغذات کرنل کی طرف بڑھا دیئے کرنل نے ایک ایک کاغذ کو غور سے دیکھا۔ ان کی شکلوں کو بھی دیکھا اور پھر منہ بناتے ہوئے کاغذات واپس کر دیئے۔

"ٹھیک ہے ——— لیکن آپ کو اسرائیل کے قانون کا تو علم ہوگا۔ طرابلس پہنچ کر آپ نے سب سے پہلے پولیس سٹیشن رپورٹ کرنی ہے"۔ کرنل نے ہونٹ بھینچتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"بالکل سر ——— ہم سیاح ہیں اور ہمیں علم ہے ——— ویسے آپ کی طرف سے بتانے کا بھی شکریہ" ——— خاور نے کہا اور کرنل واپس ہیلی کاپٹر کی طرف مڑ گیا۔ دونوں مشین گن بردار بھی اس کے پیچھے مڑے اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں اٹھا اور واپس قصبہ حدیدہ کی طرف بڑھتا گیا۔

"بڑے برے پھنسے تھے ——— اگر یہ جیپ کے قریب آجاتا تو مسئلہ کھڑا ہو جاتا" ——— چوہان نے کہا۔

"لیکن میں سوچ رہا ہوں کہ آخر اس کرنل نے ہمیں چیک کیوں کیا"۔ خاور نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"چیک کیوں کیا ——— کیا مطلب!" ——— صدیقی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"عام طور پر فوجی، اور وہ بھی آفیسر اس طرح چیکنگ نہیں کرتے پھرتے ——— اس لئے میرا خیال ہے کہ ان لوگوں کو اطلاع مل چکی ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس راستے سے اسرائیل میں داخل ہو سکتی ہے" ——— خاور نے سٹیرنگ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"اگر ایسی بات ہوتی تو چیک پوسٹ پر ان لوگوں نے سوالوں کی بوچھاڑ کر دینی تھی ——— لیکن وہ سب بالکل عام انداز میں چیکنگ کر رہے تھے" ——— نعمانی نے کہا۔ خاور جیپ کو اب واپس سڑک کی طرف لے جا رہا تھا۔

"بہرحال اب ہمیں پوری طرح ہوشیار رہنا چاہیئے ——— اسلحہ وغیرہ سب سیٹ کر لو" ——— خاور نے کہا اور ان سب نے سر ہلا دیئے۔

خاور خاموشی سے جیپ کو اب طرابلس کی طرف بڑھائے لئے جا رہا تھا لیکن ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ انہیں ایک بار پھر ہیلی کاپٹر کا شور اپنے سروں پر سنائی دیا اور پھر وہی ہیلی کاپٹر تیزی سے ان کی جیپ کے آگے جھکتا ہوا آگے بڑھا اور کچھ فاصلے پر جا کر سڑک کے کنارے اتر گیا۔ اس میں سے دو مشین گن بردار فوجی نیچے اترے اور انہوں نے ہاتھ ہلا ہلا کر جیپ کو رکنے کا اشارہ کیا۔

"اسلحہ چھپا لو ——— شاید یہ اب جیپ چیک کریں گے" ——— خاور نے تیز لہجے میں کہا اور انہوں نے جلدی سے اسلحہ جیبوں میں منتقل کر لیا۔ لیکن مشین گنوں کو وہ ظاہر ہے جیب میں نہ رکھ سکتے تھے۔ اس لئے انہوں نے انہیں سیٹوں کی سائیڈوں میں رکھ دیا جہاں وہ سوائے غور سے دیکھنے کے آسانی سے نظر نہ آسکتی تھیں۔

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

خاور نے جیپ ان فوجیوں کے قریب جا کر روک دی۔

"جی! — اب کیا بات ہے" — خاور نے اس بار قدرے تلخ لہجے میں ایک فوجی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کرنل صاحب کا حکم ہے کہ آپ طرابلس پہنچنے کے بعد سیدھے پولیس سٹیشن جائیں اور پھر اس وقت تک وہاں سے باہر نہ نکلیں — جب تک کرنل صاحب کا فون نہ آجائے" — ایک سپاہی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"جی بہت بہتر — لیکن آخر کرنل صاحب ہم سیاحوں پر اس قدر مہربان کیوں ہو گئے ہیں" — خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فضول باتیں مت کرو — کرنل صاحب اگر تمہارا یہ طنزیہ فقرہ سن لیتے تو تم سب جیپ سمیت ایک لمحے میں جہنم پہنچا دیئے جاتے — اسرائیل کا ہر آدمی موت سے اتنا نہیں ڈرتا — جتنا کرنل بلاشر سے ڈرتا ہے۔ سمجھے! — آئندہ محتاط رہنا" — فوجی نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور پھر اپنے ساتھی کی طرف اشارہ کرتا ہوا واپس ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اس دوران اس کے ساتھی نے ایڑیاں اٹھا کر جیپ کا اندرونی جائزہ لے لیا تھا۔ لیکن چونکہ وہ جیپ پر سوار نہ ہوا تھا اس لئے اسے مشین گنیں نظر نہ آسکی تھیں۔

خاور نے اس وقت تک جیپ چلائی جب تک ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو کر آگے طرابلس کی طرف نہ بڑھ گیا۔

"کرنل بلاشر — تو یہ ہے کرنل بلاشر — اسرائیل کی نئی تنظیم ہوآشٹ شارک کا چیف" — خاور نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"تمہارا آئیڈیا درست ہے خاور! — یہ لوگ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو چیک کرتے پھر رہے ہیں" — پاس کی سیٹ پر بیٹھے ہوئے نعمانی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ابھی انہیں کوئی حتمی اطلاع نہیں ملی — یہ صرف جنرل چیکنگ کرتے پھر رہے ہیں — ورنہ شاید یہ اتنی آسانی سے مطمئن نہ ہو جاتے"۔ چوہان نے کہا۔

"لیکن اس نے ہمیں پولیس سٹیشن میں رکنے کے لئے کیوں کہا ہے"۔ خاور نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ! — میں سمجھ گیا — بالکل یہی بات ہو گی" — اچانک چوہان نے چیخنے کے سے انداز میں کہا اور سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے خاور بھی بیک مرر میں اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"یہ ہمارے کاغذات کی تصدیق کرانا چاہتا ہے" — چوہان نے کہا اور اس کی بات کا اثر واقعی اس طرح ہوا جیسے جیپ میں اچانک کوئی بم پھٹ پڑا ہو۔

"اوہ! — اوہ! — بالکل ٹھیک سوچا ہے تم نے — وہ واقعی ہم سے مشکوک ہو چکا ہے — لیکن وہ اس بارے میں حتمی تصدیق کرنا چاہتا ہے" — خاور نے تیز لہجے میں کہا۔

"اور تصدیق کے بعد لازماً ہمارے کاغذات کا پول کھل جائے گا" — نعمانی نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں! — اس کا مطلب ہے کہ طرابلس پہنچتے ہی ہمیں یہ میک اپ کاغذات اور اس جیپ سے پیچھا چھڑانا ہو گا" — صدیقی نے کہا۔

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"نہیں! ــــ جب تک کوئی بات سامنے نہ آجائے ــــ ہم بھی حرکت میں نہیں آئیں گے ــــ لیکن اب ہمیں پہلے سے ہزار گنا زیادہ چوکنا اور محتاط رہنا ہوگا ــــ اگر ہم اچانک غائب ہوگئے تو انہیں فوراً شک پڑ جائے گا اور وہ طرابلس کی انتہائی سخت ناکہ بندی کر لیں گے" ــــ خاور نے کہا۔

"میرے خیال میں اب ہمیں اس پل کو اڑانے کا منصوبہ ترک کر دینا چاہیے" ــــ صدیقی نے کہا۔

"نہیں صدیقی! ــــ یہ پل ہر صورت میں تباہ ہوگا ــــ ہم یہاں چھپنے کے لئے نہیں آئے ــــ کچھ کرنے کے لئے آئے ہیں اور ہاں! اب اس فرضی خط کو ضائع کر دینا چاہیے۔ میرے خیال میں اب اس کی ضرورت نہیں رہی" ــــ خاور نے سپاٹ لہجے میں کہا اور سب ساتھیوں نے سر ہلا دیئے البتہ ان سب کے ذہنوں میں بری طرح کھلبلی مچی ہوئی تھی۔

کرنل بلاشر تو قصبہ حدیدہ میں واقع ایک پختہ مکان کے ایک کمرے میں موجود تھا البتہ وائٹ سٹار کے کارکن شام کے ریلوے اسٹیشن ہومز سے لے کر حدیدہ تک پھیلے ہوئے تھے۔

کرنل بلاشر کا دل تو یہی چاہ رہا تھا کہ وہ بذاتِ خود ہومز اسٹیشن پر پہنچ جائے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کو اپنے ہاتھوں سے گولیوں سے اڑا دے۔ لیکن چونکہ ہومز غیر ملکی اسٹیشن تھا اس لئے وہ مجبور تھا۔ البتہ اس کے کارکن شامی افراد کے روپ میں وہاں موجود تھے کرنل بلاشر کے سامنے میز پر ایک بڑی سی مشین موجود تھی جس کے درمیان میں ایک خاصی بڑی سکرین بھی تھی۔ وائٹ سٹار نے کرنل بلاشر کے حکم سے ہومز ریلوے اسٹیشن اور اس کے باہر اور پھر چیک پوسٹ تک انتہائی جدید کیمرے نصب کر دیئے تھے جن کی تصاویر اس مشین کی سکرین پر بڑی صاف آ رہی تھیں۔ اس طرح کرنل بلاشر ہومز سے دور

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

ہونے کے باوجود ایک لحاظ سے ہومز ریلوے سٹیشن پر موجود تھا۔

سکرین پر ریلوے سٹیشن کا منظر نظر آ رہا تھا۔ ہومز ریلوے سٹیشن کچھ زیادہ بڑا نہ تھا لیکن اس وقت وہاں اس لئے خاصا رش نظر آ رہا تھا کہ بیک وقت دونوں اطراف سے آنے والی گاڑیوں نے وہاں پہنچنا تھا دونوں گاڑیاں انٹرنیشنل ایکسپریس کہلاتی تھیں۔ ایک ترکی کے دارالحکومت انقرہ سے روانہ ہو کر ترکی کے اہم شہر کوتاہیہ، کوہنہ اور عدانا سے ہو کر شام کی سرحد میں داخل ہو جاتی تھی اور شام کے شہر حلب۔ حما اور ہومز سے ہوتی ہوئی شام کے دارالحکومت دمشق جا پہنچتی تھی۔ جبکہ دوسری ٹرین دمشق سے روانہ ہو کر اسی راستے پر سفر کرتی ہوئی انقرہ جا کر ختم ہوتی تھی اور اس وقت دونوں ٹرینوں کی کراسنگ ہومز پر ہوتی تھی۔

کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک کی اطلاعات اور اندازے کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان نے حلب اور حما سے ہوتے ہوئے ہومز پہنچنا تھا اس لئے اس کی توجہ ترکی سے ہومز پہنچنے والی ٹرین کی طرف زیادہ تھی۔ کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک دونوں کو اس نے دمشق سے حیفہ جانے والی سڑک پر سرحدی قصبے ترابہ میں چیکنگ کا مشورہ دیا تھا تاکہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان ہومز میں اترنے کی بجائے آگے دمشق چلے جائیں تو وہ انہیں کور کر سکیں۔ جی پی فائیو کا ایک پرانا آفیسر پالکن وائٹ سٹار کے ساتھ موجود تھا تاکہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کو پہچاننے کی ڈیوٹی سرانجام دے سکے۔

دونوں گاڑیوں کی آمد میں صرف پانچ منٹ باقی رہ گئے تھے اس لئے کرنل بلاشر بے حد بے چین نظر آ رہا تھا اور پھر پانچ منٹ گذر گئے

تو ایک منٹ کے وقفے سے دونوں ٹرینیں ہومز ریلوے سٹیشن پر پہنچ گئیں اور وہاں مسافروں اور چڑھنے اترنے والوں کی وجہ سے افراتفری سی پیدا ہو گئی۔ لیکن ترکی کی طرف سے آنے والی گاڑی سے اترنے والے کم تھے جب کہ اس پر چڑھنے والوں کی تعداد زیادہ تھی۔ اسی طرح دمشق سے آنے والی گاڑی کی بھی یہی پوزیشن تھی۔

گاڑیوں سے اتر کر مسافر تیزی سے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ رہے تھے اور کرنل بلاشر کی نظریں اسی گیٹ پر جمی ہوئی تھیں۔ پالکن بھی گیٹ کے پاس ہی موجود تھا اور وائٹ سٹار کے ارکان بھی سادہ لباس میں ادھر ادھر پھیلے ہوئے تھے۔ کرنل بلاشر کو ہر آدمی پر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کا گمان ہو رہا تھا لیکن پالکن خاموش کھڑا تھا۔ پہچاننے کی ڈیوٹی چونکہ اس کے ذمہ تھی اس لئے ظاہر ہے اس کے اشارے کے بغیر کسی پر شک نہ کیا جا سکتا تھا اور کرنل بلاشر کو اب پالکن پر غصہ آ رہا تھا کہ آخر وہ کیوں اشارہ نہیں کرتا۔ کرنل ڈیوڈ نے بتایا تھا کہ پالکن بے حد ایکسپرٹ ہے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے جس میک اپ میں بھی ہوئے وہ لازماً انہیں پہچان لے گا۔ لیکن پالکن خاموش کھڑا تھا۔ وہ بس مسافروں کو دیکھے چلا جا رہا تھا۔ آہستہ آہستہ مسافر گیٹ سے گذر کر باہر موجود ٹیکسیوں میں بیٹھ کر ہومز شہر میں پھیل گئے اور پھر گاڑیاں بھی روانہ ہو گئیں۔ لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کے متعلق کچھ نہ بتایا گیا۔

اسی لمحے مشین کی سائیڈ میں لگے ہوئے ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دیں اور کرنل بلاشر نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور پھر ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"ہیلو ——— پالکن کالنگ۔ اوور" ——— پالکن کی آواز سنائی دی۔

"یس کرنل بلاشر۔ اوور" ——— کرنل بلاشر نے تقریباً چیخنے کے سے انداز میں جواب دیا۔

"سر! ——— وہ لوگ نہیں آئے ——— ان میں سے ایک آدمی بھی نظر نہیں آیا۔ اوور" ——— پالکن نے جواب دیا۔

"کیا تمہیں مکمل یقین ہے۔ اوور" ——— ؟ کرنل بلاشر نے بے بسی سے دانت کچکچاتے ہوئے پوچھا۔

"یس سر ——— میں نے اترنے والوں کو بھی اچھی طرح دیکھا ہے اور گاڑی میں موجود مسافروں کو بھی ——— یہ لوگ ان میں شامل نہیں ہیں ——— مجھے مکمل یقین ہے سر ——— اوور" ——— پالکن نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ آج نہیں آئے ——— اب تو گاڑیاں کل آئیں گی ——— یا پھر کرنل ڈیوڈ کی اطلاع غلط ہے۔ اوور" ——— کرنل بلاشر نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"میں کیا عرض کر سکتا ہوں۔ اوور" ——— پالکن نے جواب دیا۔

"تم صرف بکواس کر سکتے ہو نانسنس! ——— اوور اینڈ آل" ——— کرنل بلاشر نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور ساتھ ہی ہاتھ بڑھا کر اس نے نہ صرف ٹرانسمیٹر آف کر دیا بلکہ مشین بھی آف کر دی اور مشین آف ہوتے ہی سکرین بھی تاریک ہو گئی۔

"ہونہہ! ——— بڑی مصیبت ہے کہ مجھے ان لوگوں کو پہچاننے کے لئے دوسروں کا محتاج ہونا پڑ رہا ہے ——— لیکن یہ مجھ سے بچ نہ سکیں گے" ——— کرنل بلاشر نے زور سے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"یس باس" ——— نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا یس باس! ——— کیوں آئے ہو" ——— ؟ کرنل بلاشر اسی پر الٹ پڑا۔

"اوہ! ——— میں نے سمجھا کہ شاید آپ نے مجھے کال کیا ہے" ——— نوجوان نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا اور اس بار کرنل بلاشر توقع کے خلاف ہنس پڑا۔

"تو اب یہ طریقہ رکھوں تمہیں بلانے کا ——— میز پر مکہ مارنے والا" کرنل بلاشر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری سر" ——— نوجوان، کرنل بلاشر کے ہنسنے اور مسکرانے کے باوجود اسی طرح سہما ہوا تھا۔

"ٹھیک ہے ——— اب تم آ گئے ہو تو سنو! ——— ہیلی کاپٹر پر بیٹھ کر پوری سرحد اور اس کے ارد گرد کے علاقے کا راؤنڈ لگاؤ ——— کوئی بھی مشکوک گاڑی یا افراد نظر آئیں تو مجھے فوراً رپورٹ کرو ——— جاؤ ——— میں اب کچھ دیر آرام کرنا چاہتا ہوں" ——— کرنل بلاشر نے کہا اور نوجوان یس باس کہہ کر تیزی سے واپس مڑا اور دروازے سے باہر نکل گیا۔

کرنل بلاشر کرسی سے اٹھا اور ذرا پیچھے ہٹ کر دیوار کے ساتھ موجود ایک بیڈ پر لیٹ گیا۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ ریلوے اسٹیشن کی چیکنگ کی وجہ سے واقعی اس کے اعصاب پر بے حد دباؤ پڑ رہا تھا۔ اس لئے وہ اپنے اعصاب کو پوری طرح پرسکون کرنا چاہتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ نیند کی وادی میں کھو گیا۔

نجانے اسے سوئے ہوئے کتنی دیر ہوئی تھی کہ اچانک ٹرانسمیٹر کی

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

مخصوص ٹوں ٹوں سے اس کی نیند کھل گئی اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھا اور تیزی سے ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ جارج کالنگ، باس۔ اوور" ۔۔۔ ایک آواز ٹرانسمیٹر سے نکلی۔

"یس کرنل بلاشر۔ اوور" ۔۔۔ کرنل بلاشر نے چونکتے ہوئے کہا۔ کیونکہ جارج کی ڈیوٹی حدیدہ قصبے سے ذرا پہلے موجود اسرائیلی چیک پوسٹ پر لگائی گئی تھی۔

"باس! ۔۔۔ یہاں چیک پوسٹ پر ہومز کی طرف سے ایک جیپ آئی ہے اس میں چار افراد سوار ہیں ۔۔۔ کاغذات کی رو سے وہ سیاح ہیں جناب! ۔۔۔ ان کی جیپ کی چیکنگ بھی ہوئی ہے اور کاغذات کی بھی ۔۔۔ وہ قبرصی سیاح ہیں۔ لیکن میں ان کی طرف سے مشکوک ہوں باس۔ اوور" ۔۔۔ جارج نے کہا۔

"مشکوک کیوں ۔۔۔ کیا وجہ ہے شک کی ۔۔۔ قبرصی سیاح تو اسرائیل آتے جاتے رہتے ہیں۔ اوور" ۔۔۔ کرنل بلاشر نے انتہائی تیز اور سخت لہجے میں کہا۔

"سر ۔۔۔ بظاہر تو شک کی کوئی وجہ نہیں ہے ۔۔۔ لیکن میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ وہ مشکوک ہیں۔ اوور" ۔۔۔ جارج نے جواب دیا۔

"اوہ! ۔۔۔ لعنت بھیجو اپنی چھٹی ساتویں حس پر ۔۔۔ کوئی اور وجہ بتاؤ۔ اوور" ۔۔۔ کرنل بلاشر نے غصے کی شدت سے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اُسے دراصل جارج پر اس لئے بھی غصہ آرہا تھا کہ

اس نے بغیر کسی وجہ سے کال کر کے اُسے نیند سے بیدار کیا تھا۔

"سس ۔۔۔ سر ۔۔۔ اور وجہ سر ۔۔۔ بس وہ لمبے تڑنگے۔ بھاری اور ورزشی جسم کے لوگ ہیں ۔۔۔ کاغذات کے مطابق وہ قبرص میں کسی ہوٹل کے مالکان ہیں ۔۔۔ لیکن سر ۔۔۔ وہ مجھے ہوٹل کے مالکان نہیں لگتے۔ اوور" ۔۔۔ جارج نے بُری طرح گھبراتے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"ہوٹل لائن کے آدمی ایسے ہی ہوتے ہیں ۔۔۔ اور پھر قبرصی ہوٹل میں تو زیادہ تر ملاحوں سے ہی واسطہ پڑتا رہتا ہے اور ملاحوں سے نمٹنے کے لئے ایسے ہی آدمی کام کر سکتے ہیں ۔۔۔ بہرحال اب وہ کہاں ہیں۔ اوور" ۔۔۔ کرنل بلاشر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"سر ۔۔۔ وہ بس طرابلس کی طرف روانہ ہونے ہی والے ہیں سر۔ اوور" ۔۔۔ جارج نے جواب دیا۔

"اوکے ۔۔۔ میں خود انہیں چیک کر لیتا ہوں ۔۔۔ اوور اینڈ آل"۔ کرنل بلاشر نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے جلدی سے ایک اور فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنا شروع کر دی۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ کرنل بلاشر کالنگ۔ اوور" ۔۔۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ ہوتے ہی کرنل بلاشر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر ۔۔۔ جیک بول رہا ہوں سر ۔۔۔ ہیلی کاپٹر سے سر۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"ہیلی کاپٹر واپس لے آؤ ۔۔۔ جلدی۔ فوراً ۔۔۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ کرنل بلاشر نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"ہوں! ۔۔۔ تو جارج کی چھٹی حس شک کا اظہار کر رہی ہے ۔۔۔ جارج ہے تو پرانا آدمی ۔۔۔ بہرحال دیکھو ۔۔۔" کرنل بلاشر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ وہ اب ہیلی کاپٹر کا انتظار کر رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور وہی نوجوان جسے اس نے ہیلی کاپٹر پر چیکنگ کے لیے بھیجا تھا اندر داخل ہوا۔

"سر ۔۔۔ ہیلی کاپٹر آگیا ہے سر" ۔۔۔ نوجوان نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ تم بھی میرے ساتھ چلو جیک ۔۔۔ اور ہرمن کو بھی لے لو ۔۔۔ آؤ" ۔۔۔ کرنل بلاشر نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور جیک اسے راستہ دینے کے لئے ایک طرف ہٹ گیا۔ پھر کرنل بلاشر کے باہر نکلنے کے بعد وہ بھی دروازے سے باہر راہداری میں آیا۔ سامنے طویل و عریض صحن میں ہیلی کاپٹر کھڑا تھا۔ کرنل بلاشر تو اس ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا جب کہ جیک راہداری کے دائیں طرف دوڑنے لگا۔ وہاں ایک اور نوجوان ہاتھ میں مشین گن پکڑے کھڑا تھا۔

"آؤ ہرمن ۔۔۔ ہم نے باس کے ساتھ جانا ہے" ۔۔۔ جیک نے اس نوجوان سے کہا اور واپس ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑ پڑا۔ جس کا پنکھا اب حرکت میں آچکا تھا اور چند لمحوں بعد وہ دونوں عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے پائلٹ سیٹ پر خود کرنل بلاشر تھا۔

دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور تیزی سے موڑ کاٹتا ہوا طرابلس کی طرف جانے والی سڑک کے اوپر اڑنے لگا۔ سڑک پر کاریں آجا رہی تھیں لیکن وہاں کوئی جیپ نہ تھی۔ کرنل بلاشر نے ہیلی کاپٹر کی رفتار تیز کر دی۔ اس کے خیال کے مطابق جیپ اب اتنی تیز رفتار بھی ہو سکتی تھی

کہ اتنی جلدی اتنا فاصلہ طے کر جاتی۔ لیکن سڑک پر اگلے قصبے اور اس سے بھی اگلے قصبے تک واقعی کوئی جیپ نظر نہ آرہی تھی۔

"یہ جیپ کہاں چلی گئی ۔۔۔ کہیں وہیں چیک پوسٹ پر ہی نہ روک لی گئی ہو" ۔۔۔ کرنل بلاشر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ہیلی کاپٹر کو واپس موڑا اور ایک بار پھر سڑک کے اوپر اسے اڑاتا ہوا حدیدہ قصبے کی طرف بڑھنے لگا۔

حدیدہ قصبے کے قریب پہنچتے ہی اچانک اسے خیال آیا کہ وہ خوامخواہ خود بھاگا جا رہا ہے جب کہ جارج سے ٹرانسمیٹر پر ہی بات ہو سکتی ہے اس نے ہیلی کاپٹر کی رفتار آہستہ کر کے اسے فضا میں معلق کر دیا اور تیزی سے ہیلی کاپٹر میں نصب ٹرانسمیٹر پر جارج کی مخصوص فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ کرنل بلاشر کالنگ جارج۔ اوور" ۔۔۔ ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کرتے ہوئے کرنل بلاشر نے بار بار چیخ چیخ کر پکارنا شروع کر دیا۔

"یس باس ۔۔۔ جارج بول رہا ہوں۔ اوور" ۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے جارج کی آواز سنائی دی۔

"وہ جیپ جس پر تمہیں شک تھا کہاں ہے ۔۔۔ کیا وہ چیک پوسٹ پر ہی رک گئی ہے۔ اوور" ۔۔۔ کرنل بلاشر نے چیخ کر پوچھا۔

"نو باس ۔۔۔ وہ طرابلس کی طرف گئی ہے ۔۔۔ میں اس کے پیچھے قصبہ حدیدہ تک گیا تھا تاکہ اگر وہ حدیدہ قصبے میں جائیں تو میں معلوم کر سکوں کہ وہ کہاں جاتے ہیں ۔۔۔ لیکن وہ قصبہ حدیدہ مڑنے کی بجائے سیدھے آگے چلے گئے تو میں وہیں سے واپس چیک پوسٹ پر آگیا ہوں۔ اوور" ۔۔۔ جارج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"اوہ! ۔۔۔ مگر وہ جیپ مجھے دوسرے قصبے تک سڑک پر نظر نہیں آئی ۔۔۔ کیا نمبر ہے اس جیپ کا ۔۔۔ رنگ کیا ہے ۔۔۔ کونسی جیپ ہے۔ اوور" ۔۔۔ کرنل بلاشر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور جواب میں جارج نے اسے جیپ کی تفصیلات بتا دیں۔

"اوکے ۔۔۔ میں دوبارہ چیک کرتا ہوں ۔۔۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ کرنل بلاشر نے تیز لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"باس! ۔۔۔ ہوسکتا ہے یہ جیپ سڑک سے ہٹ کر ریت کے ٹیلوں میں چلی گئی ہو" ۔۔۔ پیچھے بیٹھے ہوئے جیک نے کہا۔

"مگر کیوں ۔۔۔ ٹیلوں میں کیا ہے ۔ ۔۔۔ ٹھیک ہے اب ٹیلوں میں بھی دیکھ لیتے ہیں ۔۔۔ اور اگر یہ ٹیلوں میں گئی ہے تو پھر یہ لازماً مشکوک ہے" ۔۔۔ کرنل بلاشر نے تیز لہجے میں کہا اور ہیلی کاپٹر کو موڑ کر قصبہ جدیدہ کے اوپر سے ہوتا ہوا صحرا پر اسے اڑانے لگا۔ ہیلی کاپٹر کو وہ پہلے کی نسبت اور زیادہ بلندی پر لے گیا تاکہ دور دور تک ٹیلوں کو چیک کیا جا سکے۔

"اوہ! ۔۔۔ واقعی جیپ یہاں موجود ہے" ۔۔۔ اچانک کرنل بلاشر نے چیختے ہوئے کہا۔

جیپ واقعی ایک بڑے سے ٹیلے کی اوٹ میں کھڑی تھی اور اس کے باہر چار افراد کھڑے تھے۔ ہیلی کاپٹر چونکہ کافی بلندی پر تھا اس لئے جیپ اور اس کے ساتھ کھڑے ہوئے افراد کھلونوں کی طرح نظر آ رہے تھے۔ کرنل بلاشر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے ہیلی کاپٹر کی بلندی تیزی سے کم کرنا شروع کر دی اور جب وہ اس جیپ کے اوپر سے ہو کر آگے

بڑھا تو اس نے ایک قبرصی کو ہاتھ میں کیمرہ اٹھائے ایک ٹیلے کے سامنے جھکے ہوئے دیکھا۔ اس نے ذرا آگے جا کر ہیلی کاپٹر موڑا اور پھر اسے اس ٹیلے سے کچھ فاصلے پر اتار دیا۔

"ہوشیار ۔۔۔ ہوسکتا ہے یہ خطرناک مجرم ہوں" ۔۔۔ کرنل بلاشر نے پیچھے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر اچھل کر ہیلی کاپٹر سے نیچے اترا۔ اس کے پیچھے جیک اور ہرسن بھی مشین گنیں اٹھائے نیچے اتر آئے اور کرنل بلاشر انہیں ساتھ لئے تیزی سے جیپ کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کے چہرے پر سختی سی عود کر آئی تھی۔ فوٹو کھینچنے والا اور اس کے تین دوسرے ساتھی انہیں دیکھتے ہی تیزی سے ان کی طرف بڑھنے لگے۔ لیکن ان کے چہروں پر حیرت کے آثار تھے اور کرنل بلاشر نے دیکھ لیا تھا کہ وہ نہتے تھے۔ وہ واقعی قبرصی تھے۔

"کون لوگ ہو تم ۔۔۔ اور یہاں ریت پر کیا کر رہے ہو" ۔۔۔؟ قریب آنے پر کرنل بلاشر نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔ اور جواب میں انہوں نے بھی کہا کہ وہ سیاح ہیں اور یہاں ریت کے ٹیلوں کی تصویر بنا رہے ہیں۔ اس پر کرنل بلاشر کو ان کے کیمرے پر شک ہوا۔ لیکن اس کے طلب کرنے پر جب اس نے بڑے اطمینان سے کیمرہ اس کی طرف بڑھا دیا تو اس کا شک قدرے دور ہو گیا۔ اس نے کیمرے کو الٹ پلٹ کر دیکھا۔ وہ واقعی عام ساخت کا کیمرہ تھا۔ کیمرہ واپس کر کے کرنل بلاشر نے ان کے کاغذات چیک کئے۔ کاغذات اصل اور درست ہی معلوم ہوتے تھے۔

کرنل بلاشر کا شک دور ہو گیا۔ اس نے انہیں صرف طرابلس پہنچ کر

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

پولیس میں رپورٹ کرنے والا قانون بتایا اور پھر واپس ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے۔ ہیلی کاپٹر لے کر وہ واپس قصبہ حدیدہ میں اپنے ٹھکانے پر پہنچ گیا۔ گو اس کے ذہن کے مطابق یہ لوگ مشکوک نہ تھے۔ لیکن ہیلی کاپٹر سے اترتے ہی اسے ایک خیال آیا تو وہ نیچے اترتے ہوئے جیک سے مخاطب ہوا۔

"جیک!۔۔۔ تم اور ہرمن ہیلی کاپٹر لے کر واپس جاؤ۔۔۔ اور ان جیپ والوں کو کھو کہ وہ طرابلس پہنچ کر اس وقت تک پولیس اسٹیشن سے باہر نہ نکلیں۔۔۔ جب تک میرا وہاں فون نہ پہنچ جائے۔۔۔ جاؤ جلدی کرو"۔۔۔ کرنل بلاشر نے تیز لہجے میں کہا اور جیک اترنے کی بجائے واپس اندر گھس گیا اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر دوبارہ فضا میں اٹھا اور گھوم کر تیزی سے طرابلس کی طرف بڑھنے لگا۔

کرنل بلاشر کے ذہن میں اچانک ایک خیال آیا تھا کہ کیوں نہ ان کا غذات کو ہومز سے چیک کر لیا جائے۔۔۔ یہ لوگ ہومز کی روڈ چیک پوسٹ سے کراس کر کے ہی حدیدہ پہنچے ہوں گے اور وہاں موجود اسرائیل کے آفیسر نے ہی انہیں اسرائیل میں داخل ہونے کا پرمٹ دیا تھا۔۔۔ اس آفیسر کا نام نیلسن تھا اور چونکہ وہ اس کا کلاس فیلو تھا اس لئے اس سے اکثر ملاقات ہوتی رہتی تھی اور اسے معلوم تھا کہ آجکل نیلسن ہومز کی چیک پوسٹ پر تعینات ہے۔ نیلسن بے حد سمجھدار اور ہوشیار آدمی تھا۔ اس لئے حکومت اسرائیل نے اسے اس اہم جگہ پر تعینات کیا تھا تاکہ غلط افراد اسرائیل میں داخل نہ ہو سکیں۔

اپنے کمرے میں داخل ہو کر کرنل بلاشر تیزی سے ایک کونے میں رکھے

ہوئے ٹیلیفون کی طرف بڑھا۔ اس نے رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔۔۔ حدیدہ چیک پوسٹ"۔۔۔ دوسری طرف سے رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"کرنل بلاشر بول رہا ہوں۔۔۔ کیا میرے فون سے ہومز کی چیک پوسٹ سے رابطہ ہو سکتا ہے"۔۔۔؟ کرنل بلاشر نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"آپ کس سے بات کرنا چاہتے ہیں جناب"۔۔۔؟ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"اسرائیلی اتاشی نیلسن سے"۔۔۔ کرنل بلاشر نے جواب دیا۔

"یس سر۔۔۔ نیلسن صاحب کیلئے خصوصی لائن موجود ہے۔۔۔ آپ تھری زیرو تھری ون پر ڈائل کر لیں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل بلاشر نے بغیر کوئی جواب دیئے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے تیزی سے بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی رہی اور پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"ہیلو۔۔۔ کون بول رہا ہے"۔۔۔؟ رسیور سے نیلسن کی آواز ابھری جسے کرنل بلاشر اچھی طرح پہچانتا تھا۔

"نیلسن!۔۔۔ میں کرنل بلاشر بول رہا ہوں حدیدہ سے"۔۔۔ کرنل بلاشر نے کہا۔

"اوہ بلاشر تم۔۔۔ اور یہاں حدیدہ میں۔۔۔ خیریت ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے نیلسن کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔ اس کی حیرت بجا تھی کیونکہ کرنل بلاشر تو تل ابیب میں رہتا تھا۔

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"ایک ضروری مشن پر میں یہاں آیا ہوں ۔۔۔ ایک دشمن ملک کے ایجنٹوں کے بارے میں اطلاع ملی تھی کہ وہ جدیدہ چیک پوسٹ سے اسرائیل میں داخل ہوں گے ۔۔۔ میں انہیں چیک کرنے یہاں آیا تھا" ۔۔۔ کرنل بلاشر نے کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ پھر پکڑے گئے وہ" ۔۔۔؟ نیلسن نے سنجیدہ ہوتے ہوئے پوچھا۔

"ابھی چیک ہی نہیں ہو سکے ۔۔۔ پکڑے کہاں گئے ۔۔۔ تم یہ بتاؤ کہ ابھی ایک جیپ ہومز کی طرف سے جدیدہ چیک پوسٹ سے گذری ہے ۔۔۔ اس میں چار قبرصی سیاح سوار ہیں ۔۔۔ وہ ترکیہ سے ہوتے ہوئے شام آئے ہیں ۔۔۔ اور اب اسرائیل میں داخل ہوئے ہیں ۔۔۔ تم نے ان کے کاغذات چیک کئے ہوں گے۔ کیونکہ تمہارا جاری کردہ پرمٹ ان کے پاس تھا ۔۔۔ وہ ٹھیک لوگ ہیں" ۔۔۔؟ کرنل بلاشر نے تیز لہجے میں کہا۔

"کب کی بات کر رہے ہو" ۔۔۔؟ نیلسن کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ابھی آدھا گھنٹہ پہلے وہ چیک پوسٹ سے گذرے ہیں۔ ظاہر ہے تمہاری طرف سے انہیں چیک پوسٹ تک آنے میں آدھا گھنٹہ لگ گیا ہوگا یعنی تقریباً ایک گھنٹہ پہلے تم نے انہیں پرمٹ دیا ہوگا" ۔۔۔ کرنل بلاشر نے کہا۔

"کیا کہہ رہے ہو بلاشر ۔۔۔ میں گذشتہ چار گھنٹوں سے ڈیوٹی پر ہوں۔ میں نے تو کسی قبرصی کو پرمٹ جاری نہیں کیا ۔۔۔ اور نہ ہی کوئی قبرصی پرمٹ لینے یہاں آیا ہے ۔۔۔ بلکہ میرا خیال ہے کہ کوئی جیپ بھی یہاں

سے اسرائیل نہیں گئی" ۔۔۔ نیلسن نے کہا۔

"تو پھر یہ جیپ اور یہ قبرصی کیسے یہاں پہنچ گئے ۔۔۔؟ تمہاری چیک پوسٹ سے گذرے بغیر وہ کیسے آ سکتے ہیں" ۔۔۔ کرنل بلاشر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیوں نہیں آ سکتے ۔۔۔ ہومز میں جہاں ہماری چیک پوسٹ ہے وہ شہر کے آخری حصے میں ہے۔ اب اس سے ذرا آگے تک قصبے کی عمارتیں پھیل چکی ہیں اس لئے وہ قصبے سے نکل کر سیدھے جدیدہ جا سکتے ہیں۔ ہمارے پاس آئے بغیر" ۔۔۔ نیلسن نے جواب دیا۔

"اوہ! ۔۔۔ تو تم نے واقعی ان چار قبرصیوں کو پرمٹ جاری نہیں کیا"۔ کرنل بلاشر کے ذہن میں دھماکے سے ہونے لگے۔

"کہہ تو رہا ہوں کہ نہیں کئے ۔۔۔ اور تمہیں کیسے یقین دلاؤں" ۔۔۔ نیلسن نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا اور کرنل بلاشر نے بجلی کی سی تیزی سے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"اوہ! ۔۔۔ اوہ! تو یہ مجرم ہیں ۔۔۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ۔ اوہ! ۔۔۔ اوہ!" ۔۔۔ کرنل بلاشر چیختا ہوا دروازے کی طرف دوڑا۔ لیکن جیسے ہی وہ دروازے کے قریب پہنچا، اسی لمحے دروازہ زور سے کھلا اور اس کے کھلتے ہوئے پٹ ۔۔۔ کرنل بلاشر سے زور سے ٹکرائے اور وہ چیختا ہوا پیچھے ہٹا۔

"ج ۔۔۔ ج ۔۔۔ جناب!" ۔۔۔ دروازے پر موجود جیک کے حیرت بھرے منہ سے الفاظ نکلے ہی تھے کہ کرنل بلاشر نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے ریوالور نکالا اور دوسرے لمحے گولی کے دھماکے سے جیک بری

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

طرح چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل وہیلنز سے باہر جا گرا۔

"نانسنس۔۔۔ احمق"۔۔۔ گولی مار دینے کے باوجود کرنل بلاشر کا غصہ کم نہ ہوا تھا اور وہ اسے پھلانگتا ہوا بے تحاشا باہر کھڑے ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑنے لگا۔ ہیلی کاپٹر خالی تھا شاید ہیرسن واپس اپنی ڈیوٹی پر چلا گیا تھا۔ لیکن کرنل بلاشر کو تو اس وقت کسی چیز کا بھی ہوش نہ تھا۔ وہ اچھل کر پائلٹ سیٹ پر بیٹھا اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر کا ساکت ہوتا ہوا پنکھا پوری رفتار سے چلنے لگا اور پھر ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے فضا میں بلند ہوا اور مڑ کر انتہائی تیزی سے طرابلس کی طرف بڑھتا گیا۔

"اب یہ بچ کر نہیں جا سکتے۔۔۔ اب کرنل بلاشر انہیں بتائے گا کہ یہ اب تک کیسے بچتے رہے ہیں"۔۔۔ کرنل بلاشر نے رفتار اور زیادہ بڑھاتے ہوئے کہا۔

ہیلی کاپٹر اب اپنی انتہائی رفتار سے آگے بڑھا جا رہا تھا اور کرنل بلاشر کی تیز نظریں سڑک کا اس طرح جائزہ لے رہی تھیں جیسے اسے سڑک کے نیچے زمین میں دفن کسی خزانے کی تلاش ہو۔

"لیجئے جناب!۔۔۔ اب ہم چیک پوسٹ سے بچ کر اسرائیل میں داخل ہو چکے ہیں"۔۔۔ جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے ڈرائیور نے مسکراتے ہوئے کہا۔ یہ یعقوب تھا اور دمشق سے روانہ ہونے کے بعد واقعی وہ اس قدر خوفناک راستوں پر جیپ دوڑاتا ہوا یہاں تک پہنچا تھا کہ عمران جیسے شخص کو بھی اس کی مہارت اور پھرتی کی داد دینا پڑ رہی گئی۔

"گڈ!۔۔۔ اب آگے حیفہ تک کیا پوزیشن ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔ ٹائیگر پچھلی سیٹ پر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"ابھی تو ہم ترابہ جا رہے ہیں۔۔۔ حیفہ جانے والا راستہ ترابہ سے گذر کر ہی آئے گا"۔۔۔ یعقوب نے جواب دیا۔

"ترابہ۔۔۔ اوہ! کیا ہم ترابہ سے ہٹ کر آگے نہیں بڑھ سکتے۔؟" عمران نے چونک کر کہا۔

"جا تو سکتے ہیں۔۔۔ لیکن ایک تو طویل چکر کاٹنے کی وجہ سے وقت

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

کافی لگ جائے گا ۔۔۔ دوسرا یہ کہ ترابہ میں کوئی خطرے والی بات نہیں ۔۔۔ وہ مکمل طور پر عربوں کا قصبہ ہے" ۔۔۔ یعقوب نے جواب دیا۔

"کچھ بھی ہو ۔۔۔ ہمیں کہیں رکنا نہیں۔ اس لئے تم ترابہ سے ہٹ کر آگے بڑھو" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اگر ہم ترابہ میں نہ رکے تو پھر ہمیں لازماً نخلستانِ لیلیٰ رکنا پڑے گا ۔۔۔ کیونکہ وہاں سے ہمیں پانی بھی لینا پڑے گا اور پٹرول بھی"۔ یعقوب نے کہا۔

"نخلستانِ لیلیٰ! ۔۔۔ کیا وہ بڑا قصبہ ہے ۔۔۔ نقشے میں تو اس کا نام نہیں ہے" ۔۔۔ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اوہ! نہیں جناب! ۔۔۔ وہ ایک چھوٹا سا نخلستان ہے۔ وہاں پانی کا کنواں ہے اس لئے وہاں کچھ آبادی بھی ہے ۔۔۔ وہاں سے ہمیں پٹرول بھی مل جائے گا۔ کیونکہ نخلستانِ لیلیٰ سے آگے جیفہ تک پھر ایسی کوئی جگہ نہیں ہے جہاں سے پٹرول مل سکے۔ پانی تو خیر راستے میں ایک دو جگہ سے مل جائے گا" ۔۔۔ یعقوب نے جواب دیا۔

"اوکے! ۔۔۔ ٹھیک ہے۔ وہاں رک سکتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا اور یعقوب نے سر ہلا دیا۔

جیپ جھکولے کھاتی ہوئی اور غراتی ہوئی ابھی تک مسلسل ریت پر ہی دوڑ رہی تھی۔ کیونکہ یعقوب نے ترابہ سے ہٹ کر آگے بڑھنا تھا اس لئے اس نے راستہ بدل دیا تھا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے

تک مسلسل ریت پر دوڑانے کے بعد وہ لوگ ایک پختہ سڑک پر پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ لیکن اتنی دیر میں ہی ان کے جسموں کا ایک ایک جوڑ درد کرنے لگ گیا تھا۔ سڑک پر پہنچنے کے بعد جیپ کی رفتار اور تیز ہو گئی۔ لیکن کچھ ہی دور جانے کے بعد جیپ اچانک جھٹکے کھانے لگ گئی۔

"اوہ! ۔۔۔ پٹرول ختم ہو گیا ہے ۔۔۔ طویل چکر کاٹنے کی وجہ سے اور ریت پر سیکنڈ گیئر میں چلنے کی وجہ سے پٹرول زیادہ خرچ ہو گیا ہے" ۔۔۔ یعقوب نے چونکتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے جیپ کو سائیڈ میں کر کے روک دیا۔

"وہ تمہاری لیلیٰ اب کتنی دور رہ گئی ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"زیادہ دور نہیں ہے جناب! ۔۔۔ میں پٹرول لے آتا ہوں"۔ یعقوب نے مسکراتے ہوئے کہا اور سیٹ سے نیچے اتر کر وہ جیپ کی پچھلی طرف آیا اور اس نے وہاں سے ایک خالی پٹرول ٹن اٹھایا اور پھر تیزی سے آگے بڑھنے لگا۔

"ذرا جلدی آنا ۔۔۔ کہیں تم لیلیٰ کے دیدار میں مست ہو جاؤ۔ اور ہم یہاں انتظار میں بیٹھے بیٹھے سوکھ کر مجنوں بن جائیں" ۔۔۔ عمران نے اس کے قریب سے گذرنے پر کہا اور یعقوب ہنس پڑا۔

"ابھی آیا جناب" ۔۔۔ یعقوب نے گردن گھماتے ہوئے کہا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ وہ سڑک سے اتر کر ریت کے ٹیلوں میں داخل ہو گیا تھا۔ شاید شارٹ کٹ کی وجہ سے وہ اس طرف سے گیا تھا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

جلد ہی وہ ٹیلوں کی اوٹ میں غائب ہو گیا۔

"کیا بات ہے ۔۔۔ کیا جنگل سے نکلنے کے بعد غرانا بھی بھول گئے ہو"۔۔۔ عمران نے پیچھے خاموش بیٹھے ٹائیگر سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"میں آپ پر کیسے غرا سکتا ہوں"۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔ وہ عمران کا مطلب سمجھ گیا تھا کہ وہ نام ٹائیگر کی وجہ سے غرانا کہہ رہا تھا۔

"میرے ہاتھ میں ہنٹر تو نہیں ہے"۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔ عمران نے واقعی بڑا خوبصورت جواب دیا تھا۔

"ہنٹر ہوتا تو مجبوراً غرانا ہی پڑتا"۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور اس بار عمران مسکرا دیا۔

"عمران صاحب ۔۔۔ آپ کے ذہن میں ایکس زیڈ فلم حاصل کرنے کا کوئی منصوبہ تو بہرحال ہو گا ہی"۔۔۔ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ٹائیگر نے پوچھا۔

"ظاہر ہے ۔۔۔ اب وہ فلم تل ابیب کی سڑک پر تو نہ پڑی ہو گی کہ جا کر اٹھا لیں گے ۔۔۔ لیکن چونکہ مجھے یہ معلوم نہیں ہے کہ فلم کہاں موجود ہے اس لئے فی الحال تو تل ابیب پہنچ کر یہ معلوم کروں گا کہ صدر مملکت نے وہ فلم کہاں بھیجی ہے ۔۔۔ اس کے بعد اسے حاصل کرنے کی کوئی منصوبہ بندی کی جائے گی"۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔

"اوہ ۔۔۔ یہ تو یعقوب دوڑتا ہوا آ رہا ہے ۔۔۔ کیا ہوا اسے؟ پٹرول کا ٹن بھی ساتھ نہیں ہے"۔۔۔ اچانک عمران نے چونک کر کہا اور ٹائیگر بھی چونک کر ادھر دیکھنے لگا۔ واقعی یعقوب ٹیلوں کے درمیان بے تحاشا دوڑتا ہوا جیپ کی طرف آ رہا تھا اور اس کے دونوں ہاتھ خالی تھے۔

"کوئی گڑبڑ لگتی ہے ۔۔۔ لیکن یہاں کیا گڑبڑ ہو سکتی ہے"۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب ۔۔۔ عمران صاحب"۔۔۔ یعقوب نے جیپ کے قریب پہنچتے ہی بری طرح ہانپتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا بات ہے ۔۔۔ کیا ہوا"۔۔۔؟ عمران نے پوچھا۔

"جناب ۔۔۔ وہاں نخلستان میں تو جی۔ پی فائیو اور ریڈ آرمی نے پڑاؤ ڈال رکھا ہے ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک بذات خود وہاں موجود ہیں ۔۔۔ بیس کے قریب جیپیں ہیں اور ایک ہیلی کاپٹر بھی موجود ہے"۔۔۔ یعقوب نے سانس برابر ہوتے ہی تیز تیز لہجے میں کہنا شروع کر دیا اور عمران کی آنکھیں حیرت سے پھیلنے لگیں۔

"کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک یہاں نخلستان میں"۔۔۔ عمران کے لہجے میں واقعی شدید حیرت تھی۔

"ہاں جناب ۔۔۔ وہ دونوں ہی موجود ہیں ۔۔۔ اور انہوں نے سڑک پر باقاعدہ مورچے بنا رکھے ہیں"۔۔۔ یعقوب نے جواب دیا اب وہ اپنے آپ کو سنبھال چکا تھا۔

"پوری تفصیل بتاؤ"۔۔۔ عمران کے لہجے میں بے پناہ سنجیدگی تھی۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"جناب! ۔۔۔ میں شارٹ کٹ کی وجہ سے سڑک کی طرف سے جانے کی بجائے ریت کے ٹیلوں کے درمیان سے ہوتا ہوا نخلستان جا رہا تھا کہ نخلستان سے کچھ دور پہلے مجھے ایک عرب مل گیا ۔۔۔ وہ اپنا گمشدہ اونٹ تلاش کرنے نکلا تھا۔ وہ ہماری تنظیم کا رکن ہے اور میرے متعلق بھی جانتا ہے ۔۔۔ میں بھی اسی تنظیم سے متعلق ہوں۔ اس نے جیسے ہی مجھے دیکھا فوراً مجھے روک لیا اور پھر اس نے مجھے ساری روئیداد بتائی ہے ۔۔۔ اس کا خیال ہے کہ یہ دونوں شاید کسی اہم فلسطینی لیڈر کے انتظار میں ہیں جس نے سڑک کے راستے ترابسے یہاں آنا ہے ۔۔۔ چنانچہ میں نے اسے کہا کہ وہ پٹرول لے کر خفیہ طور پر یہاں پہنچا دے ۔۔۔ اور خود میں آپ کو اطلاع دینے یہاں آگیا ہوں" ۔۔۔ یعقوب نے کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ تم نے اسے پٹرول کا کہہ دیا ۔۔۔ اگر وہ پکڑا گیا تو یہ دونوں اس سے سب کچھ اگلوا لیں گے ۔۔۔ چلو ٹائیگر! نیچے اترو ۔۔۔ ہمیں فوراً یہ جیپ چھوڑنی ہے ۔۔۔ جلدی کرو ۔۔۔ سامان کے تھیلے اٹھا لو" ۔۔۔ عمران نے اچھل کر جیپ سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"جناب! ۔۔۔ پٹرول مل جائے تو ہم واپس تو جا سکتے ہیں۔ ورنہ پیدل تو ۔۔۔" یعقوب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم واپس جانے کے لئے نہیں آئے ۔۔۔ آؤ ادھر ٹیلوں میں۔ اور سنو! ۔۔۔ تم پہلے جس راستے سے گئے تھے اس سے ہٹ کر بھی کوئی راستہ ہے نخلستان تک جانے کا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ہاں ہے ۔۔۔ لیکن لمبا چکر کاٹنا پڑے گا۔ مگر نخلستان میں تو وہ موجود ہیں" ۔۔۔ یعقوب کی سمجھ میں شاید ابھی تک یہ بات نہ آئی تھی کہ عمران آخر کرنا کیا چاہتا ہے۔

"آؤ جلدی کرو ۔۔۔ جلدی پلیز" ۔۔۔ عمران نے اسے بازو سے پکڑ کر سڑک کی دوسری جانب گھسیٹتے ہوئے کہا اور یعقوب تیزی سے آگے دوڑنے لگا۔ عمران اور ٹائیگر اس کے پیچھے تھے۔ ٹائیگر نے پشت پر دو تھیلے اٹھائے ہوئے تھے۔

ٹیلوں کی اوٹ لیتے ہوئے وہ ابھی دوڑ ہی رہے تھے کہ یکلخت عمران آگے بڑھتے بڑھتے رک گیا۔ اسی لمحے اگلے ٹیلے کے پیچھے پہنچتے ہوئے یعقوب نے بھی مڑ کر دیکھا تو عمران نے اسے وہیں دبک جانے کا اشارہ کیا اور وہ خود بھی ٹائیگر سمیت اس ٹیلے کے پیچھے دبک گیا۔ ان سے تھوڑے ہی فاصلے پر کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک بارہ فوجیوں اور ایک مقامی عرب کے ساتھ بڑے محتاط انداز میں چلتے ہوئے سڑک کی طرف جا رہے تھے اور عمران کی نظر اچانک ان پر پڑ گئی تھی۔

جب وہ کچھ دور آگے نکل گئے تو عمران تیزی سے ٹیلے کے پیچھے سے نکلا اور مڑ کر یعقوب کے پاس آگیا۔ ٹائیگر نے بھی اس کی پیروی کی۔

"ہم نے ان کا ہیلی کاپٹر اڑانا ہے ۔۔۔ وہ اب جیپ کی طرف گئے ہیں ۔۔۔ تم ہمیں جس قدر جلد ہی نخلستان تک لے جا سکتے ہو لے چلو" ۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا! ۔۔۔ میں سمجھ گیا۔ آیئے" ۔۔۔ یعقوب نے کہا اور

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

پھر وہ واقعی ریت پر کسی صحرائی لومڑی کی طرح خاصی تیز رفتاری سے بھاگتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ عمران اور ٹائیگر دونوں اس کی پیروی کر رہے تھے۔ مسلسل دوڑنے کی وجہ سے ٹائیگر اور یعقوب دونوں ہانپنے لگے۔ لیکن عمران کا صرف سانس ہی تیز ہوا تھا۔ لیکن ان تینوں کے جسم پسینے سے بری طرح بھیگ گئے تھے۔

پھر تھوڑا آگے جانے کے بعد انہیں نخلستان کے کھجوروں کے درخت نظر آنے لگ گئے اور تھوڑی دیر بعد وہ آبادی کے قدرے قریب پہنچ گئے۔ اب انہیں آبادی کے ساتھ ساتھ جیپیں نظر آنے لگ گئی تھیں اور ذرا ہٹ کر دور ایک ہیلی کاپٹر بھی موجود تھا۔ لیکن ہیلی کاپٹر کے گرد دس مسلح فوجی باقاعدہ گھیرا ڈالے کھڑے تھے جیپوں کے پاس بھی آدمی موجود تھے اور عمران یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ جیپوں کے ساتھ کھڑے ہوئے فوجیوں کے ساتھ خاص نسل کے کتے بھی موجود تھے جو صحرا میں کسی کو تلاش کرنے کی خاصی صلاحیت رکھتے تھے اور بیسیوں میلوں تک وہ مسلسل تعاقب کر سکتے تھے۔ ان کتوں کو سینڈ ڈاگ کہا جاتا تھا۔

"یہاں ایک مکان میں ہم چھپ سکتے ہیں" ——— یعقوب نے کہا۔

"نہیں! ——— یہ سینڈ ڈاگ ہمارا پاتال تک پیچھا نہ چھوڑیں گے۔ جیپ جب انہیں خالی ملے گی تو وہ لازماً ہمیں ارد گرد کے علاقے میں ہی تلاش کریں گے ——— اور جیپ کے اندر ہم موجود رہے ہیں اس لئے ہماری مخصوص بو یہ کتے سونگھ کر سیدھے ہماری طرف آئیں گے" ——— عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر ———؟" یعقوب نے حیران ہو کر کہا۔

"ٹائیگر! ——— تھیلے کھولو اور بم گنیں باہر نکال لو ——— ہم ان پر اچانک ٹوٹ پڑیں گے اور مسلسل تباہی مچاتے ہوئے سیدھے ہیلی کاپٹر تک پہنچیں گے ——— جلدی کرو۔ نکالو گنیں" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"مگر بم گن تو صرف ایک ہے عمران صاحب! ——— ویسے بم موجود ہیں اور مشین گنیں بھی ہیں" ——— ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اچھا ایسا کرو کہ بم گن مجھے دو ——— اور تم بم اور مشین گنیں لے کر ادھر سے چکر کاٹ کر ان کے عقب میں پہنچنے کی کوشش کرو ——— میں اس کے لئے تمہیں صرف پانچ منٹ دے سکتا ہوں۔ پانچ منٹ بعد میں فائر شروع کر دوں گا ——— تم عقب سے ان پر فائر کرتے اور بم پھینکتے ہوئے ہیلی کاپٹر تک پہنچنے کی کوشش کرنا۔ جاؤ" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا اور ٹائیگر نے اس کے ہاتھ میں بم گن پکڑائی اور پھر خود وہ یعقوب کے ساتھ دوڑتا ہوا ٹیلے کے پیچھے غائب ہو گیا۔

عمران بم گن پکڑے آہستہ آہستہ رینگتا ہوا آگے بڑھنے لگا اس کی تیز نظریں سارے ماحول کا جائزہ لے رہی تھیں اس کے ساتھ ساتھ وہ گھوم کر عقب میں بھی دیکھ لیتا تھا اور پھر جب اس کے خیال کے مطابق پانچ منٹ گذر گئے تو اس نے بم گن کا رخ ان جیپوں کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ سائیں کی تیز آواز کے ساتھ ہی کیپسول نما بم اڑتا ہوا جیپوں کے درمیان پہنچ کر ایک دھماکے سے پھٹا۔ عمران نے دوسرا فائر کیا اور پھر انتہائی تیز رفتاری سے وہ دوڑ پڑا۔ اسی لمحے ان جیپوں

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

کی دوسری طرف سے بھی خوفناک دھماکوں اور گولیاں چلنے کی آوازیں سنائی دیں۔

عمران نے تیسرا فائر کیا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا وہ ایک کھجور کے درخت کی اوٹ میں رک گیا۔ جیپیں تباہ ہو چکی تھیں اور ہیلی کاپٹر کے گرد موجود فوجی ٹائیگر اور یعقوب کی طرف متوجہ ہو گئے تھے۔ انہوں نے یہی سمجھا تھا کہ جیپوں کو بھی انہوں نے ہی تباہ کیا ہے۔

عمران کے لئے یہ اچھا شگون تھا۔ وہ کھجور کی اوٹ سے نکلا اور تیزی سے دوڑتا ہوا ایک مکان کی کچی دیوار کے ساتھ ساتھ دوڑتا ہوا آگے بڑھنے لگا۔ اب وہ تقریباً جیپوں والی جگہ پر پہنچ چکا تھا۔ بم گن اس کے ہاتھ میں تھی۔ وہاں سے چار فوجی بالکل اس کے نشانے پر تھے جو ایک جیپ کے پیچھے چھپے ہوئے فائر کر رہے تھے۔ عمران نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور خوفناک دھماکے نے ان چاروں فوجیوں کے پرخچے اڑا دیئے۔ اور اس کے ساتھ ہی عمران نے ہیلی کاپٹر کی سائیڈ میں چھپ کر فائر کرتے ہوئے ایک فوجی کو اچھل کر نیچے گرتے دیکھا۔ تو وہ یکلخت اپنی جگہ سے نکلا اور دوسرے لمحے جیسے ہوا میں اڑتا ہوا وہ سیدھا ہیلی کاپٹر کی سائیڈ پر پہنچ گیا۔

ہیلی کاپٹر کے عقبی حصے کی طرف سے فائر کیا جا رہا تھا۔ وہاں ایک ٹیلا تھا جس کی اوٹ میں فوجی موجود تھے۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور پھر ہیلی کاپٹر کے عقب میں پہنچتے ہی اس نے یکلخت ٹریگر دبا دیا اور واقعی ایک ٹیلے کے پیچھے دبکے ہوئے چار فوجی ایک

خوفناک دھماکے سے اس ٹیلے سمیت فضا میں اڑ گئے۔ اب میدان صاف ہو چکا تھا۔

عمران واپس پائلٹ سیٹ کی طرف بھاگا اور انتہائی تیزی سے اچھل کر پائلٹ سیٹ پر چڑھ گیا۔ دوسرے لمحے اس نے انجن سٹارٹ کر دیا اور ہیلی کاپٹر کا پنکھا حرکت میں آتے ہی ٹائیگر اور یعقوب سمجھ گئے کہ عمران ہیلی کاپٹر تک پہنچ چکا ہے ــــ چنانچہ وہ دونوں بے تحاشا دوڑتے ہوئے ہیلی کاپٹر تک پہنچ گئے۔

"آجاؤ جلدی" ــــ عمران نے چیخ کر کہا اور وہ دونوں انتہائی تیز رفتاری سے ہیلی کاپٹر پر سوار ہو گئے۔

اسی لمحے عمران نے ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند کر دیا اور پھر انتہائی تیزی سے اسے بلندی کی طرف لے جاتا گیا تاکہ نیچے سے اس پر فائر نہ ہو سکے۔ فائرنگ رینج سے زیادہ بلندی پر پہنچ کر اس نے جیسے ہی ہیلی کاپٹر کو گھمایا اسے دور سے کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک سپاہیوں کے ساتھ بے تحاشا ریت کے ٹیلوں میں دوڑ کر نخلستان کی طرف آتے دکھائی دیئے۔

"شکریہ کرنل صاحبان! ــــ تم نے اچھی اور عمدہ سواری مہیا کر دی ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور انتہائی تیز رفتاری سے ہیلی کاپٹر کو جیفر کی طرف موڑ کر آگے بڑھا دیا۔ اس کے لبوں پر اب اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ اسے معلوم تھا کہ اب کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک دونوں کے پاس سوائے پیر پٹخنے کے اور کوئی چارہ نہ رہے گا اور وہ جلد ہی جیفر پہنچ کر ہیلی کاپٹر چھوڑ دے گا۔

"آپ نے کمال کر دیا عمران صاحب! ــــ اس قدر شاندار منصوبہ بندی

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

کا تو میں سوچ بھی نہ سکتا تھا" ۔۔۔ یعقوب کے لہجے میں حیرت اور تحسین کے ملے جلے جذبات موجود تھے۔

"ابھی تو ابتدائے عشق ہے یعقوب صاحب! ۔۔۔ اور عشق کی ابتدا بھی نخلستان لیلیٰ سے ہوتی ہے ۔۔۔ اللہ ہی خیر کرے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور یعقوب بے اختیار ہنس پڑا۔

عمران کا ہیلی کاپٹر تیز رفتاری سے آگے بڑھا جا رہا تھا کہ یکلخت ہیلی کاپٹر کا ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ میں کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں ۔۔۔ تم جو کوئی بھی ہو، واپس آجاؤ ۔۔۔ ہم تمہیں کچھ نہیں کہیں گے۔ اوور" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"فلسطین کے جیالوں کے لئے واپسی منع ہے کرنل صاحب۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے لہجہ بدل کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو ۔۔۔ کیا نام ہے تمہارا ۔۔۔ کیا تم عمران ہو۔ اوور" ۔۔۔ ؟ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا۔

"میرا نام مجنوں ہے جناب! ۔۔۔ آپ نے نخلستان لیلیٰ میں پڑاؤ ڈال کر میرے عشق کی توہین کی ہے ۔۔۔ اس کا انتقام میں نے لے لیا ہے۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سنو! ۔۔۔ تم جو کوئی بھی ہو واپس آجاؤ ۔۔۔ ورنہ ابھی اسرائیلی فضائیہ کے جنگی طیارے تمہیں فضا میں ہی اڑا دیں گے ۔۔۔ یہاں سے قریب ہی اسرائیلی فضائیہ کے جنگی طیاروں کا اڈہ ہے۔ ہم انہیں اطلاع دے رہے ہیں۔ اوور" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"مجنوں کا عشق جنگی طیاروں کی دھمکی سے ختم نہیں ہو سکتا ۔۔۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر کا فائنل بٹن آف کر دیا۔ اب ٹرانسمیٹر اس وقت تک آن نہ ہو سکتا تھا جب تک وہ اسے خود آن نہ کرتا۔ اسے دراصل فوری طور پر یعقوب سے فضائیہ کے اڈے کے بارے میں پوچھنا تھا۔ کیونکہ اگر واقعی یہاں اڈہ تھا تو پھر یہ بات ان کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتی تھی۔

"یہاں کوئی اڈہ ہے فضائیہ کا" ۔۔۔ ؟ عمران نے ٹرانسمیٹر آف کر کے مڑ کر یعقوب سے پوچھا۔

"حیفہ میں ایک نیا اڈہ بنایا گیا ہے" ۔۔۔ یعقوب نے جواب دیا۔

"اوہ! ۔۔۔ پھر تو وہ فوراً ہی پہنچ جائیں گے ۔۔۔ جلدی بتاؤ یعقوب! کوئی ایسی جگہ جہاں ہیلی کاپٹر چھوڑ کر ہم پیدل چل کر پہنچ سکیں اور فوری طور پر پناہ بھی مل جائے" ۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"حیفہ سے شمال مشرق کی طرف ایک گاؤں ہے خنک ۔۔۔ اگر ہم اس گاؤں تک پہنچ جائیں تو وہاں ایک انتہائی خفیہ اڈہ ہے ہماری تنظیم کا" ۔۔۔ یعقوب نے جواب دیا۔

"وہ یہاں سے کتنی دور ہے" ۔۔۔ ؟ عمران نے پوچھا۔

"وہ حیفہ سے تقریباً پچاس کلومیٹر ہے" ۔۔۔ یعقوب نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کا رخ موڑ دیا۔ اور پھر تھوڑی ہی دور جا کر اس نے ہیلی کاپٹر کی بلندی کم کرنا شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر بالکل ٹیلوں کے اوپر سے گذرتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا۔ پھر ایک جگہ عمران نے ہیلی کاپٹر نیچے اتار دیا۔

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"آؤ! — یہاں سے ہمیں پیدل چلنا ہوگا" — عمران نے کہا اور اچھل کر وہ ہیلی کاپٹر سے نیچے اتر آیا۔ یعقوب اور ٹائیگر بھی نیچے اتر آئے اور پھر وہ دوڑتے ہوئے آگے بڑھے۔ ابھی تک فضا میں جنگی طیارے نظر نہ آئے تھے۔

عمران نے کافی فاصلے پر پہنچنے کے بعد بم گن کا رخ ہیلی کاپٹر کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے ایک خوفناک دھماکے کے ساتھ ہیلی کاپٹر کے پرخچے اڑ گئے اور آگ کا الاؤ سا آسمان کی طرف بلند ہونے لگا۔

"اوہ عمران صاحب! — آگ دیکھ کر وہ سیدھے ادھر آئیں گے"۔ ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں! — ان کے آنے تک آگ بجھ جائے گی — ریت کا بادل جو بم کی وجہ سے اٹھا ہے وہ جب بیٹھے گا تو آگ کو جلدی بجھا دے گا"۔ عمران نے کہا اور وہ تیزی سے آگے کی طرف دوڑنے لگا۔ ٹائیگر اور یعقوب بھی اس کے پیچھے تھے۔

دوڑتے دوڑتے وہ کافی دور نکل آئے لیکن ہر طرف دور دور تک ریت ہی ریت پھیلی ہوئی تھی۔ آگ کا الاؤ اب کافی پیچھے رہ چکا تھا۔

"عمران صاحب! — آخر ہم کہاں جا رہے ہیں" — ؟ یعقوب نے پوچھا۔

"بنتک — اور کہاں جا رہے ہیں" — عمران نے کہا۔

"مگر اس کا راستہ کیسے ملے گا" — ؟ یعقوب نے انتہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

جیفہ سے شمال مشرق کہا تھا تم نے — اور پچاس کلومیٹر راستہ بتایا

تھا ناں" — عمران نے کہا۔

"ہاں" — یعقوب نے کہا۔

اسی لمحے فضا میں جنگی طیاروں کی گونج سنائی دی۔

"جلدی کرو — ریت میں چھپ جاؤ — اپنے اوپر ریت ڈال لو۔ بالکل حرکت نہ کرنا" — عمران نے گونج سنتے ہی چیخ کر کہا۔ اور وہ سب ریت پر گر گئے اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے ریت اپنے اوپر ڈالنی شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد ہی وہ ریت میں جیسے دفن ہو کر رہ گئے صرف ان کے چہرے باہر تھے۔ وہ ساکت پڑے ہوئے تھے۔

فضائیہ کے طیارے اب نظر آنے لگ گئے تھے۔ ان کی تعداد چار تھی۔ اور وہ انتہائی تیز رفتاری سے فضا میں کراسنگ کے سے انداز میں چکر لگا رہے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد طیارے یکلخت غائب ہو گئے۔

"آؤ چلیں — میرا مقصد پورا ہو گیا ہے" — عمران نے ریت سے نکلتے ہوئے کہا۔

"مقصد — کیسا مقصد" — ؟ یعقوب نے حیران ہو کر پوچھا۔

"مقصد یہ تھا کہ طیارے تباہ شدہ ہیلی کاپٹر دیکھ لیں — اب ظاہر ہے وہ خود تو ریت پر نہیں اتر سکتے — اس لئے انہیں لازماً واپس جانا تھا — اور اب جیفہ سے ہیلی کاپٹر آئیں گے یا جیپوں پر فوجی — تاکہ ہمیں تلاش کر سکیں — اس دوران ہم بنتک پہنچ چکے ہوں گے اگر ہیلی کاپٹر تباہ نہ ہوتا تو وہ یہی سمجھتے کہ ہم ہیلی کاپٹر کے اندر موجود ہیں۔ اس لئے لازماً ایک طیارہ اوپر چکر کاٹتا رہتا۔ جب تک کہ ہیلی کاپٹر یا جیپیں نہ پہنچ جاتیں — اور اس طرح ہم حرکت نہ کر سکتے ورنہ وہ ہمیں

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

چیک کر لیتے اور پھر ان کی گنوں کی فائرنگ سے بچ نکلنا ناممکن ہو جاتا "۔ عمران نے آگے بڑھتے ہوئے تفصیل بتائی تو یعقوب کی آنکھیں ایک بار پھر حیرت سے پھٹنے لگیں۔

" زیادہ حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے یعقوب صاحب! ــــ اگر تم اسی طرح آنکھیں پھاڑتے رہے تو واقعی آنکھیں پھٹ جائیں گی ــــ عمران صاحب کے ساتھ چلتے ہوئے تمہیں حیرت کے اس سے بھی بیشمار شدید جھٹکے لگ سکتے ہیں " ــــ ٹائیگر نے یعقوب کو سمجھاتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

وہ تینوں ہی تیز رفتاری سے ٹیلوں کے درمیان تقریباً دوڑنے کے سے انداز میں آگے بڑھے جا رہے تھے کہ یکلخت انہیں دور سے ہیلی کاپٹروں کی گڑگڑاہٹ کا شور سنائی دیا۔

" ٹیلوں کی آڑ لے لو ــــ جلدی کرو " ــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور ایک بار پھر وہ تینوں ہی ٹیلوں کی اوٹ لے کر اپنے آپ کو ریت میں دفن کرنے میں مصروف ہو گئے۔

ہیلی کاپٹر جیفر کی طرف سے ہی آ رہے تھے اور ان کی تعداد بیس سے زیادہ تھی۔ عمران کو یقین تھا کہ یہ ہیلی کاپٹر تباہ شدہ ہیلی کاپٹر والے علاقے میں اتر کر ہی ان کی تلاش شروع کریں گے اور ان کے اترتے ہی وہ آگے بڑھ جائیں گے۔ لیکن بیس کے بیس ہیلی کاپٹر سیدھے عین اسی جگہ آئے جہاں یہ ریت میں چھپے ہوئے تھے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ ایک دائرے کی صورت میں نیچے اترے اور ہر ہیلی کاپٹر سے چھ چھ مسلح افراد نیچے اترے اور اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر دوبارہ فضا میں بلند ہو گئے اور

عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ سو ڈیڑھ سو مسلح افراد کا مقابلہ کرنے کا مطلب یقینی موت تھا۔ اگر ہیلی کاپٹر نیچے رہتے تو شاید وہ ان میں سے کوئی ہیلی کاپٹر اڑانے کی کوشش کرتا لیکن ہیلی کاپٹروں کے دوبارہ فضا میں بلند ہو جانے کے بعد اب یہ سکوپ بھی ختم ہو گیا تھا اس کے علاوہ یہ سارے کے سارے گن شپ ہیلی کاپٹر تھے اس لئے وہ بھی فضا سے ان پر فائرنگ کر سکتے تھے۔ ہیلی کاپٹروں سے اترنے والے سپاہیوں نے بالکل اس انداز میں ان تینوں کے گرد گھیرا تنگ کرنا شروع کر دیا جیسے انہیں معلوم ہو کر وہ کہاں موجود ہیں۔

" تم تینوں کی لوکیشن ہمیں معلوم ہے اس لئے ریت سے باہر نکل کر ہاتھ اٹھا دو ــــ ورنہ تمہیں یہیں ہلاک کر دیا جائے گا " ــــ اچانک ایک تیز آواز سنائی دی اور دوسرے لمحے عمران نے سب سے پہلے حرکت کی اور ریت سے نکل کر اس نے دونوں ہاتھ فضا میں بلند کر لئے۔ ظاہر ہے اب ٹائیگر اور یعقوب کے لئے بھی ایسا کرنے کے سوا اور کوئی چارہ نہ رہا تھا اس لئے وہ بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور پھر مسلح فوجیوں نے انتہائی ماہرانہ انداز میں نہ صرف ان کے ہاتھوں میں کلپ ہتھکڑیاں ڈال دیں بلکہ ان کا سامان بھی قبضہ میں کر لیا اور ساتھ ہی ان کی بڑے ماہرانہ انداز میں تلاشی لے کر ان کی جیبوں میں موجود تمام سامان بھی قبضہ میں کر لیا۔

ان کے گرفتار ہوتے ہی فضا میں گردش کرنے والے ہیلی کاپٹر واپس ریت پر اتر آئے۔ لیکن ان تینوں کو کسی ہیلی کاپٹر کی طرف نہ لے جایا گیا فوجی اسی طرح چوکنے انداز میں ان کے گرد گھیرا ڈالے کھڑے رہے۔

" اب یہیں صحرا میں کھڑے کھڑے ہمیں مجنوں بنانے کا پروگرام ہے کیا؟"

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

عمران نے منہ بناتے ہوئے ایک فوجی سے کہا۔ جو ان کا انچارج لگ رہا تھا۔

"خاموش کھڑے رہو ــــ ورنہ ہمیں حکم ہے کہ جو غلط حرکت کرے اُسے گولیوں سے اڑا دیں" ــــ اس فوجی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"تو کیا بولنا بھی غلط حرکت ہے ــــ کمال ہے پھر تو اسرائیل میں ایک عورت بھی زندہ نہ بچی ہوگی" ــــ عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔

لیکن اس سے پہلے کہ اس کی بات کا ردعمل سامنے آتا، ایک سُرخ رنگ کا تیز رفتار ہیلی کاپٹر فضا میں نمودار ہوا اور ان سپاہیوں کی توجہ اس ہیلی کاپٹر کی طرف ہوگئی۔ ہیلی کاپٹر عمران اور اس کے ساتھیوں سے کچھ فاصلے پر اترا اور دوسرے لمحے عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔ ہیلی کاپٹر سے کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک اُتر کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف بڑھ رہے تھے ان دونوں کے چہروں پر فاتحانہ مسکراہٹ تھی۔

خاور انتہائی تیز رفتاری سے جیپ دوڑاتا ہوا طرابلس کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا لیکن ابھی طرابلس کافی دُور تھا اور اس انتہائی رفتار سے چلنے کے باوجود انہیں طرابلس پہنچنے میں کم از کم ایک گھنٹہ ضرور لگ سکتا تھا اور خاور کے نقطہ نظر سے یہی ایک گھنٹہ انتہائی اہم تھا لیکن اُسے یقین تھا کہ اگر کرنل بلاشران کے کاغذات کی تصدیق کے لئے بھاگ دوڑ کرے تب بھی اس اہم کام کے لئے اُسے کم از کم دو تین گھنٹوں کی ضرورت تھی اور ایک بار طرابلس پہنچ جانے کے بعد وہ آسانی سے جیپ بھی چھوڑ سکتے تھے اور میک اپ بھی تبدیل کر سکتے تھے اس لئے اس نے ہر صورت میں طرابلس پہنچنے کا فیصلہ کیا تھا۔

لیکن ابھی طرابلس پہنچنے میں تقریباً آدھا گھنٹہ رہا تھا کہ یکلخت وہی ہیلی کاپٹر ان کے سروں پر پہنچ گیا اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر ان کی جیپ کے بالکل سامنے کے رُخ نیچی پرواز کرتا ہوا آگے بڑھنے لگا اس

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

کا انداز ایسا تھا جیسے وہ ہر صورت میں جیپ کو رکوانا چاہتا ہو۔

"یہ پھر آگیا" ——— خاور نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جیپ کو ایک سائیڈ پر کر کے روک دیا۔ کیونکہ ہیلی کاپٹر اب انہیں کسی صورت بھی آگے بڑھنے کے لئے راستہ نہ دے رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر نیچے نہ اترا بلکہ اسی طرح فضا میں چکر کاٹتا رہا۔

"او خاور! ——— نکلو یہاں سے ——— مجھے لگ رہا ہے کہ ہمیں مارک کر لیا گیا ہے ——— اور کرنل بلاشر نے شاید اپنے آدمیوں کو بلوایا ہے" ——— چوہان نے تیز لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اس ہیلی کاپٹر کو ہی ہٹ کر دیا جائے" ——— خاور نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ اپنی تجویز پر عمل کرتے ہیلی کاپٹر یکلخت تیزی سے اوپر بلندی پر چڑھتا گیا اور پھر وہ اس رینج پر پہنچ کر معلق ہو گیا جہاں مشین گن کی گولیاں اس پر اثر نہ کر سکتی تھیں۔

"یہ گن شپ ہیلی کاپٹر نہیں ہے اس لئے ہمیں فوراً قریبی قصبے میں پہنچنا چاہئے ——— یہ لازماً کمک کے انتظار میں ہے" ——— خاور نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور انتہائی تیزی سے اس نے جیپ کو موڑ کر ریت میں ڈال دیا اور جیپ ریت میں ہچکولے کھاتی ہوئی تیزی سے آگے بڑھنے لگی۔ ہیلی کاپٹر مسلسل ان کے سروں پر اُڑ رہا تھا لیکن اس نے بلندی کم نہ کی تھی۔

"اب یہ جیپ ہمارے لئے مصیبت بن گئی ہے ——— تھیلے اٹھاؤ ہمیں ابھی پیدل بھاگنا ہوگا ——— ہیلی کاپٹر میں مشین گن بردار موجود نہیں ہیں ورنہ ہمارے ریت پر مڑتے ہی وہ لازماً فائر کرنے کی کوشش کرتے"

صدیقی نے کہا اور خاور نے سر ہلاتے ہوئے ایک ٹیلے کی اوٹ میں جیپ
روک دی اور اس کے بعد انہوں نے جیپ کے خفیہ خانوں سے اسلحہ او
دوسرا سامان نکال کر تھیلوں میں بھرنا شروع کر دیا اور پانچ چھ منٹ کے
اندر ہی وہ تھیلے اٹھائے جیپ سے کود پڑے اور تیزی سے آگے بڑھنے لگ
ہیلی کاپٹر کافی بلندی پر ان کے سروں پر موجود تھا۔
"یہاں سے قصبہ شمال کی طرف تقریباً دس کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ ہ
کر وہاں پہنچنے کی کوشش کریں تاکہ ہیلی کاپٹر ہم سب کو بیک وقت مار
نہ کر سکے" ——— چوہان نے تیز لہجے میں کہا۔
"لیکن یہ ہیلی کاپٹر کافی بلندی پر ہے ——— وہاں سے دُور دور تک
انہیں سب کچھ نظر آ رہا ہوگا۔ اس لئے علیحدہ علیحدہ ہونے کا کوئی ف
نہیں" ——— خاور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"تو پھر ایک ہی صورت ہے کہ ہم سب اکٹھے ہی قصبے میں پہنچیں
پھر وہاں جو بھی صورت حال پیش آئے اس کے مطابق سوچ لیا جائے
نعمانی نے رائے دیتے ہوئے کہا۔
"میرا خیال ہے کہ پیدل چلنے کی بجائے پھر جیپ پر ہی سفر کیا جا
اس طرح ہم کم از کم آسانی سے قصبے تک پہنچ ہی جائیں گے" ——— ص
نے کہا اور پھر سب نے سر ہلا دیئے۔ کیونکہ ہیلی کاپٹر کی وجہ سے پیدل
کا بھی کوئی فائدہ نہ تھا۔ وہ اس کی نظروں سے تو نہ چھپ سکتے تھے
خاور تیزی سے واپس دوڑا جبکہ باقی ساتھی وہیں رک گئے اور چند
بعد خاور جیپ لے کر ان کے پاس پہنچ گیا اور ایک بار پھر جیپ ا
لئے ہوئے تیزی سے ریت پر آگے بڑھنے لگی۔ لیکن ان سب کے چ

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

جھتے تھے۔ انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ کسی خوفناک جال میں بری طرح پھنس گئے ہوں۔

کرنل بلاشر کی مدد کے لئے لازماً بے شمار فوجی پہنچ جائیں گے اور پھر ان کا زندہ بچ نکلنا کسی بھی صورت میں ممکن نہ رہے گا اس لئے ان کے ذہن تیزی سے اس صورت حال سے بچ نکلنے کی ترکیبیں سوچنے میں مصروف تھے لیکن بظاہر کوئی صورت اور راستہ انہیں نظر نہ آ رہا تھا۔

تھوڑی دُور جانے کے بعد انہیں دُور سے قصبے کے آثار نظر آنے لگ گئے۔ قصبہ بے حد چھوٹا سا تھا۔ کھجور کے درختوں کا ایک جھنڈ اور بچاس کے قریب کچے مکانات نظر آ رہے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ قصبے کی حدود میں داخل ہو گئے۔

قصبے کے باہر دس کے قریب عرب انہیں دیکھتے ہی تیزی سے ان کی طرف بڑھے۔ ان کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹک رہی تھیں اور ان کے انداز بھی بے حد جارحانہ تھے۔

خاور نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے جیپ روکی اور پھر نیچے اتر آیا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی اس کی پیروی کی۔ ہیلی کاپٹر اب قصبے کے اوپر پرواز کرتا ہوا نظر آ رہا تھا۔

"کون ہو تم ——— سڑک کی بجائے اس راستے سے کیوں آئے ہو"؟ ایک اُدھیڑ عمر لیکن انتہائی صحت مند عرب نے آگے بڑھ کر انتہائی کرخت لہجے میں پوچھا۔

"بستی کا سردار کون ہے جناب! ——— خاور نے پوچھا۔

"میں ہوں سردار ابو جبیش" ——— اسی اُدھیڑ عمر نے جواب دیا۔

"ہمارا تعلق پاکیشیا سے ہے ——— اور ہم فلسطینی تنظیم کی امدا
کے لئے ایک اہم مشن پر آئے ہیں ——— لیکن ہمیں چیک کر لیا گ
ہے ——— اوپر جو ہیلی کاپٹر موجود ہے اس میں کرنل بلاشر ہے او
یقیناً اس نے فوج کو طلب کیا ہوگا ——— اب آپ کی مرضی کہ ہمار
متعلق جو فیصلہ بھی کریں" ——— خاور نے کوئی چارہ کار نہ دیکھت
ہوئے اپنے آپ کو پوری طرح ظاہر کر دیا۔

"لیکن تم تو عربی ہو ——— کوئی ثبوت ہے تمہارے پاس کہ تم
فلسطینیوں کی امداد کے لئے آئے ہو" ——— ابو جبیش نے ہونٹ
بھینچتے ہوئے کہا۔

"ہم میک اپ میں ہیں ——— ثبوت کے طور پر صرف حوالہ د
سکتا ہوں طرابلس میں ابی قندر کا" ——— خاور نے جواب دیا۔

"ہوں ——— ٹھیک ہے۔ کافی ہے ——— آؤ ہمارے ساتھ ——
سامان ہو وہ نکال لو جیپ سے" ——— ادھیڑ عمر سردار نے یکلخت ز
پڑتے ہوئے کہا۔ اور خاور اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر امی
کی کرن جاگ اٹھی۔ انہوں نے جلدی سے جیپ سے اپنا سامان اٹھ
اور پھر اس ادھیڑ عمر سردار کے اشارے پر انہوں نے سامان اس ک
ساتھیوں کے حوالے کر دیا اور پھر تیزی سے قصبے کے ایک مکان کی
طرف بڑھ گئے۔

"وہ ابھی یہاں پہنچ کر سارا علاقہ گھیر لیں گے" ——— خاور نے سردا
کو مکان کی طرف بڑھتے دیکھ کر کہا۔

"فکر نہ کرو ——— وہ اب تمہیں نہیں پا سکتے" ——— اُدھیڑ عمر سردار نے

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

مسکراتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ انہیں لئے ہوئے اس مکان میں داخل ہو گیا۔ مکان کے بڑے کمرے کے نیچے ایک تہہ خانہ بنا ہوا تھا جس کے راستے کو گھاس پھوس سے چھپایا گیا تھا۔

خاور اور اس کے ساتھیوں کو اس تہہ خانے میں پہنچا دیا گیا۔ البتہ ان کا سامان باہر ہی روک لیا گیا تھا۔

"لیکن یہ تہہ خانہ تو فوراً ہی ان کی نظروں میں آجائے گا" —— چوہان نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"کہہ رہا ہوں کہ کوئی فکر مت کرو —— وہ اب تمہیں نہیں پاسکیں گے —— تمہاری جیپ میرے آدمی لے کر نکل جائیں گے اور ہیلی کاپٹر والوں کو ہم یہی بتائیں گے کہ ہم نے تمہیں پناہ نہیں دی اور تم جیپ سمیت آگے نکل گئے ہو —— پھر دور ریت کے ٹیلوں میں جب انہیں خالی جیپ ملے گی تو وہ خود ہی تمہیں ڈھونڈتے پھریں گے" —— ادھیڑ عمر سردار نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! —— اگر آپ واقعی ہماری مدد کرنا چاہتے ہیں تو پلیز —— وہ سامان ہمیں دے دیں اور ہمیں یہاں کا مقامی لباس لا دیں —— ان کے آنے تک ہم آپ لوگوں کے میک اپ میں آجائیں گے۔ اس طرح وہ ہمیں شناخت نہ کر سکیں گے" —— خاور نے ادھیڑ عمر عرب سردار کو سمجھاتے ہوئے کہا۔

"کہا تو ہے کہ تم فکر نہ کرو" —— سردار نے اس بار سخت لہجے میں کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا تہہ خانے سے باہر نکل گیا۔

"مجھے گڑبڑ لگ رہی ہے —— یہاں تو ہم چوہے دان میں پھنس

گئے ہیں" —— چوہان نے سردار کے باہر جاتے ہی تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں! —— واقعی صورت حال ہمارے حق میں نہیں ہے" —— خاور نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ لیکن ابھی وہ باتیں ہی کر رہے تھے۔ کہ یکلخت باہر ہیلی کاپٹروں کا شور سنائی دیا اور اس کے ساتھ ہی بھاری اور تیز قدموں کی دھمک انہیں اپنے سروں پر محسوس ہونے لگی۔

"خاموشی سے سر پہ ہاتھ رکھ کر باہر آجاؤ —— ورنہ یہیں اندر ہی بھون ڈالے جاؤ گے" —— چند لمحوں بعد تہہ خانے کے اس خفیہ راستے کے دہانے سے ایک چیختی ہوئی کرخت آواز سنائی دی اور ان سب نے طویل سانس لئے۔ وہ واقعی چوہوں کی طرح گھیر لئے گئے تھے۔

"چلو بھئی! —— اب اور کیا ہو سکتا ہے" —— خاور نے کہا اور پھر وہ تہہ خانے کے دہانے کی طرف چل پڑا۔ اس نے دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھے ہوئے تھے۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

کرنل بلاشر پاگلوں کے سے انداز میں ہیلی کاپٹر اڑاتا ہوا طرابلس کی طرف بڑھا اور پھر اسے دور سے اس کی مطلوبہ جیپ جاتی ہوئی نظر آئی تو ایک لمحے کے لیے تو اسے خیال آیا کہ وہ ہیلی کاپٹر کو براہ راست جیپ سے ٹکرا کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ان افراد کا خاتمہ کر دے۔ لیکن ظاہر ہے ایسا صرف خیال ہی تھا ورنہ اس کی اپنی لاش کا بھی پتہ نہ چلتا۔ اس نے ہیلی کاپٹر کی بلندی کم کر کے جیپ کو رکنے پر مجبور کرنا شروع کر دیا۔ اور پھر جیپ رک بھی گئی لیکن اسی لمحے اسے خیال آیا کہ اس سے بڑی حماقت ہو گئی ہے۔ جبکہ وہ خود گولی مار چکا تھا اور جوش میں اسے قطعاً ہرمن یا دوسرے مسلح افراد کو ساتھ لے کر چلنے کا خیال بھی نہ رہا تھا اور اب اسے خیال آیا تھا کہ اگر یہ واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں تو پھر ان پر اکیلا اس کا قابو پانا بے حد مشکل ہے اور ہو سکتا ہے وہ کسی گن یا بم کے ذریعے

ہیلی کاپٹر ہی اڑا دیں۔ چنانچہ دوسرے لمحے اس نے ہیلی کاپٹر کو تیزی سے بلندی پر لے جانا شروع کر دیا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے اسے اوپر اٹھا لے گیا اور جب اس کے خیال کے مطابق اس کا ہیلی کاپٹر گن رینج سے باہر ہو چکا تھا تو اس نے ہیلی کاپٹر فضا میں معلق کیا اور پھر ٹرانسمیٹر پر ایک فریکوینسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔

"ہیلو۔ ہیلو ۔ کرنل بلاشر کالنگ۔ اوور" ——— کرنل بلاشر ٹرانسمیٹر آن کرتے ہی زور سے چیخا۔

"یس ——— مارجر اٹنڈنگ۔ اوور" ——— دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"مارجر ا ——— میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے گروپ کو ٹریس کر لیا ہے ——— وہ طرابلس سے اسی کلومیٹر پہلے مارکانہ قصبے کے نزدیک سڑک پر موجود ہیں ——— ان کی تعداد چار ہے اور میں نے ہیلی کاپٹر کی مدد سے انہیں روک رکھا ہے ——— تم سارے ساتھیوں کو لے کر ہیلی کاپٹروں پر پہنچو ——— جلدی آؤ ——— فوراً پہنچو ——— میں ان کی نگرانی کر رہا ہوں۔ اوور" ——— کرنل بلاشر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر ——— ہم پہنچ رہے ہیں سر ——— اوور" ——— مارجر نے کہا۔

"پوری طرح مسلح ہو کر آنا فوراً۔ اوور" ——— کرنل بلاشر نے تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی ——— "اوور اینڈ آل" ——— کہہ کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسی لمحے وہ نیچے دیکھ کر چونک پڑا کہ جیپ سڑک کراس کر کے ریت کے ٹیلوں میں داخل ہو رہی تھی۔

"اوہ ——— تو یہ اب یہاں ریت میں چھپنا چاہتے ہیں۔ لیکن یہ

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

مجھ سے بچ کر کہاں جا سکیں گے"۔۔۔۔۔۔ کرنل بلاشر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ہیلی کاپٹر کو آگے بڑھا دیا۔

تھوڑی دیر بعد ہی جیپ رک گئی اور اس میں موجود چاروں آدمی تھیلے اٹھائے باہر نکلے اور ریت پر آگے دوڑنے لگے۔

"تم جہاں بھی جاؤ۔۔۔۔۔۔ میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں۔۔۔۔۔۔ کاش! میں کسی مشین گن بردار کو ساتھ لے آتا"۔۔۔۔۔۔ کرنل بلاشر نے دانت پیستے ہوئے کہا لیکن پھر وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ وہ ایک بار پھر جیپ میں سوار ہو رہے تھے اور جیپ آگے بڑھ گئی۔

"اب یہ مارکانہ قصبے میں جا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔ شاید یہ سمجھ کر کہ وہاں موجود عرب ان کا ساتھ دیں گے۔۔۔۔۔۔ لیکن میں پورا قصبہ ہی تباہ کر دوں گا"۔۔۔۔۔۔ کرنل بلاشر نے ایک بار پھر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور آؤٹ آف گن رینج رہ کر مسلسل ان کے ساتھ آگے بڑھ رہا تھا اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد جیپ قصبے میں جا کر رک گئی۔ وہاں موجود عربوں نے چند لمحے ان سے باتیں کیں اور پھر وہ انہیں اپنے ساتھ لے کر ایک مکان میں داخل ہو گئے۔ کرنل بلاشر نے ہونٹ بھینچ لئے اب اسے مارجر کا انتظار تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد تین ہیلی کاپٹر دور سے اسے اپنی طرف آتے دکھائی دیئے اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر پر کال آ گئی۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔۔۔۔ مارجر کالنگ باس۔ اوور"۔۔۔۔۔۔ ٹرانسمیٹر سے مارجر کی آواز سنائی دی۔

"یس۔۔۔ کرنل بلاشر اٹنڈنگ یو۔۔۔۔۔۔ میں مارکانہ قصبے کے اوپر موجود ہوں۔۔۔۔۔۔ گروپ کو مقامی عربوں نے ایک مکان میں چھپا دیا ہے۔۔۔۔۔۔ جلدی پہنچو۔ اوور"۔۔۔۔۔۔ کرنل بلاشر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر۔۔۔۔۔۔ ویسے سر فکر کی کوئی بات نہیں۔۔۔۔۔۔ مارکانہ قصبے کا سردار الوجیش ہمارا آدمی ہے۔ وہ فلسطینیوں کے خلاف ہماری مخبری کرتا ہے۔ اوور"۔۔۔۔۔۔ مارجر کی آواز سنائی دی اور اس کی بات سن کر کرنل بلاشر کا چہرہ کھل اٹھا۔ تھوڑی دیر بعد چاروں ہیلی کاپٹر اس کے قریب آ گئے۔

"باس!۔۔۔ قصبے کے قریب لینڈ کر لیا جائے۔۔۔۔۔۔ الوجیش مجھے دیکھ کر فوراً مدد کو آ جائے گا۔ اوور"۔۔۔۔۔۔ مارجر نے کہا اور پھر کرنل بلاشر نے سر ہلاتے ہوئے باقی ہیلی کاپٹروں کے ساتھ ہی اپنا ہیلی کاپٹر قصبے کے قریب اتارنا شروع کر دیا۔

مارجر اپنے ساتھ تین ہیلی کاپٹروں میں دس مسلح افراد لے کر آیا تھا۔ ان کے ہیلی کاپٹر اترتے ہی قصبے سے ایک عرب دوڑتا ہوا ان کی طرف آیا۔

"او جناب آپ!۔۔۔۔۔۔ آیئے جناب!۔۔۔۔۔۔ میں نے ان لوگوں کو غیر مسلح کر کے تہہ خانے میں بند کر دیا ہے"۔۔۔۔۔۔ آنے والے نے انتہائی خوشامدانہ انداز میں مارجر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ الوجیش ہے باس!۔۔۔۔۔۔ ہمارا آدمی اور اس قصبے کا سردار"۔۔۔۔۔۔ مارجر نے اس کا تعارف کراتے ہوئے کرنل بلاشر سے کہا اور کرنل بلاشر نے سر ہلا دیا۔

"یہ وائٹ سٹار کے چیف کرنل بلاشر ہیں الوجیش!۔۔۔۔۔۔ تمہاری اس کارکردگی پر تمہیں بڑا انعام ملے گا"۔۔۔۔۔۔ مارجر نے کرنل بلاشر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"بالکل ملے گا ـــــ ہم اپنے دوستوں کو ہمیشہ خوش رکھتے ہیں ـــــ جاؤ مارجر! ـــ ان لوگوں کو گرفتار کر کے لے آؤ" ـــــ کرنل بلاشر نے تیز لہجے میں کہا اور مارجر اپنے ساتھیوں کو ساتھ آنے کا اشارہ کر کے الوجیش کے ساتھ دوڑتا ہوا سامنے موجود مکان کی طرف بڑھ گیا۔

کرنل بلاشر کا چہرہ یہ سوچ کر ہی کھلا جا رہا تھا کہ جب وہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو گرفتار کر کے وزیر اعظم کی خدمت میں پیش کرے گا تو اس کی فوقیت کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک دونوں پر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قائم ہو جائے گی۔

تھوڑی دیر بعد اس نے مکان سے ان چار قیدیوں کو سروں پر ہاتھ رکھے باہر نکلتے دیکھا۔ اس کے پیچھے مارجر اور اس کے مسلح ساتھی تھے جبکہ وہ عرب سردار بھی فاتحانہ انداز میں ساتھ چلتا ہوا آ رہا تھا۔

"ہا ـ ہا ـ ہا ـــ تو یہ ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس ـــــ جس سے کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک دونوں مجھے ڈراتے رہتے تھے ـــ ہا ـ ہا ـــ یہ ہیں وہ لوگ ـــ جن کو ان دونوں نے مافوق الفطرت بنا رکھا تھا ـــ یہ مجبور اور بے بس لوگ ـــ ہا ـــ ہا ـــ ہا" کرنل بلاشر نے ہذیانی انداز میں قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔

"بلاؤ ـــ بلاؤ ـــ کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک کو ـــــ بلاؤ ان دونوں کو تاکہ وہ خود دیکھ سکیں کہ کرنل بلاشر کے سامنے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی کیا حیثیت ہے ـــــ بلاؤ انہیں ـــ ہا ـ ہا ـ ہا" کرنل بلاشر نے اس طرح ہذیانی انداز میں قہقہہ لگاتے اور چیختے ہوئے کہا جیسے واقعی اس کا ذہن پلٹ گیا ہو۔

"باس! ـــ کیا حکم ہے۔ انہیں گولی نہ مار دی جائے ـــ پھر ان کی لاشیں آسانی سے چلی جائیں گی" ـــــ مارجر نے مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـ ہاں ضرور ـــ لاشیں ـــ ہا ـ ہا ـ ہا ـ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی لاشیں ـــ ہا ـ ہا ـ ہا ـــ ٹھیک ہے ـــ گولیوں سے چھلنی کر دو انہیں" ـــــ کرنل بلاشر نے قہقہے لگاتے ہوئے اسی طرح ہذیانی انداز میں کہا اور وہ اس طرح سامنے سروں پر ہاتھ رکھے خاور اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا جیسے وہ انسان کی بجائے کوئی حقیر کیڑے مکوڑے ہوں۔ حشرات الارض۔

"فائر ـــ گولی مار دو ـــ فائر" ـــــ یکلخت کرنل بلاشر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی فضا مشین گنوں کی آوازوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھی۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک ہیلی کاپٹر سے اتر کر تیز تیز قدم اٹھاتے سامنے کھڑے تین قیدیوں کی طرف بڑھنے لگے۔ ان تینوں نے جس طرح قصبے میں تباہی برپا کر کے ہیلی کاپٹر اڑایا تھا اور پھر ہیلی کاپٹر کو تباہ کر کے خود غائب ہو گئے تھے اس سے کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک کو سو فیصد یقین ہو گیا تھا کہ یہ لازماً عمران اور اس کے ساتھی ہیں اور اگر وہ ٹرانسمیٹر پر حیفہ میں موجود ھاک ہائی سٹیشن کو یہ حکم نہ دیتے کہ ھاک آئی کی مدد سے صحرا میں موجود ان افراد کا کھوج نکالا جائے اور ان کی نگرانی کی جائے۔ تو شاید یہ انہیں کسی صورت بھی اس وسیع و عریض ریگستان میں دستیاب نہ ہو سکتے تھے اور پھر جب ھاک آئی نے انہیں ٹریس کر لیا تو کرنل ڈیوڈ نے ٹرانسمیٹر پر ہی حیفہ میں موجود فوجی چھاؤنی کے کمانڈر کو ہیلی کاپٹروں پر مسلح افراد بھیجنے اور انہیں گرفتار کرنے کا حکم دیا۔ ساتھ ہی اس نے ھاک آئی کے آپریٹر سے بھی کہہ دیا کہ وہ کمانڈر کو ٹرانسمیٹر پر ان کی موجودگی

کی باقاعدہ اطلاع دیتا رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ کرنل ڈیوڈ نے سابقہ تجربات کی بنا پر کمانڈر کو خاص طور پر حکم دیا تھا کہ ہیلی کاپٹروں کو مسلح فوجیوں کے اترنے کے بعد واپس فضا میں اٹھا لیا جائے ورنہ یہ لوگ لازماً کوئی اور ہیلی کاپٹر اغوا کر کے نکل جائیں گے اور یہ ساری ہدایات انہوں نے نخلستان لیلیٰ میں ٹرانسمیٹر پر دی تھیں۔ ٹرانسمیٹر ایک خفیہ اڈے میں موجود تھا جو تباہ ہونے سے بچ گیا تھا اگر یہ ٹرانسمیٹر تباہ ہو جاتا تو پھر واقعی کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک کے پاس سر پیٹنے اور بال نوچنے کے اور کوئی چارہ نہ رہتا تھا۔ کمانڈر نے مشن پر جاتے ہوئے ان کی ہدایت کے مطابق ایک تیز رفتار ہیلی کاپٹر نخلستان لیلیٰ بھی بھیج دیا تھا اور اب کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک اسی ہیلی کاپٹر کے ذریعے اس جگہ پہنچ گئے تھے جہاں یہ تینوں قیدی مسلح فوجیوں کے گھیرے میں کھڑے ہوتے نظر آ رہے تھے کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک کے چہروں پر بھرپور فتح کی تیز چمک موجود تھی۔

"ہونہہ! —— تو آخر تم گھیرے میں آ ہی گئے عمران" —— کرنل ڈیوڈ نے غور سے سامنے کھڑے ایک نوجوان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا جس کے متعلق اس کا اندازہ تھا کہ یہی عمران ہو سکتا ہے۔

"کیوں یعقوب! —— کیا واقعی میرا نام عمران ہے —— ویسے نام خوبصورت ہے —— کیا خیال ہے رکھ لوں" —— سامنے کھڑے نوجوان نے اپنے ایک ساتھی کی طرف گردن موڑ کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم شاید سوچ رہے ہو کہ اس طرح کی باتیں کر کے ہم سے بچ جاؤ گے —— نہیں —— اب تمہارے بچ نکلنے کا کوئی سکوپ باقی نہیں رہا" کرنل ڈیوڈ نے بھیڑیئے کی طرح دانت نکوستے ہوئے کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"ظاہر ہے ___ نہتے فلسطینی مجاہدوں کو بے بس کرنے اور پھر انہیں گولیوں کا نشانہ بنانا اسرائیلی فوجیوں کے نزدیک بہت بڑے کارنامے کی حیثیت رکھتا ہے ___ لیکن یاد رکھو آفیسر! ___ فلسطین چند افراد کا نام نہیں ہے ___ چند مجاہدوں کو شہید کر کے تم فلسطینی جدوجہد کو ختم نہیں کر سکتے" ___ اس نوجوان نے اس بار بڑے پرجوش لہجے میں کہا۔ اس کی آنکھوں میں واقعی مجاہدوں جیسی چمک ابھر آئی تھی۔

"بکواس مت کرو ___ تم عمران ہو عمران ___ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے عمران ___ ہمیں معلوم تھا کہ تم اس بار ادھر سے ہی اسرائیل میں داخل ہو گے ___ اور تم نے دیکھ لیا کہ ہم تمہارے انتظار میں یہاں موجود تھے یہ ٹھیک ہے کہ تم فوری طور پر ہیلی کاپٹر لے کر نخلستان بیلی سے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے تھے ___ لیکن کیا تم نے جی۔ پی فائیو اور ریڈ آرمی کو اتنا بے بس سمجھ رکھا تھا ___ دیکھو! ہمارے ہاتھ کس طرح تمہاری گردنوں تک پہنچ چکے ہیں" ___ کرنل ڈیوڈ نے غصے سے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"کرنل ڈیوڈ! ___ میرے خیال میں انہیں زیادہ دیر زندہ نہیں رکھنا چاہئے ___ انہیں گولیوں سے اڑا دیتے ہیں ___ بعد میں لاشوں کا میک اپ چیک ہوتا رہے گا" ___ کرنل فرانک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں کرنل فرانک! ___ میں انہیں زندہ وزیر اعظم اور صدر کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں زندہ ___ تاکہ انہیں یقین آ جائے کہ جی۔ پی فائیو اور ریڈ آرمی، وائٹ سٹار سے زیادہ طاقتور تنظیمیں ہیں" ___ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے کہ یہ پھر پہلے کی طرح فرار ہو جانے میں کامیاب ہو

جائیں" ___ کرنل فرانک نے کہا۔

"کمانڈر" ___ کرنل ڈیوڈ نے کرنل فرانک کی بات کا جواب دینے کی بجائے ساتھ کھڑے ایک فوجی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس کرنل" ___ کمانڈر نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا یہ یہاں سے فرار ہو سکتے ہیں" ___ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"فرار ___ وہ کیسے جناب! ___ ان کے ہاتھوں میں ڈبل لاک کلپ ہتھکڑیاں ہیں ___ یہ کیسے فرار ہو سکتے ہیں" ___ کمانڈر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے ___ انہیں اپنے ہیلی کاپٹر میں سوار کرو ___ اور مکمل حفاظت کے ساتھ جیفلے چلو فوجی چھاؤنی میں ___ وہاں پہلے ان کا میک اپ صاف ہو گا اور پھر وزیر اعظم اور صدر مملکت کو دعوت دی جائے گی کہ وہ وہیں فوجی چھاؤنی میں آ کر انہیں چیک کریں" ___ کرنل ڈیوڈ نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر" ___ کمانڈر نے کہا اور پھر اس نے سپاہیوں کو اشارہ کیا کہ وہ ان تینوں قیدیوں کو بڑے ہیلی کاپٹر میں سوار کریں۔

"میں ایک بار پھر کہہ رہا ہوں کرنل ڈیوڈ! ___ انہیں زندہ مت رکھو ___ پہلے بھی ایسا ہوتا رہا ہے کہ یہ انتہائی حیرت انگیز انداز میں نکل جانے میں کامیاب ہوتے رہے ہیں" ___ کرنل فرانک نے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"فکر نہ کرو کرنل فرانک! ___ اب یہ نہیں بھاگ سکتے ___ میں ان

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

کو پہلے اصل صورتوں میں لانا چاہتا ہوں ــــ تاکہ مکمل یقین ہو جائے کہ یہ واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہیں" ــــ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"کیا مطلب ـــ کیا تمہیں شک ہے" ــــ ؟ کرنل فرانک نے ہیلی کاپٹر میں سوار ہوتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــ دراصل جس طرح آسانی سے یہ پکڑے گئے ہیں اور جس طرح اطمینان سے یہ ہمارے سامنے کھڑے تھے اس نے مجھے شک میں مبتلا کر دیا ہے ـــ عمران کا ذہن شیطان کا کارخانہ ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے ان تین غیر متعلق افراد کو سامنے لا کر ہماری توجہ اس طرف مبذول کر دی ہو اور ہم انہیں گولیاں مار کر مطمئن ہو جائیں کہ واقعی یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں ـــ تمہیں معلوم ہے کہ آنے سے پہلے میں نے نخلستان لیلی میں پہنچ جانے والے اپنے ساتھیوں سے کہا تھا کہ وہ پہلے کی طرح چوکنے رہیں یہ حکم دینے کا میرا اصل مقصد بھی یہی تھا" ــــ کرنل ڈیوڈ نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ـــ واقعی ایسا بھی ہو سکتا ہے ـــ تم واقعی بہت دُور کی سوچتے ہو کرنل ڈیوڈ" ــــ کرنل فرانک نے جو پائلٹ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"فرض کرو یہ عمران اور اس کے ساتھی نہ ہوں اور ہم انہیں ہلاک کر دیں ـــ اور پھر میک اپ صاف کرنے کے بعد اس بات کا پتہ چلے تو سوچو کہ ہم کس قدر اندھیرے میں رہ جائیں گے ـــ اب اگر میک اپ صاف کرنے کے بعد یہ عمران اور اس کے ساتھی نکلے تو ہمارا مشن مکمل ہو گیا۔ ورنہ دوسری صورت میں ہم ان پر تشدد کر کے عمران کے آئندہ پروگرام

کا پتہ چلا لیں گے" ــــ کرنل ڈیوڈ نے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"گڈ ـــ مجھے اعتراف ہے کرنل ـــ کہ تم مجھ سے زیادہ ہی دُور اندیش ہو ـــ مجھے تو بس یہی خطرہ تھا کہ یہ لوگ کوئی چکر چلا کر نکل نہ جائیں" ــــ کرنل فرانک نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ـــ یہ لوگ بہرحال انسان ہیں کوئی جن بھوت نہیں ہیں اور اس قدر مسلح فوجیوں کے پہرے سے ان کا زندہ نکل جانا ہی ناممکن ہے ـــ دوسری بات یہ کہ جیفہ کی فوجی چھاؤنی میں پہنچنے کے بعد ان کے نکلنے کا ذرا برابر بھی سکوپ باقی نہ رہے گا" ــــ کرنل ڈیوڈ نے کہا اور کرنل فرانک نے سر ہلا دیا۔ اس کا ہیلی کاپٹر باقی ہیلی کاپٹروں کے ساتھ اڑتا ہوا جیفہ میں موجود فوجی چھاؤنی کی طرف تیزی سے بڑھتا جا رہا تھا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

خاور اور اس کے ساتھی ہونٹ بھینچے سامنے کھڑے کرنل بلاشر کو زہریلی انداز میں قہقہے لگاتے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مذاق اڑاتے دیکھ رہے تھے اس کے قہقہوں اور الفاظ نے ان کے جسموں میں دوڑنے والے خون کو لاوے میں تبدیل کر دیا تھا اور پھر جیسے ہی کرنل بلاشر نے ان کے خاتمے کا حکم جاری کیا ان کے ذہنوں میں دھماکے سے ہوئے اور دوسرے لمحے جیسے وہ اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھے۔ اس وقت پوزیشن یہ تھی کہ ان سے ذرا ہٹ کر پیچھے دس مسلح افراد موجود تھے جب کہ ان کے دائیں طرف وہ آدمی کھڑا تھا جسے کرنل بلاشر مارجر کے نام سے پکار رہا تھا اور بائیں طرف قبیلے کا سردار ابوجیش کھڑا ہوا تھا۔ ابوجیش کے متعلق اب انہیں یقین ہو گیا تھا کہ یہ یہودیوں سے ملا ہوا ہے۔ اس لئے جیسے ہی کرنل بلاشر نے فائر کا لفظ کہا، وہ چاروں ہی یکلخت فضا میں کسی چھلاوے کی طرح اچھلے اور دوسرے لمحے الٹی قلابازی کھا کر وہ فضا میں اڑتے ہوئے ان مسلح افراد کے عقب میں

جا پہنچے۔ اس طرح وہ ان مسلح افراد کی طرف چلائی گئیں مشین گنوں کی گولیوں سے بالکل بال بال بچے اور پھر اس سے پہلے کہ مشین گن بردار تیزی سے گھومتے، ان چاروں کے ہاتھوں میں آجانے والے ریوالوروں نے گولیاں اگلیں اور وہ فائر کرنے کے ساتھ ہی بجلی کی سی تیزی سے خود بھی ان افراد کی طرف دوڑ پڑے اور انہوں نے ایک ایک آدمی کو جھپٹ کر اپنے سینوں کے سامنے کر لیا۔ اس طرح دوسرے افراد کی طرف سے چلنے والی گولیاں ان کے اپنے ساتھیوں کے سینوں پر پڑیں۔ ریوالوروں اور مشین گنوں سے نکلنے والی گولیوں سے چند لمحوں تک وہ جگہ اس طرح معلوم ہو رہی تھی جیسے خوفناک میدان جنگ ہو۔ ریوالوروں سے نکلنے والی گولیوں نے پہلے ہی حملے میں مارجر۔ ابوجیش اور دو مشین گن برداروں کا خاتمہ کر دیا تھا۔ دوسرے راؤنڈ میں ان کے وہ چاروں آدمی ہلاک ہوئے تھے جنہیں ان چاروں نے اپنے سینوں کے سامنے رکھ لیا تھا اور اس کے بعد چند ہی لمحوں میں ان کے ریوالوروں نے باقی چار کا بھی صفایا کر دیا۔

اس سارے آپریشن میں شاید صرف دس بارہ سیکنڈ ہی صرف ہوئے ہوں گے البتہ نعمانی کے بازو اور چوہان کی ران کا گوشت بھی گولیوں سے چھٹ چکا تھا۔

کرنل بلاشر ـــــ یکلخت خاور کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس نے اپنے سینے سے لگے ہوئے مسلح فوجی کی لاش کو دھکیلا اور بجلی کی سی تیزی سے جھک کر ایک مشین گن اٹھالی اور سامنے کھڑے جیلی کاپٹر کے پیچھے کھڑے ہوئے جیلی کاپٹر کی طرف بھاگ پڑا۔ کرنل بلاشر نے واقعی

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

حیرت انگیز پھرتی کا مظاہرہ کیا تھا۔ چند لمحوں میں وہ بجلی کی سی تیزی سے اپنے ہیلی کاپٹر کے نیچے سے گذر کر اس کے پیچھے کھڑے ہوئے مارجر کے ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑ گیا تھا۔ اس طرح اس کا اپنا ہیلی کاپٹر سامنے آجانے کی وجہ سے وہ فوری طور پر گولیوں کی بوچھاڑ سے بچ نکلا تھا اور جب خاور چیخا تھا تو اس وقت کرنل بلاشر اپنے ہیلی کاپٹر کے نیچے سے نکل کر دوسری طرف دوڑتا نظر آرہا تھا۔ لیکن خاور کے مشین گن جھپٹنے اور پھر دوڑ کر اس ہیلی کاپٹر کے نیچے سے نکل کر دوسری طرف پہنچنے سے پہلے ہی وہ ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو گیا۔ خاور نے مشین گن کا رخ ہیلی کاپٹر کی طرف کر کے فائر کھول دیا لیکن مشین گن سے ٹرچ ٹرچ کی آواز نکلی اور خاور نے چونک کر میگزین کی طرف دیکھا اور پھر ہونٹ چباتے ہوئے اس نے میگزین کے نچلے حصے پر زور سے ہاتھ مارا اور مشین گن نیچے گرنے سے میگزین جو ڈھیلا ہو چکا تھا دوبارہ فٹ ہو گیا۔ اور اس بار مشین گن سے گولیوں کی بوچھاڑ تو ضرور نکلی لیکن اتنی مہلت تیزی سے اوپر اٹھنے والے ہیلی کاپٹر کے لئے کافی ثابت ہوئی اور دوسری بار گولیاں چلتے وقت وہ فائرنگ رینج سے باہر نکل چکا تھا۔

حقیقت میں جس قدر غصہ خاور کو کرنل بلاشر کے اس طرح نکل جانے پر آیا تھا اتنا غصہ شاید پہلے اسے زندگی بھر نہ آیا تھا۔

"کیا ہوا — نکل گیا"۔ — صدیقی نے دوڑ کر اس کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"ہاں! — گن کا میگزین ڈھیلا ہو گیا تھا اس لئے فائرنگ نہیں ہو سکی"۔ — خاور نے غصیلے انداز میں گن کو ریت پر پھینکتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ ابھی تو ابتدا ہے خاور — آؤ نعمانی اور چوہان دونوں زخمی ہیں" — صدیقی نے کہا اور واپس دوڑ پڑا۔

خاور بھی نعمانی اور چوہان کے زخمی ہونے کا سن کر سب کچھ بھول بھال کر واپس پلٹ پڑا۔

چوہان زمین پر بیٹھا ہوا تھا جب کہ نعمانی نے اپنا ایک ہاتھ دوسرے بازو پر سختی سے جمایا ہوا تھا تاکہ مزید خون نہ بہہ سکے۔ ریت پر مارجر۔ ابو جیش اور اس کے دس مسلح ساتھیوں کی لاشیں بکھری پڑی تھیں۔

"باقی لوگ سامنے نہیں آئے — میرے خیال میں ابو جیش ہی غدار تھا — آؤ جلدی کرو۔ ورنہ کرنل بلاشر بھرپور مدد لے آئے گا۔ جلدی کرو" — خاور نے تیز لہجے میں نعمانی سے کہا اور ایک بار پھر اس نے ایک طرف پڑی مشین گن اٹھائی اور مکانوں کی طرف دوڑ پڑا۔

اسی لمحے چار پانچ عرب دونوں ہاتھ اٹھائے مکانوں سے نکلے اور اس طرح کھڑے ہو گئے جیسے وہ پناہ طلب کر رہے ہوں۔

"کیا تم بھی ابو جیش کی طرح یہودیوں کے ایجنٹ ہو" — خاور نے مشین گن کا رخ ان کی طرف کرتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"نہیں جناب! — ہمیں افسوس ہے جناب! ہم تو ابو جیش کے بارے میں نہیں جانتے تھے کہ وہ بھی غدار ہو سکتا ہے" — ایک نوجوان عرب نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"تمہارے پاس فرسٹ ایڈ باکس ہے — ہمارے دو ساتھی زخمی ہیں" — خاور نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"ابو جیش کے مکان میں ہے جناب! — میں لے آتا ہوں — ای

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

نوجوان نے کہا اور اسی مکان کی طرف دوڑنے لگا۔ جس کے تہہ خانے میں انہیں پہلے لے جایا گیا تھا۔

خاور مشین گن لئے اس وقت تک وہیں کھڑا رہا جب تک وہ نوجوان فرسٹ ایڈ باکس اٹھائے مکان سے نمودار نہ ہو گیا۔ اس کے پیچھے تین اور عرب بھی تھے جنہوں نے اپنے ہاتھوں میں خاور اور اس کے ساتھیوں کے سامان کے تھیلے پکڑے ہوئے تھے۔

خاور کے کہنے پر صدیقی نے ایک طرف ہٹ کر مشین گن سے انہیں کور کئے رکھا اور خاور نے فرسٹ ایڈ باکس کی مدد سے چوہان اور نعمانی کے زخموں کی بینڈیج کر دی۔ گولیوں نے صرف گوشت پھاڑا تھا۔ اس لئے نہ ہی ہڈی ٹوٹی تھی اور نہ ہی زخم زیادہ گہرے تھے۔ یہ زخم بھی شاید اس لئے آ گئے تھے کہ ان دونوں کے جسموں کے یہ حصے سینے سے لگے ہوئے افراد کے جسموں سے ذرا سا باہر نکل آئے تھے۔

"آپ نے کہاں جانا ہے جناب!" ۔۔۔ ؟ اسی نوجوان عرب نے خاور سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ظاہر ہے ہم طرابلس ہی جا سکتے ہیں یہاں سے ۔۔۔ اور کہاں جا سکتے ہیں" ۔۔۔ خاور نے چونک کر کہا۔

"جناب! ۔۔۔ اگر آپ اس ہیلی کاپٹر پر گئے تو آپ کو پکڑ لیا جائے گا۔ طرابلس میں بھی یہودیوں کا بہت بڑا اڈہ موجود ہے ۔۔۔ اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو ایک اور راستے سے طرابلس پہنچا سکتا ہوں" ۔۔۔ نوجوان نے کہا۔

"کس راستے سے" ۔۔۔ ؟ خاور نے چونک کر پوچھا۔

"آپ میرے ساتھ ذرا ادھر آیئے" ۔۔۔ نوجوان نے ایک سائیڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور خاور اس کے ساتھ ایک طرف چلا گیا۔

"جناب! ۔۔۔ میرا نام ھانی ہے اور میں فلسطینی تنظیم کا نمائندہ ہوں۔ میں ابو فندر کو بھی جانتا ہوں جس کا نام آپ نے ابو جیبش کے سامنے لیا تھا۔ میں ایک خصوصی مشن کے لئے کل یہاں پہنچا ہوں۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ ابو جیبش غدار ہو گا کیونکہ ابو جیبش پہلے یہودیوں کی مخبری نہیں کرتا رہا ہے اور یہ باقی سارے عرب مقامی ہیں۔ ان کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ اس لئے میں آپ کو علیحدہ لے آیا ہوں تاکہ جو کچھ میں آپ کو بتاؤں وہ یہ بعد میں کرنل بلاشر اور اس کے ساتھیوں کو نہ بتا دیں ۔۔۔ میں نے کرنل بلاشر کی باتیں سن لی ہیں آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں اور آپ کی مدد ہم پر فرض ہے" ۔۔۔ ھانی نے جلدی جلدی کہنا شروع کیا۔

"لیکن تم وہ راستہ بتا رہے تھے طرابلس پہنچنے والا" ۔۔۔ خاور نے اکتائے ہوئے انداز میں کہا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ان کا ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔

"جناب! ۔۔۔ یہاں سے مشرق کی طرف تقریباً دس کلومیٹر دور ہمارا ایک خفیہ اڈہ ہے۔ آپ میرے ساتھ وہاں چلیں ۔۔۔ یہ اڈہ پاشیرو سے طرابلس جانے والے قافلوں کے راستے پر پڑتا ہے۔ وہاں پہنچنے کے بعد آپ کسی بھی قافلے میں شامل ہو کر آسانی سے طرابلس پہنچ سکتے ہیں۔ ورنہ کرنل بلاشر اور اس کی تنظیم وائٹ سٹار انتہائی طاقتور ہے اور اس نے پورے طرابلس اور ارد گرد کے علاقے کی مکمل ناکہ بندی کر لینی ہے"۔ ھانی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"لیکن یہ لوگ ہمارے پیچھے اس اڈے تک نہ پہنچ جائیں گے" ——— ؟ خاور نے کہا۔

"نہیں جناب! ——— ہم جیپ میں پہلے شمال کی طرف جائیں گے ادھر بیس کلومیٹر پر ایک اور قصبہ ہے۔ لیکن ہم راستے میں جیپ چھوڑ کر مڑ جائیں گے اور اڈے تک آسانی سے پہنچ جائیں گے ——— یہ لوگ ظاہر ہے یہی سمجھیں گے کہ ہم اس قصبے کی طرف گئے ہیں اور پھر جیپ تک یہ پہنچیں گے اس کے بعد یہ ہمارا پتہ نہ پا سکیں گے" ——— حالی نے کہا۔

"گڈ ——— ٹھیک ہے آؤ" ——— خاور نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب حالی سمیت جیپ میں سوار ہو گئے۔ لیکن اب ڈرائیونگ سیٹ پر حالی بیٹھا ہوا تھا۔

"ٹھہرو ——— ان تین ہیلی کاپٹروں کو بھی تباہ ہونا چاہیے" ——— خاور نے کہا اور سامان سے اس نے کیپسول میزائل گن نکالی اور چند لمحوں بعد یکے بعد دیگرے تین خوفناک دھماکے ہوئے اور تینوں ہیلی کاپٹر شعلوں میں تبدیل ہو گئے اور حالی نے جیپ موڑ کر ریت میں دوڑانی شروع کر دی۔

خاور اور اس کے ساتھی ہونٹ بھینچے بیٹھے ہوئے تھے اور حالی پوری رفتار سے جیپ چلاتا ہوا آگے بڑھتا جا رہا تھا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے تک مسلسل سفر کرنے کے بعد حالی نے جیپ روک دی۔

"بس یہاں سے مڑ کر ہمیں اڈے پر جانا ہوگا۔ ورنہ آگے نکل جانے کی صورت میں ہمیں طویل چکر کاٹنا پڑے گا" ——— حالی نے جیپ سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور خاور اور اس کے ساتھی بھی نیچے اتر آئے چوہان کی ران زخمی تھی اس لئے وہ چل نہ سکتا تھا۔ خاور نے چوہان کے انکار کے باوجود اسے اپنے کاندھے پر اٹھا لیا اور پھر وہ سب تیزی سے ریت پر چلنے لگے۔

اسی لمحے انہیں دور سے آسمان پر شور سا محسوس ہوا اور وہ سب چونک کر ادھر دیکھنے لگے۔ چند لمحوں بعد فضا میں بیس کے قریب جنگی ہیلی کاپٹر تیزی سے قصبے کی طرف آتے دکھائی دیئے وہ طرابلس کی طرف سے آ رہے تھے۔

"چھپ جاؤ ——— کسی ٹیلے کے پیچھے چھپ جاؤ ——— یہ لوگ لازماً ہمیں ٹریس کرنے کی کوشش کریں گے" ——— خاور نے چیختے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ جب تک یہ قصبے سے صورت حال کا پتہ نہ کر لیں ہمیں تلاش نہ کریں گے ——— ہمیں اور زیادہ تیزی سے دور نکل جانا چاہیے" ——— صدیقی نے کہا اور پھر واقعی انہوں نے ہیلی کاپٹروں کو قصبے کے قریب اترنے کی پوزیشن میں دیکھا تو وہ تیزی سے آگے دوڑنے لگے۔ اس بار صدیقی نے چوہان کو اپنی پشت پر اٹھا لیا کیونکہ خاور اب خاصا تھکا ہوا نظر آ رہا تھا۔

"اب کتنی دور ہے اڈہ" ——— ؟ خاور نے حالی سے پوچھا۔

"ابھی کچھ دور ہے جناب" ——— حالی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ——— ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو رہے ہیں" ——— خاور نے قصبے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ ادھر جائیں گے جہاں جیپ موجود ہے" ——— صدیقی نے جواب دیا اور پھر واقعی ہیلی کاپٹروں کا رخ اسی طرف ہو گیا جدھر وہ جیپ چھوڑ کر آئے تھے۔ لیکن ظاہر ہے ہیلی کاپٹر بلندی پر تھے اور بلندی کی وجہ سے وہ انہیں بھی اس ریت میں دوڑتے ہوئے چیک کر سکتے تھے۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"بس جناب! ـــــ وہ سامنے جو ٹیلا نظر آنے لگ گیا ہے بس وہاں تک ہمت کریں۔ پھر ہم محفوظ ہو جائیں گے" ـــــ حالی نے یکدم رُکتے ہوئے کہا اور دُور ایک ٹیلے کی طرف اشارہ کیا۔ لیکن ان میں سے کسی کو بھی یہ سمجھ نہ آئی کہ وہ کس ٹیلے کی بات کر رہا ہے کیونکہ صحرا میں ہر طرف انہیں ٹیلے ہی ٹیلے نظر آ رہے تھے۔

بہرحال وہ مسلسل بھاگتے رہے اور پھر حالی ایک ٹیلے کے پاس جا کر رُک گیا۔ وہ بُری طرح ہانپ رہا تھا۔ خاور اور اس کے ساتھی بھی رُک گئے۔

"یہ ٹیلا ہے" ـــــ حالی نے ہانپتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ ٹیلا تو عام سا ٹیلا ہے" ـــــ خاور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں! یہ دیکھئے" ـــــ حالی نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے ٹیلے کے نچلے حصے کی ایک مخصوص جگہ پر پیر مارا تو خاور اور اس کے ساتھی بُری طرح چونک پڑے۔ کیونکہ حالی کا پیر لگنے سے ایسی آواز سنائی دی تھی جیسے کسی سخت چیز سے اس کا پیر ٹکرایا ہو۔ حالانکہ ریت کے ٹیلے پر پیر لگنے سے تو ظاہر ہے ایسی آواز سنائی نہ دے سکتی تھی۔ اور پھر ان کی آنکھیں یہ دیکھ کر حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کہ وہ سالم ٹیلا کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح اٹھ کر دوسری طرف ریت پر رُک گیا اور اب وہاں ریت کے درمیان پختہ سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔

"یہ ٹیلا ریت کا نہیں ہے" ـــــ خاور اور اس کے سب ساتھیوں نے بیک آواز ہو کر کہا۔

"نہیں جناب! ـــــ یہ مصنوعی ٹیلا ہے۔ آیئے جلدی کریں" ـــــ حالی

نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ اس کے پیچھے سیڑھیاں اُتر کر نیچے پہنچ گئے۔ سیڑھیوں کے اختتام پر حالی نے ایک بار پھر مخصوص انداز میں پیر مارا تو اوپر چھت برابر ہو گئی۔

"حیرت انگیز انتظام ہے ـــــ انتہائی قریب پہنچ کر بھی یہ ٹیلا ہمیں اصل ہی لگتا تھا۔ ریت کا ٹیلا" ـــــ خاور نے کہا۔

"یہ تکنیک ابھی حال ہی میں اپنائی گئی ہے۔ ابھی ایسے ڈیڑھ سو اڈے بنائے گئے ہیں" ـــــ حالی نے کمرے کی ایک ٹھوس دیوار کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ وہ سیڑھیاں اُتر کر جس کمرے میں پہنچے تھے یہ کمرہ ہر طرف سے بالکل بند تھا۔ حالی نے دیوار میں ایک جگہ پر مخصوص انداز میں تین بار ہاتھ مارا تو اچانک کمرے میں تیز روشنی پھیل گئی۔ یہ روشنی صرف ایک لمحے کے لئے چھت سے نکلی اور پھر بجھ گئی۔

"کون ہے" ـــــ ؟ دیوار کے رخنوں میں سے ایک کرخت آواز اُبھری۔

"ہائی ہول نمبر الیون الیون" ـــــ حالی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تمہارے ساتھ کون ہیں ـــــ ؟" دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"یہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہیں جناب! ـــــ قصبہ میں کرنل بلاشر نے ان پر حملہ کر دیا تھا۔ میں انہیں نکال لایا ہوں" ـــــ حالی نے جلدی سے کہا۔

"ان کا انچارج کون ہے" ـــــ ؟ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"خاور ـــــ میں خاور انچارج ہوں" ـــــ خاور نے جلدی سے کہا۔

"تمہارے پاس پاکیشیا سیکرٹ سروس سے تعلق کا کوئی ثبوت ہے" ـــــ ؟ بولنے والے نے پوچھا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"ہم ثبوت ساتھ کیسے رکھ سکتے تھے" ــــــ خاور نے جھنجھلاتے ہوئے انداز میں کہا۔

"پہلے مشن کے دوران تمہارا لیڈر کون تھا" ــــــ ؟ دوسری طرف سے چند لمحوں بعد پوچھا گیا۔

"اوہ! ــــ پہلے لیڈر علی عمران ہوتا تھا لیکن اب وہ دوسرے گروپ میں ہے" ــــ یکلخت خاور نے ایک خیال آتے ہی جواب دیا۔

"تم نے ٹھیک نام بتایا ہے۔ میں دروازہ کھول رہا ہوں" ــــ عمران کا نام سنتے ہی دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت بدل گیا۔

"کمال ہے ــــ عمران کا نام تو کھل جا سم سم جیسا اثر کرتا ہے" ــــ صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا اور سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران صاحب کا نام ہم فلسطینیوں کے لئے جرأت۔ بہادری اور ذہانت کا سمبل بن چکا ہے جناب! ــــ فلسطین کا ایک ایک بچہ اس نام سے واقف ہے" ــــ خاور نے مسکراتے ہوئے کہا اور صدیقی اور دوسرے ساتھیوں نے سر ہلا دیئے۔

اسی لمحے ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں میں ہٹ گئی اور وہاں ایک خلا سا بن گیا۔ دوسری طرف سے ایک سفید داڑھی اور لمبے قد کا عرب نمودار ہوا۔

"آیئے میرے ساتھ" ــــ اس عرب نے مڑتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب خلا کراس کر کے ایک لمبی سرنگ میں داخل ہو گئے۔ سرنگ کے اختتام پر وہ ایک کافی بڑے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے جہاں چار مسلح عرب کھڑے ہوئے تھے۔

"میرا نام بشر ہے اور میں اس اڈے کا انچارج ہوں" ــــ ایک بھاری جسم والے عرب نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور جواب میں خاور نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کرایا۔

"آپ ہمارے لئے بے حد محترم ہیں جناب! ــــ یہاں آپ کو کوئی تکلیف نہ ہو گی" ــــ بشر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ سب وہیں بیٹھ گئے۔

"یہاں ہوا کا خوبصورت انتظام ہے ــــ کیا اس راستے سے ریت نیچے نہیں آتی" ــــ خاور نے مصنوعی چھت کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"جی نہیں! ــــ یہ ہمارے نئی تکنیک کے اڈے ہیں۔ ان اڈوں کی تکنیک ہمیں ایک افریقی ملک سے حاصل ہوئی ہے" ــــ بشر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

انہیں قہوہ پیش کیا گیا جس سے ان سب کے نڈھال جسموں میں تازگی کی لہر سی دوڑ گئی۔

"آپ لوگوں کا مشن کیا ہے" ــــ ؟ بشر نے پوچھا۔

"ہمارا مشن طرابلس پہنچنا ہے اور ہم پہنچ جاتے۔ لیکن درمیان میں کرنل بلاشر ٹپک پڑا" ــــ خاور نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کا ساتھی زخمی ہے اس لئے آپ کو کم از کم دو تین روز تو یہاں رکنا پڑے گا ــــ اس کے بعد بیرونی صورت حال دیکھتے ہوئے ہم آپ کو کسی بھی قافلے کے ساتھ طرابلس پہنچا دیں گے" ــــ بشر نے جواب دیا۔

"یہاں سے طرابلس کتنی دور ہو گا" ــــ ؟ خاور نے پوچھا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"یہاں سے ڈیڑھ سو کلو میٹر ہوگا اور سارا راستہ صحرائی ہے۔" ___ بشر نے جواب دیا اور خاور خاموش ہوگیا۔ جوہان کے زخمی ہو جانے کی وجہ سے وہ خاموش ہوگیا تھا ورنہ شاید وہ اتنے روز یہاں نہ رہتا۔

"تم ایسا کرو کہ آگے بڑھ جاؤ ___ میں ٹھیک ہوتے ہی تمہارے پاس طرابلس پہنچ جاؤں گا ___ ھائی جانا تو ہے ابو فندر کو" ___ جوہان نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"نہیں ___ ہم تمہیں یہاں چھوڑ کر کیسے جا سکتے ہیں ___ آگے نجانے کیسے حالات پیش آئیں" ___ خاور نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جناب! ___ آپ طرابلس کے بڑے اڈے سے مرہم کنجد کیوں نہیں منگوا لیتے ___ اس سے زخم گھنٹوں میں ٹھیک ہو جائے گا" ___ ھائی نے بشر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوہ! ___ تم نے اچھا یاد کرایا ہے ___ مرہم کنجد کے لئے طرابلس جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اتنا تو میرے پاس بھی موجود ہوگا۔ مجھے دراصل اس کا خیال نہیں رہا تھا" ___ بشر نے اچانک چونکتے ہوئے کہا۔

"مرہم کنجد! ___ وہ کیا ہے" ___؟ خاور نے چونک کر پوچھا۔

"جناب! ___ یہ خصوصی مرہم ہے جو زخمی فلسطینیوں کو تیزی سے رو بصحت کرنے کے لئے تیلوں سے تیار کیا گیا ہے اور اس کی خاصی مقدار ہر اڈے پر پہنچائی گئی ہے ___ گذشتہ ماہ طرابلس میں ایک مشن کے دوران خاصے فلسطینی مجاہد زخمی ہو گئے تھے اور انہیں چھپانے کے لئے اس اڈے پر لایا گیا تھا اس لئے مرہم استعمال ہوگیا ___ بہرحال

اتنا تو موجود ہے کہ یہ معمولی سا زخم ٹھیک کر سکے" ___ بشر نے جواب دیا۔

"اب کیا ہم رات کو یہاں سے نکل کر طرابلس پہنچ سکتے ہیں" ___؟ خاور نے پوچھا۔

"آدھی رات کے بعد ایک قافلہ یہاں سے گزرنے والا ہے اس میں آپ کو شامل کیا جا سکتا ہے۔ اس طرح آپ پچھلی رات طرابلس پہنچ جائیں گے" بشر نے جواب دیا۔

"لیکن کرنل بلاشر نے تو طرابلس کی ناکہ بندی کر رکھی ہوگی۔ یہ قافلہ بھی تو چیک ہوگا" ___ صدیقی نے کہا۔

"یہ بہت بڑا قافلہ ہوگا۔ تین سو اونٹوں اور دو ڈھائی سو عربوں پر مشتمل اور سامان سے لدا ہوا۔ اس لئے اتنی تفصیلی چیکنگ نہیں ہو سکتی ___ ھائی کو میں آپ کے ساتھ بھجوا دوں گا۔ قافلے میں ہمارے آدمی بھی ہیں اس لئے آپ بے فکر رہیں" ___ بشر نے کہا اور صدیقی نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

"میں مرہم بھی لے آتا ہوں اور کھانے کا انتظام بھی کرتا ہوں" ___ بشر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا یہاں میک اپ باکس اور عربی لباس وغیرہ مل جائیں گے" ___؟ خاور نے پوچھا۔

"آپ فکر نہ کریں۔ یہاں آپ کو اپنے مطلب کی ہر چیز مل جائے گی" بشر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور وہ سب اطمینان بھرے انداز میں مسکرا دیئے۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

عمران ہیلی کاپٹر میں ہونٹ بھینچے بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے وہیں صحرا میں ہی کلپ ہتھکڑی کا بٹن دبا کر اُسے کھولنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ کھل نہ سکی تھی اور پھر کمانڈر کی زبانی اُسے معلوم ہوا تھا کہ یہ ڈبل کلپ ہتھکڑی ہے اس لئے ظاہر ہے وہ اس طرح نہ کھل سکتی تھی۔ اس میں بٹن پریس کرنے کے بعد چابی کی ضرورت ہوتی تھی اس لئے عمران اُسے نہ کھول سکا تھا اس کے ساتھ ٹائیگر اور یعقوب بیٹھے ہوئے تھے۔ ہیلی کاپٹر میں پائلٹ کے ساتھ وہ کمانڈر اور عمران اور اس کے ساتھیوں کے پیچھے چار مشین گنوں سے مسلح فوجی بیٹھے تھے اس طرح عمران اس بار واقعی بہت بری طرح پھنس گیا تھا اور اُسے معلوم تھا کہ فوجی چھاؤنی میں پہنچنے کے بعد وہ اور زیادہ بے بس ہو جائے گا اور اس کے ساتھ ساتھ وہاں جیسے ہی میک اپ صاف ہوا اور اس کی اصل شکل سامنے آئی تو کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک دونوں نے ایک لمحہ توقف کئے بغیر

اُسے گولیوں سے اُڑا دینا ہے۔ لیکن اب وہ اس صورت حال میں کچھ کر ہی نہ سکتا تھا۔ وہ ابھی بیٹھا یہی سوچ رہا تھا کہ یکلخت اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے اُسے مخصوص انداز میں کندھا مارا تو عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔

"میں حرکت میں آرہا ہوں۔ ورنہ یہ ہمیں مار ڈالیں گے"۔۔۔۔ ٹائیگر نے پاکیشیا کی مقامی زبان میں کہا۔

"اے خاموش بیٹھو"۔۔۔۔ کمانڈر نے مڑ کر ٹائیگر کو ڈانٹتے ہوئے کہا۔ مگر اسی لمحے ٹائیگر یکلخت بجلی کی سی تیزی سے اپنی جگہ سے اُچھلا اور اس نے اپنے بندھے ہوئے بازو پیروں کے نیچے سے نکالے اور اس سے پہلے کہ کوئی اس کی یہ حرکت سمجھتا، اس نے بندھے ہوئے بازو کمانڈر کی گردن میں ڈال کر انہیں پوری قوت سے پیچھے کھینچ لیا۔ کمانڈر کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور عمران نے بھی پلک جھپکنے میں ٹائیگر جیسی حرکت کی لیکن وہ آگے جانے کی بجائے قلابازی کھا کر پیچھے بیٹھے ہوئے چار سپاہیوں کے سروں سے ٹکراتا ہوا عقبی چھوٹے سے حصے میں جا گرا اس طرح ہیلی کاپٹر میں یکلخت عجیب سی گڑبڑ پیدا ہو گئی جو ایک لمحے تک کسی کی سمجھ میں نہ آسکی اور عمران نیچے گرتے ہی تیزی سے اٹھا اور دوسرے لمحے مشین گن کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی پیچھے بیٹھے ہوئے چاروں مسلح سپاہی چیختے ہوئے منہ کے بل نیچے گرتے گئے۔ عمران نے قلابازی کھاتے وقت اپنے بندھے ہوئے ہاتھوں سے ایک مشین گن جھپٹ لی تھی اور یہ اسی مشین گن کا برسٹ تھا جس نے ان چاروں کو ایک لمحے میں بھون ڈالا تھا اور جیسے ہی گولیاں چلیں کمانڈر کے حلق

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

بھی زوردار چیخ نکلی اور ٹائیگر نے اچھل کر دونوں بازو پائلٹ کی گردن
ڈالے اور دوسرے لمحے پائلٹ چیختا ہوا الٹ کر اس کے سر کے اوپر
سے گذر کر پچھلی سیٹ پر اوندھے منہ پڑے ہوئے سپاہیوں پر گرا ہی
تھا کہ عمران کی مشین گن ایک بار پھر تڑتڑائی اور وہ بھی وہیں لوٹ پوٹ ہو
کر رہ گیا۔ ہیلی کاپٹر ایک زوردار جھٹکے سے نیچے گرنے لگا لیکن ٹائیگر نے
سیٹ کے پیچھے سے ہی بندھے ہوئے ہاتھوں سے اس کا کنٹرول سنبھال لیا۔

"اسے آٹو کر دو۔ جلدی" ____ عمران نے چیخ کر کہا اور ٹائیگر نے
دوسرے لمحے میں اس کا آٹو والا بٹن دبا دیا اور اب ہیلی کاپٹر آٹو کنٹرول کے
تحت اڑنے لگا۔

"مڑ جاؤ ____ میں تمہاری ہتھکڑی توڑ دوں۔ جلدی کرو" ____ عمران
نے چیخ کر کہا اور ٹائیگر تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے مشین گن ایک بار
پھر تڑتڑائی اور گولیاں ٹائیگر کی ہتھکڑی کو توڑتی ہوئی پائلٹ کے ساتھ
والی سیٹ کی پشت میں گھس گئیں اور ٹائیگر کے ہاتھ یکلخت آزاد ہو گئے۔
آزاد ہوتے ہی ٹائیگر نے جھپٹ کر ایک سپاہی کے ہاتھ سے چھوٹ
کر نیچے گرنے والی مشین گن اٹھا لی۔

"دھیان رکھنا گولیاں ہیلی کاپٹر کی باڈی یا فرش میں سوراخ نہ کریں۔"
ٹائیگر کو مشین گن جھپٹتے دیکھ کر عمران نے چیخ کر کہا اور ٹائیگر نے سر ہلاتے
ہوئے مشین گن کا رخ ذرا سا بدلا اور پھر ٹریگر دبا دیا۔ گولیاں عمران کے
بندھے ہوئے بازوؤں کے درمیان موجود ہتھکڑی کو توڑتی ہوئی سیٹ
پر اوندھے پڑے ہوئے سپاہیوں کی لاشوں میں گھس گئیں اور عمران
کے ہاتھ آزاد ہو گئے۔ ہاتھ آزاد ہوتے ہی اس نے جمپ لگایا اور

سیدھا پائلٹ سیٹ پر پہنچ گیا۔ اس نے آٹو کنٹرول ہٹا کر ہیلی کاپٹر کا کنٹرول
خود سنبھال لیا۔

یعقوب اس ساری گڑبڑ کے دوران اپنی سیٹ کے نیچے کھسک
کر دبکا رہا تھا اور پھر ٹائیگر نے اس کی ہتھکڑی بھی توڑ ڈالی۔ البتہ اس نے
یہ خیال ضرور رکھا تھا کہ گولیاں سیٹ کے گدے میں ہی دھنس جائیں یہ
سب کچھ صرف چند سیکنڈ میں مکمل ہو گیا۔

اسی لمحے ہیلی کاپٹر کا ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا۔

"ہیلو ہیلو کمانڈر! ____ کرنل ڈیوڈ کالنگ۔ اوور" ____ ٹرانسمیٹر
سے کرنل ڈیوڈ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس کمانڈر اٹنڈنگ۔ اوور" ____ عمران نے ٹرانسمیٹر کا بٹن دباتے
ہوئے کمانڈر کے لہجے میں کہا۔

"یہ تمہارے ہیلی کاپٹر کو کیا ہو گیا تھا۔ اوور" ____ کرنل ڈیوڈ کے
لہجے میں تشویش تھی۔

"کچھ نہیں سر ____ فلنگ راڈ پھنس گیا تھا اب ٹھیک ہو گیا ہے اوور"
عمران نے جواب دیا۔

"اوہ! ____ قیدی تو ٹھیک ہیں ____ کوئی گڑبڑ تو نہیں ہے۔ یہ ہلکے ہلکے
دھماکے کیوں سنائی دیتے ہیں تمہارے ہیلی کاپٹر سے۔ جواب دو۔ اوور"
کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جناب! بتایا تو ہے کہ فلنگ راڈ پھنس گیا تھا ____ اور جب یہ راڈ
پھنس جاتے تو ایسے ہی دھماکے ہوتے ہیں۔ لیکن اب سب او۔ کے
ہے جناب! ____ قیدی تو حرکت بھی نہیں کر سکتے۔ اوور" ____ عمران نے

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

کہا۔ اُسے معلوم تھا کہ کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک اکٹھے ایک ہیلی کاپٹر میں سوار ہیں اور ظاہر ہے انہیں ہیلی کاپٹر کی مشینری پر بہرحال اتنا عبور حاصل نہیں ہو سکتا کہ وہ ایک فرضی نام کو سمجھ سکیں۔ عمران نے جان بوجھ کر نکلنگ راڈ کا نام لیا تھا جو ظاہر ہے ایک فرضی نام تھا اور اسی فرضی نام کی وجہ سے ہی اس نے مشین گن کی گولیوں کے دھماکوں کا جواز بنا لیا تھا۔

"ٹھیک ہے۔ خیال رکھنا۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ دوسری طرف سے کرنل ڈیوڈ نے اس بار مطمئن لہجے میں کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آپ نے کمال کر دیا جناب"۔۔۔ یعقوب کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"یہ کمال ٹائیگر کا ہے۔۔۔ اگر وہ اس طرح کی جرأت نہ کرتا تو شاید یہ کام نہ ہو سکتا"۔۔۔ عمران نے بڑے کھلے دل سے ٹائیگر کی اس جرأت کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا۔

"مجھ سے برداشت نہ ہو سکا تھا۔ اس لئے میں نے سوچا کہ مرنا تو ویسے بھی ہے تو کچھ نہ کچھ کر ہی لیا جائے"۔۔۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے جناب"۔۔۔ یعقوب نے پوچھا۔

"ابھی تو ہم اطمینان سے حیفہ کی چھاؤنی کی طرف بڑھے جا رہے ہیں۔۔۔ بس اس کے بعد یہ ہوگا کہ چھاؤنی پر پہنچتے ہی میں رفتار تیز کر دوں گا اور پھر فوراً ہی حیفہ شہر میں کسی جگہ اُتر جائیں گے۔ اس کے

بعد جو ہو گا دیکھا جائے گا"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"چھاؤنی سے شمال کی طرف ایک سپورٹس گراؤنڈ ہے۔۔۔ آپ ہیلی کاپٹر وہاں اتار دیں تو ہم وہاں سے ایک خفیہ اڈے تک آسانی سے پہنچ سکتے ہیں"۔۔۔ یعقوب نے کہا۔

"کھلے میدان میں تو ہمیں ہیلی کاپٹروں سے چیک کر لیا جائے گا"۔ عمران نے کہا۔

"اس کھلے میدان کے گرد دس دس بارہ بارہ منزلہ کمرشل پلازے ہیں اس لئے فوری چیکنگ نہ ہو سکے گی"۔۔۔ یعقوب نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ حیفہ کی حدود میں داخل ہو گئے اس کے ساتھ اُڑنے والے ہیلی کاپٹر نے اپنا رُخ مغرب کی طرف بدل دیا کیونکہ چھاؤنی حیفہ سے باہر مغربی سائیڈ پر تھی۔

عمران نے بھی ہیلی کاپٹر کا رُخ ان کے ساتھ ہی بدل دیا لیکن اس نے یکلخت رفتار پہلے کی نسبت تیز کر دی اور پھر چند ہی لمحوں میں وہ باقی ہیلی کاپٹروں کو کراس کرتا ہوا آگے بڑھ گیا اور ذرا سا فاصلہ دیتے ہی اس نے یکلخت ہیلی کاپٹر کا رُخ شمال کی طرف موڑا اور ہیلی کاپٹر کی بلندی کم کرنا شروع کر دی۔

اسی لمحے ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز اُبھری لیکن عمران نے اس طرف توجہ ہی نہ دی اور چند لمحوں بعد وہ ایک کمرشل پلازہ کو کراس کرتے ہوئے سپورٹس گراؤنڈ کے ایک کونے میں ہیلی کاپٹر کو نیچے اتارنے لگا

"ہوشیار"۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر جیسے ہی ہیلی کاپٹر کے

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

پیڈز زمین سے لگے، عمران نے پائلٹ دروازہ کھولا اور نیچے چھلانگ لگا دی۔ دوسرے لمحے ٹائیگر اور یعقوب بھی نیچے اتر آئے۔

"ادھر اُدھر گلی میں" ____ یعقوب نے چیختے ہوئے کہا اور وہ تینوں بے تحاشا دوڑتے ہوئے اس کھلی گلی کی طرف بڑھنے لگے۔

ابھی وہ گلی کے سرے پر پہنچے ہی تھے کہ آسمان پر ہیلی کاپٹروں کا شور سنائی دیا۔ لیکن وہ پلک جھپکنے میں گلی میں داخل ہو گئے گلی میں بے تحاشا دوڑتے ہوئے وہ آگے بڑھتے گئے۔ یعقوب ان دونوں سے آگے تھا۔ سڑک کراس کر کے وہ ایک اور گلی میں داخل ہو گئے۔ یہ گلی پہلے کی نسبت تنگ تھی اور آگے مزید تنگ ہوتی جا رہی تھی۔ لیکن آگے ایک اور گلی اُسے کراس کر رہی تھی۔ یعقوب بائیں طرف مڑ گیا۔ اور پھر یہ گلی آگے جا کر کھل گئی۔ گلی کے اختتام پر ایک مکان کے دروازے پر جا کر یعقوب رک گیا۔ اس نے انتہائی تیزی سے تین بار دروازے پر دستک دی۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور یعقوب دروازہ کھولنے والے کو دھکیلتا ہوا اندر داخل ہو گیا۔

"میں یعقوب ہوں۔ ون ہنڈرڈ سکس" ____ یعقوب نے اندر داخل ہوتے ہی چیخ کر کہا اور سامنے کھلے پورچ میں کھڑی نیلے رنگ کی کار کی طرف دوڑ پڑا۔ دروازہ کھولنے والا ایک بوڑھا عرب تھا۔ جو حیرت سے یعقوب اور اس کے ساتھیوں کو اندر آتے دیکھ رہا تھا۔

"جلدی کیجئے عمران صاحب! ____ بیٹھ جائیے۔ ابھی اس سارے علاقے کی ناکہ بندی ہو جائے گی" ____ یعقوب نے ڈرائیونگ سیٹ کی طرف کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا اور عمران اور ٹائیگر دونوں دوڑتے ہوئے

آگے بڑھے اور کار میں بیٹھ گئے۔

یعقوب نے بجلی کی سی تیزی سے کار کو بیک کر کے موڑا اور دوسرے لمحے اس پھاٹک نما کھلے دروازے سے کار کمان سے نکلے ہوئے تیر کی طرح باہر آئی اور قریبی سڑک پر پہنچ کر دائیں طرف آگے بڑھتی چلی گئی۔

"یہ ہماری ایمرجنسی کار ہے اس لئے اس میں چابیاں بھی ہر وقت موجود رہتی ہیں اور اس کی ٹنکی بھی پٹرول سے فل رہتی ہے" ____ یعقوب نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کار کے شیشے کلرڈ تھے۔ اس لئے باہر سے انہیں نہ دیکھا جا سکتا تھا۔

کار سڑک پر دوڑتی ہوئی اگلے چوک سے دائیں طرف مڑ گئی اور پھر کافی آگے جا کر یعقوب نے کار ایک کمرشل پلازہ کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور اس کے وسیع پارکنگ میں موجود دوسری گاڑیوں کے درمیان اُسے روک دیا۔

"آئیے جناب!" ____ یعقوب نے کار بند کر کے نیچے اترتے ہوئے کہا اور پھر وہ ان دونوں کو ساتھ لئے کمرشل پلازہ کے عقبی حصے میں ایک خفیہ راستے سے گزر کر نیچے بنے ہوئے تہہ خانوں میں پہنچ گیا۔ جہاں چار فلسطینی موجود تھے۔

"اوہ یعقوب تم" ____ ان چاروں نے حیرت بھرے انداز میں کہا۔

"یہ پاکیشیا کے علی عمران صاحب اور ان کے ساتھی ٹائیگر ہیں" ____ یعقوب نے ان سے عمران اور ٹائیگر کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ____ اوہ آپ! ____ اوہ ہمیں اطلاع تو مل چکی ہے۔ لیکن

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

ہمیں یہ توقع نہ تھی کہ آپ جیسی عظیم شخصیت بھی یہاں آسکتی ہے۔ میرا نام منظر ہے اور میں اس اڈے کا انچارج ہوں۔ آیئے! تشریف رکھیئے"۔۔۔۔ ایک فلسطینی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو اڈے کی حفاظت اور نگرانی کے احکامات دینے شروع کر دیئے۔

عمران طویل سانس لیتا ہوا ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔ ٹائیگر نے بھی اس کی پیروی کی۔ فی الحال وہ کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک کے ہاتھوں بچ کر نکل آنے میں کامیاب ہو گئے تھے لیکن عمران جانتا تھا کہ اب یہ دونوں پاگل کتوں کی طرح حیفہ کے ایک ایک مکان کی تلاشی لیں گے اس لئے وہ سوچ رہا تھا کہ اُسے بجائے حیفہ میں زیادہ دیر رُکنے کے کسی طرح فوراً حیفہ سے نکل جانا چاہیئے۔ لیکن اُسے یہ بھی معلوم تھا کہ کرنل ڈیوڈ نے اس وقت تک لازماً حیفہ سے باہر نکلنے والے ہر راستے کی کڑی نگرانی شروع کرا دی ہو گی اور اس کا ذہن اس نگرانی کو توڑ کر حیفہ سے نکلنے کی کوئی ترکیب سوچنے میں مصروف تھا۔

"پریشان ہونے کی ضرورت نہیں عمران صاحب!۔۔۔۔ یہاں کوئی نہیں پہنچ سکتا"۔۔۔۔ منظر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسے نہیں پہنچ سکتے۔۔۔۔ ہم بھی تو پہنچ گئے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات دوسری ہے۔ یعقوب آپ کے ساتھ تھا"۔۔۔۔ منظر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہم نے یہاں سے فوری طور پر نکلنا ہے۔۔۔۔ کیا آپ کے ذہن

میں کوئی تجویز ہے"۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ نے کہاں جانا ہے۔ تل ابیب"۔۔۔۔ منظر نے پوچھا۔

"ہاں!۔۔۔ تل ابیب ہی ہماری منزل ہے"۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"دو راستے ہیں۔ ٹرین یا سڑک"۔۔۔۔ منظر نے جواب دیا۔

"یہاں حیفہ میں ہوائی اڈہ ہے"۔۔۔۔؟ عمران نے اچانک پوچھا۔

"ہوائی اڈہ!۔۔۔ جی ہاں ہے۔ لیکن ملٹری کا اڈہ ہے۔ مسافر سروس نہیں ہے"۔۔۔۔ منظر نے چونکتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ ویری گڈ۔۔۔۔ تم ایسا کرو کہ ہمارے لئے دوسرے لباس اور میک اپ باکس کا انتظام کرو۔ فوراً"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب!۔۔۔۔ ملٹری کے اڈے سے آپ"۔۔۔۔ منظر نے حیرت بھرے لہجے میں کچھ کہنا چاہا۔

"آپ بحث مت کریں۔۔۔ اگر آپ ہماری مدد کرنا چاہتے ہیں تو پلیز جو میں کہہ رہا ہوں وہ کریں"۔۔۔۔ عمران کے لہجے میں ہلکی سی تلخی کی آمیزش تھی۔

"آپ کی مدد تو ہم پر فرض ہے جناب!۔۔۔۔ ٹھیک ہے میں انتظام کرتا ہوں"۔۔۔۔ منظر نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

کرنل ڈیوڈ کا چہرہ غصے کی شدت سے مسخ ہو رہا تھا اس کا پورا جسم اس طرح لرز رہا تھا جیسے اُسے جاڑے کا بخار چڑھ گیا ہو۔ اس کے بال اس طرح بکھرے ہوتے اور نُچے ہوتے لگ رہے تھے جیسے وہ مسلسل اپنے بال نوچتا رہا ہو۔ وہ اس وقت ایک چھوٹے سے کمرے میں موجود تھا۔ یہ حیفہ میں جی۔ پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر کا ایک کمرہ تھا۔ کرنل فرانک کمرے میں موجود نہ تھا۔

"اوہ — اوہ — کاش! میں اُسے گولی مار دیتا — اب تو مجھے گولی کھانی پڑے گی" — کرنل ڈیوڈ نے ایک بار پھر اپنے بال مٹھی میں پکڑ کر کھینچتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ واقعی اپنا ذہنی توازن کھو بیٹھا ہے۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور کرنل فرانک اندر داخل ہوا۔ کرنل فرانک کے کندھے جھکے ہوتے اور منہ لٹکا ہوا تھا۔

"اب پاگلوں کی سی حرکتیں کرنے کا کیا فائدہ — میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ انہیں گولیوں سے اڑا دو" — کرنل فرانک نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"تم ٹھیک کہتے تھے — واقعی میں احمق ہوں — اُلو ہوں — میرا دماغ خراب ہو گیا تھا" — کرنل ڈیوڈ نے بے اختیار چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے اپنے ہی چہرے پر خود ہی تھپڑوں کی بارش کر دی۔

"ارے ارے کیا ہو گیا — احمق مت بنو کرنل! — عمران پاکیشیا تو نہیں پہنچ گیا۔ حیفہ میں ہی ہے۔ پکڑا جائے گا" — کرنل فرانک نے جلدی سے آگے بڑھ کر کرنل ڈیوڈ کے بازو پکڑتے ہوئے کہا اور کرنل ڈیوڈ لڑکھڑاتا ہوا پاس پڑی کرسی پر ڈھیر ہو گیا۔

"اگر عمران نہ ملا تو میں خودکشی کر لوں گا — میں یقیناً خودکشی کر لوں گا"۔ کرنل ڈیوڈ نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اب بے پناہ غصے کا ردعمل سامنے آنے لگ گیا تھا۔

"اس سے عمران کو ہی فائدہ ہو گا — اسرائیل کو کیا فائدہ ہو گا — اپنے آپ کو سنبھالو۔ اس طرح پاگل بننے سے ہمیں ہی نقصان ہو گا" — کرنل فرانک نے اُسے سمجھاتے ہوئے کہا اور کرنل ڈیوڈ نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیتے۔ اس پر پڑنے والا پاگل پن کا دورہ اپنے عروج پر پہنچ کر اب ختم ہوتا جا رہا تھا۔ لمبے لمبے سانس لینے کی وجہ سے اس کا بگڑا ہوا چہرہ تیزی سے نارمل ہونے لگ گیا تھا۔

"تم ٹھیک کہتے ہو کرنل! — مجھے اب اپنی اس غلطی کا مداوا کرنا ہے میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اُڑتے ہوتے ہیلی کاپٹر میں عمران اور اس کے

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

ساتھی جن کے ہاتھ ڈبل کلپ ہتھکڑیوں سے بندھے ہوئے ہوں، ایسی حرکت کر سکتے ہیں" ـــ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یہ عمران تو واقعی کوئی مافوق الفطرت آدمی لگتا ہے ـــ ہیلی کاپٹر بھی اُڑ رہا اور پائلٹ۔ کمانڈر اور چار مسلح سپاہی بھی ہلاک ہو گئے۔ ہتھکڑیاں بھی ٹوٹ گئیں ـــ میرا خیال ہے کہ یہ ساری واردات اس وقت ہوئی ہے جب ہیلی کاپٹر نے جھٹکے کھائے تھے اور اس میں سے فائرنگ کی آوازیں سنائی دی تھیں" ـــ کرنل فرانک نے کہا۔

"بالکل ـــ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ کمانڈر کی بجائے عمران بات کر رہا ہے ـــ کمانڈر کی گردن کی ہڈی ٹوٹی ہوئی ہے جب کہ باقی لوگ گولیوں سے مرے ہیں اور گولیاں بھی اس طرح ماری گئی ہیں کہ ہیلی کاپٹر کو بھی نقصان نہیں پہنچا ـــ کم از کم میں تو ایسا سوچ بھی نہیں سکتا" کرنل ڈیوڈ نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا ـــ اب آگے کی بات سوچنی چاہیے۔ عمران لازماً حیفہ میں کسی خفیہ فلسطینی اڈے میں چھپا ہوا ہو گا۔ میں نے پورے حیفہ کی انتہائی سخت ناکہ بندی کرا دی ہے اور ساتھ ہی ریڈ آرمی کو بھی یہ حکم دے دیا ہے کہ وہ حیفہ کی ایک ایک گلی اور ایک ایک سڑک کو چیک کریں" ـــ کرنل فرانک نے کہا۔

"حیفہ بہت بڑا شہر ہے کرنل فرانک! ـــ اور یہی بات ہمارے خلاف جاتی ہے۔ بہرحال دیکھو" ـــ کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا۔

"بہرحال وہ انسان ہیں ـــ مکھی تو نہیں ہیں کہ اُڑ کر چلے جائیں گے ـــ تم دیکھنا کہ وہ کس طرح پکڑے جاتے ہیں" ـــ کرنل فرانک نے کہا۔

اور کرنل فرانک کی بات ختم ہی ہوئی تھی کہ میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ کرنل ڈیوڈ نے چونک کر ریسیور اٹھا لیا۔

"یس کرنل ڈیوڈ" ـــ کرنل ڈیوڈ کے لہجے میں ایسا اشتیاق تھا جیسے فون پر اسے عمران کی گرفتاری کی خبر ملنے کی توقع ہو۔

"طرابلس سے کرنل بلاشر بات کرنا چاہتے ہیں جناب!" ـــ دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"طرابلس سے ـــ اوہ کراؤ بات" ـــ کرنل ڈیوڈ نے چونک کر کرنل فرانک کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہیلو ـــ کرنل بلاشر سپیکنگ" ـــ دوسرے لمحے کرنل بلاشر کی تیز آواز سنائی دی۔

"یس ـــ کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں" ـــ کرنل ڈیوڈ نے قدرے خشک لہجے میں کہا۔

"کرنل ڈیوڈ! ـــ تم لوگ فوراً طرابلس پہنچ جاؤ ـــ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے گروپ کے گرد گھیرا ڈال رکھا ہے۔ وہ لوگ طرابلس کے ساتھ ہی صحرا میں کہیں چھپے ہوئے ہیں۔ اور فوج صحرا کے ایک ایک چپے کو چیک کر رہی ہے ـــ میں نے سوچا کہ تمہیں اطلاع کر دوں تاکہ کل کو تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہمیں بتائے بغیر ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کرنل بلاشر نے پکڑ لیا" ـــ کرنل بلاشر نے کہا۔

"صحرا میں گروپ چھپا ہوا ہے ـــ کیسی باتیں کر رہے ہو۔ ہم نے یہاں سیکرٹ سروس کو حیفہ میں گھیر رکھا ہے" ـــ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"حیفہ میں گھیر رکھا ہے۔ کیا مطلب! میں سمجھا نہیں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے گروپ نے ایک جیپ میں اسرائیلی سرحد پار کی۔ میں ان کے پیچھے لگا تو وہ ایک قصبے میں گھس گئے۔ میں نے وہاں ناکہ بندی کی تو میرے خوف کی وجہ سے وہ صحرا میں بھاگ گئے۔ وہ چار آدمی ہیں اور قریبی میک اپ میں ہیں"۔۔ کرنل بلاشر نے کہا۔

"اوہ!۔۔ تو اس کا مطلب ہے کہ یہ دو گروپوں کی صورت میں داخل ہوئے ہیں۔ ان کا لیڈر عمران دو ساتھیوں سمیت جیپ میں ہماری طرف سے داخل ہوا ہے۔ جب ہم نے اسے چیک کیا تو وہ حیفہ میں داخل ہو چکا تھا۔ ہم نے اس وقت حیفہ کی مکمل ناکہ بندی کر رکھی ہے"۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"او۔کے۔۔ پھر ایسا ہی ہوگا۔۔ ٹھیک ہے تم اس لیڈر کو پکڑنے کی کوشش کرو۔ یہ چار افراد تو سمجھو پکڑے گئے ہیں۔ پھر بات کروں گا۔ گڈ بائی"۔۔ کرنل بلاشر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"یہ کرنل بلاشر اصل بات چھپا رہا ہے۔۔ ٹھہرو! میں معلوم کرتا ہوں۔ طرابلس میں ریڈ آرمی کے اڈے سے صحیح واقعات کا پتہ چل جائے گا"۔۔ کرنل فرانک نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے اور پھر کافی دیر تک گفتگو کرنے کے بعد جب اس نے رسیور رکھا تو اس کا چہرہ چمک رہا تھا۔

"دیکھا میں نہ کہتا تھا۔۔ ان چار افراد نے وہاں کتنی تباہی مچائی ہے"۔ کرنل فرانک نے کہا۔

"ہاں!۔۔ یہ لوگ ہیں ہی ایسے"۔۔ کرنل ڈیوڈ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کرنل فرانک کوئی جواب دیتا، میز پر رکھے ہوئے

ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور کرنل ڈیوڈ نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس۔ کرنل ڈیوڈ سپیکنگ"۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"جناب!۔۔ ایک نامعلوم آدمی آپ سے بات کرنا چاہتا ہے۔ وہ عمران کے بارے میں اطلاع دینا چاہتا ہے"۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران کے بارے میں اطلاع کا سن کر کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک دونوں چونک کر سیدھے ہو گئے۔

"اوہ!۔۔ بات بھی کراؤ اور اسے ٹریس بھی کرو"۔۔ کرنل ڈیوڈ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس سر"۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز رسیور پر گونجی۔

"ہیلو۔۔ کون مجھ سے بات کر رہا ہے"۔۔ بولنے والے کا لہجہ عربی تھا۔

"میں کرنل ڈیوڈ بول رہا ہوں جی۔ پی فائیو کا چیف"۔۔ کرنل ڈیوڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"کرنل ڈیوڈ!۔۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاص آدمی علی عمران اپنے ایک ساتھی ٹائیگر کے ساتھ ملٹری کے ہوائی اڈے سے کوئی جہاز یا ہیلی کاپٹر اغوا کر کے تل ابیب جانا چاہتا ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹے کے اندر ایسا کرے گا"۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ہیلو۔ ہیلو"۔۔ کرنل ڈیوڈ نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے تیزی سے بار بار کریڈل دبانا شروع کر دیا۔

"یس سر۔ یس سر"۔۔ دوسری طرف سے اس کے آدمی کی آواز

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

سنائی دی۔

"اوہ۔۔ لائن کٹ گئی ہے ۔۔۔ تم نے ٹریس کیا ہے اسے"۔۔۔؟
کرنل ڈیوڈ نے چیخ کر کہا۔

"یس سر۔۔۔ لیکن وہ کسی پبلک فون بوتھ سے بات کر رہا تھا اس لئے معلوم نہیں ہو سکا سر"۔۔۔ آپریٹر نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا اور کرنل ڈیوڈ نے ریسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"پھر کہیں ہمیں دھوکہ نہ دیا جا رہا ہو"۔۔۔ کرنل فرانک نے کہا۔

"یہ بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن ہم اس اطلاع کو نظر انداز بھی نہیں کر سکتے بولنے والے کا لہجہ عربی تھا اس لئے مجھے یقین ہے کہ اطلاع درست ہی ہو گی"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔۔۔ ٹھیک ہے۔ چیک کر لیتے ہیں۔۔۔ اگر واقعی اطلاع درست ہے تو سمجھ لو کہ عمران اور اس کے ساتھی کی موت یقینی ہو گئی"۔ کرنل فرانک نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں ہی تیز تیز قدم اٹھاتے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

خاور اور اس کے ساتھی لباس بدل کر اور نیا میک اپ کر کے اس خفیہ اڈے سے طرابلس روانگی کے لئے تیار بیٹھے ہوئے تھے۔ اب انہیں اس قافلے کا انتظار تھا جس میں شامل ہو کر انہوں نے طرابلس پہنچنا تھا اس وقت آدھی سے زیادہ رات گذر چکی تھی اور دھانی نے انہیں اطلاع دی تھی کہ آدھی رات تک اسرائیلی فوجی پورے صحرا کے ایک ایک چپے کو ہیلی کاپٹروں پر لگی ہوئی سرچ لائٹوں کی مدد سے چیک کرتے رہے ہیں اور اس مشن میں تقریباً پچاس کے قریب ہیلی کاپٹروں نے حصہ لیا لیکن وہ اس خفیہ اڈے کا پتہ نہ چلا سکے تھے اور اب وہ واپس چلے گئے تھے۔

"وہ اب لازماً طرابلس کی کڑی نگرانی کریں گے اور خاص طور پر اس صحرا کی طرف سے"۔۔۔ چوہان نے کہا۔

"ظاہر ہے کرنل بلاشر کی توجہ ان پر بنی ہوئی ہو گی"۔۔۔ خاور نے

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اس قافلے کا سہارا لینے کی بجائے پیدل ہی طرابلس پہنچنا چاہیے ــــ کیونکہ وہ لوگ لازماً قافلے کی ایک ایک چیز کی سختی سے چیکنگ کریں گے" ــــ صدیقی نے کہا۔

اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ھانی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کیا ہوا" ــــ ؟ خاور نے چونک کر پوچھا۔

"اطلاع ملی ہے کہ قافلے کو پچھلی منزل پر ہی فوجیوں نے روک دیا ہے۔ اب قافلہ نہیں آئے گا" ــــ ھانی نے جواب دیا۔

"اوہ تو پھر ــــ" نعمانی نے چونک کر کہا۔

"اب یہی ہو سکتا ہے کہ جب تک طرابلس کی یہ زبردست نگرانی نہ ختم ہو جائے آپ یہیں رہیں" ــــ نعمانی نے جواب دیا۔

"نہیں ــ ہم یہاں چھپ کر بیٹھنے کے لئے نہیں آئے ــــ ہمیں ہر صورت میں طرابلس میں داخل ہونا ہے" ــــ خاور نے تیز اور فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"لیکن کس طرح جناب"... ــ ھانی نے حیران ہو کر کہا۔

"سنو! ــ طرابلس میں داخلے کا کوئی اور راستہ بتاؤ ــ کوئی اور ذریعہ" ــ خاور نے کہا۔

"دوسرا راستہ اور ذریعہ ــ ہاں! ہے تو سہی مگر ــــ" ھانی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"مگر کیا ــ کھل کر بات کرو" ــــ خاور نے چونک کر پوچھا۔

"جناب! ــــ صحرا کی شمالی پٹی کے بعد سبزیوں کے بہت بڑے بڑے فارم ہیں۔ وہاں سے سبزیاں روزانہ ویگنوں کے ذریعے طرابلس کی منڈی میں پہنچتی ہیں ــــ ایک فارم کا مالک میرا ذاتی دوست ہے وہ آپ کو اپنی ویگن کے ذریعے طرابلس پہنچا تو سکتا ہے لیکن یہاں سے اس کے فارم تک ہمیں پیدل جانا پڑے گا اور چوہان صاحب کے زخم ابھی پوری طرح مندمل نہیں ہوئے" ــــ ھانی نے کہا۔

"اوہ! میری فکر نہ کرو ــــ اس مرہم کنجد نے واقعی جادو کا سا اثر کیا ہے۔ میں چل لوں گا" ــــ چوہان نے فوراً ہی جواب دیا۔

"کتنا فاصلہ ہمیں طے کرنا پڑے گا" ــــ ؟ خاور نے پوچھا۔

"کم از کم بارہ تیرہ کلومیٹر بن جائے گا ایک شارٹ کٹ کے ذریعے بھی اگر سفر کریں تو" ــــ ھانی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے یہ فاصلہ زیادہ نہیں ہے چلو" ــــ خاور نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ ــ میں انچارج کو رپورٹ کر آؤں" ــــ ھانی نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے باہر نکل گیا۔

"چلو بھئی تھیلے وغیرہ اٹھا لو" ــــ خاور نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں تھیلے یہیں چھوڑ دینے چاہئیں۔ صرف ضروری اسلحہ ساتھ لے لیں ــــ ابو نندر سے ہمیں اسلحہ مل جائے گا۔ تھیلوں کی وجہ سے بھی ہم پکڑے جا سکتے ہیں" ــــ نعمانی نے کہا۔

"یہ بھی ٹھیک ہے" ــــ خاور نے تائید کرتے ہوئے کہا اور پھر انہوں نے تھیلوں میں سے ضروری اسلحہ نکال کر اپنے نئے لباسوں کی

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

جیبوں میں ڈالا اور مشین گن کاندھے سے لٹکا کر وہ سفر کے لئے تیار ہو گئے۔

"آیئے جناب" ——— ھانی نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ خفیہ اڈے سے نکل کر دوبارہ صحرا میں پہنچ گئے۔ ہر طرف گہرا اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ چاند بھی آسمان پر موجود نہ تھا اس لئے بھی اندھیرا کچھ زیادہ ہی گہرا تھا۔ ھانی کی رہنمائی میں سب تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ چوہان لنگڑا لنگڑا کر چل رہا تھا لیکن وہ اپنے ساتھیوں کا پوری طرح ساتھ دے رہا تھا۔ جہاں چوہان زیادہ تھک جاتا وہاں وہ کچھ دیر آرام کر لیتے اور پھر آگے بڑھنا شروع ہو جاتے۔ پھر صبح کاذب کے قریب وہ صحرا کے اختتام پر پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔ آگے واقعی سبزیوں کے بڑے بڑے فارم نظر آ رہے تھے جہاں تک نظر پڑتی تھی سبزیوں کے کھیت تھے اور درمیان میں موجود کچی سڑکوں پر مختلف جگہوں پر بڑی بڑی ویگنیں موجود تھیں اور لوگ کام کرتے ہوئے نظر آ رہے تھے۔

"میرے پیچھے آ جایئے" ——— ھانی نے ایک کچے راستے پر قدم بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر کھیتوں کے درمیان چلتے ہوئے وہ ایک پختہ عمارت تک پہنچ گئے۔ عمارت کا پھاٹک کھلا ہوا تھا اور اندر بھی چار ویگنیں کھڑی تھیں لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ لیکن جیسے ہی وہ پھاٹک کے اندر داخل ہوئے عمارت کے برآمدے سے ایک بوڑھا عرب باہر نکل آیا۔ برآمدے میں ہلکی روشنی کا بلب جل رہا تھا اور ویسے بھی باہر اب ہلکا ہلکا اجالا پھیل چکا تھا وہ عرب انتہائی

حیرت سے خاور اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ رہا تھا۔

"ابو نجاج! ——— میں ھانی ہوں" ——— ھانی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا اور آنے والے عرب نے چونک کر ھانی کی طرف دیکھا دوسرے لمحے اس کا چہرہ کھل اٹھا۔

"اوہ برادر ھانی تم ——— اس وقت یہاں۔ خیریت ہے" ——— عرب نے جلدی سے آگے بڑھ کر ھانی کو گلے سے لگاتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ——— ایک ضروری مسئلہ ہے۔ اندر چل کر ہماری بات سن لو" ——— ھانی نے کہا۔

"اوہ ضرور ——— آؤ آؤ ——— تمہارے لئے تو جان بھی حاضر ہے برادر ھانی" ——— ابو نجاج نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

چند لمحوں بعد وہ ایک بڑے سے کمرے میں پہنچ گئے۔ یہاں کرسیاں اور صوفے رکھے ہوئے تھے۔

"بیٹھو بیٹھو! ——— میں آپ کے لئے قہوہ لے آتا ہوں" ——— ابو نجاج نے کہا۔

"ارے نہیں ابو نجاج! ——— تم پہلے ہماری بات سن لو۔ پھر قہوہ بھی پیتے رہیں گے" ——— ھانی نے اس کا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ——— اتنی ایمرجنسی ہے۔ بہرحال بتاؤ ——— اور تم نے اپنے ساتھیوں کا تعارف بھی نہیں کرایا" ——— ابو نجاج نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"وہ بھی کرا دوں گا ——— تم جانتے ہو کہ میرا تعلق کس تنظیم سے ہے" ——— ھانی نے کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"ہاں! بالکل جانتا ہوں ___ اور مجھے فخر ہے کہ میرا برادر ھانی اس عظیم مشن میں شامل ہے" ___ ابونجاج نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ میرے ساتھی ہیں اور اسی تنظیم سے متعلق ہیں۔ اس لئے میں نے جان بوجھ کر ان کا تعارف نہیں کرایا ___ ایک انتہائی اہم مشن کے لئے ہم نے طرابلس میں داخل ہونا ہے اور ہمارے متعلق وائٹ سٹار کے چیف کرنل بلاشر کو اطلاع مل چکی ہے۔ اس نے طرابلس کی مکمل ناکہ بندی کر رکھی ہے ___ اگر تم اپنی سبزیوں کی ویگنوں کے ذریعے ہمیں طرابلس میں داخل کرا دو تو یہ تمہاری طرف سے تنظیم کے لئے بہت بڑا تعاون ہوگا" ___ ھانی نے کہا۔

"تنظیم کے لئے تو میں جان بھی دے سکتا ہوں ھانی! ___ یہ ٹھیک ہے کہ اب میری عمر ایسی تنظیموں میں شمولیت کے قابل نہیں رہی لیکن تنظیم کے لئے کام کر کے مجھے دلی مسرت ہوگی ___ اور دوسری بات یہ کہ تمہارے لئے تو میں سب کچھ کر سکتا ہوں۔ تم نے جس طرح اپنی جان پر کھیل کر بیت المقدس میں یہودیوں سے میری جان بچائی تھی وہ مجھے آج تک یاد ہے" ___ ابونجاج نے کہا۔

"شکریہ! ___ لیکن ایک بات ہے کہ کرنل بلاشر نے بہت سخت چیکنگ کر رکھی ہے۔ اس لئے جو بھی طریقہ ہو وہ مکمل طور پر فول پروف ہونا چاہیے" ___ ھانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے ___ میرے خیال میں رات صحرا میں ہیلی کاپٹر تمہیں ہی تلاش کر رہے تھے" ___ ابونجاج نے کہا۔

"ہاں" ___ ھانی نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے ___ میرے پاس ایک ایسی ویگن ہے جس کے نچلے حصے میں باقاعدہ خانے بنے ہوئے ہیں۔ ان خانوں میں میں ایسی جنس لے جاتا ہوں جو حکام نے ممنوع قرار دے رکھی ہے۔ لیکن بازار میں چونکہ اس جنس کی بے حد قیمت ہے اس لئے میں نے خاص طور پر ایک ویگن اس انداز میں بنوائی ہے کہ ان خانوں میں موجود کوئی چیز چیک نہیں ہو سکتی۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ یہ خانے بالکل بند ہیں۔ ہوا اندر نہیں جا سکتی اور شاید تم سب بھی ان میں پورے نہ آسکو" ___ ابونجاج نے سوچتے ہوئے کہا۔

"ایک کام ہو سکتا ہے کہ جہاں چیکنگ ہو رہی ہو، وہاں ہم ویگن کے نچلے حصے سے چمٹ جائیں ___ ظاہر ہے وہ نیچے تو چیک نہیں کرتے ہوں گے" ___ صدیقی نے کہا۔

"نہیں! ___ وہاں اونچے سپیڈ بریکر بنائے گئے ہیں اس لئے نیچے لٹک کر تم نہیں جا سکتے۔ ورنہ سپیڈ بریکر کے ساتھ لگ کر تمہارے جسم کے پرخچے اڑ جائیں گے" ___ ابونجاج نے جواب دیا۔

"تمہاری ویگن ڈرائیور کے ساتھ کتنے آدمی ہوتے ہیں" ___ خاور نے پوچھا۔

"ڈرائیور کے ساتھ تین لوڈر ہوتے ہیں۔ کیوں" ___ ابونجاج نے چونک کر پوچھا۔

"اور یہ ڈرائیور اور لوڈر بھی روزانہ جاتے ہوں گے اس لئے وہ لوگ ان سے پوری طرح واقف ہوں گے" ___ خاور نے کہا۔

"ظاہر ہے ان کا تو روز کا کام ہے" ___ ابونجاج نے جواب دیا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"اوکے! ۔۔۔ ہم تمہارے لوڈروں کی جگہ جائیں گے۔ ہمارے قدو قامت کے آدمی بلوالو۔ ہم ان کا میک اپ کر لیں گے"۔۔۔ خاور نے کہا۔

"میک اپ! ۔۔۔ تو کیا میک اپ سے شکل اس قدر تبدیل ہو سکتی ہے کہ تم مکمل ان کی شکل اختیار کر لو گے ۔۔۔ میرا مطلب ہے کہ معمولی سا فرق بھی انہیں چونکا دے گا۔ کیونکہ وہ لوڈروں اور ڈرائیوروں کی شکلوں سے اچھی طرح واقف ہیں"۔۔۔ ابونجاج نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تم اس بات کی فکر نہ کرو ۔۔۔ صرف قدو قامت اور جسمانی لحاظ سے ہماری طرح کے آدمی بلوالو"۔۔۔ خاور نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں بلواتا ہوں ۔۔۔ ابھی مال جانے میں ایک گھنٹہ دیر ہے"۔۔۔ ابونجاج نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ایک منٹ! ۔۔۔ یہ لوڈر قابلِ اعتماد بھی ہونے چاہئیں"۔۔۔ صدیقی نے کہا۔

"اس بات کی فکر نہ کرو۔ یہ سب لوگ میرے خاص آدمی ہیں۔ حانی جانتا ہے"۔۔۔ ابونجاج نے کہا اور اٹھ کر باہر چلا گیا۔

پھر تقریباً پندرہ منٹ بعد ابونجاج واپس آیا تو اس کے ساتھ پانچ افراد تھے اور وہ واقعی ان پانچوں کی قدو قامت کے مطابق تھے۔

"سردار! ۔۔۔ اگر ان پانچ آدمیوں کو صرف طرابلس میں ہی داخل کرانا ہے تو یہ کام ایک اور طریقے سے بھی تو ہو سکتا ہے"۔۔۔ ایک آدمی نے خاور اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ شاید ابونجاج

نے انہیں مختصر طور پر پہلے ہی ساری بات بتا دی تھی۔

"کونسا طریقہ خالد"۔۔۔ ابونجاج نے چونک کر اس نوجوان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہم حانی لوڈر بھر لیتے ہیں۔ آج سبزی ویسے بھی زیادہ ہے اور حانی لوڈر میں یہ آسانی سے چھپ سکتے ہیں ۔۔۔ ہم سبزی اس طرح لوڈ کر دیں گے کہ حانی لوڈر کے انجن والے حصے کے ساتھ نیچے اتنی جگہ بن جائے گی جس میں یہ پانچوں بیٹھ جائیں گے اور ان کے اوپر، پیچھے اور سائیڈوں میں سبزی لوڈ ہو جائے گی ۔۔۔ ہوا کے لئے انجن والے حصے کی درمیانی کھڑکی کھلی رہے گی۔ صرف چیکنگ کے وقت بند کر دیں گے"۔۔۔ خالد نے کہا۔

"اوہ ویری گڈ! ۔۔۔ یہ تو واقعی بہترین تجویز ہے"۔۔۔ ابونجاج نے خوش ہو کر کہا۔

"یہ زیادہ بہتر ہے"۔۔۔ حانی نے بھی خالد کی تجویز کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"تو پھر آیئے"۔۔۔ خالد نے کہا اور پھر خاور اور اس کے ساتھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ ابونجاج بھی ان کے ساتھ چل پڑا۔

"طرابلس میں آپ نے کہاں اترنا ہے"۔۔۔ خالد نے پوچھا۔

"آپ ہمیں کہاں اتار سکتے ہیں ۔۔۔ ظاہر ہے منڈی میں تو بہت آدمی ہوں گے"۔۔۔ حانی نے پوچھا۔

"راستے میں ہمارا ایک سٹور آتا ہے۔ وہاں ہم آپ کو باہر نکال سکتے ہیں"۔۔۔ خالد نے جواب دیا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"ٹھیک ہے" ـــــ ھانی نے جواب دیا اور خالد سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ ھانی لوڈر ٹرک میں ایک لحاظ سے سبزی کی بڑی بڑی گانٹھوں کے درمیان دفن ہوئے طرابلس کی طرف سفر کر رہے تھے۔ درمیانی کھڑکی کھلی ہوئی تھی اور وہاں ڈرائیور کے ساتھ خالد بیٹھا ہوا تھا۔

"اوہ ـــ واقعی یہاں تو ہر طرف فوج ہی فوج نظر آ رہی ہے۔ میں کھڑکی بند کر رہا ہوں ـــ گھبرائیں نہیں۔ وہ زیادہ چیکنگ نہ کریں گے" ـــ خالد نے کہا اور پھر اس نے کھڑکی بند کر دی اور ان پانچوں نے ایک طرح سے اپنے سانس بھی بند کر لئے۔

ٹرک کی رفتار آہستہ ہونے لگی اور پھر وہ رک گیا۔ خالد کی باتیں کرنے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ پھر انہیں اپنے سروں پر دستک دھمک سی بھی محسوس ہوئی۔ شاید فوجی ٹرک پر چڑھ کر چیکنگ کر رہے تھے لیکن تقریباً آٹھ دس منٹ بعد ٹرک دوبارہ حرکت میں آ گیا تو ان سب نے اطمینان کا سانس لیا۔

ٹرک کی رفتار اب دوبارہ تیز ہو گئی تھی لیکن خالد نے کھڑکی نہ کھولی تھی۔ تقریباً پندرہ منٹ تک مسلسل سفر کرنے کے بعد ٹرک ایک بار پھر رک گیا اور چند لمحوں بعد ٹرک دوبارہ حرکت میں آیا۔ لیکن اس کی رفتار رینگنے جیسی تھی۔ پھر خالد نے کھڑکی کھولی اور کھڑکی میں اس کا چہرہ نظر آیا۔

"دو فوجی ہمارے ساتھ آئے تھے اور وہ ہمیں منڈی کے گیٹ پر

چھوڑ گئے ہیں۔ وہ بے حد محتاط تھے" ـــــ خالد نے کہا۔

"تو اب منڈی میں ہم کیسے نکلیں گے" ـــ ھانی نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"ایک صورت ہے۔ میں ٹرک براہ راست فروختگی کیلئے لے جانے کی بجائے اسے ایک سائیڈ پر کھڑا کر دیتا ہوں اور پہلے وہ گانٹھیں ہم اٹھا لیتے ہیں جن کے پیچھے آپ ہیں ـــــ اس طرح آپ آسانی سے نکل سکتے ہیں۔ اس کے بعد آپ جہاں جانا چاہیں" ـــــ خالد نے کہا اور ھانی نے سر ہلا دیا۔

منڈی میں واقعی بے پناہ رش تھا اور اس قدر شور تھا کہ کان پڑی آواز بھی سنائی نہ دے رہی تھی۔ قیامت کا شور برپا تھا۔ ٹرک آگے پیچھے ہوتا ہوا ایک جگہ رک گیا اور پھر ان کے اوپر سے سبزی کے گٹھے ہٹنے لگے۔ راستہ بنتے ہی خالد نے ہاتھ پکڑ کر انہیں باری باری اوپر کھینچ لیا اور چند لمحوں بعد ہی وہ ٹرک سے نیچے پہنچ گئے۔

"بہت بہت شکریہ خالد" ـــــ حاور نے باقاعدہ خالد کا شکریہ ادا کیا اور خالد نے مسکرا کر سر ہلا دیا۔

"آئیے جناب! ـــ اب یہاں سے نکل چلیں" ـــــ ھانی نے کہا اور پھر اس کی رہنمائی میں وہ منڈی سے نکل کر ایک سڑک سے ہوتے ہوئے ایک تنگ سی گلی میں داخل ہوئے۔ ھانی نے وہاں ایک مکان کے دروازے پر دستک دی تو دروازہ کھل گیا۔ یہاں بھی ایک بوڑھا عرب موجود تھا۔ یہ ایک چھوٹا سا مکان تھا جس میں دو

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

کمرے تھے اور بوڑھا عرب وہاں اکیلا رہتا تھا۔

ھانی بوڑھے کو ایک طرف لے گیا اور چند لمحوں بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے چہرے پر اطمینان تھا۔

"بہت بہت شکریہ ھانی! ــــ تم نے واقعی حق ادا کر دیا ہے" خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں جناب! ــــ یہ تو میرا فرض تھا۔ لیکن اب آپ کا پروگرام کیا ہے" ــــ ھانی نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"پروگرام اب تمہیں کیا بتایا جائے" ــــ خاور نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"اگر نہ بھی بتائیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے جناب" ــــ ھانی نے بڑے کھلے دل سے کہا۔

"نہیں! ــــ تم نے جس طرح ہماری مدد کی ہے اس سے ہم تمہیں اب اپنا ساتھی ہی سمجھ رہے ہیں ــــ ہم نے یہاں طرابلس میں اہم سرکاری عمارات کو تباہ کرنا ہے اور اسی طرح تباہی مچاتے ہوئے ہم نے تل ابیب پہنچنا ہے" ــــ خاور نے کہا۔

"عمارات تباہ کرنی ہیں ــــ کیا مطلب! میں سمجھا نہیں ــــ کیسی عمارات" ــــ؟ ھانی نے بری طرح چونک کر پوچھا۔

"ایسی عمارات، جن کی تباہی سے صرف حکومت اسرائیل کو نقصان پہنچے ــــ عوام ھلاک نہ ہوں ــــ مثلاً طرابلس کا پل ہے ــــ کوئی ڈیم کوئی بجلی گھر ــــ کوئی ٹاور وغیرہ وغیرہ" ــــ خاور نے کہا۔

"اوہ! ــــ لیکن اس سے فائدہ" ــــ ھانی نے کہا۔

"تم فائدہ نقصان کی بات چھوڑو ــــ یہ سوچنا ہمارا کام ہے" ــــ خاور نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ــــ آپ بہتر سمجھ سکتے ہیں۔ اگر ایسی بات ہے تو پھر یہاں قریب ہی ایک بڑی نہر ہے جس پر ایک بڑا سا پل ہے۔ یہ پل حکومت اسرائیل کے لئے بے حد اہم ہے۔ کیونکہ اسی پل کے ذریعے چھاؤنی کا رابطہ شہر سے ہے ــــ وہ پل اڑایا جا سکتا ہے" ــــ ھانی نے کہا۔

"ویری گڈ! ــــ تم ہمیں اس پل کے بارے میں تفصیلات بتاؤ۔ ہم اس کے لئے منصوبہ بندی کر لیتے ہیں" ــــ خاور نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور ھانی نے اسے تفصیلات بتانی شروع کر دیں۔

"گڈ شو ــــ اب یہ مشن بڑے اچھے طریقے سے مکمل ہو جائے گا۔ ہم آج رات ہی یہ پل اڑا کر اپنے مشن کا آغاز کر دیں گے اور اس کے بعد تباہی اسرائیل کا مقدر بن جائے گی" ــــ خاور نے بڑے پرجوش لہجے میں کہا۔ مگر ھانی کی نظریں جھکی ہوئی تھیں اور وہ مسلسل ہونٹ کاٹ رہا تھا۔

"آپ کو اس مشن کے لئے کس کس چیز کی ضرورت ہوگی مجھے بتائیں میں آپ کو سب کچھ مہیا کر دوں گا" ــــ ھانی نے سر اٹھاتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں ایک فیصلہ کن عنصر نمایاں تھا اور جواب میں خاور نے اسے ایک جیپ، مخصوص قسم کے اسلحے اور وائرلیس ڈائنامائٹ سٹکس کی تفصیل بتانی شروع کر دی۔

"ٹھیک ہے ــــ رات ہونے سے پہلے یہ سامان آپ تک پہنچ

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

جائے گا۔ اب آپ آرام کریں" ـــــ ھانی نے کہا اور پھر دروازے کی طرف مڑ گیا اور خاور اور اس کے ساتھیوں نے اطمینان کے طویل سانس لیتے ہوئے کرسیوں کی پشت سے سر ٹکا دیئے۔ وہ نہ صرف طرابلس پہنچ چکے تھے بلکہ انہیں یقین تھا کہ وہ ھانی کی مدد سے طرابلس سے تل ابیب تک مسلسل اور تیز رفتار تباہی کی ایک لہر پیدا کر دیں گے اور ان کا مشن بھی یہی تھا جس کی مکمل کامیابی اب انہیں واضح طور پر سامنے نظر آ رہی تھی۔ مگر تقدیر شاید ان کے اس اطمینان پر مسکرا رہی تھی جس کی انہیں خبر تک نہ تھی۔

ملٹری کا مخصوص اڈہ حیفہ سے جنوب مغرب کی طرف شہر سے کم از کم دس کلومیٹر کے فاصلے پر درختوں کے گھنے اور وسیع و عریض ذخیرے کے درمیان بنا ہوا تھا اور اڈے پر پہنچنے کے لئے کوئی باقاعدہ سڑک نہ تھی بلکہ ایک کچی سڑک کئی جگہ سے موڑ کاٹتی ہوئی اس ذخیرے میں پہنچتی تھی اور پھر وہ درختوں کے ذخیرے کے اندر سے ہی اڈے تک پہنچ جاتی تھی۔ اڈے کے وسیع علاقے کے گرد باقاعدہ خاردار تار سے حدود کھینچ دی گئی تھی اور اس ناپختہ سڑک پر اڈے سے کچھ فاصلے پر ملٹری پولیس کی باقاعدہ چوکی بنی ہوئی تھی جہاں چوبیس گھنٹے چاق و چوبند مسلح فوجی باقاعدہ پہرہ دیتے رہتے تھے یہ تمام انتظامات فلسطینی گوریلوں سے اڈے کو بچانے کی غرض سے کئے گئے تھے کیونکہ اس اڈے سے بمبار جہاز دور دراز علاقوں میں پھیلے ہوئے فلسطینی کیمپوں پر بمباری کے لئے اڑتے رہتے تھے۔ اس طرح یہ اڈہ فلسطینی گوریلوں کے لئے ہمیشہ ٹارگٹ بنا رہا تھا لیکن یہاں کے انتظامات اور اڈے

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

کے محلِ وقوع کی وجہ سے آج تک اس اڈے کو تباہ کرنے کی کوئی کوشش کامیاب نہ ہو سکی تھی۔

عمران، ٹائیگر اور یعقوب تینوں کے جسموں پر سیاہ رنگ کا لباس تھا یہ لباس انہوں نے اپنے اصل لباس کے اوپر پہنا ہوا تھا۔ اس لئے بظاہر یہ لباس بے حد چست معلوم ہو رہا تھا۔ عمران نے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے چہروں پر بھی ڈبل میک اپ کیا تھا تاکہ کسی بھی وقت صرف اس سیاہ لباس اور اوپر والے میک اپ کو آسانی سے اتار کر وہ اپنے آپ کو مکمل طور پر تبدیل کر سکیں۔

یعقوب کی رہنمائی میں وہ منظر والے اڈے سے نکل کر مختلف گلیوں میں سے گذرتے ہوئے ایک جنرل پارکنگ تک پہنچ گئے۔ جہاں ساری رات لوگوں کی کاریں پارک رہتی تھیں۔ عمران نے منظر کی مدد سے ایسے سٹکرز بھی حاصل کر لئے تھے جنہیں گاڑی پر چسپاں کر لینے سے وہ گاڑی ملٹری انٹیلی جنس کی گاڑی ظاہر ہو سکتی تھی۔ ٹائیگر کی پشت پر ایک تھیلا لدا ہوا تھا جس میں ان تینوں کے لئے فوجی لباس موجود تھے۔ عمران کا پروگرام یہ تھا کہ وہ جنرل پارکنگ سے گاڑی چوری کر کے کسی ویران مقام پر پہنچ کر فوجی یونیفارمز بھی پہن لیں گے اور گاڑی پر سٹکرز بھی چسپاں کر دیں گے۔ اس کے بعد وہ ملٹری انٹیلی جنس کے افراد کے روپ میں آسانی سے اڈے تک پہنچ جائیں گے۔ اسے یقین تھا کہ کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک کا خیال اس اڈے تک نہیں گیا ہو گا۔ کیونکہ یہ اڈہ مکمل طور پر ملٹری کی تحویل میں تھا۔

جنرل پارکنگ سے ایک طاقتور انجن والی گاڑی چوری کرنے میں

ٹائیگر کو کوئی مشکل پیش نہ آئی اور پھر ایک تنگ سی گلی میں پہنچ کر انہوں نے فوجی یونیفارمز بھی پہن لیں اور گاڑی پر آگے پیچھے نمایاں طور پر مخصوص سٹکرز بھی چسپاں کر لئے۔ ڈرائیونگ سیٹ یعقوب کے حوالے کر دی گئی اور عمران اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ پچھلی سیٹ پر ٹائیگر بیٹھا ہوا تھا۔ جس کے پاس ایک مشین گن تھی۔ عمران اور یعقوب دونوں کی جیبوں میں مشین پسٹل موجود تھے اور تھوڑی دیر بعد کار گلی سے نکل کر تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑنے لگی۔ ہر سڑک پر کاروں کی مکمل چیکنگ کی جا رہی تھی لیکن ان کی کار کو کہیں بھی نہ روکا گیا۔ اس طرح وہ اطمینان سے کار دوڑاتے ہوئے اس ذخیرے میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ ذخیرے میں ہر طرف فوجی سپاہی پھیلے ہوئے نظر آ رہے تھے اور درختوں پر اس طرح لائٹس نصب تھیں کہ پورا ذخیرہ دن سے بھی زیادہ روشن تھا۔

"حیرت ہے۔ اس قدر انتظامات مستقل طور پر یہاں کئے جاتے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"یہ اڈہ اسرائیل کے لئے بے حد اہم ہے جناب! ــــ اس لئے اس کی کڑی حفاظت کی جاتی ہے" ــــ یعقوب نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"مجھے تو یہ انتظامات کچھ غیر معمولی سے لگتے ہیں" ــــ پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں! ــــ بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے۔ لیکن ایسے انتظامات کی کوئی فوری وجہ بھی تو نہیں ہے ــــ اس لئے یہی سوچا جا سکتا تھا کہ ایسے

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

انتظامات مستقل کئے جاتے ہوں گے" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"چوکی اب قریب آ رہی ہے جناب! ـــــ اور یہاں بہت سخت چیکنگ ہو گی" ـــــ یعقوب نے کہا اور عمران اور ٹائیگر دونوں سنبھل کر بیٹھ گئے۔ کیونکہ ان کے خیال کے مطابق چوکی سے ہی ان کے ایکشن کا آغاز ہو جانا چاہیئے تھا۔ ظاہر ہے ان کے پاس کاغذات موجود نہ تھے اور چوکی والے صرف یونیفارمز اور کار پر لگے ہوتے سٹکرز سے تو بہلنے والے نہ تھے۔ اس ایکشن کی منصوبہ بندی عمران نے پہلے ہی کر رکھی تھی۔

"کیا ایکشن پہلے سے ہی شروع کیا جائے گا" ـــــ یعقوب نے کہا۔

"نہیں! ـــ ہو سکتا ہے کہ بغیر ایکشن کے ہی کوئی بات بن جائے۔ اس لئے جب تک میں اشارہ نہ کروں تم نے نارمل رہنا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔ اور یعقوب نے سر ہلا دیا۔

کار جیسے ہی ایک موڑ کاٹ کر سیدھی ہوئی، سامنے چوکی اور سڑک کے درمیان موجود راڈ نظر آنے لگا۔ چوکی کے باہر چھ مسلح فوجی بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ گنیں ان کے ہاتھوں میں تھیں اور نگاہیں کار پر جمی ہوئی تھیں۔ لیکن ان کے چہروں پر ایسی کوئی بات نہ تھی جس سے عمران سمجھتا کہ وہ فوری طور پر ان کے خلاف حرکت میں آ سکتے ہیں۔ ان کے چہرے نارمل ہی تھے۔

عمران کے اشارے پر یعقوب نے راڈ کے سامنے کار روک دی دوسرے لمحے چوکی کے پختہ کمرے سے ایک فوجی افسر نکلا اور تیز تیز

قدم اٹھاتا کار کے سامنے سے گذر کر عمران کی طرف بڑھا۔ آنے والا کیپٹن تھا جب کہ عمران کے کاندھوں پر میجر کے مخصوص نشانات موجود تھے۔

"میرا نام کیپٹن مارشل ہے جناب! ـــ شناخت" ـــــ کیپٹن نے عمران پر جھکتے ہوئے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میجر رالنسن سپیشل ملٹری انٹیلی جنس آفیسر ـــــ انچارج کون ہے"۔ عمران نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"کرنل ازمیر جناب! ـــــ آپ سیدھے جا کر دائیں طرف مڑ جائیے وہاں کرنل صاحب کا دفتر ہے" ـــــ کیپٹن مارشل نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور پھر ہٹ کر اس نے راڈ اٹھانے کا اشارہ کیا دوسرے لمحے راڈ اٹھا لیا گیا اور عمران کے اشارے پر یعقوب نے کار آگے بڑھا دی۔ کیپٹن مارشل نے باقاعدہ اسے فوجی انداز میں سیلوٹ بھی کیا اور عمران کے چہرے پر انتہائی حیرت کے آثار ابھر آئے۔ اس کی چھٹی حس بری طرح کلبلانے لگی۔ جس طرح کے انتظامات تھے ان کے پیش نظر انہیں جس طرح بغیر پوچھ گچھ کے اڈے میں جانے دیا گیا تھا یہ سب کچھ اسے قطعی غیر فطری سا محسوس ہو رہا تھا لیکن ظاہر ہے جب تک کوئی بات سامنے نہ آتی وہ کچھ کرنے کے لئے اس لئے تیار نہ تھا کہ ہو سکتا ہے کہ یہاں ملٹری انٹیلی جنس کی طرف سے ایسے آپریشنز ہوتے رہتے ہوں اور خود کچھ کر کے وہ آ بیل مجھے مار والا کام نہ کرنا چاہتا تھا۔

اندر داخل ہو کر دائیں طرف ایک چھوٹی سی لیکن جدید طرز کی عمارت

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

نظر آنے لگی جو مکمل طور پر گھنے درختوں میں چھپی ہوئی تھی۔ لیکن عمارت کے اگلے حصے میں تیز روشنی کا انتظام موجود تھا اور عمارت کے باہر دس مسلح فوجی موجود تھے۔

یعقوب نے کار دائیں طرف موڑی اور پھر عمارت کے برآمدے کے سامنے جا کر روک دی۔ اس عمارت کی دوسری طرف شاید رن وے تھا کیونکہ عمارت کی دونوں سائیڈوں پر پختہ اور اونچی دیوار نظر آ رہی تھی جس سے ظاہر تھا کہ اس عمارت سے گزرے بغیر رن وے پر نہ جایا جا سکتا ہے۔

کار رکتے ہی عمران نیچے اتر آیا۔ سامنے برآمدے میں ایک کمرے کا دروازہ تھا جس کے سامنے دو مسلح فوجی کھڑے تھے۔ اور منقش پردہ کھلے دروازے کے سامنے لہراتا ہوا نظر آ رہا تھا۔ دروازے سے باہر پیتل کی نیم پلیٹ پر موٹے موٹے حروف میں کرنل ازمیر کا نام بھی لکھا ہوا صاف نظر آ رہا تھا۔

"آؤ" ۔۔۔ عمران نے ٹائیگر اور یعقوب سے کہا اور پھر فوجی انداز میں قدم بڑھاتا اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے سے باہر کھڑے ایک فوجی نے جلدی سے آگے بڑھ کر پردہ ہٹا دیا اور عمران اطمینان سے کمرے میں داخل ہو گیا۔ ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر اور لمبی لمبی مونچھوں والا فوجی بیٹھا ہوا تھا اس نے عمران کو دیکھ کر چونک کر سر اٹھایا۔

"میجر رالنسن ۔۔۔ سپیشل ملٹری انٹیلی جنس آفیسر ۔۔۔ اور یہ میرے ساتھی ہیں کیپٹن فلپس اور کیپٹن جیک" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ! تشریف رکھیے! ۔۔۔ فرمایئے! کیسے آنا ہوا" ۔۔۔ کرنل ازمیر نے مسکراتے ہوئے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران کرسی پر بیٹھ گیا۔ البتہ ٹائیگر اور یعقوب دونوں ہی کھڑے رہے۔ کیونکہ فوجی پروٹوکول کے مطابق وہ بڑے آفیسرز کے سامنے بیٹھ نہ سکتے تھے۔

"ایک خصوصی مشن پر جانا ہے ٹاپ سیکرٹ ۔۔۔ ایک گن شپ ہیلی کاپٹر چاہیے" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ میں انتظام کرتا ہوں" ۔۔۔ کرنل ازمیر نے کہا اور میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"کرنل ازمیر سپیکنگ! ۔۔۔ ایک گن شپ ہیلی کاپٹر کو رننگ پوزیشن میں لے آؤ۔ فوراً" ۔۔۔ کرنل ازمیر نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"صرف چند منٹ لگیں گے" ۔۔۔ کرنل ازمیر نے رسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

اور پھر واقعی چند منٹ بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل ازمیر نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔۔۔ کرنل ازمیر نے کہا۔

"اوکے" ۔۔۔ کرنل ازمیر نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا اور رسیور رکھ کر میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے دروازے پر موجود مسلح فوجی اندر داخل ہوا۔

"یس سر" ۔۔۔ مسلح فوجی نے مؤدبانہ انداز میں کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"صاحب کو تھرڈ ڈوے پر لے جاؤ اور گن شپ ہیلی کاپٹر تک پہنچاؤ۔" کرنل ازمیر نے کہا اور عمران اٹھ کھڑا ہوا۔

"آیئے سر" ۔۔۔ مسلح فوجی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور سائیڈ میں موجود ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تھینک یو کرنل" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کرنل ازمیر سے کہا اور کرنل نے جواب دینے کی بجائے سر ہلا دیا۔ عمران اس فوجی کے پیچھے چلتا ہوا اس دروازے سے دوسری طرف موجود ایک راہداری میں آ گیا جس کے بعد دُور دُور تک رن وے پھیلا ہوا تھا لیکن اس کی لائٹس بند تھیں۔ اس راہداری میں بھی مسلح فوجی موجود تھے۔ راہداری میں دائیں طرف چلتے ہوئے وہ عمارت کے آخر میں کھلی جگہ پر پہنچ گئے جہاں کچھ دُور واقعی ایک گن شپ ہیلی کاپٹر کھڑا تھا۔ ہیلی کاپٹر کے ساتھ دو فوجی بھی کھڑے صاف نظر آ رہے تھے۔ عمران اپنے رہنما کے ساتھ چلتا ہوا ہیلی کاپٹر تک پہنچ گیا۔ اس کے وہاں پہنچتے ہی ہیلی کاپٹر کے ساتھ کھڑے ہوئے دونوں فوجی مؤدبانہ انداز میں ایک طرف ہٹ گئے۔

"ہیلی کاپٹر ہر لحاظ سے او کے ہے" ۔۔۔؟ عمران نے ایک فوجی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یس سر ۔۔۔ پٹرول ٹینک فل ہیں" ۔۔۔ ایک فوجی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تھینک یو" ۔۔۔ عمران نے کہا اور اچھل کر پائلٹ سیٹ پر چڑھ گیا۔ ٹائیگر اور یعقوب بھی عقبی نشستوں پر سوار ہو گئے۔ عمران

کے چہرے پر اس وقت شدید ترین حیرت موجود تھی۔ اب تک جو کچھ ہوا تھا اس کی توقعات کے بالکل برعکس ہوا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ کچھ نہ ہونے کی وجہ سے اس کے اعصاب کو عجیب سی بے چینی نے آگھیرا تھا۔ اسے تو توقع تھی کہ یہاں زبردست خون خرابے کے بعد وہ کوئی ہیلی کاپٹر حاصل کر سکے گا۔ لیکن یہاں تو ہر کام اس طرح ہوتا گیا جیسے اس نے اس قدر خفیہ اڈے سے ہیلی کاپٹر حاصل نہ کیا ہو بلکہ بازار سے مونگ پھلی خریدی ہو۔

عمران نے کندھے اُچکاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کے انجن کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ واقعی ہر چیز او کے تھی۔ ہیلی کاپٹر چونکہ گن شپ تھا اس لئے وہ ایئر ٹائٹ تھا اور اس کے دروازے پوری طرح بند ہو جاتے تھے۔ عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے انجن سٹارٹ کیا اور انجن میں زندگی سی جاگ اٹھی۔ ہیلی کاپٹر کے اوپر موجود پنکھا تیزی سے گھومنے لگا تھا کیونکہ ایک ڈائل اس کی رفتار ظاہر کر رہا تھا۔

"کمال نہیں ہو گیا عمران صاحب" ۔۔۔ ٹائیگر کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"بعض اوقات واقعی ایسا ہو جاتا ہے کہ آدمی کو کھلی آنکھوں بھی یقین نہیں آتا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر کو بلند کرنے والا راڈ ایک جھٹکے سے کھینچا اور دوسرے لمحے انجن میں سے سفید رنگ کے دھوئیں کا ایک زوردار بھبکا سا نکلا اور اس سے پہلے کہ عمران سنبھلتا، اس کے ذہن پر ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں دھماکے ہوتے اور اس کے ساتھ

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

ہی ایک تاریک پردے نے اس کے ذہن پر مکمل گرفت کر لی۔ پھر جیسے گہرے اور تاریک کنوئیں میں جگنو سا چمکتا ہے اس طرح اس کے ذہن میں جگنو سا چمکا اور پھر تیزی سے روشنی پھیلتی چلی گئی۔ اور اس کی بند آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں۔

اسی لمحے اس کے کانوں میں کرنل ڈیوڈ کا زوردار اور فاتحانہ قہقہہ ٹکرایا اور اس کا سویا ہوا ذہن یکلخت بیدار ہو گیا۔

"ہوش آ گیا تمہیں" ـــــ کرنل ڈیوڈ کی آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی اور عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں لوہے کی ایک کرسی پر راڈز سے جکڑا ہوا بیٹھا ہے۔ ساتھ ہی ٹائیگر اور یعقوب بھی البتہ لکڑی کی کرسیوں پر رسیوں سے جکڑے ہوئے بیٹھے تھے۔ ان کرسیوں کے علاوہ کمرے میں اور کوئی فرنیچر نہ تھا عقب میں کمرے کا اکلوتا دروازہ بند تھا صرف سامنے کی دیوار کسی شفاف شیشے کی بنی ہوئی نظر آ رہی تھی جس کی دوسری طرف ایک اور کمرہ تھا۔ اور شیشے کی اس دیوار کے پیچھے موجود کمرے میں کرنل ڈیوڈ اور کرنل ازمیر چار کرسیوں میں سے دو پر بیٹھے ہوئے صاف نظر آ رہے تھے۔ ان دونوں کے چہروں پر فاتحانہ چمک تھی اور عمران نے ایک طویل سانس لیا۔ لیکن اس صورت حال کو دیکھ کر اس کے اعصاب میں بے چینی اور اضطراب کی بجائے الٹا سکون کی لہریں سی دوڑتی چلی گئیں۔ کیونکہ اب تک ہونے والے سارے عجیب و غریب واقعات کی اصل وجہ سامنے آ گئی تھی اور کچھ نہ ہونے کی بے چینی، وجہ سامنے آنے کے بعد سکون میں تبدیل ہو گئی تھی۔ اسی لمحے ٹائیگر اور یعقوب

www.urdufanz.com

کے جسموں میں بھی حرکت ہوئی اور ان کی آنکھیں بھی کھل گئیں۔

"ہوش میں آنے کے بعد کیا محسوس کر رہے ہو عمران" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے طنزیہ انداز میں ہلکا سا قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"عمران ـــ کون عمران" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور اس بار کرنل ڈیوڈ کے ساتھ ساتھ کرنل ازمیر بھی قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"تمہارے چہرے سے میک اپ صاف ہو چکا ہے ـــــ یہ ساری پلاننگ کرنل ازمیر کی تھی تاکہ تم کوئی ہنگامہ نہ کر سکو اور کرنل ازمیر کی پلاننگ انتہائی کامیاب رہی ـــــ حالانکہ میں اور کرنل فرانک دونوں اس پلاننگ کے خلاف تھے کیونکہ ہمیں یقین تھا کہ تم اس پلاننگ پر لازماً چونک پڑو گے ـــــ لیکن حیرت تو یہ ہے کہ تم احمقوں کی طرح سیدھے چوہے دان میں آ کر پھنس گئے" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میک اپ ـــ کیسا میک اپ" ـــــ عمران نے ٹائیگر اور یعقوب کے چہروں کو دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ ان کے چہروں پر پہلے والا میک اپ موجود تھا۔

"اوہ ـــ تم اپنے ساتھیوں کی وجہ سے ایسا کہہ رہے ہو ـــــ ہم نے ان کے میک اپ صاف کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ کیونکہ یہ جو کوئی بھی ہوں بہرحال موت ان کا مقدر ہے۔ البتہ تم نے واقعی اپنی طرف سے بڑی ہوشیاری کی تھی کہ چہرے پر ڈبل میک اپ کر رکھا تھا ـــــ اگر ہم میک اپ صاف کرنے والی کمپیوٹر مشین نہ استعمال کرتے تو شاید ہم بھی دھوکہ کھا جاتے۔ لیکن کمپیوٹر نے نہ صرف دونوں میک اپ واش کر دیئے بلکہ ڈبل میک اپ کی نشاندہی بھی کر دی ـــــ لباس بھی تم نے

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

دو دو بہن رکھے تھے اور اگر کرنل ازمیر یہ پلاننگ نہ بناتا تو تم واقعی اس اڈے کو مکمل نہیں تو جزوی طور پر ضرور تباہ کر دیتے۔ بہرحال ہم کرنل ازمیر کے مشکور ہیں کہ انہوں نے اس قدر بے داغ پلاننگ ہی نہیں کی بلکہ اُسے اس طرح نبھایا ہے کہ تمہیں آخری لمحے تک کوئی شک نہیں پڑ سکا ——— ہم نے وزیرِ اعظم صاحب کو کرنل ازمیر کی بے پناہ ذہانت کی مکمل رپورٹ دے دی ہے۔ انہیں تم جیسے آدمی کی اس طرح بغیر انگلی ہلائے گرفتاری پر یقیناً بہت بڑا انعام ملے گا ——— اور میں اور کرنل فرانک تو تمہیں بیہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دینا چاہتے تھے لیکن یہ چند لمحے جو تمہیں میسر آئے ہیں اس کے لئے تمہیں کرنل ازمیر کا مشکور ہونا پڑے گا۔ انہوں نے تمہیں اس وقت تک زندہ رکھنے کی ضد کی ہے جب تک وزیرِ اعظم صاحب خود یہاں پہنچ کر تمہیں زندہ نہ دیکھ لیں۔ اس کے بعد ان کے سامنے ہی تمہیں موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا" ——— کرنل ڈیوڈ نے لمبی تقریر کرتے ہوئے کہا اور عمران کو شاید زندگی میں پہلی بار یہ احساس ہونے لگا تھا کہ اس سے بھی زیادہ عقلمند اور اداکار لوگ اس دنیا میں موجود ہیں۔ کرنل ازمیر کی پلاننگ واقعی انتہائی بے داغ تھی اور اب لوہے کے مضبوط راڈز میں جکڑا ہوا وہ بےبس ہوا بیٹھا تھا۔

"کرنل ازمیر کا میری طرف سے شکریہ ادا کر دو کرنل ڈیوڈ! —— ویسے تمہیں میرے یہاں آنے کی اطلاع کیسے مل گئی" ——— عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ایک عربی نے خفیہ اطلاع دی تھی ——— پہلے تو میں یہی سمجھا تھا

کہ اس طرح ہمیں ٹریپ کیا جا رہا ہے۔ لیکن اس کے عربی لہجے پر میں کھٹک گیا۔ پھر اس کے لہجے میں ایسی گونج موجود تھی جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ زیرِ زمین سرگرمیوں میں ملوث رہنے کا عادی ہے" ——— کرنل ڈیوڈ نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ اس گونج والے حوالے سے وہ سمجھ گیا کہ یہ اطلاع منظر نے دی ہے۔ کیونکہ واقعی اس کے لہجے میں یہ مخصوص گونج موجود تھی۔

"یہ وزیرِ اعظم صاحب کتنی دیر میں یہاں پہنچیں گے" ——— عمران نے بڑے پُرسکون لہجے میں پوچھا۔

"کرنل فرانک انہیں لینے کے لئے تل ابیب چلا گیا ہے۔ وہ زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے تک پہنچ جائیں گے اور اس کے دس منٹ بعد تم موت کی وادی میں اُتر جاؤ گے" ——— کرنل ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ——— اس کا مطلب ہے کہ چالیس منٹ ابھی میرے پاس موجود ہیں۔ بہت کافی ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اگر تم سوچ رہے ہو کہ اس گرفت سے نکل جاؤ گے تو یہ تمہاری خام خیالی ہے ——— یہ کرسی الیکٹرو گراڈ ہے۔ جیسے ہی تم نے زور لگانے کی کوشش کی، یہ تنگ ہونا شروع ہو جائے گی" ——— کرنل ڈیوڈ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا ہے ——— میں ذرا سمارٹ ہو جاؤں گا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر دونوں پیر اوپر اٹھائے۔ کیونکہ اُسے اپنے پیر نظر نہ آ رہے تھے اور پیروں میں موجود بوٹ دیکھ کر وہ دھیرے سے

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

مسکرا دیا۔ الیکٹروگراڈ کا حوالہ سننے کے بعد اسے اچھی طرح معلوم ہو گیا تھا کہ ان کرسیوں کی ساخت کیسی ہے اور ان سے آزادی کیسے حاصل کی جا سکتی ہے۔ الیکٹروگراڈ کرسیاں مخصوص ساخت کی ہوتی ہیں جنہیں دور ایک پینل سے آپریٹ کیا جاتا ہے لیکن آپریشن تار بہرحال کرسی کے پائے کے ساتھ منسلک ہوتی ہے لیکن کس پائے کے ساتھ، اس کا اسے علم نہ تھا۔ البتہ اگر اس تار کو کاٹ دیا جائے یا توڑ دیا جائے تو کرسی کا سارا سسٹم ہی ناکارہ ہو جاتا اور راڈز بھی کھل جاتے ہیں لیکن اب مسئلہ یہ تھا کہ اس تار کو کیسے ناکارہ کیا جائے۔ اس نے پیر پیچھے لے جاتے ہوئے پیر کی ایڑی آہستہ سے زمین پر مخصوص انداز میں ماری تو ایڑی کے پچھلے حصے سے ایک باریک سی چھری باہر نکل آئی جو کوٹڈ تھی تاکہ اس پر بجلی کے شاک کا اثر نہ ہو سکے۔

"کرنل ڈیوڈ!۔۔۔ اب چالیس منٹ بعد میں نے تو بہرحال مر جانا ہے۔ اس لئے اب تمہیں پہلے کی طرح مجھ سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں رہی ہو گی"۔۔۔ عمران نے چھری کو کرسی کے دائیں پائے کی جڑ میں آہستہ سے ٹکرا کر گھماتے ہوئے کہا۔

"میں اور تم سے ڈروں گا۔۔۔ میں کرنل ڈیوڈ۔ جی پی فائیو کا چیف!"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ اس کی توقع کے عین مطابق غصے میں دھاڑا ظاہر ہے وہ کرنل ازمیر کے سامنے تو یہ اعتراف نہ کر سکتا تھا۔

"تو پھر اگر تم واقعی نہیں ڈرتے تو کیا مجھے بتاؤ گے کہ ایکس۔ زیڈ نامی فلم کا حدود اربعہ کیا ہے اور وہ اس وقت کہاں ہے"۔۔۔؟ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اب وہ چھری والے پیر کو آہستہ سے کرسی

کے بائیں پائے کی طرف لے جا رہا تھا۔

"اوہ!۔۔۔ تو تم ایکس زیڈ فلم حاصل کرنے آئے ہو۔ تمہیں یقیناً اس ٹیپ سے اس فلم کا پتہ چلا ہو گا جو تم نے فلسطینیوں کی مدد سے پروٹوکول آفیسر کے ذریعے حاصل کی تھی"۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"تم پھر اپنے خوف کا اظہار کر رہے ہو۔ اس لئے بتانے کی بجائے جواب گول کر رہے ہو۔۔۔ نہ بتاؤ۔ میرے لئے ویسے بھی اب اس فلم کی کوئی اہمیت نہیں رہی۔ میں تو صرف اس لئے پوچھ رہا تھا تاکہ کرنل ازمیر کو پتہ چل جائے کہ کرنل ڈیوڈ مجھ سے کتنا خوفزدہ ہے"۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس دوران وہ چھری کو کرسی کے بائیں پائے کی جڑ سے زمین کے ساتھ ٹکرانے لگا۔ اور پھر اس نے جیسے ہی پیر گھمایا، چھری کی تیز نوک کسی چیز میں پھنس گئی اور عمران کے لبوں پر عجیب سی مسکراہٹ ابھر آئی۔ یہ یقیناً وہ جگہ تھی جہاں تار کرسی کے پائے سے منسلک تھی۔ چھری کے ٹکرانے سے اسے کسی پائپ کا احساس ہوا تھا لیکن ٹکرانے سے وہ مخصوص آواز نہ آئی تھی جو لوہے سے ٹکرانے سے نکلتی ہے اس لئے وہ سمجھ گیا کہ یہ انسولیشن پائپ ہو گا تاکہ کرنٹ کو فرش میں پھیلنے سے روکا جا سکے اور انسولیشن پائپ کو وہ اس تیز دھار چھری سے بہرحال کاٹ سکتا تھا۔

"میں تم سے نہیں ڈرتا حقیر اور بے بس عمران!۔۔۔ میرا نام کرنل ڈیوڈ ہے ڈیوڈ۔۔۔ ایکس زیڈ فلم خلائی جنگی ہولڈ کے ایک فارمولے پر مبنی ہے۔ اس فارمولے کی مدد سے خلا میں عظیم اسرائیل

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

کی مکمل بالادستی قائم ہو جائے گی اور پھر پوری دنیا اور اس کا ایک ایک چپہ عظیم اسرائیل کے خوفناک میزائلوں کی زد میں آ جائے گا۔ عظیم اسرائیل واقعی عظیم ترین بن جائے گا ـــــ دنیا کی ہر چھوٹی بڑی حکومت اسرائیل کی بالادستی کے سامنے گھٹنے ٹیک دے گی اور عظیم اسرائیل صرف چند بٹن دبانے سے پوری دنیا پر موجود مسلم ممالک اور ان کے اہم ترین اور مقدس مقامات اور ان کے اسلحے کے ذخیروں اور ناپاک مسلمانوں کے جسموں کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے صفحہ ہستی سے ناپید کر دے گا ـــــ ہا ـــــ ہا ـــــ اور دنیا میں صرف یہودی راج ہو گا۔ صرف یہودی راج" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے بڑے پرجوش انداز میں کہا اور بات کر کے وہ اس طرح قہقہے لگانے لگا جیسے یہ سب کچھ ہو بھی چکا ہو۔

"اوہ! ـــــ پھر تو یہ فلم تم نے خلا میں بھجوا دی ہو گی" ـــــ عمران نے اس طرح منہ بناتے ہوئے کہا جیسے اُسے کرنل ڈیوڈ کی اس تقریر پر رتی بھر یقین نہ آیا ہو۔

"تمہیں یقین نہیں آ رہا ـــــ آنا بھی نہیں چاہیے۔ کیونکہ یہ فارمولا ہے ہی ایسا ـــــ عظیم سائنسدان پروفیسر ٹارک کے پچاس سال کی محنت کا نچوڑ ـــــ اگر بیچارے پروفیسر کا ایکسیڈنٹ نہ ہو جاتا تو وہ اسے خود ہی پایۂ تکمیل تک پہنچاتا۔ لیکن اب بھی زیرو لیبارٹری میں عظیم اسرائیل کے ایسے سائنسدان موجود ہیں جو تین چار سال کے اندر اسے مکمل کر لیں گے" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"زیرو لیبارٹری ـــــ واہ! نام ہی ایسا لیا ہے جس سے پتہ چلے کہ

اس نام کی واقعی کوئی لیبارٹری نہیں ہے۔ جو لیبارٹری نام سے ہی زیرو ہو، اس کا وجود ہی کہاں ہو سکتا ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ اسرائیل کی سب سے جدید اور سب سے بڑی لیبارٹری ہے زیرو اس کا کوڈ نام ہے ورنہ پہلے اسے شاکام لیبارٹری کا نام دیا گیا تھا۔ لیکن پھر اسے زیرو لیبارٹری کا نام دے دیا گیا" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے انتہائی جوشیلے لہجے میں کہا اور عمران دل ہی دل میں کرنل ڈیوڈ کی حماقت پر ہنس پڑا جو اطمینان سے سب کچھ بتلائے چلا جا رہا تھا۔ ہو سکتا ہے کرنل ڈیوڈ اس لئے سب کچھ بتا رہا تھا کہ اُسے یقین تھا کہ عمران الیکٹرو گراڈ کرسی سے کسی صورت نجات حاصل نہ کر سکے گا۔ شاکام تل ابیب سے پچیس کلومیٹر دور صحرا کے اندر ایک قصبے کا نام تھا اور شاکام لیبارٹری کے الفاظ سے وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ لیبارٹری شاکام کے صحرا میں زیر زمین تیار کی گئی ہو گی۔ باتوں کے دوران عمران کی ایڑی اس طرح حرکت کرتی رہی جیسے آدمی نفسیاتی دباؤ یا سوچ کے دوران اپنے پیر کو آہستہ آہستہ حرکت دیتا رہتا ہے۔ لیکن اس طرح حرکت دیتے دیتے اس نے انسولیشن پائپ آدھے سے زیادہ کاٹ لیا تھا۔ تیز دھار چھری اپنا کام دکھا رہی تھی۔

"کرنل ڈیوڈ! ـــــ اچھا اب یہ بتا دو کہ تم مجھے کس طریقے سے ہلاک کرو گے تاکہ مجھے بھی پتہ چلے کہ مجھ جیسے آدمی کی تقدیر میں کس قسم کی موت لکھی ہوئی ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ویسے ایک بات ہے عمران ـــــ تمہاری بے خوفی اور جرأت

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

کا میں دل سے قائل ہوں ۔۔۔ کاش! تم یہودی ہوتے تو تم اسرائیل کے ہیرو ہوتے۔ جس طرح تم یقینی موت کے منہ میں پہنچ کر باتیں کر رہے ہو۔ اس سے تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ جیسے تم اپنی موت کی بجائے کسی اور کی موت کی بات کر رہے ہو۔ کیوں کرنل ازمیر! آپ نے اس کی بے خوفی دیکھی ہے" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے بات کرتے کرتے مڑ کر پاس بیٹھے ہوئے کرنل ازمیر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں خود اس آدمی کی بے خوفی اور اطمینان پر حیران ہوں۔ کم از کم میری نظر سے پہلے ایسا آدمی نہیں گذرا اور اب مجھے آپ کی اس بات پر مکمل یقین آگیا ہے کہ اگر اسے ذرا سا بھی شک پڑ جاتا تو یہ اس اڈے کو تباہ کر دیتا ۔۔۔ اس جیسے بے جگر آدمی سے واقعی سب کچھ ممکن ہو سکتا ہے" ۔۔۔ کرنل ازمیر نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"شکریہ ۔۔۔ آپ دونوں حضرات کے یہ الفاظ واقعی مجھے بڑی تسکین پہنچا رہے ہیں" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اسی لمحے اس کے پیر کو ایک زوردار جھٹکا لگا اور جھٹکا کھا کر آگے کی طرف آگیا ۔۔۔ کرنل ازمیر اس وقت بات کرتے ہوئے کرنل ڈیوڈ کی طرف دیکھ رہا تھا ورنہ وہ جس طرح عمران پر نظریں جمائے خاموش بیٹھا ہوا تھا اس جھٹکے سے پیدا ہونے سے عمران کی ٹانگ کی حرکت دیکھ کر ضرور چونک پڑتا اور جھٹکے کا مطلب یہی تھا کہ چھری نے مین تار کو کاٹ دیا ہے۔ دونوں تاروں کے سرے علیحدہ ہونے سے ایسا ہی جھٹکا لگنا چاہئے تھا۔ اگر چھری کوٹڈ نہ ہوتی تو

یقیناً عمران کا جسم بجلی کے انتہائی طاقتور شاک سے جل کر راکھ ہو جاتا۔

"تمہاری موت کلاسیک ہو گی ۔۔۔ بس کرنل ازمیر بٹن دبائے گا، اور الیکٹرو گراڈ کرسی تیزی سے تمہیں بھینچنا شروع کر دے گی اور تمہارے جسم کی ایک ایک ہڈی ٹوٹ ٹوٹ کر ایک دوسرے میں گھستی چلی جائے گی عبرت ناک اور ہولناک موت تمہارا مقدر ہے ۔۔۔ کیوں کرنل! میں ٹھیک کہہ رہا ہوں" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے کہا۔

"بالکل ایسا ہی ہو گا۔ لیکن اس کے باوجود یہ مرے گا نہیں۔ اور پھر اس پر گولیوں کی بوچھاڑ شروع ہو جائے گی" ۔۔۔ کرنل ازمیر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"گڈ! ۔۔۔ واقعی خوبصورت اور دلکش موت ہو گی ۔۔۔ ویری گڈ"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنے بازوؤں کو ذرا سا باہر کی طرف کھسکایا تو کرسی کے بازوؤں کے گرد موجود لوہے کے راڈز ذرا سا کھلے اور عمران کے لبوں پر بڑی دلفریب مسکراہٹ رینگنے لگی۔ اس نے چیک کر لیا تھا کہ کرسی کا سسٹم مکمل طور پر ناکارہ ہو چکا ہے۔ ٹائیگر اور یعقوب کا اسے کوئی فکر نہ تھا۔ کیونکہ ان کی کرسیاں لکڑی کی تھیں اور انہیں رسیوں سے باندھا گیا تھا۔ یہ بات اور ہے کہ یہ رسیاں اس قدر مہارت سے باندھی گئی تھیں کہ وہ معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکتے تھے۔ شاید الیکٹرو گراڈ کرسی اس اڈے میں یہی ایک تھی۔

"ہونہہ ۔۔۔ تمہارا اطمینان یہ بتا رہا ہے کہ شاید تمہیں یقین نہیں ہے" ۔۔۔ کرنل ڈیوڈ نے اس بار ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"کیوں نہیں ہے کرنل ڈیوڈ! ـــــ یقین کرو تمہاری موت واقعی انتہائی دلکش اور خوبصورت ہوگی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں اب موت کا خوف تمہارے ذہن پر طاری ہونے لگ گیا ہے" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"چھوڑو اس بات کو ـــــ یہ بتاؤ کہ وہ گن شپ ہیلی کاپٹر اس وقت کہاں موجود ہے۔ بڑی خوبصورت تکنیک استعمال کی ہے تم نے اس میں بیہوشی کی گیس بند کرنے کی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ میری تکنیک ہے ـــــ مجھے ایسے معاملات میں مہارت حاصل ہے" ـــــ کرنل ازمیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی مزید بات ہوتی، یکلخت کرنل ڈیوڈ والے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک فوجی تیزی سے اندر داخل ہوا۔

"وزیرِاعظم صاحب کا طیارہ جیفر کی حدود میں داخل ہو چکا ہے جناب" ـــــ فوجی نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا ـــــ آؤ کرنل" ـــــ کرنل ازمیر نے جلدی سے اٹھتے ہوئے کرنل ڈیوڈ سے کہا۔

"لیکن یہ اکیلے یہاں" ـــــ کرنل ڈیوڈ نے اٹھتے ہوئے قدرے ہچکچا کر کہا۔

"اوہ! ڈونٹ وری ـــــ یہ حرکت بھی نہیں کر سکتے ـــــ آؤ، ورنہ وزیرِاعظم صاحب ناراض بھی ہو سکتے ہیں ـــــ وہ پروٹوکول کے بارے

میں سختی سے پابند ہیں" ـــــ کرنل ازمیر نے کہا اور کرنل ڈیوڈ نے ایک نظر عمران کی طرف دیکھا جو اب منہ لٹکائے اس طرح بیٹھا تھا جیسے واقعی وزیرِاعظم کی آمد کا سن کر اسے اپنی موت کا یقین ہو گیا ہو اور عمران کے لٹکے ہوئے چہرے نے کرنل ڈیوڈ کے لئے ٹانک کا کام کیا اور وہ مطمئن ہو کر کرنل ازمیر کے ساتھ کمرے سے باہر نکل گیا سب سے آخر میں وہ فوجی نکلا اور اس کے باہر جاتے ہی جیسے ہی کمرے کا دروازہ بند ہوا، عمران نے اپنے جسم کو ایک زوردار جھٹکا دیا اور اس کے جسم کے گرد موجود لوہے کے راڈز کھٹک کی آواز کے ساتھ ہی واپس کرسی میں غائب ہو گئے اور عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اُسے اس طرح اٹھتے دیکھ کر ٹائیگر اور یعقوب دونوں کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اپنا بُوٹ اتارا۔ اس کی ایڑی سے ابھی تک وہ تیز چھری باہر نکلی ہوئی تھی۔ جس سے اس نے الیکٹرو گراڈ کا رابطہ ختم کیا تھا اور پھر اس چھُری کی مدد سے اس نے چند ہی لمحوں میں ان دونوں کے گرد موجود نائلون کی رسیاں کاٹ ڈالیں۔

"آؤ اب ہم نکل چلیں ـــــ جلدی کرو" ـــــ عمران نے دوبارہ بوٹ پہن کر اس کی ایڑی کو مخصوص انداز میں زمین پر مارتے ہوئے کہا اور اس کے اس طرح پیر مارتے ہی چھُری واپس ایڑی میں غائب ہو گئی۔ کمرے کا اکلوتا دروازہ بند تھا لیکن عمران انسانی نفسیات سمجھتا تھا چونکہ کرنل ازمیر کو مکمل یقین تھا کہ وہ کرسیوں میں جکڑے ہوئے ہیں اس لئے لازماً اس نے دروازہ بند نہ کیا ہوگا اور وہی ہوا اس

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

نے جیسے ہی دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا، دروازہ بے آواز طریقے سے کھلتا گیا۔ عمران نے آہستہ سے دروازے میں اتنی جھری پیدا کی کہ باہر جھانک سکے اور اسے دروازے کے باہر دو فوجی کھڑے نظر آ گئے۔ لیکن ان کی پشت دروازے کی طرف ہی تھی اور وہ سامنے موجود راہداری کی طرف دیکھ رہے تھے۔

عمران نے ٹائیگر کو مخصوص اشارہ کیا اور دوسرے لمحے اس نے دروازہ کھولا اور آگے بڑھا۔ ٹائیگر بھی آگے بڑھ آیا۔ دوسرے لمحے وہ دونوں ہی فوجیوں پر بھوکے عقابوں کی طرح ٹوٹ پڑے اور پہلے ہی حملے میں وہ انتہائی مہارت سے نہ صرف ان کی گردنیں توڑنے بلکہ ان کی مشین گنیں جھپٹنے میں کامیاب ہو گئے۔ راہداری میں اس کمرے کے دروازے سے ذرا آگے دائیں دیوار میں ایک اور دروازہ تھا۔

"اس کمرے میں لے چلو انہیں ۔۔۔ جلدی کرو۔ اور یعقوب! تم یہ دروازہ بند کر دو۔ تاکہ انہیں شک نہ پڑ سکے ۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ وزیر اعظم کے ساتھ ہونے کی وجہ سے انہیں ان سپاہیوں کی عدم موجودگی کا خیال نہ آئے گا" ۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور اپنے سینے سے لگے ہوئے فوجی کو گھسیٹتا ہوا اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے لات مار کر دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ واقعی یہ وہی کمرہ تھا جس میں وہ چار کرسیاں موجود تھیں جن میں سے دو پر کرنل ڈیوڈ اور کرنل ازمیر بیٹھے رہے تھے۔ شیشے کی دیوار بھی تھی اور اس کی دوسری طرف تین خالی کرسیاں بھی نظر آ رہی تھیں۔ عمران نے فوجی کی لاش ایک طرف دروازے کی اوٹ میں ڈال دی۔ ٹائیگر نے دوسرے فوجی کی

لاش دوسرے دروازے کی اوٹ میں ڈال دی۔

"دروازہ بند کر کے سائیڈوں میں کھڑے ہو جاؤ ۔۔۔ میں وزیر اعظم کو کور کروں گا۔ تم نے باقی تینوں کو کور کرنا ہے۔ کیونکہ یہ بہت بڑا جنگی اڈہ ہے۔ یہاں جنگی جہاز بھی موجود ہوں گے ۔۔۔ اگر ہم ویسے یہاں سے کوئی ہیلی کاپٹر لے کر نکلے تو یہ لوگ لازماً ہمیں مار گرائیں گے لیکن وزیر اعظم ساتھ ہونے کی وجہ سے یہ ہمارا کہا ماننے پر مجبور ہو جائیں گے" ۔۔۔ عمران نے ٹائیگر کو سمجھاتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔

"ان کرنلوں کو تو گولی مار دی جائے" ۔۔۔ یعقوب نے کہا۔

"نہیں ابھی نہیں، جب تک ہم کسی ہیلی کاپٹر تک نہ پہنچ جائیں۔ ورنہ یہاں موجود تمام مسلح سپاہی اندھا دھند گولیاں برسانا شروع کر دیں گے۔ سپاہیوں کی اپنی نفسیات ہوتی ہیں اور افسروں کی اپنی۔ سپاہیوں نے اپنے افسروں کو مرتے دیکھ کر وزیر اعظم کا بھی لحاظ نہیں کرنا۔ جبکہ افسر ایسا نہیں کر سکتے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اسی لمحے دور سے کھٹاک کھٹاک کی آوازیں ابھرنے لگیں اور عمران نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر انہیں خاموش رہنے کے لئے کہا۔ کیونکہ یہ فوجی سیلوٹوں کی آوازیں تھیں اور ان آوازوں کا مطلب تھا کہ وزیر اعظم اڈے پر پہنچ چکے ہیں۔ ان کے اعصاب تنے ہوئے تھے۔ عمران کو یکلخت ایک خیال آیا تو اس نے اپنی والی مشین گن یعقوب کو پکڑائی اور ایک فوجی پر جھک گیا۔ وہ اس کی تلاشی لے رہا تھا اور پھر اس کی توقع کے عین مطابق اسے فوجی کی جیب میں موجود ریوالور مل گیا اور اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار ابھر آئے۔ ریوالور کو اس نے کھول کر بھی چیک کر لیا اس میں میگزین موجود

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

تھا۔ اسی لمحے راہداری میں قدموں کی تیز دھمک سنائی دی جو اس دروازے کی طرف آ رہی تھی۔ عمران ہاتھ میں ریوالور پکڑے تن کر کھڑا ہو گیا یعقوب بھی ٹائیگر کے ساتھ ہی کھڑا ہوا تھا۔

"کرنل ازمیر کو واقعی اسرائیل کا بڑا اعزاز ملے گا" ۔۔۔۔ دروازے کے باہر سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور دروازے کے بڑے تختوں کے پیچھے وہ تینوں چھپ گئے۔ دوسرے لمحے آگے وزیر اعظم اور اس کے پیچھے کرنل ڈیوڈ اور کرنل ازمیر اندر داخل ہوئے۔

"کرسیاں تو خالی ہیں ۔۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔۔ وزیر اعظم کی حیرت سے ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی اور اسی لمحے عمران یکلخت دروازے کے پٹ کے پیچھے سے نکلا اور دوسرے لمحے وزیر اعظم جو نیلے سوٹ میں ملبوس اسی کی طرف کھڑے تھے ایک جھٹکے سے اس کے سینے سے آلگے۔ عمران کا ایک بازو وزیر اعظم کے سینے کے گرد جم گیا اور دوسرے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کی نال اس نے وزیر اعظم کی گردن سے لگا دی۔

"خبردار ۔۔ کوئی حرکت نہ کرے" ۔۔۔۔ ساتھ ہی عمران کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور کرنل ازمیر اور کرنل ڈیوڈ دونوں ہی بری طرح اچھلے۔ ان کے ہاتھ بھی بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ میں لٹکے ہوئے ہولسٹروں کی طرف بڑھے۔

"ہمارے پاس مشین گنیں ہیں ۔۔۔ حرکت مت کرنا" ۔۔۔ ٹائیگر اور یعقوب نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی انہوں نے ان دونوں

کے جسموں سے مشین گنوں کی نالیں لگا دیں اور ان دونوں کے ہاتھ وہیں ساکت ہو گئے۔

"کیا ۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔۔ وزیر اعظم نے گھگھیاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مطلب یہ ہے وزیر اعظم صاحب! ۔۔۔۔ کہ تمہاری یا تمہارے ان کرنلوں کی ذرا سی غلط حرکت تم تینوں کو جہنم رسید کر سکتی ہے" ۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"تت ۔۔۔ تت ۔۔۔ تم آزاد کیسے ہو گئے" ۔۔۔۔ ؟ کرنل ازمیر کا لہجہ ایسا تھا جیسے اسے اپنے آپ پر یقین نہ آ رہا ہو۔

"عمران کو تمہاری یہ الیکٹرو گراڈ کرسی نہیں روک سکتی۔ چلو باہر اور ایک ہیلی کاپٹر تیار کراؤ ۔۔۔۔ میں وزیر اعظم صاحب کے ساتھ تل ابیب جاؤں گا ۔۔۔۔ اور سنو کرنل ڈیوڈ! ۔۔۔ تم جانتے ہو کہ میں اپنی بات کا کس قدر پکا ہوں ۔۔۔۔ اگر تم نے کوئی غلط حرکت نہ کی تو میرا وعدہ کہ میں تمہارے وزیر اعظم کو تل ابیب پہنچتے ہی زندہ سلامت چھوڑ دوں گا۔ ورنہ میں نے تو مرنا ہی ہے، تمہارے وزیر اعظم کی کھوپڑی ایک لمحے میں ہزاروں ٹکڑوں میں تبدیل ہو جائے گی اور تمہارے جسم مشین گنوں کی گولیوں سے چھلنی ہو جائیں گے۔ بولو" ۔۔۔۔ عمران کا لہجہ اس قدر سخت تھا کہ وزیر اعظم یکلخت چیخ پڑے۔

"مت مارو ۔۔۔۔ مجھے مت مارو ۔۔۔۔ میں تعاون کروں گا تم سے"۔ وزیر اعظم نے چیخ کر کہا۔

"اس میں تمہارا اپنا فائدہ ہے ۔۔۔۔ بولو کرنل صاحبان! ۔۔۔ ٹریگر دباؤں یا ۔۔۔۔" عمران نے کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"ہم تمہارے ساتھ تعاون کریں گے ـــــ تم پرائم منسٹر کو کچھ نہ کہو"۔ کرنل ڈیوڈ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ بے بسی کی شدت سے اس کا چہرہ بگڑ گیا تھا۔

"کرنل ازمیر آگے چلے گا اور میرا آدمی اس کے پیچھے ـــــ اس کے بعد وزیر اعظم کو لے کر میں باہر نکلوں گا۔ اور پھر کرنل ڈیوڈ۔ اور اس کے پیچھے میرا آدمی۔ چلو" ـــــ عمران نے چیخ کر کہا اور کرنل ازمیر باہر کی طرف چل پڑا۔ یعقوب اس کے پیچھے مشین گن لئے باہر نکل گیا۔ پھر عمران وزیر اعظم کو اسی انداز میں جکڑے ہوئے کمرے سے باہر آگیا۔ اور آخر میں کرنل ڈیوڈ باہر آیا جس کے پیچھے ٹائیگر تھا۔

"م ـــ میرا ہیلی کاپٹر موجود ہے" ـــــ وزیر اعظم نے بھنچے بھنچے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ وہ زیادہ آرام دہ ہوگا" ـــــ عمران نے کہا اور پھر وہ راہداری کراس کر کے جیسے ہی ایک بڑے ہال نما کمرے میں پہنچے وہاں موجود دس مسلح فوجی یہ صورت حال دیکھ کر حیرت سے اچھلے۔

"کوئی حرکت نہ کرے" ـــــ کرنل ازمیر نے تیز لہجے میں کہا اور فوجی اپنی جگہ ساکت ہو گئے۔

"پہلے سب سپاہی کمرے سے باہر نکلیں۔ ورنہ میں وزیر اعظم کی کھوپڑی اڑا دوں گا" ـــــ عمران نے چیختے ہوئے کہا۔

اور پھر کرنل ازمیر کے کہنے پر وہ سب تیزی سے دروازے سے باہر دوڑنے لگے۔ کمرے سے باہر نکل کر وہ رن وے پر پہنچ گئے جہاں سامنے ہی ایک ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ ہیلی کاپٹر پر پرائم منسٹر کا سرکاری مونوگرام

بڑے واضح انداز میں پینٹ کیا گیا تھا۔

"پائلٹ کو کہو کہ ایک طرف ہٹ جائے" ـــــ عمران نے چیخ کر کہا اور کرنل ازمیر کے حکم پر ہیلی کاپٹر کے ساتھ کھڑا ہوا پائلٹ تیزی سے ایک طرف کو دوڑا۔ لیکن وہ سب حیرت سے آنکھیں پھاڑے یہ عجیب و غریب نظارہ دیکھ رہے تھے۔

"کرنل ازمیر اور کرنل ڈیوڈ دونوں رک جائیں گے۔ میرا ایک ساتھی انہیں کور کرتے ہوئے پہلے ہیلی کاپٹر پر سوار ہوگا۔ دوسرا ساتھی انہیں کور کئے رکھے گا ـــــ پھر میں وزیر اعظم سمیت اوپر جاؤں گا اور وزیر اعظم کو اپنے ساتھی کے حوالے کر کے پائلٹ سیٹ سے سب کو کور کروں گا۔ پھر میرا ساتھی اوپر جائے گا اور پھر وہ کور کرے گا اور میں ہیلی کاپٹر کو اڑاؤں گا اور سن لو ـــ میں بالکل وزیر اعظم کی کھوپڑی اڑانے میں دیر نہ کروں گا" ـــــ عمران نے چیخ چیخ کر مزید ہدایات دینی شروع کر دیں اور پھر چند لمحوں میں ہی اس نے اپنی ہدایات پر عمل کر ڈالا۔ جب وہ پائلٹ سیٹ پر بیٹھا تو یعقوب نے وزیر اعظم کو اندر اور ٹائیگر نے سائیڈ سے لٹک کر باہر کھڑے افراد کو کور کیا ہوا تھا۔ عمران نے انجن سٹارٹ کیا اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر ایک جھٹکے سے اوپر اٹھا۔

"اب اندر آجاؤ ٹائیگر" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور باہر کو لٹکا ہوا ٹائیگر اندر ہو گیا۔

ہیلی کاپٹر تیزی سے بلندی پر چڑھتا گیا۔ عمران کو یقین تو تھا کہ وزیر اعظم کی موجودگی کی وجہ سے وہ ہیلی کاپٹر کو ہٹ نہ کریں گے لیکن پھر بھی وہ

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

نیچے سے مشین گن کی رینج سے جلد از جلد اوپر اٹھ جانا چاہتا تھا۔ جب اس نے تسلی کر لی کہ اب وہ رینج سے باہر ہو گیا ہے تو اس نے ہیلی کاپٹر میں نصب ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کیا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ پرائم منسٹر ہیلی کاپٹر سے بول رہا ہوں۔ سنو!۔۔۔ اگر تم نے جنگی جہاز یا گن شپ ہیلی کاپٹر تعاقب میں بھیجے تو میں وزیر اعظم کو گولی مار دوں گا سمجھے!۔۔۔ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو میرا وعدہ ہے کہ تمہارا وزیر اعظم زندہ رہے گا"۔۔۔ عمران نے چیخ کر کہا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ یہ خصوصی ٹرانسمیٹر تھا اس لئے اسے جب تک خود آن نہ کیا جاتا، دوسری طرف سے اس پر کال نہ کی جا سکتی تھی۔

"تت۔۔۔ تت تم کیا چاہتے ہو"۔۔۔؟ وزیر اعظم نے بھنچی بھنچی آواز میں کہا۔

"خاموش بیٹھے رہیں"۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا اور وزیر اعظم کی آواز دوبارہ نہ سنائی دی۔

عمران انتہائی تیز رفتاری سے ہیلی کاپٹر اڑاتا ہوا تل ابیب کی طرف بڑھا جا رہا تھا اُسے معلوم تھا کہ تل ابیب میں وزیر اعظم کے اغوا کی خبر پہنچ چکی ہو گی اور اسرائیلی حکام میں ایک کھلبلی سی مچ گئی ہو گی۔ اُسے دراصل سب سے زیادہ خطرہ اسرائیل کے صدر کی طرف سے تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ صدر کسی مزید تباہی سے بچنے کے لئے وزیر اعظم کی زندگی بھی داؤ پر لگانے سے گریز نہ کرے گا۔ کیونکہ صدر پر عمران کی دہشت بُری طرح چھائی ہوئی تھی۔ ہو سکتا ہے کہ وہ یہ سوچے کہ وزیر اعظم تو اور بھی منتخب ہو جائے گا۔ لیکن عمران کی موت کے بعد عمران دوبارہ پیدا نہیں ہو سکتا۔

اس لئے وہ اب جلد از جلد اس ہیلی کاپٹر سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا تھا۔ لیکن اب وہ صرف اتنا سوچ رہا تھا کہ کیا تل ابیب پہنچنے کے بعد اس سے چھٹکارا حاصل کرے یا پہلے ہی۔ تل ابیب میں یقیناً فضائی نگرانی سخت کر دی گئی ہو گی اور ہو سکتا ہے کہ جہاں وہ اتریں اس پورے علاقے کو ملٹری گھیر لے۔ اور بعد میں وہ بُری طرح پھنس جائیں۔ چنانچہ اس نے فوری طور پر ہیلی کاپٹر سے چھٹکارا حاصل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ وہ نیچے دیکھتا ہوا آگے بڑھا جا رہا تھا کہ یکلخت اس خصوصی ٹرانسمیٹر کے ساتھ دوسرا ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا۔

"ہیلو ہیلو۔۔۔ سپیشل ٹرانسمیٹر سے میں کرنل ڈوگ بول رہا ہوں۔ چیف آف ملٹری انٹیلی جنس۔۔۔ جواب دو"۔۔۔ ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ چونکہ یہ سپیشل ٹرانسمیٹر تھا اس لئے اس میں ہر فقرے کے بعد اوور کہہ کر بٹن دبانے کی ضرورت نہ تھی۔

"ڈاگ بولنے کی بجائے بھونکا کرتا ہے اس لئے تم نے محاورہ ہی غلط بولا ہے"۔۔۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کرتے ہوئے کہا۔

"ڈاگ نہیں ڈوگ۔۔۔ تم فوراً پرائم منسٹر کو ہمارے حوالے کر کے اپنے آپ کو گرفتاری کے لئے پیش کر دو۔۔۔ ورنہ تمہیں معاف نہیں کیا جائے گا"۔۔۔ کرنل ڈوگ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"تمہارا نام غلط رکھ دیا گیا ہے۔۔۔ تم تو اسم بامسمیٰ ڈاگ ہو۔ میں نے کب تم سے معافی طلب کی ہے کہ تم انکار کر رہے ہو۔ میں تمہارے وزیر اعظم سے ضرور یہ کہوں گا کہ اسرائیل کی ملٹری انٹیلی جنس کو کتے جیسے دماغ والے آدمی سے پہلی فرصت میں چھٹکارا دلائیں۔ اور سنو!۔۔۔ تمہارا

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

وزیراعظم صرف اس وقت تک محفوظ ہے جب تک ہم چاہیں گے۔"۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہم تمہارا ہیلی کاپٹر تباہ کر دیں گے"۔۔۔ کرنل ڈوگ نے ایسے لہجے میں کہا کہ فوراً اندازہ ہو جاتا تھا کہ وہ بولتے وقت بری طرح دانت پیس رہا ہے۔

"ہمارے پاکیشیا میں ایک محاورہ ہے کہ کتوں کے بھونکنے سے قافلے اپنا سفر نہیں روکا کرتے۔۔۔ اگر تم میں ہمت ہے تو ہیلی کاپٹر تباہ کر دو"۔۔۔ عمران نے کہا۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ تیزی سے ہیلی کاپٹر کی بلندی بھی کم کرتا جا رہا تھا۔ کیونکہ اب تل ابیب نزدیک آتا جا رہا تھا اور اسے کرنل ڈوگ کے فقرے نے بتا دیا تھا کہ صدر مملکت نے یقیناً آخری حد تک جانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ وہ صرف وزیراعظم کو بچانے کی آخری کوشش کر رہے ہیں۔

"عظیم اسرائیل کے مفاد میں شخصیات کوئی اہمیت نہیں رکھتیں"۔۔۔ کرنل ڈوگ نے چیخ کر کہا۔

"تو پھر خودکشی کر لو۔ کس نے روکا ہے تمہیں"۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کو ایک ہائی وے کے قریب ریت کے ٹیلوں کے درمیان اتار دیا۔

"تم کہاں اتر گئے ہو"۔۔۔ کرنل ڈوگ نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"میں اترا نہیں ہوں۔ آ رہا ہوں۔ چڑھے ہوئے دریا اترا نہیں کرتے"۔۔۔ عمران نے انجن بند کرتے ہوئے کہا۔ انجن بند ہوتے

ہی ٹرانسمیٹر بھی آف ہو گیا۔ کیونکہ اسے انرجی انجن ہی سپلائی کرتا تھا۔

"وزیراعظم صاحب!۔۔۔ میں اپنا وعدہ پورا کر رہا ہوں۔ کیونکہ میں مسلمان ہوں اور مسلمان ہمیشہ وعدہ پورا کرتا ہے۔۔۔ تمہارے صدر نے تو تمہارے قتل کا حکم دے دیا تھا۔ بہرحال یہ تم دونوں کا مسئلہ ہے۔ آؤ دوستو!"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے پیچھے بیٹھے وزیراعظم سے کہا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر نیچے اتر گیا۔ ٹائیگر نے یکلخت مشین گن کا دستہ وزیراعظم کی کنپٹی پر پوری قوت سے جما دیا اور وزیراعظم ہلکی سی چیخ مار کر نیچے سیٹ پر گرے تو ٹائیگر نے دوسرا وار کر دیا اور وزیراعظم کا تڑپتا ہوا جسم ساکت ہو گیا۔ دوسرے لمحے ٹائیگر اور یعقوب نیچے اتر آئے۔

"آؤ ادھر قریب ہی ایک فارم ہے اور میں نے وہاں ایک کار بھی کھڑی دیکھی ہے اسی لئے میں نے یہاں اتار دیا ہے اسے"۔۔۔ عمران نے کہا اور وہ تینوں تیزی سے دوڑتے ہوئے تقریباً آدھے کلومیٹر کے فاصلے پر موجود زرعی فارم کی طرف بڑھنے لگے۔ فارم کا پھاٹک لکڑی کا بنا ہوا تھا اور بند تھا لیکن وہ سائز میں خاصا چھوٹا تھا۔ اس کا بند کرنے کا ہک پھاٹک کے اوپر والے حصے پر موجود تھا۔ عمران نے ہاتھ اونچا کر کے ہک کھولا اور پھر وہ تینوں تیزی سے اندر داخل ہوئے۔ اسی لمحے عمارت کے برآمدے میں ایک نوجوان لڑکی نمودار ہوئی۔ اس نے عرب عورتوں کا مخصوص لباس پہنا ہوا تھا اور لڑکی شکل و صورت سے ہی عرب معلوم ہو رہی تھی۔

"اوہ عمارہ تم۔۔۔ میں یعقوب ہوں۔ ون ہنڈرڈ ون کس"۔۔۔ لڑکی کے نمودار ہوتے ہی یعقوب نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور لڑکی چونک

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

کر یعقوب کی طرف مڑی۔ اس کے چہرے پر بے پناہ حیرت کے تاثرات تھے۔

"ون ہنڈرڈ سکس تم اور یہاں ـــــ کیا مطلب" ـــــ لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور یعقوب نے دوڑ کر صابرہ کا بازو پکڑا اور اسے ایک لحاظ سے گھسیٹتا ہوا اندر لے گیا۔ عمران کی نظریں اس دوران مسلسل آسمان پر جمی ہوئی تھیں لیکن آسمان ابھی تک صاف تھا ـــ کوئی ہیلی کاپٹر وغیرہ ابھی تک نظر نہ آ رہا تھا۔

اسی لمحے صابرہ اور یعقوب دونوں ہی بھاگتے ہوئے باہر آئے صابرہ کے چہرے پر بے پناہ اشتیاق اور جوش و خروش تھا۔

"اوہ عمران صاحب! ـــــ اوہ! یہ میری کتنی خوش قسمتی ہے کہ جس شخصیت سے ملنے کے میں خواب دیکھتی رہتی تھی اس سے جاگتی آنکھوں ملاقات ہو رہی ہے ـــــ یعقوب نے مجھے سب بتا دیا ہے۔ یہاں فارم کے نیچے تہہ خانے میں آپ پوری طرح محفوظ رہ سکتے ہیں" ـــــ صابرہ نے بڑے پُرجوش لہجے میں کہا۔

"خواب دیکھنے کا شکریہ مس صابرہ! ـــــ لیکن میں آپ کی طرح صابر نہیں ہوں کہ بس تہہ خانے میں بیٹھا خواب دیکھتا رہوں ـــــ ابھی یہ سارا علاقہ ملٹری اور پولیس نے گھیر لینا ہے اور ان کی نظروں سے آپ کا فارم کسی صورت نہیں بچنا ـــــ اس لئے خواب و خیال کا مسئلہ چھوڑیں، کار کی چابی ہمیں دیں۔ ہم نے فوری طور پر تل ابیب پہنچنا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تل ابیب ـــ ٹھیک ہے۔ میں آپ کے ساتھ چلتی ہوں میں آپ کو ایک ایسے راستے سے تل ابیب لے جا سکتی ہوں جو ملٹری یا پولیس کے

خواب میں بھی نہ ہوگا۔ آیئے" ـــــ صابرہ نے کہا اور جلدی سے کار کا ڈرائیونگ سیٹ والا دروازہ کھول کر بیٹھنے لگی۔

"ارے ارے آپ سائیڈ سیٹ پر بیٹھیں ـــــ اگر آپ نے ڈرائیونگ میں صبر کا مظاہرہ کرنا شروع کر دیا تو تل ابیب پہنچتے پہنچتے میں بوڑھا ہو جاؤں گا اور بوڑھے آدمی کو تل کہاں نظر آ سکتے ہیں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں عمران صاحب! ـــ پورے اسرائیل میں مجھ جیسا تیز ڈرائیور ابھی پیدا نہیں ہوا" ـــ صابرہ نے سیٹ پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"یعنی بغیر بریکوں کے" ـــ عمران نے سائیڈ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں بریک تو ہیں ـــ کیا مطلب" ـــ ؟ صابرہ نے ٹائیگر اور یعقوب کے پچھلی سیٹ پر بیٹھتے ہی انجن سٹارٹ کرتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھا، پھر ٹھیک ہے ـــ میں نے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی مشین پیدا کر دی ہے جس کی بریک نہیں ہوتی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کار دوڑاتے ہوئے صابرہ پہلے تو قدرے حیران ہوئی مگر دوسرے لمحے وہ کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"اگر آپ کو میری باتیں اچھی نہیں لگتیں تو میں بولتی ہی نہیں" ـــــ صابرہ نے کار فارم سے باہر نکالتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے یہ غضب نہ کرنا۔ ورنہ مجھے پھر بتانا پڑے گا کہ مجھے کیا کیا اچھا لگتا ہے" ـــــ عمران نے کہا اور صابرہ ایک بار پھر ہنس پڑی۔

کار فارم سے نکل کر تیزی سے مین روڈ پر پہنچی اور دوسرے لمحے وہ

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

تل ابیب کی طرف جانے کی بجائے مخالف سمت میں مڑ گئی۔

اسی لمحے آسمان پر جنگی طیاروں اور ہیلی کاپٹروں کا شور سنائی دیا اور عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔

صابرہ نے سڑک پر پہنچتے ہی واقعی ایکسیلیٹر پر پورا دباؤ ڈال دیا تھا اس لئے کار بندوق سے نکلنے والی گولی کی طرح اڑی چلی جا رہی تھی جنگی طیاروں اور ہیلی کاپٹروں کا شور صابرہ نے بھی سن لیا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ اب مجھے جغرافیہ دوبارہ پڑھنا پڑے گا۔ یا پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دونوں شہروں کا تبادلہ ہو گیا ہو"۔۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"شہروں کا تبادلہ۔۔۔۔ اوہ! شاید آپ کار کے رخ کی وجہ سے ایسا کہہ رہے ہیں۔ یہ بات نہیں۔۔۔ آگے ایک بائی روڈ نکلتا ہے جو گھوم کر تل ابیب کی مغربی پہاڑیوں تک چلا جاتا ہے۔۔۔۔ مغربی پہاڑیوں پر کوئی سڑک موجود نہیں اس لئے ادھر کوئی ٹریفک نہیں چلتی۔ لیکن ان پہاڑیوں میں مجھے ایک ایسے راستے کا علم ہے جس سے میں کار نکال سکتی ہوں"۔۔۔۔ صابرہ نے کہا۔ وہ عمران کی بات کا مطلب سمجھ گئی تھی اس لئے اس نے تفصیل سے بتا دیا۔

"اس طرح تو ہیلی کاپٹروں سے اس سڑک پر دوڑنے والی ہماری اکلوتی کار کو فوراً ہی چیک کر لیا جائے گا"۔۔۔۔۔ عمران کے لہجے میں ہلکی سی تشویش تھی۔

"یہ بات بھی نہیں ہے۔۔۔۔ مغربی پہاڑیوں میں جپسم کی بہت بڑی کانیں ہیں اور وہاں سے جپسم نکالنے اور اسے تیار کرنے والے

بہت سے کارخانے ہیں۔ اس لئے اس سڑک پر حائی وے سے زیادہ ٹریفک رہتی ہے۔ اس لئے ہماری کار کو چیک کر لئے جانے کا خطرہ نہیں ہے"۔۔۔۔ صابرہ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار کو واقعی ایک بائی روڈ پر موڑ دیا اور ذرا سا آگے جانے کے بعد عمران کو یہ دیکھ کر تسلی ہو گئی کہ واقعی اس روڈ پر خاصی ٹریفک تھی۔

اسی لمحے آسمان پر چار گن شپ ہیلی کاپٹر نظر آئے جو انتہائی تیز رفتاری سے اڑتے ہوئے اسی رخ پر غائب ہو گئے۔ جدھر صابرہ کار لے کر جا رہی تھی۔

"میرا خیال ہے کہ وہ آگے جا کر یہ سڑک بند کرنا چاہتے ہیں۔۔۔ یا اس پر چیکنگ کریں گے۔۔۔ مس صابرہ! آپ کار ایک سائیڈ پر روک دیں"۔۔۔۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کار روک دوں"۔۔۔۔؟ صابرہ نے حیران ہو کر کہا۔

"ہاں!۔۔۔ روک دیں"۔۔۔۔ عمران کا لہجہ اس قدر سنجیدہ تھا کہ صابرہ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کار کی رفتار آہستہ کی اور ساتھ ہی اس نے سائیڈ پر ہونے کا اشارہ دینا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد کار سائیڈ پر رک چکی تھی۔

"آپ چاہیں تو واپس جا سکتی ہیں۔ کیونکہ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ آگے خونریز تصادم ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے کار رکتے ہی صابرہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔۔۔ کچھ بھی ہو۔ میں واپس نہیں جاؤں گی۔۔۔ میں فلسطین

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

کی بیٹی ہوں اور آپ یعقوب سے میرے متعلق پوچھ سکتے ہیں کہ فلسطین میں صابرہ کو کس نام سے یاد کیا جاتا ہے ۔۔۔۔۔۔ صابرہ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

ٹھیک ہے پھر آپ پیچھے بیٹھ جائیں ۔۔۔۔۔ ٹائیگر! تم ڈرائیونگ سیٹ پر آجاؤ اور اپنی مشین گن مجھے دے دو ۔۔۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور اس کے چہرے پر موجود سنجیدگی دیکھ کر صابرہ دروازہ کھول کر نیچے اُتری۔ اسی لمحے ٹائیگر بھی نیچے اُتر آیا۔ اور پھر ٹائیگر نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے ہوئے گن عمران کی طرف بڑھا دی۔ عمران کے چہرے پر چھائی ہوئی بے پناہ سنجیدگی نے اس کے اعصاب میں تناؤ پیدا کر دیا تھا۔

پُل خاور کی توقعات سے کہیں زیادہ بڑا تھا اس کی طرز تعمیر انتہائی جدید تھی جس سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ پل ابھی حال ہی میں تعمیر کیا گیا ہے ھائی نے انہیں ان کا مطلوبہ سامان تو مہیا کر دیا تھا لیکن وہ خود اس مشن میں ان کے ساتھ نہ آیا تھا۔ کیونکہ اس کے قول کے مطابق ھائی کمان نے اُسے ایک اہم کام کے لئے کسی اور شہر میں طلب کر لیا تھا ویسے بھی خاور اور اس کے ساتھی اب ھائی کی اتنی ضرورت محسوس نہ کر رہے تھے اس لئے انہوں نے کوئی پرواہ نہ کی۔

وہ چاروں ایک جیپ میں بیٹھے ہوئے تھے اور جیپ اس وقت پُل سے تقریباً ایک کلومیٹر کے فاصلے پر درختوں کے ایک جھنڈ میں کھڑی تھی ان چاروں کے جسموں پر چست لباس تھا اور ان چاروں کی نظریں پُل پر ہی جمی ہوئی تھیں جہاں ہلکی سی روشنی میں مسلح فوجی چلتے ہوئے صاف نظر آ رہے تھے اس کے عین درمیان میں اگر ڈائنامیٹ فٹ کر دیا جائے تو یہ پُل آسانی

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

سے اڑایا جاسکتا ہے"۔۔۔۔۔ چوہان نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں جاتا ہوں ڈائنامیٹ فٹ کرنے"۔۔۔۔ خاور نے کہا اور پچھلی نشست پر پڑے ہوئے اپنے بیگ کو اٹھانے ہی لگا تھا کہ یکلخت جس طرح سورج اچانک گھرے بادلوں سے نکل آتا ہے اس طرح ان کے گرد تیز روشنی پھیل گئی اور اس کے ساتھ ہی جیپ کے چاروں طرف مسلح فوجی نمودار ہوئے جن کے ہاتھوں میں موجود مشین گنوں کا رخ ان کی طرف تھا۔

"خبردار!۔۔۔ ہاتھ اٹھا کر نیچے اتر آؤ۔ ورنہ"۔۔۔۔ ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور خاور اور اس کے ساتھی اس اچانک اور غیر متوقع افتاد پر جیسے سُن سے ہو کر رہ گئے۔ ان کے تصور میں بھی نہ تھا کہ اس قسم کی صورت حال بھی پیش آسکتی ہے۔

"نیچے اترو۔ ورنہ میں جیپ بم سے اڑا دوں گا"۔۔۔۔ پہلے سے زیادہ سخت لہجے میں کہا گیا اور خاور ایک طویل سانس لیتا ہوا جیپ سے نیچے اتر آیا۔ اس کے پیچھے باقی ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔ جیپ کے گرد آٹھ مسلح فوجی موجود تھے اور تیز روشنی ایک درخت کی چوٹی سے نکل کر زمین پر پڑ رہی تھی۔ یہ روشنی تیز سرچ لائٹ کی تھی جسے شاید درخت کی چوٹی پر فٹ کر دیا گیا تھا۔

"جیپ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ"۔۔۔۔ ایک لمبے تڑنگے فوجی نے چیختے ہوئے کہا اور وہ جیپ کی طرف مڑ گئے۔ ان کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور چہروں پر بے پناہ سختی تھی۔ انہیں اب احساس ہو رہا تھا کہ وہ واقعی احمقوں کی طرح ان فوجیوں کے ٹریپ میں پھنس گئے ہیں

لیکن صورت حال ایسی تھی کہ وہ کچھ بھی نہ کر سکتے تھے۔ ورنہ مشین گنوں کی گولیاں انہیں ایک لمحے میں بھون ڈالتیں۔ ان کے جیپ کی طرف مڑتے ہی انتہائی مہارت اور چابکدستی سے ان کی تلاشی لی گئی اور ان کی جیبوں میں موجود تمام سامان نکال لیا گیا۔

"اب اسی طرح ہاتھ اٹھائے پل کی طرف چلو"۔۔۔۔ اسی فوجی نے چیخ کر کہا اور وہ چاروں ہی مڑے اور پل کی طرف بڑھنے لگے۔ مڑتے ہوئے ان چاروں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور پھر ان چاروں نے بیک وقت سر ہلا دیئے۔

"سنو!۔۔۔ تمہیں کوئی غلط فہمی ہوئی ہے"۔۔۔۔ خاور نے مڑتے ہوئے ایک فوجی سے کہا جس کی مشین گن اس کے مڑنے کی وجہ سے اس کے سینے سے آلگی تھی۔ یہی پوزیشن باقی تینوں کی بھی ہوئی۔

"ہمیں کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی"۔۔۔۔ اسی فوجی نے چیخ کر کہا۔ ان کے پیچھے چھ فوجی تھے جب کہ باقی دو جیپ کے اندر گھس رہے تھے لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا، ان چاروں نے بیک وقت نہ صرف مشین گنوں کی نالوں پر ہاتھ ڈالے بلکہ ان کے زیر ناف زور دار لات بھی مار دی۔ اس اچانک اور غیر متوقع حملے کی وجہ سے ان میں سے دو تو اچھل کر نیچے جا گرے جب کہ باقی دو لڑکھڑا کر دو تین قدم پیچھے ہٹے اور اسی لمحے خاور نے مشین گن کو بجلی کی سی تیزی سے ہوا میں اچھال کر دستے کی طرف سے پکڑا اور پلک جھپکنے میں اس نے لڑکھڑا کر پیچھے ہٹنے والے دونوں سپاہیوں پر جو اچانک پیچھے ہٹنے کی وجہ سے اپنے عین پیچھے موجود دو سپاہیوں سے ٹکرا چکے تھے فائر کھول دیا۔ اسی لمحے چوہان

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

کی مشین گن بھی تڑتڑائی اور زمین پر گر کر اٹھنے والے دونوں سپاہیوں کے ساتھ ساتھ جیپ میں سوار ہونے والے دونوں فوجی بھی چیختے ہوئے پہلو کے بل جیپ سے ٹکرا کر نیچے گرے۔ اسی لمحے سرچ لائٹ بھی ایک دھماکے سے اڑ گئی اور ہر طرف تاریکی سی چھا گئی۔ یہ سب کچھ صرف چند لمحوں میں ہی ہو گیا۔

"جلدی کرو، جیپ میں بیٹھو ۔۔۔ ہم نے ہر صورت میں پل تباہ کرنا ہے" خاور نے چیختے ہوئے کہا اور وہ سب بجلی کی سی تیزی سے دوڑ کر جیپ میں سوار ہوئے اور دوسرے لمحے خاور نے اندھا دھند انداز میں جیپ کو پل کی طرف دوڑانا شروع کر دیا۔ جب کہ باقی ساتھی جیپ کے کھلے دروازوں سے دونوں اطراف میں مشین گنیں نکالے چوکنے انداز میں بیٹھے ہوئے تھے اور پھر خاور نے یکلخت جیپ کو اتنی تیزی سے موڑا کہ جیپ الٹتے الٹتے بچی اور چوہان اور صدیقی دونوں نیچے گرنے سے بال بال بچ گئے جیپ کے عقب سے فائرنگ کی تیز آوازیں سنائی دیں۔ لیکن جیپ کی باڈی سے کوئی گولی نہ ٹکرائی۔

"کیا ہوا تھا ۔۔۔؟" پیچھے سے صدیقی نے چیخ کر پوچھا۔

"پل کی طرف سے چار جیپیں آ رہی ہیں ۔۔۔ اب پل پر جانا خودکشی کرنا ہے" ۔۔۔ خاور نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ جیپ گولی سے بھی زیادہ رفتار سے اڑی چلی جا رہی تھی لیکن تعاقب میں آنے والی جیپوں کی کی لائٹیں اب ان پر پڑنے لگی تھیں۔

"ان جیپوں کو ہٹ کر دو ۔۔۔ میزائل فائر کر دو" ۔۔۔ خاور نے چیختے ہوئے کہا اور جیسے اس کے ساتھیوں کو ہوش آیا، دوسرے لمحے پیچھے

مسلسل دھماکے ہوئے اور اس کے ساتھ ہی پیچھے سے پڑنے والی لائٹیں بجھ گئیں۔

"چاروں ہٹ ہو گئی ہیں" ۔۔۔ صدیقی نے کہا اور خاور نے سر ہلا دیا جیپ اب طرابلس کی ہائی وے تک پہنچنے ہی والی تھی۔ خاور ہونٹ بھینچے بیٹھا ہوا تھا اور پھر ہائی وے پر چلتی ہوئی ٹریفک نظر آنے لگی۔

"ہم نے کوئی کار حاصل کرنی ہے ۔۔۔ یہ جیپ ان کے ٹارگٹ میں ہو گی" ۔۔۔ خاور نے تیز لہجے میں کہا اور اسی لمحے اس نے جیپ کو تیزی سے مین روڈ پر لے جا کر بائیں ہاتھ پر موڑ دیا۔ ان سے آگے سیاہ رنگ کی ایک بڑی سی کار تھی۔

"یہ کار ہمارے مطلب کی ہے۔ میں اسے روکتا ہوں" ۔۔۔ خاور نے کہا اور جیپ آندھی اور طوفان کی طرح دوڑتی ہوئی کار کے قریب ہوتی چلی گئی۔ کار کی عقبی بتیوں کی مخصوص بناوٹ بتا رہی تھی کہ کار سپر ڈرگ ہے جو اسرائیل میڈ تھی اور جسے صرف اسرائیل کے امراء ہی خرید سکتے تھے اس کا انجن بے حد طاقتور تھا گو کار خاصی رفتار سے جا رہی تھی۔ لیکن بہرحال خاور نے تو جیپ کا فل ایکسیلیٹر دبایا ہوا تھا اس لئے جیپ انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھتی ہوئی کار کے قریب سے نکلی اور شاید کار والوں نے جیپ کی بے پناہ رفتار دیکھ کر خود ہی کار کی رفتار آہستہ کر دی خاور نے جیپ کی رفتار کم کر کے اسے سائیڈ پر دبانا شروع کر دیا اور تھوڑی دور جانے کے بعد اس نے کار کو رکنے پر مجبور کر دیا۔ جیپ اور کار کے رکتے ہی صدیقی اور نعمانی مشین گنیں اٹھائے بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر نیچے اترے اور ایک لمحے میں وہ کار تک پہنچ گئے کار خالی تھی

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

صرف ڈرائیونگ سیٹ پر ایک باوردی ڈرائیور بیٹھا ہوا تھا۔

نعمانی نے ایک جھٹکے سے کار کا دروازہ کھولا اور دوسرے لمحے ڈرائیور چیختا ہوا اچھل کر باہر سڑک پر جا گرا۔ اسی لمحے چوہان اور خاور بھی چار بیگ گھسیٹتے ہوئے جیپ سے اترے اور پھر پلک جھپکنے میں وہ کار میں سوار ہو گئے۔ جب تک سڑک پر گرنے والا ڈرائیور اٹھنے میں کامیاب ہوتا۔ نعمانی کار کو تیزی سے آگے بڑھا لے گیا۔

اسی لمحے خاور کی مشین گن تڑتڑائی اور سڑک سے اٹھ کر کھڑا ہونے والا ڈرائیور بری طرح اچھل کر دوبارہ سڑک پر گرا اور بری طرح تڑپنے لگا۔ کار بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ گئی تھی۔

"یہ ضروری تھا۔ ورنہ یہ کار کی تفصیلات بتا دیتا"۔۔۔۔ خاور نے سر اندر کرتے ہوئے کہا۔

"اب کدھر جانا ہے"۔۔۔۔؟ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے نعمانی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے پوچھا۔

"سیدھے چلے چلو۔۔۔ راستے میں اسرائیل کا مین مائیکرو ویو ٹاور آئے گا۔ اب یہ ہمارا ٹارگٹ ہو گا۔ پھاٹک توڑ کر اندر چلے چلنا"

خاور نے کہا اور نعمانی نے سر ہلا دیا۔

"ڈائنامیٹ سٹکس نکال کر مجھے دو صدیقی!۔۔۔ اور خود آپریٹنگ مشین سنبھال لو"۔۔۔ خاور نے پچھلی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صدیقی سے کہا اور صدیقی نے چند لمحوں میں انتہائی طاقتور ڈائنامیٹ سٹکس کا بنڈل خاور کی طرف بڑھا دیا۔

اسی لمحے دور سے وہ دیو ہیکل ٹاور نظر آنے لگا۔ ٹاور فولاد کا بنا

ہوا تھا اور اس کی انتہائی بلندی پر چاروں طرف بہت بڑی بڑی اسکوائر شیٹس تھیں۔ یہ انتہائی طاقتور مائیکرو ویو ٹاور تھا اور پورے اسرائیل میں موجود مائیکرو ویو سسٹم کا ایک لازمی جزو تھا اس ٹاور کے تباہ ہونے کا مطلب تھا کہ پورے اسرائیل کا مائیکرو ویو سسٹم ناکارہ ہو جاتا۔ اس طرح موسمیاتی رپورٹوں کے ساتھ ساتھ فوجی کارروائیاں بھی یکسر مفلوج ہو کر رہ جاتیں اور ساتھ ہی اسرائیل سے باہر کی جانے والی ٹیلیفون کالز بھی رک جاتیں۔ ایک لحاظ سے اسرائیل کا رابطہ باقی دنیا سے مائیکرو ویو کے ذریعے کٹ جاتا۔

کار انتہائی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی ٹاور کے قریب پہنچتی چلی گئی اور ٹاور کے گرد موجود وسیع چار دیواری کے درمیان سڑک پر اس کا بند پھاٹک نظر آنے لگا۔

"ہوشیار!۔۔۔ اندر موجود ہر فرد کو موت کی نیند سلا دو"۔۔۔۔ خاور نے چیخ کر کہا۔ دوسرے لمحے نعمانی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی کار کا رخ موڑا اور کار ایک خوفناک دھماکے سے بند پھاٹک سے ٹکرائی اور پھاٹک توڑتی ہوئی اندر داخل ہوئی اندر ایک طرف چھوٹی سی عمارت موجود تھی جس میں روشنی ہو رہی تھی۔

"تم اس عمارت کی طرف جاؤ۔۔۔۔ میں ٹاور سے ڈائنامیٹ باندھتا ہوں"۔۔۔۔ خاور نے چیخ کر کہا اور نعمانی پہلے تو کار کو سیدھا ٹاور کی طرف لے جاتا گیا جو پھاٹک سے کچھ دور تھا اور پھر کار اس نے ٹاور کے قریب پہنچ کر تیزی سے ٹرن کی اور ساتھ ہی بریکیں چیخ اٹھیں خاور بجلی کی سی تیزی سے نیچے اترا اور اسی لمحے کار ایک جھٹکے سے آگے

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

بڑھی اور تیر کی طرح سیدھی اس عمارت کی طرف بڑھنے لگی جس کے باہر اب آٹھ دس افراد نکل کر کھڑے حیرت سے کار کو دیکھ رہے تھے۔ وہ شاید پھاٹک سے کار ٹکرانے کا دھماکہ سن کر باہر آ گئے تھے۔ کار تیزی سے ان کے قریب پہنچ کر ایک بار پھر مڑی اور اس کے ساتھ ہی کار میں سے مشین گن تڑتڑائی اور باہر موجود آٹھ دس افراد چیختے ہوئے مکھیوں کی طرح نیچے گرے۔ ان کے نیچے گرتے ہی کار کے دروازے کھلے اور پھر وہ تینوں مشین گنیں اٹھائے دوڑتے ہوئے اس عمارت کی طرف بڑھنے لگے۔ وہ تڑپتے ہوئے افراد کو پھلانگتے ہوئے اندر گئے تو یہاں ایک وسیع ہال نما کمرہ تھا جس میں دس بارہ مشینیں نصب تھیں جن میں کئی تو خود کار تھیں جب کہ کئی کے سامنے افراد سٹولوں پر بیٹھے انہیں آپریٹ کر رہے تھے ایک طرف میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

"فائر" ___ صدیقی نے چیخ کر کہا اور پھر ہال مشین گنوں کی گولیوں کے دھماکوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ ایک لمحے میں ہال میں موجود تمام افراد فرش پر پڑے تڑپ رہے تھے۔

"واپس" ___ چوہان نے چیخ کر کہا اور وہ تیزی سے واپس مڑے باہر برآمدے میں آتے ہی چوہان نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک طاقتور بم باہر نکالا اور دانتوں سے اس کی پن کھینچ کر اس نے بم ہال کے کھلے دروازے کے اندر اچھال دیا۔ اس کے ساتھ ہی وہ بجلی کی سی تیزی سے دوڑتے ہوئے واپس کار کی طرف بڑھے۔ ان کے کار تک پہنچنے سے پہلے ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا لیکن عمارت تباہ نہ ہوئی البتہ بم سے نکلنے والی تیز روشنی ہر طرف پھیل گئی۔

"اوہ! ___ تو یہ عمارت بم پروف تھی" ___ نعمانی نے اچھل کر سٹیئرنگ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور اس کے باقی ساتھی بھی کار میں سوار ہو گئے نعمانی نے ایک جھٹکے سے کار موڑی اور اسے تیزی سے ٹاور کی طرف لے جاتا گیا۔

خاور اس وقت ٹاور سے نیچے اتر رہا تھا اور پھر جیسے ہی کار قریب پہنچی، اس نے چھلانگ لگا دی۔ نعمانی نے ایک لمحے کے لئے کار روکی اور خاور اچھل کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ نعمانی نے کار ٹرنتے ہوئے گیٹ کی طرف موڑی۔

"حیفہ کی طرف موڑ دینا" ___ خاور نے کہا اور نعمانی نے سر ہلاتے ہوئے کار ٹرنتے ہوئے پھاٹک سے باہر نکال کر دائیں طرف موڑی اور تیزی سے اسے آگے بڑھاتے لئے گیا۔

"وہ آپریٹنگ مشین" ___ خاور نے پیچھے مڑ کر کہا۔

"میرے پاس ہے ___ آن کر دوں" ___ صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں" ___ خاور نے گہرا سانس لیتے ہوئے کہا اور صدیقی نے مشین پر موجود سرخ رنگ کا بٹن پوری قوت سے دبا دیا۔ چند سیکنڈ بعد ہی ان کے عقب میں اس قدر خوفناک اور لرزا دینے والا دھماکہ ہوا کہ ان کی اپنی کار بھی سڑک پر بری طرح ڈول گئی۔ انہوں نے پیچھے دیکھا تو انہیں اندھیرے میں آگ کا ایک بڑا سا شعلہ آسمان کی طرف اٹھتا دکھائی دیا۔ جس میں لوہے کے سیاہ ٹکڑے چمک رہے تھے۔

"افتتاح تو ہوا ___ ہم تو بری طرح پھنس کر رہ گئے تھے" ___ خاور

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کرنل پر ہمارے متعلق باقاعدہ اطلاع دی گئی تھی اس لئے ہمیں وہاں ٹریپ کرنے کے لئے پوری طرح منصوبہ بندی کی گئی تھی اور یہ یقیناً حانی کا کام ہے"۔۔۔۔ چوہان نے کہا۔

"حانی کو معلوم تھا کہ ہم نے کس راستے سے جانا ہے اور کہاں ٹھہرنا ہے ۔۔۔ اور عین اسی سپاٹ پر سرچ لائٹ کی تنصیب اور سپاہیوں کی موجودگی ظاہر کرتی ہے کہ انہیں اس سارے پوائنٹس کا علم تھا"۔۔۔ خاور نے جواب دیا۔

"لیکن حانی کو ایسا کرنے کی کیا ضرورت تھی ۔۔۔ اسی کی وجہ سے تو ہم کرنل بلاشر کی زد سے نکلنے اور طرابلس میں داخل ہونے میں کامیاب ہوئے ہیں ۔۔۔ اگر وہ غدار ہوتا تو ہمیں بڑی آسانی سے سیدھا فوج کے حوالے کر سکتا تھا"۔۔۔ صدیقی نے کہا۔

"یہ باتیں بعد میں ہوں گی۔ فی الحال ہم نے آگے کا سوچنا ہے۔ حیفہ تک خاصا طویل سفر ہے اور یہ طویل سفر کار میں کرنے کا مطلب ہے کہ ہم کہیں نہ کہیں ضرور گھیر لئے جائیں گے"۔۔۔ خاور نے کہا۔

"ظاہر ہے ۔۔۔ لیکن اب حیفہ پہنچنے کا اور کیا ذریعہ ہو سکتا ہے"۔۔۔ چوہان نے کہا۔

"میرے خیال میں ہمیں حیفہ تک سفر ٹرین کے ذریعے کرنا چاہئے۔ میں نے نقشہ دیکھا ہے۔ یہاں سے دائیں طرف ٹرین کی پٹڑی موجود ہے۔ راستے میں کوئی نہ کوئی اسٹیشن بہرحال آتا ہی ہوگا"۔۔۔ خاور نے کہا۔

"پھر ایسا کریں کہ کار پٹڑی کے ساتھ ساتھ دوڑاتے ہیں۔ کہیں تو اسٹیشن آئے گا"۔۔۔ نعمانی نے کہا۔

"ہاں! ۔۔ یہ ٹھیک رہے گا"۔۔۔ خاور نے کہا اور نعمانی نے ذرا سا آگے جا کر دائیں طرف گھومنے والی ایک کچی سی سڑک پر کار موڑ دی۔ سڑک کے دونوں اطراف میں گھنے درخت تھے اور ارد گرد کھیت پھیلے ہوئے تھے۔ کار انتہائی تیز رفتاری سے آگے بڑھی جا رہی تھی کہ اچانک دور سے انہیں روشنیاں چمکتی دکھائی دیں۔

"اوہ! ۔۔ یہ تو ہم براہ راست کسی اسٹیشن پر پہنچ گئے ہیں"۔۔۔ نعمانی نے روشنیاں دیکھ کر چونکتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔ یہ اسٹیشن کی روشنیاں نہیں ہیں۔ یہ تو مجھے کسی فارم کے باہر جلنے والی روشنیاں لگتی ہیں"۔۔۔ خاور نے کہا۔

سڑک آگے جا کر بل کھاتی ہوئی جیسے ہی سیدھی ہوتی روشنیوں والی عمارت سامنے آگئی۔ یہ واقعی اسٹیشن تھا لیکن بالکل چھوٹا اور دیہاتی ٹائپ کا۔

"یہ تو واقعی اسٹیشن ہے"۔۔۔ خاور نے کہا۔

"لیکن اس پر تو شاید ہی کوئی گاڑی ٹھہرتی ہو"۔۔۔ صدیقی نے کہا اور اسی لمحے نعمانی نے اسٹیشن کے آؤٹ گیٹ کے سامنے کار روک دی۔ اسٹیشن سنسان پڑا ہوا تھا۔

"میں معلوم کرتا ہوں"۔۔۔ خاور نے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اترتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ گیٹ کراس کر کے اسٹیشن میں داخل ہو گیا۔ اسٹیشن واقعی خالی پڑا ہوا تھا۔ البتہ ایک کمرے کے

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

کھلے دروازے سے روشنی باہر آ رہی تھی۔ خاور تیز تیز قدم اٹھاتا جب اندر داخل ہوا تو اس نے ایک نوجوان کو کرسی پر بیٹھے اور میز پر سر رکھے سوئے ہوئے دیکھا۔

"اے مسٹر" ___ خاور نے آگے بڑھ کر اسے کندھے سے پکڑ کر جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔

"آ ___ آں ___ اوہ! مجھے نیند آ گئی ___ جی کون صاحب ہیں آپ"۔ نوجوان نے حیرت سے آنکھیں ملتے ہوئے کہا۔

"یہاں گاڑی کس وقت آئے گی جیفہ جانے کے لئے ___؟" خاور نے پوچھا۔

"جیفہ جانے والی ___ اوہ صاحب! وہ تو ایکسپریس ٹرین ہوتی ہے وہ یہاں نہیں رکتی ___ یہاں تو مال گاڑیاں اور ایک ریل کار البتہ رکتی ہے"۔ نوجوان نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے نظریں اٹھا کر سامنے دیوار کے ساتھ ٹنگے ہوئے کلاک پر نظریں ڈالیں اور دوسرے لمحے وہ چونک کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوہ! دو بج گئے ہیں۔ ریل کار آنے ہی والی ہے۔ اچھا ہوا آپ نے مجھے جگا دیا جناب" ___ نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سنو! ___ کوئی طریقہ ہے یہاں سے جیفہ جانے کا" ___ خاور نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جناب! ___ ریل کار میں بیٹھ کر آپ تین سٹیشن چھوڑ کر چوتھے سٹیشن اسبارو پر اتر جائیں، وہاں سے آپ کو جیفہ جانے والی ٹرین مل جائے گی ___ ریل کار اگر لیٹ نہ ہو گئی تو آپ آسانی سے اسبارو سے

تیار ہو کر جیفہ جانے والی گاڑی پر سوار ہو سکتے ہیں" ___ نوجوان نے جو شاید اب پوری طرح بیدار ہو گیا تھا، سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوکے" ___ خاور نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا واپس مڑ گیا۔ اس نے کار کے قریب پہنچ کر سٹیرنگ پر بیٹھے ہوئے نعمانی سے مخاطب ہو کر اسے تفصیل بتائی۔

"میرے خیال میں ہمیں کار ایک طرف کر کے چھپا دینی چاہیئے۔ اور اس ریل کار سے سفر کرنا چاہیئے" ___ نعمانی نے کہا اور باقی ساتھیوں نے بھی اس کی تائید کی تو وہ سب کار سے نیچے اتر آئے مخصوص اسلحے کے تھیلے بھی انہوں نے باہر نکال لئے۔ نعمانی البتہ سٹیرنگ پر بیٹھا رہا اور اس نے کار موڑ کر اس کا رخ سائیڈ پر موجود کھیت کی طرف کر دیا۔ جبکہ اس کے باقی تینوں ساتھی بیگ اٹھائے سٹیشن میں داخل ہو گئے۔ سٹیشن پر موجود وہی نوجوان جو شاید سٹیشن ماسٹر تھا، خاور اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر مسکرا دیا۔

"بس پہنچنے ہی والی ہے ریل کار ___ آج صحیح وقت پر آ رہی ہے"۔ سٹیشن ماسٹر نے کہا۔

"شکریہ" ___ خاور نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ اسبارو کے لئے ٹکٹیں لے لیں۔ تین ٹکٹیں" ___ سٹیشن ماسٹر نے کہا، شاید اس چھوٹے سے سٹیشن پر ٹکٹ فروخت کرنے کا کام بھی وہی کرتا تھا۔

"نہیں چار ٹکٹیں ___ ہمارا ساتھی آ رہا ہے"۔ ___ خاور نے کہا اور ساتھ ہی جیب سے ایک نوٹ نکال لیا۔ اسی لمحے نعمانی بھی لمبے لمبے قدم

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

اٹھاتا ان کے پاس پہنچ گیا۔

اسٹیشن ماسٹر نے سر ہلاتے ہوئے جیب سے ایک کاپی نکالی اور اس کے ساتھ منسلک پنسل سے اس نے اس پر اندراجات کرنے شروع کر دیئے۔ پھر اس نے کاغذ پھاڑ کر خاور کی طرف بڑھا دیا۔ خاور نے نوٹ آگے کیا۔

"اوہ!۔۔ یہ تو بڑا نوٹ ہے جناب! ۔۔۔ میرے پاس تو چینج بھی نہیں ہے۔ یہاں سے تو کم ہی لوگ سوار ہوتے ہیں۔ زیادہ تر اُترتے ہی ہیں اردگرد کے دیہاتی لوگ" ۔۔۔ اسٹیشن ماسٹر نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ رکھ لیں ۔۔۔ ہم نے کل واپس آجانا ہے۔ کل آپ سے بقایا لے لیں گے" ۔۔۔ خاور نے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب!۔۔ کل بھی میری ڈیوٹی رات کی ہے" ۔۔۔ نوجوان نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور نوٹ کو اس ٹکٹوں والی بک کے ساتھ ہی جیب میں رکھ لیا۔

تھوڑی دیر بعد دُور سے ریل کار کی ہیڈ لائٹ چمکتی نظر آنے لگی۔

"جناب! ریل کار آگئی ہے۔ تقریباً خالی ہی ہوگی۔ آپ کو سیٹیں مل جائیں گی" ۔۔۔ نوجوان نے کہا اور خاور نے سر ہلا دیا۔

ریل کار تھوڑی دیر بعد اسٹیشن پر پہنچ کر رُک گئی۔ وہ ایک عام سی ریل کار تھی جس میں گنتی کے چند ہی مسافر موجود تھے۔ ریل کار رُکتے ہی نوجوان تیزی سے اس کے آپریٹر کی طرف بڑھ گیا جبکہ دو مسافروں کے اُترنے کے بعد خاور اور اس کے ساتھی ریل کار میں سوار ہو گئے۔

اندر بیٹھے ہوئے افراد بھی سیٹوں سے سر ٹکائے سو رہے تھے یا اونگھ رہے تھے۔

خاور اور اس کے ساتھی اطمینان سے سیٹوں پر بیٹھ گئے اور تقریباً دو منٹ بعد ہی ریل کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور پھر اس کی رفتار تیز ہوتی گئی۔ باہر گھپ اندھیرا تھا۔ ڈبے میں بھی ملگجی سی روشنی پھیلی ہوئی تھی جو چھت میں موجود انتہائی کم پاور کے بلبوں کی وجہ سے نظر آ رہی تھی۔ ریل کار کی رفتار آہستہ آہستہ بڑھتی جا رہی تھی۔

"خیال رکھنا۔ اس اسٹیشن ماسٹر نے تیسرا اسٹیشن کہا تھا" ۔۔۔ خاور نے کھڑکی کے قریب بیٹھے ہوئے نعمانی سے کہا۔ اور نعمانی نے سر ہلا دیا۔

ریل کار کو چلتے ہوئے تقریباً آدھا گھنٹہ گذرا ہوگا کہ اس کی رفتار کم ہونی شروع ہو گئی اور نعمانی نے کھڑکی سے باہر سر نکالا۔

"اسٹیشن آ رہا ہے" ۔۔۔ نعمانی نے کہا اور سب نے ہی سر ہلا دیئے۔

ریل کار اس اسٹیشن پر رُک گئی۔ یہ بھی پہلے جیسا ہی چھوٹا اسٹیشن تھا۔ پھر تقریباً اتنے ہی وقت کے بعد دوسرا اسٹیشن آگیا۔ یہاں بھی گاڑی تھوڑی دیر کے لئے رُکی اور پھر آگے بڑھ گئی۔

"بس اب تیسرا اسٹیشن اسارو ہے" ۔۔۔ نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا اور خاور نے سر ہلا دیا۔ ان سب کے چہروں پر اطمینان کے آثار چھائے ہوئے تھے لیکن اس بار ابھی گاڑی نے تھوڑا فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ یکلخت اس کی رفتار ایک زوردار جھٹکے سے کم ہونی شروع ہو گئی۔ یوں لگتا تھا جیسے کسی نے زنجیر کھینچ دی ہو۔ نعمانی نے تیزی سے سر باہر نکالا۔ لیکن دُور دُور تک کوئی روشنی نظر نہ آئی۔ مگر اسی لمحے

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

اُسے دائیں طرف جگنو سا چمکتا ہوا محسوس ہوا۔ اور پھر گاڑی آہستہ ہوتے ہوتے رُک گئی۔

"اوہ!۔۔۔ ملٹری کا گھیراؤ" ۔۔۔ نعمانی نے سر اندر کرتے ہوئے کہا اور وہ سب نعمانی کی بات سنتے ہی بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر کھڑے ہو گئے اور سامان کے تھیلوں کی طرف جھپٹے۔

"خبردار!۔۔۔ سب لوگ ہاتھ اٹھا دو" ۔۔۔ اسی لمحے ڈبے میں بھاری قدموں کی آواز کے ساتھ ہی ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور پھر کئی مشین گنوں کی نالیں ان سب کی طرف اٹھ گئیں۔ ڈبے میں آٹھ مسلح سپاہی موجود تھے۔

اور خاور نے بے اختیار ہاتھ اٹھا دیئے۔ اور اس کی پیروی میں اس کے ساتھیوں نے بھی ہاتھ اٹھا دیئے۔

دوسرے لمحے کمرے کے دوسرے دروازے سے بھی بھاری قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ اور پھر خاور اور اس کے ساتھیوں کی پشت سے بھی مشین گنوں کی نالیں لگ گئیں۔

اب وہ بُری طرح بے بس ہو گئے تھے۔ چند لمحوں میں ہی ان چاروں کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں ڈال دی گئیں اور پھر انہیں دھکیل کر گاڑی سے نیچے اتار لیا گیا۔ باقی مسافر سہمے ہوئے انداز میں یہ سب تماشہ دیکھ رہے تھے۔

"ان کا سامان کونسا ہے" ۔۔۔ ایک سپاہی نے انتہائی کرخت لہجے میں ایک مسافر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جج۔۔۔ جج۔۔۔ جناب!۔۔۔ یہی تھیلے ہو سکتے ہیں" ۔۔۔ اس مسافر نے

گھبرائے ہوئے انداز میں کہا اور سپاہی تھیلوں پر جھپٹ پڑے۔

چند لمحوں بعد انہیں ریل کار سے نیچے اتار لیا گیا۔ وہاں کم از کم سو کے قریب مسلح سپاہی موجود تھے اور دُور درختوں کے نیچے پندرہ بیس جیپیں بھی کھڑی نظر آ رہی تھیں۔

"تم نے کیسے سمجھ لیا تھا کہ اس قدر تباہی مچانے کے باوجود تم نکل جاؤ گے" ۔۔۔ ایک آفیسر نے قریب آ کر خاور اور اس کے ساتھیوں سے انتہائی کرخت لہجے میں مخاطب ہو کر کہا۔

"تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے ۔۔۔ ہمارا کسی تباہی سے کوئی تعلق نہیں ہے" ۔۔۔ خاور نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بکواس مت کرو ۔۔۔ ہمیں کرسنا اسٹیشن کے اسٹیشن ماسٹر نے تمہارے حلیئے تفصیل سے بتائے ہیں ۔۔۔ کار اڑانے کے بعد تم نے جس ڈرائیور کو گولی ماری تھی وہ بھی بیان دینے تک زندہ رہا تھا اور پھر ٹاور ھاؤس میں بھی چند زخمیوں نے تمہارے متعلق تفصیل سے بتایا ہے اور کرسنا اسٹیشن کے باہر کھیت میں موجود وہ کار بھی دستیاب ہو چکی ہے" ۔۔۔ آفیسر نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"جناب!۔۔۔ ان تھیلوں میں انتہائی خوفناک اسلحہ ہے" ۔۔۔ ایک سپاہی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"بولو!۔۔۔ اب بھی انکار کرو گے ۔۔۔ چلو بٹھاؤ انہیں جیپ میں۔ کرنل بلاشر بھوکے شیر کی طرح ان کا انتظار کر رہا ہے۔ وہ ان کی ایک ایک ہڈی جب تک نہ توڑے گا اُسے چین نہ آئے گا" ۔۔۔ اسی آفیسر نے کہا اور ان چاروں کو ایک بڑی سی جیپ میں سوار کر دیا گیا۔ ان کے

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

ساتھ چار مسلح سپاہی بھی بیٹھ گئے اور پھر جیپ تیزی سے درختوں کے درمیان بھاگنے لگی۔ ان سے آگے اور پیچھے جیپوں کے علاوہ ان کی جیپ کی دونوں اطراف میں بھی مسلح سپاہیوں سے بھری ہوئی ایک ایک جیپ چل رہی تھی اور خاور اور اس کے ساتھیوں کو یہ صورت حال دیکھ کر یقین ہو گیا کہ اس بار موت سے بچ نکلنے کا کوئی راستہ ان کے پاس موجود نہ رہا ہے۔

ٹائیگر کار دوڑاتا ہوا تیزی سے پہاڑیوں کی طرف بڑھا جا رہا تھا عمران نے ایک جگہ کار رکوا کر اپنے اور اپنے ساتھیوں کے اوپر والے لباس بھی اتروا دیئے تھے اور ان کے چہرے پر موجود اوپر والا میک اپ بھی اس نے پانی کی مدد سے صاف کرا دیا تھا اس لئے اب وہ تینوں بالکل ہی مختلف لباسوں میں تھے جبکہ ٹائیگر اور یعقوب کے چہرے بدل چکے تھے البتہ عمران اپنے اصل چہرے میں تھا۔ ظاہر ہے میک اپ پانی سے اتار تو جا سکتا تھا کیا نہ جا سکتا تھا۔ اس لئے مجبوری تھی۔

سڑک پر ٹریفک اسی طرح رواں دواں تھی پھر ایک موڑ مڑتے ہی انہیں دور سڑک پر رکی ہوئی ٹریفک دیکھ کر ہی اندازہ ہو گیا کہ وہاں چیکنگ کی جا رہی ہے۔ دو گن شپ ہیلی کاپٹر سڑک کی ایک سائیڈ پر کھڑے تھے۔ جبکہ دو گن شپ ہیلی کاپٹر سڑک کے عین اوپر ہوا میں معلق کھڑے تھے۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"ہوشیار!۔۔۔ میں اوپر والے ہیلی کاپٹروں کو نشانہ بناؤں گا۔۔۔ یعقوب! تم سڑک پر موجود سپاہیوں کو ختم کرو گے۔۔۔ ٹائیگر! تم کار نکال کر لے جانا"۔۔۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ اور ٹائیگر نے سر ہلا دیا۔ سڑک پر اس وقت دس کے قریب مختلف کاریں، جیپیں اور دو ٹرک رُکے ہوتے تھے۔ لیکن وہ سب ایک قطار میں ایک دوسرے کے پیچھے کھڑے ہوتے تھے اس لئے آدھی سڑک بالکل خالی تھی۔ ان کے اختتام پر سڑک کے عین درمیان میں چار مسلح فوجی ہاتھوں میں مشین گنیں اٹھائے کھڑے تھے جبکہ چار سائیڈوں میں کھڑے تھے۔ دو فوجی ان کاروں میں جھانک کر دیکھتے، کچھ باتیں کرتے اور پھر رُکی ہوئی کار کو آگے بڑھنے کا اشارہ کر دیتے۔

ٹائیگر کی کار بھی رُکی ہوئی کاروں تک پہنچ گئی لیکن نہ ہی اس نے رفتار کم کی اور نہ ہی اُسے قطار میں روکا۔۔۔ بلکہ باقی آدھی خالی سڑک پر سیدھا دوڑاتا گیا۔ اسی لمحے یعقوب اور عمران دونوں نے اپنے آدھے جسم باہر نکالے اور پھر مشین گنوں کی خوفناک تڑتڑاہٹ سے فضا گونج اٹھی۔ اس کے ساتھ ہی انسانی چیخیں بھی گونجیں۔

ٹائیگر گولی کی طرح کار نکالتا چلا گیا۔ سڑک پر موجود ایک سپاہی تو کار کی سائیڈ سے ٹکرا کر سائیڈ کی کار سے ٹکرایا۔ جب کہ دوسرا یعقوب کی فائرنگ کی زد میں آگیا۔ کار گولی کی سی رفتار سے آگے نکلتی چلی گئی۔ اور ان کے عقب میں دو خوفناک دھماکے ہوتے اور انہیں بیک مرر میں آسمان پر معلق دونوں ہیلی کاپٹر آگ کے بڑے شعلوں کی طرح نیچے گرتے دکھائی دیتے۔

"زندہ باد۔۔۔ نیچے کھڑے دونوں ہیلی کاپٹر بھی بیکار ہو گئے ہیں"۔ عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا کیونکہ اس نے دونوں ہیلی کاپٹروں کے جلنے کو انہی ہیلی کاپٹروں کے تقریباً قریب ہی گرتے ہوئے دیکھا تھا۔ ایک مشین گن ان کے عقب میں تڑتڑائی ضرور، لیکن طوفان کی طرح بھاگتی ہوئی کار اس کی رینج سے کہیں دور نکل چکی تھی۔ سڑک آگے جا کر ایک بار پھر مڑ گئی تھی اور اب دور سے انہیں پہاڑیوں کا خاکہ سا نظر آنے لگ گیا تھا۔

"ایسا نہ ہو کہ وہ زمین پر کھڑے ہوتے ہیلی کاپٹروں کے ٹرانسمیٹروں سے اطلاع دے دیں"۔۔۔ پیچھے بیٹھی ہوئی صابرہ نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"ہاں!۔۔۔ اس لئے اب ہم نے کوئی ٹرک روکنا ہے"۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے بھی سر ہلا دیا۔

پھر تقریباً آدھے میل دور پہنچ جانے کے بعد انہیں ایک بند باڈی کا ہیوی لوڈر ٹرک جاتا ہوا دکھائی دیا۔ اور پھر کار کی رفتار کی وجہ سے وہ جلدی ہی قریب آ گیا۔

"صابرہ صاحبہ!۔۔۔ اب تم کار لے کر پہاڑیوں تک جاؤ گی۔ ہم ٹرک میں آئیں گے۔۔۔ اگر تم پکڑی بھی گئیں تو تم اپنا بچاؤ کر سکتی ہو۔۔۔ جب بھی تمہیں احساس ہو کہ تم پکڑی جا سکتی ہو تو تم یہی کہنا کہ تمہیں پستول کی نال پر مجبور کر کے لے آیا گیا ہے۔۔۔ ویسے ہم پہاڑیوں کے قریب تمہارا انتظار کریں گے۔ کیونکہ راستہ بہرحال تم جانتی ہو اور ٹرک سے پہاڑیاں کراس بھی نہیں کی جا سکتیں"۔۔۔ عمران نے مڑ کر پیچھے بیٹھی

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

صابرہ سے مخاطب ہو کر کہا اور صابرہ نے سر ہلا دیا۔

اب کار ٹرک کو کراس کرتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی۔ ٹائیگر نے ہاتھ باہر نکال کر ٹرک کو رُکنے کا اشارہ کیا اور ساتھ ہی اس نے کار کو سائیڈ پر دبا کر ٹرک کے آگے دوڑانا شروع کر دیا۔ ساتھ ہی اس نے رفتار بھی کم کر دی۔ ٹرک رُک گیا تو اس نے بھی کار روک دی۔

دوسرے لمحے عمران، ٹائیگر اور یعقوب کار سے اُترے اور دوڑتے ہوئے ٹرک کی طرف بڑھنے لگے۔ عمران اور یعقوب دونوں نے ہی مشین گنیں اپنی پشت پر کی ہوئی تھیں۔

"جی جناب"۔۔۔ اُدھیڑ عمر ٹرک ڈرائیور نے کھڑکی سے سر باہر نکالتے ہوئے کہا۔ لیکن اسی لمحے ٹائیگر دوسری طرف سے دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا اور ٹرک ڈرائیور دوسری طرف کا دروازہ کھلنے کی آواز سن کر ادھر مڑا ہی تھا کہ عمران لپک کر اوپر چڑھا اور دروازہ کھول کر اس نے ٹرک ڈرائیور کو سائیڈ پر جانے کا حکم دیا۔ یعقوب بھی دوسری طرف سے اندر گھس آیا تھا اور اس کے ہاتھ میں موجود مشین گن کا رُخ ظاہر ہے ٹرک ڈرائیور کی طرف ہونا تھا۔

"ک۔۔۔ک۔۔۔کیا مطلب"۔۔۔ ٹرک ڈرائیور نے بُری طرح بوکھلاتے ہوئے کہا۔ لیکن اسی دوران عمران نے اُسے زور سے دھکا مار کر سائیڈ پر اچھالا اور خود وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"خبردار!۔۔۔ خاموش بیٹھے رہو۔ ورنہ"۔۔۔ ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

عمران نے ایک جھٹکے سے ٹرک آگے بڑھا دیا اور پھر وہ کار کو کراس

کرتا ہوا تیزی سے آگے بڑھتا چلا گیا۔

"آپ۔۔۔ آپ کون ہیں"۔۔۔؟ ٹرک ڈرائیور نے کچھ دیر بعد زبان کھولی۔

"اسے خاموش کراؤ"۔۔۔ عمران نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے ٹرک ڈرائیور چیختا ہوا آگے کی طرف جھکا۔ اس کا سر پوری قوت سے سامنے ڈیش بورڈ سے ٹکرایا اور پھر وہ اوندھے منہ وہیں نیچے گر گیا۔ ٹائیگر نے اس کی گردن کی پشت پر مکہ مارا تھا اور جیسے ہی مکہ کھا کر ٹرک ڈرائیور کا سر ڈیش بورڈ کی طرف جھکا ٹائیگر نے کھڑی ہتھیلی کا بھرپور وار اس کی گردن کے عقبی حصے پر کیا اور ٹرک ڈرائیور اوندھے منہ سیٹ اور ڈیش بورڈ کے نچلے خلا میں جا گرا۔ اس کا جسم ایک لمحے کے لئے تڑپا لیکن پھر ساکت ہو گیا۔ وہ یا تو مر چکا تھا یا پھر بے ہوش ہو گیا تھا۔

"ٹھیک جگہ ڈھونڈی ہے اس نے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر اور یعقوب دونوں مسکرا دیئے۔

عمران خاصی رفتار سے ٹرک بھگاتا ہوا ان پہاڑیوں کی طرف بڑھا جا رہا تھا کہ تھوڑی دیر بعد آسمان پر جنگی جہازوں کا بے پناہ شور سنائی دیا اور عمران نے ٹرک کی وسیع ونڈ سکرین سے دیکھا تو آسمان پر جنگی جہازوں کا ایک پورا سکواڈرن پھیلا ہوا نظر آیا۔ جب کہ آٹھ گن شپ ہیلی کاپٹر تیزی سے پہاڑیوں کی طرف بڑھے جا رہے تھے اور ان آٹھ کے علاوہ بھی دوسرے گن شپ ہیلی کاپٹر ادھر ادھر پھیلے ہوئے تھے اور پھر اچانک جیسے آسمان پر سے مشین گنوں کی

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

گولیوں کی بارش سی شروع ہو گئی اور سڑک پر دوڑنے والی ہر مشینی سواری ان گولیوں کی زد میں آ کر چھلنی ہو گئی۔ ٹرک کے کیبن کی چھت پر ایک چھوٹا سا اور کیبن بنا ہوا تھا جو ٹرک کے عقبی حصے کے ساتھ جڑا ہوا تھا۔ یہ ڈرائیور یا کلینر کے دوران سفر آرام کے لئے بنایا گیا تھا اس لئے عمران اور ساتھیوں کو اوپر چھت پر تڑتڑاہٹ کی تیز آوازیں تو سنائی دیں لیکن کوئی گولی چھت پھاڑ کر ان تک نہ پہنچی۔ البتہ خوفناک دھماکوں کے ساتھ ہی ان کے ٹرک کے کئی ٹائر برسٹ ہو گئے اور تیزی سے چلتا ہوا ٹرک اچانک ٹائر برسٹ ہو جانے کی وجہ سے بری طرح لہرایا لیکن عمران نے ایک لمحے میں اسے سنبھالا اور پھر روک کر انجن بند کر دیا۔ باہر ابھی تک گولیاں برس رہی تھیں۔ یوں لگ رہا تھا کہ جیسے آسمان سے اولے برس رہے ہوں۔

"نیچے جھک جاؤ۔ کسی بھی لمحے سکرین ٹوٹ سکتی ہے" ـــــ عمران نے ٹرک رکتے ہی چیخ کر کہا۔ اور وہ سب انتہائی تیزی سے ڈیش بورڈ اور سیٹ کے درمیان خلا میں ٹرک ڈرائیور کی طرف سمٹتے چلے گئے۔ ایک لمحہ پہلے وہ ٹرک ڈرائیور کے بارے میں طنزیہ فقرے کہہ رہے تھے جبکہ دوسرے لمحے انہیں خود اس پوزیشن میں آنا پڑا۔ اور ابھی وہ نیچے جھکے ہی تھے کہ ٹرک کی ونڈ سکرین ٹوٹنے کا چھناکا سنائی دیا۔ اور ان کی پشت پر جیسے ونڈ سکرین کے ٹکڑوں کی بارش سی ہو گئی لیکن چونکہ ونڈ سکرین خاص طور پر ایسی بنائی جاتی ہے کہ اندر گیس ہوتی ہے جس کی وجہ سے ٹوٹنے کے بعد شیشے کی شکل گو وہی رہتی ہے لیکن وہ اپنی قوت کھو دیتا ہے اس طرح ٹوٹنے کے بعد ونڈ سکرین کے باریک ٹکڑے کوئی

نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ یہی وجہ تھی کہ انہیں ٹکڑے اپنی پشت سے ٹکرانے کا احساس تو ضرور ہوا لیکن انہیں کوئی زخم یا تکلیف نہ پہنچی۔

گولیاں چلنے کا بے پناہ شور چند لمحے مزید سنائی دیتا رہا پھر یکلخت خاموشی چھا گئی اور اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹروں کا شور انہیں اپنے قریب سنائی دینے لگا۔

عمران نے جلدی سے سر اٹھایا تو اس نے تمام ہیلی کاپٹر سڑک پر اترتے ہوئے دیکھے۔ جب کہ دوسری طرف اونچے نیچے ٹیلوں سے بھری ہوئی زمین تھی اس طرف کوئی ہیلی کاپٹر نہ اترا تھا۔

"جلدی کرو، ٹرک کی مخالف سمت اتر جاؤ اور دوڑ کر ٹیلوں کی اوٹ لے لو۔ جلدی کرو" ـــــ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے درمیانی جگہ میں ابھی تک اوندھے منہ پڑے ہوئے ڈرائیور کو کھینچ کر واپس سیٹ پر ڈالا ڈرائیور کی گردن ٹوٹ چکی تھی۔

یعقوب اور ٹائیگر دونوں بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کھول کر نیچے اتر گئے تھے۔ عمران بھی اچھل کر دروازے کے قریب سیٹ پر بیٹھا اور اس نے دونوں ہاتھوں سے سیٹ پر موجود مردہ ڈرائیور کو دھکیل کر سٹیرنگ کے سامنے کیا اور پھر دروازے سے نیچے پائیدان پر اتر گیا۔ اس نے آہستہ سے دروازہ بند کر کے کھلے شیشے والے حصے سے اندر ہاتھ ڈال کر اندر سے دروازہ لاک کیا اور پھر چھلانگ لگا کر وہ نیچے اترا اور بجلی کی سی تیزی سے دوڑتا ہوا ایک ٹیلے کی اوٹ میں ہو گیا۔ یہ ٹیلا ٹرک کے بالکل ہی قریب تھا۔ اس کے دونوں ساتھی پہلے ہی ان ٹیلوں کے پیچھے جا چکے تھے ابھی تک سڑک پر ہیلی کاپٹر اتر رہے تھے اور جنگی جہاز بھی فضا میں گشت کر

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

رہے تھے۔ لیکن ان سب کا ٹارگٹ سڑک ہی تھا۔

عمران اس ٹیلے کے پیچھے پہنچتے ہی ایک لمحہ کے لئے رکا اور پھر پہاڑی خرگوش کی طرح جھٹکے جھٹکے انداز میں دوڑتا ہوا اس سے پچھلے ٹیلے کے پیچھے پہنچ گیا۔ جنگی جہاز اب واپس جانے لگ گئے تھے۔ اس لئے عمران بھی اب ذرا کھل کر دوڑنے لگا۔ لیکن وہ یہ خیال رکھ رہا تھا کہ وہ ٹیلوں کی اوٹ لے کر دوڑے تاکہ سڑک سے اُسے کوئی چیک نہ کر سکے۔

"عمران صاحب" ۔۔۔ اچانک ایک ٹیلے سے ذرا پیچھے ہٹ کر دوسرے ٹیلے کے پیچھے سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی اور عمران دوڑ کر اس ٹیلے کے پیچھے پہنچ گیا۔ یہاں ٹائیگر اور یعقوب موجود تھے۔

"نکل چلو ۔۔۔ ابھی یہ پورا علاقہ گھیر لیا جائے گا" ۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر وہ تینوں ہی ٹیلوں کی اوٹ میں دوڑتے ہوئے سڑک سے کافی دُور پہنچ گئے۔ ٹیلوں کے آخر میں انہیں اینٹوں کے بھٹے کے آثار نظر آنے لگے۔ اس کی بلند و بالا چمنی دُور سے نظر آ رہی تھی اور اس کے گرد اینٹوں کے ڈھیر جگہ جگہ پھیلے ہوئے تھے۔

"اس بھٹے تک پہنچو ۔۔۔ یہاں ہم آسانی سے چھپ سکیں گے" ۔۔۔ عمران نے بھٹے کو دیکھتے ہوئے کہا اور ان تینوں نے بے اختیار بھٹے کی طرف دوڑ لگا دی۔ لیکن بھٹے کے قریب پہنچ کر وہ رُک گئے کیونکہ واں کافی لوگ موجود تھے۔

اسی لمحے انہیں سڑک کی طرف سے ہیلی کاپٹروں کا شور سنائی دیا عمران نے مڑ کر دیکھا تو فضا میں چار ہیلی کاپٹر بلند ہو رہے تھے۔

"اوہ! ۔۔۔ شمال کی طرف اینٹوں کے ڈھیر تک پہنچو۔ ورنہ ہیلی کاپٹر

سے ہم آسانی سے چیک کر لئے جائیں گے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور وہ تیزی سے دوڑتے ہوئے اس ڈھیر کی طرف بڑھنے لگے۔ اب اسے اتفاق ہی کہا جا سکتا تھا کہ بھٹے پر موجود افراد نے انہیں نہ دیکھا اور وہ اس ڈھیر تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ ڈھیر اس طرح بنائے گئے تھے کہ ان کے درمیان خاصی جگہ خالی تھی۔ لیکن اسی لمحے چاروں گن شپ ہیلی کاپٹر ان کے سروں پر پہنچ گئے اور پھر ان کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ بھٹے کے گرد گھیرا ڈال کر اترنے لگے۔

"اوہ! ۔۔۔ ہمیں ہیلی کاپٹروں سے چیک کر لیا گیا ہے" ۔۔۔ عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور بچاؤ کا کوئی راستہ ڈھونڈنے کے لئے اِدھر اُدھر دیکھنے لگا۔ اسی لمحے اُسے ساتھ ہی زمین پر رکھا ہوا ایک بڑا سا لوہے کا ڈھکن نظر آ گیا جس کے اوپر پکڑنے کے لئے باقاعدہ ہینڈل سا بنا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں ایک خیال بجلی کی سی تیزی سے کوندا۔ وہ اس ڈھکنے سے آگے بڑھا۔ یہ ڈھکن اینٹوں کے ڈھیر کی آڑ میں تھا اس لئے ڈھکن تک پہنچتے ہوئے اُسے کوئی نہ دیکھ سکا تھا۔ اس نے ڈھکن اٹھایا اور اس کی آنکھیں چمک اٹھیں نیچے زمین میں کچی اینٹیں قطاروں کی صورت میں بھری ہوئی تھیں ان کے درمیان باقاعدہ راستے بنے ہوئے تھے۔ چونکہ بھٹے کو ابھی آگ نہ لگائی گئی تھی اس لئے یہ اس وقت سب سے محفوظ ترین پناہ گاہ تھی کسی کو خیال ہی نہ آ سکتا تھا کہ اندر بھی کوئی جا سکتا ہے اور یہاں اگر کوئی چیکنگ کے لئے آ بھی جائے تو چھپنے کے لئے بیشمار جگہیں موجود تھیں۔

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"آؤ جلدی اندر کود جاؤ ——— اور ٹائیگر! تم نیچے کھڑے رہنا۔ میں تمہارے کاندھوں پر اُتر کر واپس اوپر ڈھکن جما دوں گا" ——— عمران نے کہا اور ٹائیگر اور یعقوب دونوں سر ہلاتے ہوئے تیزی سے آگے بڑھے اور پھر عمران کے اشارے پر پہلے یعقوب نے نیچے چھلانگ لگا دی اور پھر اس کے ایک طرف ہٹنے پر ٹائیگر نے چھلانگ لگائی۔ لیکن وہ ایک طرف ہٹنے کی بجائے اس سوراخ کے نیچے ہی کھڑا ہو گیا۔ عمران نے سائیڈ پر ہاتھ رکھے اور اپنے جسم کو نیچے لٹکاتا گیا۔ جب اس کے پیر ٹائیگر کے کندھوں پر جم گئے تو اس نے ڈھکن اٹھایا اور اپنا سر نیچے کر کے اس نے ڈھکن واپس سوراخ پر اچھی طرح جمایا اور پھر اچھل کر ٹائیگر کے کندھوں سے نیچے زمین پر اُتر آیا۔ سوراخ اس کے سر سے تقریباً چار پانچ فٹ اونچا تھا۔ یہ اس بھٹے کی چھت تھی جو باقاعدہ لنٹرڈ تھی۔

"آؤ اب ذرا ایسی سائیڈ پر ہو جائیں جہاں ان سوراخوں سے جھانک کر ہمیں نہ دیکھا جا سکے" ——— عمران نے کہا اور کچی اینٹوں کے درمیانی راستے سے ایک طرف بڑھنے لگے۔ اور چند لمحوں بعد وہ اینٹوں کے درمیان ایسی جگہ پر پہنچ گئے جہاں سے انہیں آسانی سے چیک نہ کیا جا سکتا تھا۔

"کمال ہے ایسے ہوتے ہیں بھٹے ——— کس قدر شاندار ترتیب سے اینٹیں جوڑی گئی ہیں" ——— ٹائیگر نے حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ——— واقعی بڑی خوبصورت ترتیب ہے۔ اسے محاورے میں بھٹہ بھرنا کہتے ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

جس جگہ وہ کھڑے تھے وہاں سے انہیں وہ سوراخ یا اس کے نیچے

www.urdufanz.com

والے حصے نظر نہ آ رہے تھے۔ یہ سوراخ ایک ترتیب سے قطار کی صورت میں بنے ہوئے تھے اور یہ چھوٹا حصہ تھا حالانکہ بھٹہ بہت وسیع تھا اور جس حصے میں وہ موجود تھے وہاں چھت سپاٹ تھی۔ اینٹوں کو جس انداز میں بھرا گیا تھا ان کے درمیان خالی جگہوں پر پتھری کوئلہ اور لکڑی کا برادہ بھرا ہوا تھا۔

ابھی انہیں وہاں کھڑے چند ہی لمحے گزرے ہوں گے کہ یکلخت انہیں گرمی سی محسوس ہونے لگی۔

"یہ اچانک گرمی کیوں محسوس ہونے لگ گئی ہے" ——— عمران نے چونک کر کہا اور پھر وہ سائیڈ سے دوڑ کر درمیانی راستے پر پہنچا تو اس کی آنکھیں خوف کی شدت سے پھٹنے کے قریب ہو گئیں۔ سوراخوں کے نچلے حصوں میں خوفناک آگ کی لپٹیں نظر آ رہی تھیں جو انتہائی تیز رفتاری سے بڑھ رہی تھیں۔ اینٹوں کے درمیان بھرا ہوا پتھری کوئلہ اور لکڑی کا برادہ اس طرح آگ کو اپنی طرف کھینچ رہا تھا جیسے مقناطیس لوہے کو کھینچتا ہے اور پھر خوفناک آگ ان سوراخوں والے حصے میں پوری لمبائی میں پھیلی ہوئی تھی۔

ٹائیگر اور یعقوب بھی اس دوران عمران کے قریب پہنچ چکے تھے اور ان دونوں کے چہرے بھی خوف سے بگڑ گئے تھے۔

"اوہ! بُرے پھنسے ——— یہ تو ہم خود ہی جہنم میں کود پڑے۔ ابھی یہ آگ پورے بھٹے کے اندر پھیل جائے گی" ——— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ٹائیگر اور یعقوب دونوں نے ہونٹ بھینچ لئے۔ واقعی وہ انتہائی خوفناک موت کی لپیٹ میں آ چکے تھے۔ بھٹہ ہر طرف سے بند تھا صرف

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

سوراخوں سے نکلنے کی جگہ تھی اور وہ جگہ اب خوفناک آگ کی لپیٹ میں تھی۔ گرمی کے ساتھ ساتھ آگ بھی لمحہ بہ لمحہ پھیلتی چلی جا رہی تھی اور انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ زیادہ سے زیادہ چند منٹوں بعد یہ پورا جھونپڑا بھڑکتے ہوئے جہنم میں تبدیل ہو چکا ہوگا اور ان تینوں کی راکھ بھی کسی کو نہ مل سکے گی۔

اس بار وہ واقعی جس جگہ پھنسے تھے وہاں سے بچ نکلنے کا کوئی راستہ، کوئی امکان نہ تھا اور پھر آگ کی خوفناک لپٹیں قریب آنے لگ گئیں اور شعلوں کی سرخ زبانیں تیزی سے انہیں چاٹنے کے لئے ان کی طرف لپک رہی تھیں اور وہ تینوں مجسموں کی طرح کھڑے اپنی طرف بڑھتی ہوئی اس خوفناک آگ کو بے بسی سے دیکھ رہے تھے۔

"اوہ!۔۔۔ مجھے توقع ہی نہ تھی کہ ابھی جھونپڑے کو آگ لگائی جانے والی ہے"۔۔۔ عمران نے دھیرے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اب کیا ہوگا عمران صاحب!"۔۔۔ یعقوب نے خوف سے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"کیا ہو سکتا ہے۔۔۔ شاید ہمارے مقدر میں یہی لکھ دیا گیا تھا کہ ہم زندہ جل کر مریں گے۔ اور مقدر سے کون بھاگ سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور یعقوب اور ٹائیگر دونوں چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔ جو اس عالم میں بھی مسکرا رہا تھا۔

"یوں حیرت سے مجھے کیوں دیکھ رہے ہو۔۔۔ جب مرنا ہی ہے تو رو کر مرنے سے بہتر نہیں ہے کہ آدمی ہنستے مسکراتے مر جائے"۔ عمران نے کہا۔ لیکن یہ عمران کا ہی دل گردہ تھا کہ وہ اس لمحے مسکرا رہا

تھا۔ یعقوب تو یعقوب، ٹائیگر جیسے دلیر اور بے خوف آدمی کے لبوں پر باوجود کوشش کے مسکراہٹ کی رمق تک پیدا نہ ہوئی۔ لیکن ان کی طرف بڑھتی ہوئی خوفناک موت کو ان کے رونے یا ہنسنے کی کیا پرواہ ہو سکتی تھی۔ موت تو بہرحال موت ہی ہے اور موت بھی اس قدر خوفناک کہ جس کا تصور ہی دلیر سے دلیر آدمی کے ہوش اڑا دینے پر قادر تھا۔ اور وہی ہوا۔ یکلخت یعقوب لہراتا ہوا نیچے گر گیا۔ ٹائیگر اور عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ یعقوب موت کے خوف سے بیہوش ہو چکا تھا۔ لیکن وہ اسے اٹھانے کے لئے نہ جھکے۔ کیونکہ اب اس کا کوئی فائدہ نہ تھا۔ کیونکہ چند لمحوں کی ہی تو بات تھی اور وہ چند لمحے بھی بہرحال گذر ہی گئے۔

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

عمران اور اس کے ساتھیوں کا ٹرک جب کافی دُور جا کر موڑ کاٹ کر صابرہ کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تو صابرہ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کار کا انجن سٹارٹ کیا اور کار کو ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دیا۔ اُسے معلوم تھا کہ اگر واقعی تباہی والی جگہ سے کوئی رپورٹ بھیجی گئی ہو گی تو پھر اس کی کار کا رنگ اور ماڈل لازماً اس رپورٹ کا اہم حصہ ہوں گے اس لئے اب اس کی کار ہی ٹارگٹ میں ہو گی۔ اُسے معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس ٹرک پر سفر کرتے ہوئے پہاڑیوں تک پہنچنے میں ابھی کافی دیر لگے گی اور اس کے ذہن میں ایک اور راستہ بھی تھا جہاں سے اگر وہ سفر کرے تو یقیناً ان سے پہلے پہاڑیوں تک پہنچ سکتی ہے۔ یہ راستہ البتہ کافی آگے جا کر نکلتا تھا اور وہاں سے ایک بنجر علاقے میں سے ہوتی ہوئی سڑک پہاڑیوں تک چلی جاتی تھی۔ لیکن یہ کوئی باقاعدہ سڑک نہ تھی۔ راستے میں کھائیاں اور اترائیوں کے علاوہ ایسی جگہیں بھی تھیں جہاں

سے کار کا نکال لے جانا خاصا مشکل تھا لیکن بہرحال سڑک کی نسبت یہ راستہ قدرے محفوظ تھا۔ چنانچہ صابرہ نے اسی راستے سے جانے کا فیصلہ کیا۔

کار دوڑاتی ہوئی وہ آگے بڑھی جا رہی تھی اور ٹرک کافی آگے جا چکا تھا۔ اس لئے وہ اُسے ابھی تک نظر نہ آیا تھا اور وہ سائیڈ روڈ بھی ابھی کافی فاصلے پر تھی۔ صابرہ کار کو زیادہ رفتار سے نہ چلا رہی تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ اس بائی روڈ تک پہنچتی اچانک آسمان پر جنگی جہازوں کا شور سنائی دیا اور پلک جھپکنے میں آسمان جنگی طیاروں سے جیسے بھر گیا۔ اس کے ساتھ ہی گن شپ ہیلی کاپٹر بھی کافی تعداد میں نظر آنے لگے صابرہ سمجھ گئی کہ رپورٹ پہنچ چکی ہے اور اس کے نتیجے میں تقریباً پوری فضائیہ ہی یہاں پہنچ گئی ہے اور ظاہر ہے اب اس کی کار ہی نشانہ ہو گی۔ اس نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔ وہ اب ہر قسم کی پوچھ گچھ اور انکوائری کا مقابلہ کرنے کے لئے ذہنی طور پر اپنے آپ کو تیار کر چکی تھی۔ اُسے بہرحال خوشی تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی ٹرک میں ہونے کی وجہ سے اطمینان سے نکل جانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ کیونکہ بہرحال ٹرک کے متعلق تو انہیں خیال تک بھی نہ ہو گا۔ وہ تو کار کے چکر میں ہوں گے اور اب بھاگنے سے بھی کوئی فائدہ نہ ہو گا اس لئے اس نے کار سائیڈ پر کر کے روک دی۔

اسی لمحے یکلخت آسمان پر موجود ہیلی کاپٹروں سے گولیوں کی خوفناک بارش شروع ہو گئی۔ یوں لگ رہا تھا جیسے نیچے موجود ہر چیز کو تباہ کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہو۔ گولیوں کی تڑتڑاہٹ سنتے ہی صابرہ یکلخت

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

آگے کی طرف جھکی اور اس نے آگے والی بینچ نما لمبی سیٹ ایک جھٹکے سے اوپر کی اور خود تیزی سے اس کے نیچے موجود ایک لمبے سے ڈبے میں سمٹ کر گھس گئی۔ ڈبے میں گھستے ہی اس نے سیٹ اوپر گرا لی۔ یہ ڈبہ اس نے خاص طور پر اسی مقصد کے لئے بنوایا تھا۔ اس میں سمٹ کر وہ بہرحال پوری آجاتی تھی اور کئی بار وہ خطرناک مشنوں کے دوران اسی ڈبے کی وجہ سے جان بچا کر نکل جانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔ کار کی دونوں سائیڈوں میں ڈبے کے دونوں طرف خوبصورت سی جالی نما ڈیزائن بنے ہوئے تھے اس جالی کا انداز ایسا تھا جیسے یہاں ڈیزائننگ کے لئے ایسا کیا گیا ہو۔ لیکن اس سے یہ فائدہ ہوتا تھا کہ ہوا دونوں اطراف سے ڈبے کے اندر آتی جاتی رہتی تھی اور ڈبے میں موجودگی کے دوران اس کا دم نہ گھٹتا تھا۔ اس سے پہلے ڈبے والا خیال اُسے نہ آیا تھا کیونکہ اس نے یہاں رکنا نہ تھا اور دوسرا کوئی ڈرائیونگ کرنے والا نہ تھا۔ ڈبے کا خیال تو اُسے گولیوں کی تڑتڑاہٹ سنتے ہی آیا تھا اور وہ فوری طور پر تو گولیوں سے بچنے کے لئے ڈبے میں گھسی تھی۔ لیکن اب وہ سوچ رہی تھی کہ اس میں پڑی رہے۔ خالی کار دیکھ کر وہ لوگ لازماً یہی سمجھیں گے کہ حملہ آور کار چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں اس طرح وہ انہیں تلاش کر کے واپس چلے جائیں گے اور بعد میں وہ اطمینان سے نکل جانے میں کامیاب ہو جائے گی۔

تھوڑی دیر بعد اُسے کار سے باہر بھاری قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔ کار کے دروازے کھلنے کی آوازیں بھی اُسے سنائی دیں۔

"اوہ! کار تو خالی ہے۔ وہ یقیناً بھاگ گئے ہیں" ——— ایک تیز اور غصیلی آواز سنائی دی۔

"بھاگ کر کہاں جا سکتے ہیں ——— ہر جگہ پھیل جاؤ اور جو بھی نظر آئے اُسے روکنے کی بجائے گولی مار دو" ——— ایک اور تیز مگر تحکمانہ آواز سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی کار کا دروازہ ایک جھٹکے سے بند ہو گیا۔ ڈبے کی سائیڈوں میں موجود جالی کی وجہ سے ہلکی سے ہلکی آواز بھی صابرہ کے کانوں میں بخوبی پہنچ رہی تھی۔ سڑک پر بھاری قدموں کی آوازیں، ملا جلا شور اور ہیلی کاپٹروں کے چڑھنے اور اترنے کا مخصوص شور اُسے سنائی دے رہا تھا۔ البتہ جنگی جہازوں کی پرواز سے پیدا ہونے والی فضا میں مخصوص سیٹیوں کی آوازیں آہستہ آہستہ غائب ہوتی جا رہی تھیں یوں لگ رہا تھا جیسے جنگی جہازوں کا سکواڈرن واپس جا رہا ہو۔ اور ظاہر ہے اب ان کی ضرورت ہی باقی نہ رہی تھی۔ وہ خاموشی سے دبکی پڑی رہی۔ اور پھر آہستہ آہستہ بھاری قدموں کا شور بھی ختم ہو گیا اور ہیلی کاپٹروں کے پنکھوں کے چلنے کی آوازیں بھی ختم ہو گئیں۔ ہر طرف سکوت سا طاری ہو گیا تھا۔ وہ کافی دیر تک دبکی اور گرد کے ماحول کو محسوس کرتی رہی پھر اس نے باہر نکلنے کا سوچا۔ اس نے آہستہ سے سیٹ کو اوپر اٹھایا اور پھر ایک لات باہر نکال کر اس نے سیٹ کو پوری طرح اوپر کر کے اپنے جسم کو باہر نکالا۔ عجیب ٹیڑھے میڑھے انداز میں ڈبے میں مسلسل پڑے رہنے کی وجہ سے اسے جسم سیدھا کرنے میں بڑی تکلیف سی محسوس ہو رہی تھی۔ باہر واقعی خاموشی تھی۔ سڑک خالی تھی اور ہر طرف مشین گنوں کی چلی ہوئی گولیوں کے خول بکھرے پڑے تھے۔ سڑک بھی جگہ جگہ سے بری طرح اُدھڑی ہوئی تھی۔ صابرہ نے اوپر چھت کی طرف دیکھا تو اُسے

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

چھت پر اتنے سوراخ نظر آتے جیسے چھت مکھیوں کا چھتہ ہو۔ ڈیش بورڈ اور کار کا فرش گولیوں کی زد میں آکر جگہ جگہ سے ٹوٹ چکا تھا۔ صابرہ نے سیٹ بند کی تو اُسے سیٹ میں کئی گولیاں دھنسی ہوئی نظر آئیں۔ اس نے دروازہ آہستہ سے کھولا اور پھر کار سے باہر نکل آئی۔ پہلے اس نے کار کی اوٹ سے ذرا سا سر اٹھا کر دیکھا۔ اُسے خطرہ تھا کہ کہیں پولیس یا فوجی وہاں موجود نہ ہوں لیکن سڑک واقعی خالی پڑی تھی البتہ سڑک پر گولیوں سے چھلنی گاڑیاں اِدھر اُدھر بکھری کھڑی تھیں۔ وہ سیدھی ہو کر کھڑی ہو گئی۔ بونٹ اور ڈگی پر بھی گولیوں کے نشانات موجود تھے لیکن کار کے ٹائر برسٹ نہ ہوئے تھے ورنہ سڑک پر کھڑی ہوئی تقریباً ہر گاڑی کا کوئی نہ کوئی ٹائر ضرور برسٹ ہوا تھا۔ صابرہ نے چونکہ اپنی یہ گاڑی مخصوص طرز پر تیار کرائی ہوئی تھی اس لئے اس کے ٹائر سائیڈوں سے کچھ اندر رکھوائے گئے تھے اور یہی وجہ تھی کہ کار کی باڈی تو چھلنی ہو گئی تھی لیکن ٹائر بہرحال بچ گئے تھے۔

ابھی صابرہ کار کا جائزہ لے رہی تھی کہ اچانک اُسے دُور سے ہیلی کاپٹروں کی آواز سنائی دی اور صابرہ نے چونک کر ادھر دیکھا تو اُسے تین ہیلی کاپٹر اُدھر سے آتے دکھائی دیئے۔ یہ تقریباً وہی علاقہ تھا جہاں سے گذر کر صابرہ پہاڑیوں تک جانا چاہتی تھی۔

صابرہ نے جلدی سے کار کا دروازہ کھولا اور تیزی سے ڈیش بورڈ اور سیٹ کے درمیانی حصے میں رینگ گئی۔ اس نے سوچا تھا کہ اگر ہیلی کاپٹر یہاں اُترے تو وہ دوبارہ سیٹ کے نیچے موجود ڈبے میں سمٹ جائے گی ورنہ باہر نکل آئے گی۔

ہیلی کاپٹر اس کی کار کے اُوپر سے گذر گئے اور جب ان کی آواز آنی

ختم ہو گئی تو صابرہ ایک طویل سانس لیتے ہوئے دوبارہ باہر نکل آئی۔ البتہ باہر نکلنے سے پہلے اس نے بونٹ کھولنے والا راڈ کھینچ لیا تھا تاکہ وہ انجن کو چیک کر سکے۔ باہر نکل کر اس نے بونٹ اٹھایا اور دوسرے لمحے اس کے لب سکڑ گئے۔ انجن کے کئی حصوں پر گولیاں لگی ضرور تھیں لیکن یہ حصے ایسے تھے جن کی وجہ سے کار بہرحال چل سکتی تھی۔ البتہ ریڈی ایٹر ایک جگہ سے گولی لگنے کی وجہ سے لیک ہو چکا تھا۔ اور وہاں سے پانی نکل کر نیچے سڑک پر جذب ہو چکا تھا۔ ریڈی ایٹر خالی تھا اور یہی بات بہرحال تشویشناک تھی۔ گاڑی چل تو سکتی تھی لیکن ظاہر ہے ریڈی ایٹر میں پانی نہ ہونے کی وجہ سے وہ جلد ہی گرم ہو جاتی۔ اور پھر انجن سیل ہو جاتا۔ لیکن بہرحال اُسے یہاں سے تو نکلنا تھا۔ اور جلد از جلد کسی ایسی جگہ پہنچنا تھا جہاں سے اسے پانی مل سکے۔ کار پر چونکہ وہ بے حد طویل سفر کرنے کی عادی تھی اس لئے تجربات نے اُسے بہت کچھ سکھا دیا تھا۔ وہ ریڈی ایٹر کی لیکیج وقتی طور پر بند کر سکتی تھی لیکن اس کے لئے پانی کی بہرحال ضرورت تھی اس نے اِدھر اُدھر دیکھا اور پھر دُور اُسے آسمان پر اٹھتا ہوا گاڑھا سا دھواں نظر آنے لگا۔ وہ تین ہیلی کاپٹر جو چند لمحے پہلے گذرے تھے اس دھوئیں والی طرف سے ہی آتے تھے اور دھوئیں کی پوزیشن دیکھ کر وہ سمجھ گئی کہ یہ دھواں اینٹوں کے کسی بھٹے کی بلند چمنی سے نکل رہا ہے اور اینٹوں کے اس بھٹے سے اُسے بہرحال پانی میسر آ سکتا تھا۔ اب صرف سوال اتنا تھا کہ کیا کار اس بھٹے تک ریڈی ایٹر میں پانی کے بغیر پہنچ جائے گی۔ پٹرول کے متعلق اس نے پہلے ہی تسلی کر لی تھی۔ کیونکہ جھک کر نیچے دیکھنے سے اُسے سڑک پر پٹرول کے دھبے نظر نہ آتے تھے اور ویسے بھی

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

کار کی پٹرول ٹینکی عقبی سیٹ کے بالکل نیچے تھی اس لئے وہ گولیوں سے محفوظ رہی۔ چھت سے ٹکرا کر گولیاں آدھی طاقت تو ویسے ہی کھو چکی تھیں اور پھر باقی آدھی طاقت سیٹ کے فوم میں پہنچ کر ختم ہو گئی۔ اس طرح پٹرول ٹینکی فائرنگ سے محفوظ رہی تھی۔ البتہ یہ سوچتے ہوئے صابرہ کو بے اختیار جھرجھری آ گئی کہ جب وہ ڈبے میں بند پڑی تھی اگر کوئی گولی پٹرول ٹینکی میں گھس جاتی تو پٹرول جلنے کی وجہ سے پوری کار کے پرزے اُڑ جاتے اور ظاہر ہے ان پرزوں میں صابرہ کے جسم کے ٹکڑے بھی شامل ہونے تھے۔

وہ جلدی سے کار میں گھسی، سٹیرنگ پر بیٹھ کر اس نے انجن سٹارٹ کیا تو چند لمحوں تک گھر گھر کی آوازیں نکالنے کے بعد انجن سٹارٹ ہو گیا اب لمبے راستے سے وہ جا نہ سکتی تھی اور اینٹوں کے بھٹے تک پہنچنے کے لئے درمیانی میدان اونچے نیچے ٹیلوں سے بھرا ہوا تھا۔ لیکن ریڈی ایٹر میں پانی بہرحال ضروری تھا اس لئے اس نے کار موڑی اور اُسے سڑک کی سائیڈ میں ٹیلوں سے بھرے ہوئے میدان میں داخل کر دیا کار ہچکولے کھاتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔ صابرہ کی نظریں بار بار انجن کی کولنگ بتانے والے میٹر کی سوئی پر پڑ جاتی۔ سوئی آہستہ آہستہ کول سے بڑھ کر ہاٹ کے ہندسے کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ انجن گرم ہوتا جا رہا ہے۔ لیکن صابرہ ہونٹ بھینچے کار کو اپنی طرف سے خاصی تیز رفتاری سے ان ٹیلوں کے درمیان دوڑاتی ہوئی اینٹوں کے اس بھٹے کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ اب بھٹے کی چمنی اُسے نظر آنے لگ گئی تھی لیکن ٹیلوں کی کثرت کی وجہ سے اُسے کار کو زیادہ رفتار سے

دوڑانے میں دقت محسوس ہو رہی تھی۔ لیکن بہرحال وہ اپنی کوشش میں مصروف تھی۔ میٹر کی سوئی اب درمیان میں پہنچ چکی تھی اور اس سے آگے انجن کی گرمی کا بڑھنا خطرے کی علامت بن سکتا تھا۔ لیکن وہ مسلسل کار دوڑاتے آگے بڑھی جا رہی تھی۔ چونکہ کوئی باقاعدہ راستہ نہ تھا اس لئے اُسے ٹیلوں کے گرد کار گھما کر آگے بڑھنا پڑ رہا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے بھٹکنے سے بچنے کے لئے اینٹوں کے اس بھٹے کی چمنی کو رہنما بنایا ہوا تھا۔ بھٹہ آہستہ آہستہ نزدیک آتا جا رہا تھا لیکن اب کار کے انجن سے گرم ہوا کے بھبکے سے اندر آنے لگ گئے تھے اور سوئی اپنی انتہا تک پہنچنے والی تھی اور پھر سوئی انتہا پر پہنچ گئی اور اس کے ساتھ ہی صابرہ نے طویل سانس لیتے ہوئے کار روکی اور انجن بند کر دیا۔ کیونکہ اب اس کے سوا اور کوئی صورت بھی نہ رہی تھی اور زیادہ کار چلنے سے انجن سیل ہو جانے کا خطرہ تھا۔ اور انجن سیل ہو جانے کی صورت میں اُسے حرکت میں لانا ناممکن ہو جاتا اور جب تک پورا انجن کھل کر اوورہال نہ ہو جاتا۔ کار نہ چل سکتی تھی۔ اب اس کے سامنے دو صورتیں تھیں۔ ایک تو یہ کہ وہ کم از کم ایک گھنٹہ اسی طرح خاموش بیٹھی رہے تاکہ انجن مکمل طور پر ٹھنڈا ہو جائے۔ دوسری صورت یہ تھی کہ وہ کار کی ڈگی میں موجود خالی ڈبہ اٹھا کر پیدل ہی بھٹے تک جائے اور وہاں سے پانی لے کر واپس آئے۔ اُسے دوسری صورت زیادہ بہتر محسوس ہوئی۔ چنانچہ وہ کار سے نیچے اتری۔ اس نے ڈگی کھولی اور اندر موجود ایک خالی ڈبہ اٹھایا، ڈگی بند کی اور پھر پیدل بھٹے کی طرف بڑھنے لگی ——— تقریباً کچھ دیر تک مسلسل سفر کرنے کے بعد

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

بھٹے پر پہنچ گئی۔ وہاں اس قدر گرمی تھی کہ جیسے یہ بھٹہ جہنم کا ایک حصہ ہو۔ کیونکہ بھٹے کے اندر خوفناک آگ جل رہی تھی جس کا دھواں اوپر چمنی سے نکل رہا تھا۔ ایک طرف اُسے ایک نلکا لگا ہوا نظر آیا تو وہ اس نلکے کی طرف چل پڑی۔ نلکے پر دو مزدور کھڑے منہ ہاتھ دھونے میں مصروف تھے۔ ان کے ہاتھ اور جسم کالے ہو رہے تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ کوئلے میں دفن رہے ہوں۔ وہ صابرہ کو اپنی طرف آتے دیکھ کر ٹھٹھک کر کھڑے ہو گئے۔

"مجھے پانی چاہیئے ـــــ میری کار میں پانی ختم ہو گیا ہے" ـــــ صابرہ نے قریب جا کر کہا۔

"ضرور لیں ـــــ میں نلکا چلاتا ہوں۔ آپ ڈبہ بھر لیں۔ لیکن کار تو ادھر سڑک پر ہو گی جہاں حکومت نے خوفناک فائرنگ کی ہے ـــــ اتنی دور آپ پیدل جائیں گی" ـــــ ایک مزدور نے کہا۔

"نہیں ـــــ میں کار کو چلا کر ادھر ٹیلوں کے درمیان سے لے آئی ہوں یہاں سے قریب ہی موجود ہے" ـــــ صابرہ نے ڈبہ نل کے آگے رکھتے ہوئے کہا اور مزدور نے نلکا چلانا شروع کر دیا۔

"آپ کی کار وہیں تھی جب فائرنگ ہوئی تھی ـــــ وہ فوجی کہہ رہے تھے کہ کار سے کچھ مجرم فرار ہو کر ادھر آئے ہیں" ـــــ دوسرے مزدور نے کہا۔

"مجرم فرار ہو کر ادھر آئے ہیں ـــــ کیا مطلب! کس نے پوچھا تھا"۔ صابرہ مزدور کی بات سن کر بُری طرح چونک پڑی۔

"ہیلی کاپٹروں میں فوجی آئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ انہوں نے بلندی

سے تین مجرموں کو ٹیلوں کی اوٹ میں دوڑ کر اس بھٹے کی طرف آتے دیکھا ہے" ـــــ مزدور نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور تین مجرموں کے دوڑ کر ادھر آنے کا سن کر صابرہ کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن کے اندر ایٹم بم پھٹ پڑا ہو۔ وہ بے اختیار لڑکھڑا سی گئی۔

"کیا ہوا میڈم! ـــــ آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے" ـــــ مزدور نے اُسے لڑکھڑاتے ہوئے دیکھ کر پوچھا۔

"ہاں ٹھیک ہے ـــــ تو کیا وہ مجرم واقعی ادھر آئے تھے"۔؟ صابرہ نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے پوچھا۔ اُسے اب اپنے آپ پر غصہ آ رہا تھا کہ وہ اپنے چکر میں پڑ کر عمران اور اس کے ساتھیوں کو کیوں بھول گئی ہے۔ جبکہ یہ بے پناہ فائرنگ صرف صابرہ کی کار پر ہی نہ ہوئی تھی بلکہ تقریباً سڑک پر موجود ہر گاڑی اس کی زد میں آئی تھی اور ظاہر ہے عمران اور اس کے ساتھی جس ٹرک میں تھے وہ بھی سڑک پر ہی موجود ہو گا۔ لیکن مجرموں کو ادھر آتے دیکھا گیا تھا اس کا تو یہی مطلب تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس بے پناہ فائرنگ کے دوران ہی بچ کر نکل آنے میں کامیاب ہو گئے ہوں گے۔ اس نے عمران کے متعلق فلسطین کے ایجنٹوں کے منہ سے جو باتیں سنی تھیں وہ اس قدر حیرت انگیز تھیں کہ اُسے عمران مافوق الفطرت قوتوں کا مالک لگتا تھا۔ اس لئے اگر عمران اس بے پناہ فائرنگ سے بچ کر ہی ادھر آ نکلا ہے تو کوئی ایسی بات نہ تھی جس پر وہ یقین نہ کرتی۔

"ڈبہ بھر گیا ہے میڈم" ـــــ اس مزدور نے جو اس دوران مسلسل نلکا چلا رہا تھا۔ صابرہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"اوہ اچھا ——— ہاں وہ مجرم پکڑے گئے" ——— ؟ صابرہ نے ہونٹ بھینچ کر پوچھا۔

"جی نہیں میڈم! ——— یہاں آتے تو پکڑے جاتے۔ البتہ اس صالح کو خوامخواہ وہم ہوگیا تھا کہ اس نے اینٹوں کے ڈھیر کے پیچھے تین آدمیوں کو دیکھا تھا" ——— ٹلکا چلانے والے نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں! ——— اب تو وہم ہی کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ فوج نے ایک ایک اینٹ الٹ پلٹ کر دیکھ لی۔ سوائے بھٹے کے اندر کے حصے کے" ——— صالح نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"بھٹے کے اندر کا حصہ ——— مگر وہاں تو آگ جل رہی ہے ———" صابرہ نے چونک کر کہا۔

"ہاں میڈم! ——— ابھی تھوڑی دیر پہلے بھٹے کو آگ لگائی گئی ہے فوج کا ایک افسر تو اس پر بھی تل گیا تھا کہ بھٹہ کی آگ بجھائی جائے تاکہ وہ اندر سے بھی چیک کر سکیں۔ لیکن میڈم! ——— ظاہر ہے کہ یہ ناممکن تھا۔ اب بھٹے کی آگ تو کسی صورت بھی نہیں بجھ سکتی یہ تو اب کم از کم چار دن تک جلتی رہے گی۔ پھر ایک ہفتہ اسے ٹھنڈا ہونے میں لگے گا۔ اس کے بعد بھٹہ کھولا جائے گا ——— ویسے اگر وہ بدقسمت مجرم واقعی اندر چلے گئے ہیں تو اب تو ان کی راکھ بھی نہیں مل سکتی" ——— سائیں نے جواب دیا۔

"تمہیں یقین ہے کہ تم نے ان مجرموں کو دیکھا تھا" ——— ؟ صابرہ نے پوچھا۔

"جی ہاں میڈم! ——— اور میں جب وہاں پہنچا تو وہاں کوئی نہ تھا۔

البتہ وہاں قریب ہی بھٹہ میں آگ اور کوئلہ پھینکنے والا ڈھکن موجود تھا اور میں جب اس ڈھکن سے پٹرول پھینکنے گا تو مجھے محسوس ہوا تھا کہ ڈھکن پوری طرح فٹ نہیں ہے۔ اُسے ہلایا گیا تھا۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا تھا کہ وہ چھپنے کے لئے بھٹے کے اندر چلے گئے اور پھر ہم نے نیچے پٹرول پھینک کر آگ لگا دی۔ لیکن یہ ابن بدر مان ہی نہیں رہا ——— بہرحال اگر وہ واقعی اندر گئے ہیں تو پھر ختم ہو گئے ہیں۔ اللہ نے مجرموں کو دنیا میں ہی جہنم میں بھیج دیا" ——— صالح نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ آگ تم نے کس وقت لگائی ہے" ——— ؟ صابرہ نے بے چین ہو کر پوچھا۔

"کم از کم آدھا گھنٹہ تو ہو ہی گیا ہے" ——— ابن بدر نے کہا۔

"تو کیا آگ اب تک پورے بھٹے میں پھیل چکی ہوگی یا کوئی حصہ ابھی رہتا ہوگا" ——— صابرہ نے پوچھا۔

"جی اب آپ کو کیا بتایا جائے۔ بہرحال آپ کا ڈبہ بھر گیا ہے"۔ صالح نے نظریں گھماتے ہوئے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ جیسے وہ کوئی بات چھپا رہا ہو۔

"میڈم کوئی ٹیکس انسپکٹر تو نہیں ہیں۔ بس تجسس کی وجہ سے پوچھ رہی ہیں" ——— ابن بدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پھر بھی یہ کاروباری راز ہے ابن بدر" ——— صالح نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"ارے میرا کسی کاروبار سے کیا تعلق ——— تم گھبراؤ نہیں — تم

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

جی عرب ہوا اور میں بھی عرب"۔۔۔۔ صابرہ نے جلدی سے کہا۔

"اچھا بتا دیتا ہوں ۔۔۔ ویسے مجھے پہلے خیال نہیں آیا۔۔۔ بھٹہ بہت بڑا ہے اور ہم بچت کی خاطر صرف اس کے آدھے حصے میں کوئلہ اور برادہ بھرتے ہیں۔ باقی آدھے حصے میں ایسا نہیں ہوتا اس لئے خوفناک آگ تو آدھے حصے تک پھیلتی ہے۔ باقی آدھا حصہ البتہ خوفناک آگ سے تو بچ جاتا ہے مگر وہاں موجود کچی اینٹیں گرمی کی حدت کی وجہ سے ہی پک جاتی ہیں۔ گو یہ پوری طرح نہیں پکتیں اس لئے بھٹہ کھولنے کے بعد ہم انہیں پکی ہوئی اینٹوں میں مکس کر دیتے ہیں۔ اس طرح بچت بھی ہو جاتی ہے اور ریٹ بھی زیادہ مل جاتا ہے"۔ صالح نے قدرے سرگوشیانہ انداز میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ باقی آدھے حصے میں آگ نہیں پہنچ سکے گی"۔۔۔۔ صابرہ نے کہا۔

"ہاں!۔۔۔ لیکن اگر آپ یہ سوچ رہی ہیں کہ وہ مجرم اس آدھے حصے میں رہ کر بچ جائیں گے تو ایسا ناممکن ہے۔ وہاں حدت اس قدر ہوتی ہے کہ آدمی برداشت ہی نہیں کر سکتا اور ختم ہو جاتا ہے"۔۔۔۔ صالح نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے مجرموں کے بارے میں سوچنے کی۔ اگر وہ مجرم گئے بھی ہیں اندر تو اچھا ہوا ہے ۔۔۔۔ لیکن تم بھٹہ کھولتے کیسے ہو۔ کیا اوپر سے"۔۔۔۔؟ صابرہ نے پوچھا۔

"اوپر سے نہیں میڈم!۔۔۔ اوپر تو پختہ چھت ہوتی ہے۔ دوسری طرف نیچے ایک بڑی سی خندق بنی ہوتی ہے۔ وہاں محراب بنے ہوئے

ہیں۔ ان محرابوں کے درمیانی حصے سے ہی کچی اینٹیں اندر لے جا کر رکھی جاتی ہیں ۔۔۔۔ اور جب بھٹہ بھر جاتا ہے تو پھر یہاں دیوار چن دی جاتی ہے۔ جب کھولنا ہوتا ہے تو ان دیواروں کو ہٹا دیا جاتا ہے اور اندر موجود اینٹیں باہر نکال لی جاتی ہیں۔ اس طرح بھٹہ خالی کیا جاتا ہے"۔۔۔۔ صالح نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔۔ شکریہ!"۔۔۔ صابرہ نے کہا اور جھک کر پانی سے بھرا ہوا ڈبہ اٹھایا اور واپس اپنی کار کی طرف بڑھ گئی۔ وہ دونوں اُسے جاتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ اور چونکہ صابرہ عورت تھی اس لئے اُسے ان دونوں کی طرف پشت ہونے کے باوجود اس بات کا پورا ادراک ہو رہا تھا کہ ان دونوں کی نظریں اس پر جمی ہوئی ہیں اس کے اپنے ذہن میں البتہ شدید ہلچل مچی ہوئی تھی۔ ایک بار تو اسے خیال آیا کہ عمران اتنی بڑی غلطی نہیں کر سکتا کہ آگ کے اس جہنم میں کود جاتے ۔۔۔ لیکن دوسری بار اُسے یہ خیال آتا کہ انہیں کیا معلوم ہو سکتا تھا کہ بھٹے کو ابھی آگ لگائی جانے والی ہے۔

یہی سوچتی ہوئی جب صابرہ ایک بڑے سے ٹیلے کی اوٹ میں آئی تو اس نے یکلخت فیصلہ کر لیا کہ وہ ہر صورت میں چیک کرے گی۔ ہو سکتا ہے کہ واقعی عمران اور اس کے ساتھی اندر موجود ہوں لیکن اب صورت حال یہ تھی کہ اگر وہ ان لوگوں سے کہتی تو یہ لوگ کبھی نہ مانتے۔ کیونکہ دوسری طرف کی دیوار کھلنے کا مطلب تھا کہ بھٹے کی ساری حدت باہر نکل جاتی اور انہیں لاکھوں روپے کا نقصان ہو جاتا۔ اور اگر وہ راضی بھی ہو جائیں تو جب تک وہ راضی ہوں گے

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

تب تک عمران اور اس کے ساتھی اگر اندر بھی ہوتے تو گرمی کی شدت سے مر جاتیں گے۔ اور خود وہ دیوار کیسے توڑتی۔ یہ بات اُسے سمجھ نہ آ رہی تھی۔

اچانک ایک خیال اس کے ذہن میں آیا کہ چونکہ یہ دیوار توڑی جانی ہوتی ہے اس لئے یہ اس قدر پختہ نہیں ہو سکتی اور اینٹیں مارنے سے بھی ٹوٹ سکتی ہے۔ ایک لمحے کے لئے اُسے خیال آیا کہ وہ کار سے پہیہ کھولنے والی لمبی سلاخ اٹھا لاتے۔ اس سے دیوار آسانی سے توڑی جا سکتی ہے ـــــ لیکن کار بھٹے سے دُور تھی اور وہ جس قدر بھی تیزی سے بھاگے پھر بھی اُسے آنے جانے میں کچھ دیر تو لازماً لگ جاتی اور اگر عمران اور اس کے ساتھی واقعی اندر ہیں تو پھر ایک ایک لمحہ انہیں موت کے قریب لے جا رہا ہوگا، چنانچہ اس نے ڈبہ وہیں پھینکا اور ٹیلوں کی اوٹ لیتی ہوئی وہ بھٹے کی دوسری سائیڈ کی طرف دوڑنے لگی۔ ساتھ ہی وہ دل ہی دل میں دُعا بھی کرتی جا رہی تھی کہ وہاں کوئی آدمی موجود نہ ہو۔ ورنہ لازماً اُسے وہ پکڑ لیں گے۔

بہرحال ٹیلوں کی اوٹ میں دوڑتی ہوئی وہ جلد ہی بھٹے کی دوسری سائیڈ پر پہنچ گئی۔ وہاں واقعی ایک چوڑی اور خاصی گہری خندق موجود تھی جس میں اندر جانے کے لئے باقاعدہ ڈھلوان بنی ہوئی تھی اور چونکہ بھٹہ پکنے میں ابھی ڈیڑھ ہفتہ باقی تھا اس لئے وہاں کوئی آدمی بھی موجود نہ تھا۔

وہ بے تحاشا دوڑتی ہوئی اس ڈھلوان میں اُتر گئی۔ یہ خندق پورے

بھٹہ کی حد تک پھیلی ہوئی تھی اور وہاں واقعی دُور تک پختہ محرابیں بنی ہوئی تھیں جن کے درمیان پختہ دیواریں تھیں۔

اس ڈھلوان میں بھی اینٹیں بکھری پڑی تھیں لیکن سالم اینٹوں کی بجائے ٹوٹی ہوئی اینٹیں زیادہ تھیں۔ وہ تیزی سے ایک دیوار کی طرف دوڑی۔ اس نے زور سے دیوار کو ہلانا چاہا۔ لیکن دیوار خاصی پختہ اور موٹی تھی۔ اس کے ہلانے سے کہاں ہل سکتی تھی۔ وہ واپس پلٹی اور اس نے دو اینٹیں اٹھا کر زور زور سے دیوار پر مارنا شروع کر دیں۔ لیکن وہ اینٹیں تو خاصی ناپختہ قسم کی تھیں۔ بجائے دیوار ٹوٹنے کے وہ خود ہی ریزہ ریزہ ہو کر رہ گئیں۔

صابرہ جذبات میں آ کر مسلسل کوشش کرتی رہی۔ وہ ایک دیوار کے بعد دوسری دیوار اور پھر تیسری دیوار کی طرف دوڑتی رہی۔ مسلسل اینٹیں اٹھا اٹھا کر مارتے مارتے وہ بُری طرح تھک گئی تھی اور ہانپنے لگی تھی لیکن کسی بھی دیوار کی ایک اینٹ بھی نہ توڑ سکی تو وہ بے اختیار نڈھال ہو کر ایک دیوار کے ساتھ لگ کر بیٹھ گئی اور جذبات کی شدت میں آہستہ آہستہ ہاتھ میں پکڑے ہوئے اینٹ کے روڑے کو دیوار پر مارنے لگی۔ لیکن ظاہر ہے کہ یہ ایک جذباتی اقدام کے سوا اور کچھ نہ تھا۔ اور پھر اس کا وہ ہاتھ بھی تھک کر نیچے ہو گیا اور اس نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں۔ اُسے تصور میں خوفناک آگ میں جلتے اور چیختے ہوئے عمران اور اس کے ساتھی نظر آنے لگے۔ لیکن سوائے بے بسی سے ہونٹ بھینچنے کے وہ اور کر بھی کیا سکتی تھی۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

خدا کرے اس صالح کو غلط فہمی ہو رہی ہو ـــــ عمران اور اس
کے ساتھی اندر نہ ہوں" ـــــ سانس برابر ہونے کے بعد صابرہ نے
ایک طویل سانس لے کر بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر آہستہ آہستہ اٹھ کھڑی
ہو گئی. ایک نظر اس نے دیوار پر ڈالی اور واپس خندق کی اس ڈھلوان
کی طرف چل پڑی جو اوپر جا رہی تھی. لیکن اس کے قدم انتہائی ڈھیلے
تھے انتہائی سست تھے.

ابھی صابرہ نے دو تین قدم ہی اٹھائے تھے کہ اچانک اُسے
یوں محسوس ہوا کہ جیسے دیوار کی طرف کوئی کھٹکا ہوا ہو. وہ تیزی سے
مڑی. لیکن پھر اس نے آنکھیں بند کر لیں. کیونکہ سپاٹ دیوار اس کا منہ
چڑا رہی تھی.

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی کرنل بلاشر نے جھپٹ کر ریسیور اٹھالیا.
"یس" ـــــ کرنل بلاشر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا.
"فرینک بول رہا ہوں جناب! ـــــ مجرم پکڑے گئے ہیں. ابھی مارجر
نے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دی ہے" ـــــ فرینک نے کہا.
"مجرم پکڑے گئے ہیں ـــــ وہ کیسے ـــــ کہاں سے پکڑے گئے ہیں؟"
کرنل بلاشر نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا.
"یہ کارنامہ مارجر نے سرانجام دیا ہے جناب! ـــــ پُل پر سے مجرم
بغیر کوئی واردات کیے فرار ہو گئے تھے. لیکن مارجر ان کا تعاقب کرتا رہا.
باقی تین جیپیں تباہ ہو گئی تھیں لیکن مارجر کی جیپ کو نقصان ضرور پہنچا
تھا مگر وہ تباہ نہ ہوئی تھی. لیکن دوبارہ اُسے حرکت میں لانے اور آگے
بڑھنے تک مجرم جیپ میں فرار ہو گئے ـــــ مارجر جب ان کے پیچھے
مین روڈ تک پہنچا تو اس نے وہاں وہ جیپ کھڑی دیکھی. وہ خالی تھی.

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

البتہ ایک آدمی جس نے ڈرائیور کی وردی پہن رکھی تھی سڑک پر زخمی حالت میں پڑا تڑپ رہا تھا۔ مارجر تیزی سے اس کے قریب گیا تو وہ ابھی زندہ تھا۔ اس نے صرف اتنا بتایا کہ وہ کار لے کر جا رہا تھا کہ ایک جیپ نے اُسے اوورٹیک کر کے روکا اور پھر اُسے کار سے باہر پھینک کر گولی مار دی گئی۔ مارجر نے اس سے کار کا نمبر، رنگ اور ماڈل پوچھ لیا۔ لیکن وہ ڈرائیور بچ نہ سکا۔ اس پر مارجر نے ٹرانسمیٹر پر اس کار کی تلاش کا حکم دے دیا اور خود بھی اس کے پیچھے گیا۔ پھر مائیکرو ویوٹاور والا حادثہ سامنے آگیا۔ جب مارجر وہاں پہنچا تو وہاں بھی زخمیوں نے اس کار کے متعلق بتایا۔ ٹاور کو اس کار میں موجود مجرموں نے تباہ کیا تھا اور وہاں موجود ہر شخص کو گولی مار دی گئی تھی۔ لیکن کچھ زخمی بچ گئے ہیں۔ مارجر وہاں سے دوبارہ اس کار کی تلاش میں نکلا۔ لیکن وہ کار اُسے کہیں نظر نہ آئی۔ البتہ ایک دیہاتی عورت کی طرف سے اطلاع مل گئی کہ ایسی خالی کار کرسنا نامی ایک چھوٹے اسٹیشن کے پاس کھیت میں موجود ہے۔ اس پر مارجر وہاں پہنچا تو واقعی وہی کار تھی۔ اس نے اسٹیشن سے معلوم کیا تو وہاں موجود اسٹیشن ماسٹر نے اُسے بتایا کہ چار افراد جن کے پاس تھیلے تھے ریل کار میں بیٹھ کر اسبارو گئے ہیں ——— اس پر مارجر نے فوری طور پر ہیڈ کوارٹر سے ہیلی کاپٹر منگوایا اور اس پر بیٹھ کر وہ اسبارو سے پہلے موجود ایک چھوٹی چھاؤنی میں پہنچ گیا وہاں سے اس نے جیپیں اور مسلح فوجی لئے اور پھر اس نے اسبارو پہنچنے سے پہلے ریل کار رکوالی اور مجرموں کو گرفتار کرلیا" ——— فرینک نے پوری تفصیل

بتلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ——— ویری گڈ۔ لیکن مارجر نے انہیں زندہ کیوں پکڑا ہے اُسے کہو کہ وہ ان خطرناک مجرموں کو فوراً گولیوں سے اڑا دے" ——— کرنل بلاشر نے چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ سر ——— اب تو کہنا فضول ہے۔ اب تک تو وہ انہیں لے کر ہیلی کاپٹر پر بھی سوار ہو چکا ہو گا ——— زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے تک وہ یہاں پہنچ جائے گا" ——— فرینک نے جواب دیا۔

"اوکے ——— ٹھیک ہے۔ میں خود انہیں اپنے ہاتھوں سے گولیاں ماروں گا" ——— کرنل بلاشر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کا چہرہ اس خبر سے کھل اٹھا تھا۔ آخرکار اس نے ان خوفناک لوگوں کو قابو کر ہی لیا تھا۔ پہلے واقعی اُسے یہ احساس نہ تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے یہ لوگ اس قدر خطرناک بھی ہو سکتے ہیں۔ لیکن جب ان لوگوں نے مسلسل خوفناک وارداتیں شروع کیں تو اُسے احساس ہوا کہ ان کے متعلق پہلے مشہور شدہ کہانیاں واقعی درست ہیں۔

اچانک اُسے خیال آیا کہ کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک نے بھی تو کہا تھا کہ وہ حیفہ میں ان کے سرغنہ کو گھیر چکے ہیں۔ پھر کوئی بات نہ ہوئی تھی اب چونکہ وہ اپنی طرف سے مطمئن ہو گیا تھا اس لئے اب اُسے کرنل ڈیوڈ کا خیال آیا تھا۔ اس نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور ٹیلیفون کے نیچے لگا ہوا سفید بٹن دبا کر اُسے ڈائریکٹ کیا اور پھر حیفہ میں جی۔پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"یس۔ جی۔پی فائیو ہیڈ کوارٹر حیفہ" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

ایک آواز سنائی دی۔

"کرنل بلاشر چیف آف وائٹ سٹار سپیکنگ ——— کرنل ڈیوڈ سے بات کراؤ" ——— کرنل بلاشر نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ! ——— کرنل صاحب تو تل ابیب گئے ہیں جناب! پریذیڈنٹ صاحب نے انہیں کال کیا ہے" ——— دوسری طرف سے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"پریذیڈنٹ صاحب نے ——— اچھا کرنل فرانک ہوں گے چیف آف ریڈ آرمی ——— ان سے بات کراؤ" ——— کرنل بلاشر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ تو پہلے ہی جناب وزیر اعظم صاحب کو لینے کے لئے تل ابیب گئے تھے۔ پھر وہیں کسی کام سے رک گئے تھے ——— وزیر اعظم صاحب اکیلے واپس آئے تھے" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو ——— کرنل ڈیوڈ کو پریذیڈنٹ صاحب نے بلوایا ہے اور کرنل فرانک وزیر اعظم کو لینے گئے تھے ——— کیا مطلب ——— کیا چکر چلا رہے ہو" ——— کرنل بلاشر نے اس بار جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ! ——— سر یہاں بڑی خوفناک واردات ہو گئی ہے سر ——— پاکیشیا سیکرٹ سروس کے تین ایجنٹ یہاں موجود تھے جن کا سرغنہ علی عمران ہے ہم انہیں تلاش کر رہے تھے کہ ہمیں ایک خفیہ اطلاع ملی کہ وہ حیفہ کے قریب ایک فوجی اڈے سے کوئی ہیلی کاپٹر اغوا کر کے نکلنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک نے انہیں پکڑنے کے لئے وہاں

پلاننگ کی۔ اڈے کے انچارج کرنل ازمیر ہیں۔ انہوں نے وہاں ایسی پلاننگ کی کہ وہ تینوں آسانی سے پکڑے گئے ——— انہیں ایک خصوصی کمرے میں ایسی کرسیوں سے باندھ دیا گیا جہاں سے ان کی رہائی ناممکن تھی کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک تو انہیں فوری طور پر گولی مار دینا چاہتے تھے لیکن کرنل ازمیر اڑ گئے کہ نہیں، وہ انہیں زندہ وزیر اعظم صاحب کے سامنے پیش کریں گے۔ چونکہ وہ اڈے کے انچارج تھے اس لئے انہیں ماننا پڑا۔ اس پر کرنل فرانک تل ابیب گئے تاکہ وہاں سے وزیر اعظم صاحب کو ساتھ لے آئیں۔ وزیر اعظم صاحب نے انہیں تو وہیں کسی کام سے روک دیا اور خود وہ اپنے سرکاری ہیلی کاپٹر پر اڈے پر پہنچے۔ لیکن یہاں اس دوران وہ مجرم آزاد ہو چکے تھے۔ انہوں نے وزیر اعظم صاحب کو اغوا کر لیا اور پھر انہی کے ہیلی کاپٹر پر وہ تل ابیب کی طرف چل پڑے ——— وزیر اعظم صاحب کے اغوا نے پوری حکومت میں زلزلہ پیدا کر دیا۔ صدر صاحب نے فوراً فضائیہ اور ملٹری انٹیلی جنس کو الرٹ کر دیا اور ساتھ ہی حکم دے دیا کہ وزیر اعظم صاحب کو ان کے پنجے سے چھڑانے کی کوشش کی جائے لیکن اگر ایسا نہ ہو سکے تو تل ابیب پہنچنے سے پہلے ہی اس ہیلی کاپٹر کو وزیر اعظم سمیت اڑا دیا جائے ——— چنانچہ فضائیہ حرکت میں آ گئی لیکن اس دوران ان لوگوں نے ہیلی کاپٹر کو تل ابیب پہنچنے سے پہلے ہی انی مش کے علاقے میں اتار دیا۔ جب ملٹری کے ہیلی کاپٹر وہاں پہنچے تو ہیلی کاپٹر میں وزیر اعظم صاحب بیہوش پڑے تھے اور مجرم غائب تھے وہاں سے پتہ چلا کہ ساتھ ہی ایک زرعی فارم سے ایک کار نکلتے دیکھی گئی ہے۔ چنانچہ ہوائی ناکہ بندی کر لی گئی۔ ملٹری انٹیلی جنس نے ہیلی کاپٹروں

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

پرتل ابیب کی طرف جانے والی ہر سڑک پر اُتر کر چیکنگ شروع کر دی۔ پھر اطلاع ملی کہ مجرموں نے فتح روڈ پر جو کہ تل ابیب کی پہاڑیوں کو جاتی ہے دو ہیلی کاپٹروں کو تباہ کر دیا ہے اور وہاں چیکنگ کرنے والے فوجیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ یہ فائرنگ ایک کار سے کی گئی تھی۔ پھر گن شپ ہیلی کاپٹروں نے وہاں ریڈ کیا اور پورے فتح روڈ پر خوفناک فائرنگ کر کے وہاں سڑک پر جانے والی تمام ٹریفک کو تباہ کر کے روک دیا۔ اس کے بعد چیکنگ شروع ہوئی تو وہ کار جس کی نشاندہی کی گئی تھی ایک جگہ خالی کھڑی دیکھی گئی۔ اندر کوئی آدمی موجود نہ تھا ان کی تلاش شروع ہوئی تو ایک ہیلی کاپٹر سے اطلاع ملی کہ تین آدمیوں کو ٹیلوں میں بھاگتے دیکھا گیا ہے۔ ان کا رُخ ایک اینٹوں والے بھٹے کی طرف تھا۔ چنانچہ فوجی فوراً وہاں پہنچے۔ لیکن وہاں کوئی مجرم نہ تھا۔ اردگرد کا علاقہ بھی چھان مارا گیا لیکن کوئی مجرم کہیں دستیاب نہ ہوا۔ یوں لگتا تھا جیسے انہیں زمین کھا گئی ہو یا آسمان نگل گیا ہو۔ پریذیڈنٹ اور وزیراعظم صاحبان کو جب رپورٹ ملی تو انہوں نے کرنل ڈیوڈ اور کرنل ازمیر دونوں کو فوری طور پر طلب کر لیا ــــ اور جناب! میرے خیال میں ان دونوں کو سزا دی جائے گی۔ کیونکہ بہرحال وزیراعظم صاحب کا اغوا ان کی موجودگی میں ہوا ہے" ــــ دوسری طرف سے بولنے والے نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ اور کرنل ڈیوڈ کو سزا ملنے کی بات سن کر کرنل بلاشر کی آنکھیں چمک اٹھیں

"ہو سکتا ہے کہ وہ مجرم اس بھٹے کے اندر چھپ گئے ہوں" ــــ کرنل بلاشر نے ایک خیال کے آتے ہی پوچھا۔

"نہیں جناب! ــــ بھٹہ جل رہا تھا اس لئے اندر تو کسی کے چھپنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ باہر ہر جگہ تلاش کر لیا گیا ــــ ایک ایک اینٹ چیک کی گئی ــــ اردگرد کا علاقہ بھی چیک کیا گیا لیکن وہ نہیں ملے جناب" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے ــــ تھینک یو" ــــ کرنل بلاشر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کی آنکھوں کی چمک پہلے سے کہیں بڑھ گئی تھی۔ کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک پرانے اور تجربہ کار ہونے کے باوجود تین آدمیوں کو نہ پکڑ سکے تھے۔ بلکہ الٹا وزیراعظم کو بھی اغوا کرا بیٹھے۔ جبکہ اس نے اکیلے ہی چار آدمیوں کو پکڑ لیا۔ اس کے ساتھ ہی اُسے خیال آیا کہ اگر مجرم وزیراعظم کو بیہوش کر کے ہیلی کاپٹر میں چھوڑنے کی بجائے ہلاک کر دیتے تو کیا ہوتا۔ اور یہ تصور کر کے ہی اُسے بے اختیار جھرجھری سی آگئی۔ لیکن اُسے معلوم تھا کہ اب کرنل ڈیوڈ کا کورٹ مارشل لازماً ہوگا اور یہ ایسی غفلت تھی کہ اُسے موت کی سزا بھی دی جا سکتی تھی اور اگر موت کی سزا نہ بھی دی گئی تب بھی اُسے اب جی۔ پی فائیو کی سربراہی سے بہرحال الگ ہونا پڑے گا اور ہو سکتا ہے کہ جی۔ پی فائیو کو وائٹ سٹار میں مدغم کر دیا جائے۔ اس طرح اسرائیل میں اس کی طاقت اور اختیارات بے پناہ بڑھ جائیں گے۔ وہ انہی خیالات میں مگن تھا کہ یکلخت ٹیلیفون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی۔

"یس کرنل بلاشر" ــــ کرنل بلاشر نے تیز لہجے میں کہا۔

"فرینک بول رہا ہوں جناب! ــــ ہیڈ کوارٹر آپریشن روم نے اطلاع دی ہے کہ مارجر ہیلی کاپٹر کو تل ابیب لے آنے کی بجائے حیفہ لے جا رہا

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

ہے۔ ہیلی کاپٹر پہلے ابھر بھی آ رہا تھا۔ لیکن پھر راستے میں اس نے اپنا رُخ بدل لیا" ــــــ فرینک نے کہا۔

"لگ ــ لگ ــ کیا مطلب! ــــ کیوں۔ مارجر کیوں لے جا رہا ہے" ــــ کرنل بلاشر نے حیرت بھرے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"اس بات کا پتہ کرنے کے لئے آپریشن روم سے ٹرانسمیٹر پر مارجر سے بات کرنے کی کوشش کی گئی ہے جناب! ــــ لیکن مارجر نے کہا ہے کہ اس کی مرضی" ــــ فرینک نے کہا۔

"اس کی مرضی ــــ کیا مطلب! کیا وہ مجھ سے بڑا ہے ــــــ اوہ! کیا فریکوئنسی ہے۔ میں خود بات کرتا ہوں" ــــ کرنل بلاشر کو یوں محسوس ہوا جیسے مارجر نے یہ فقرہ کہہ کر اس کے منہ پر تھپڑ مار دیا ہو۔

"سپیشل فریکوئنسی، الیون سادتھ، سکسٹی نارتھ پر بات ہو سکتی ہے جناب" ــــ فرینک نے جواب دیا اور کرنل بلاشر نے رسیور کریڈل پر پٹخا اور کرسی سے اٹھ کر بجلی کی سی تیزی سے اپنی پشت پر موجود الماری کی طرف جھپٹا۔ اس نے الماری کھولی اور اس کے اندر رکھا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھا کر اسے میز پر رکھا اور پھر انتہائی تیزی سے اس پر فرینک کی بتائی ہوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے بٹن دبایا اور ساتھ ہی وہ حلق کے بل چیخنے لگا۔

"ہیلو ــــ ہیلو ــــ کرنل بلاشر کالنگ مارجر۔ اوور" ــــــ اس کے چیخنے کا انداز ایسا تھا جیسے اس کا بس نہیں چل رہا کہ وہ ٹرانسمیٹر سے نکلنے والی لہروں پر اڑتا ہوا ہیلی کاپٹر تک پہنچ جاتے۔ اور مارجر کی گردن دبا دے۔

"یس مارجر اٹنڈنگ۔ اوور" ــــ چند لمحوں بعد مارجر کی آواز ٹرانسمیٹر پر ابھری۔

"مارجر! ــــ تم نے ہیلی کاپٹر کا رُخ کیوں بدل لیا ہے ــــ کس کے حکم پر تم نے ایسا کیا ہے ــــ فوراً مجرموں کو لے کر واپس آؤ۔ فوراً۔ اوور" ــــــ کرنل بلاشر نے بُری طرح چیختے ہوئے کہا۔

"سر! ــــ میں نے سوچا کہ انہیں براہِ راست حیفہ لے جاؤں۔ اور پھر وہاں سے تل ابیب۔ اوور" ــــــ مارجر کی آواز سنائی دی۔

"احمق ــــ اُلو ــــ نانسنس! ــــ تمہیں کس نے کہا ہے ایسا کرنے کو۔ فوراً انہیں لے کر میرے پاس آؤ۔ اوور" ــــــ کرنل بلاشر کو اتنا غصہ آیا کہ بولتے وقت اس کی آواز پھٹ گئی۔

"ٹھیک ہے جناب! ــــ جیسے آپ کا حکم۔ اوور" ــــ دوسری طرف سے مارجر کی آواز سنائی دی۔

"جلدی آؤ نانسنس ــــ جلدی۔ فوراً ــــ میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔ اوور اینڈ آل" ــــ کرنل بلاشر نے کہا اور بٹن دبا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اور پھر کرسی پر بیٹھ کر وہ لمبے لمبے سانس لینے لگا۔ وہ اپنے آپ کو نارمل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

"نانسنس۔ احمق! ــــ ایک کام جو کر لیا تو سمجھ رہا ہے کہ اب وہ مجھ سے بھی بڑا ہو گیا ہے ــــ ہونہہ۔ نانسنس" ــــ کرنل بلاشر لمبے لمبے سانس بھی لیتا جا رہا تھا اور ساتھ ہی بڑبڑاتا بھی جا رہا تھا۔ جب کچھ دیر گذر گئی اور وہ پوری طرح نارمل ہو گیا تو اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور فرینک کے نمبر ڈائل کرنے لگا۔

"یس سر ــــ فرینک بول رہا ہوں" ــــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

طرف سے فرینک کی آواز سنائی دی۔

"میں نے مارجر کو کہہ دیا ہے۔ وہ ہیلی کاپٹر لے کر واپس آ رہا ہے"۔۔۔ کرنل بلاشر نے فاتحانہ لہجے میں کہا۔

"لے کر واپس آ رہا ہے۔۔۔ میں آپریشن روم کی ایکسٹینشن سے بول رہا ہوں جناب!۔۔۔ ہیلی کاپٹر تو مسلسل حیفہ کی طرف ہی بڑھ رہا ہے بلکہ اب تو وہ حیفہ پہنچنے ہی والا ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے فرینک کی آواز سنائی دی اور کرنل بلاشر کو یوں محسوس ہوا کہ جیسے سارا قصور ہی فرینک کا ہے۔

"کیا بک رہے ہو۔۔۔ میری خود ٹرانسمیٹر پر مارجر سے بات ہوئی ہے۔ اس نے کہا ہے کہ وہ واپس آ رہا ہے ہیلی کاپٹر کو لے کر"۔۔۔ کرنل بلاشر نے دانت پیستے ہوئے کہا۔

"نہیں جناب!۔۔۔ ہیلی کاپٹر ویسے ہی حیفہ کی طرف بڑھ رہا ہے۔ آپ بے شک یہاں آ کر راڈار پر دیکھ لیں۔۔۔ اوہ! ایک منٹ سر! ایک منٹ۔۔۔ اوہ! ہاں ہیلی کاپٹر حیفہ کے نواح میں اتر رہا ہے جناب!۔۔۔ جی ہاں! وہ اتر رہا ہے۔۔۔ اوہ جناب! وہ کم بلندی کی وجہ سے راڈار پر نظر آنا بند ہو گیا ہے۔ اس لئے جناب! وہ لازماً اتر گیا ہے"۔۔۔ فرینک نے باقاعدہ کمنٹری کرتے ہوئے کہا اور کرنل بلاشر کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"کیا مطلب۔۔۔ کیا مطلب!۔۔۔ مارجر نے ایسا کیوں کیا ہے۔۔۔؟ کیوں کیا ہے ایسا۔۔۔ ٹھہرو! میں پھر اس حرامی پلے سے بات کرتا ہوں۔ میں اسے گولی مار دوں گا"۔۔۔ کرنل بلاشر نے سپاٹ لہجے میں کہا غصے

کی انتہائی شدت کی وجہ سے اس کا لہجہ سپاٹ ہو گیا تھا۔

ٹیلیفون بند کر کے وہ ایک بار پھر ٹرانسمیٹر پر جھپٹا اور فریکونسی تو پہلے ہی سیٹ تھی۔ اس لئے اس نے اس کا بٹن آن کیا اور پھر مسلسل چیخنا شروع کر دیا۔

"کرنل بلاشر کالنگ یو مارجر۔۔۔ سن آف بچ۔ اوور"۔۔۔ وہ مسلسل یہی فقرہ بولے چلا جا رہا تھا۔ لیکن دوسری طرف سے کال اٹنڈ نہ کی جا رہی تھی۔ پھر چیختے چیختے جب اس کا گلا بیٹھ گیا اور آواز تقریباً نکلنی بند ہو گئی تو اس نے بجائے انگلی سے بٹن پریس کرنے کے اس پر پوری قوت سے مکہ مار کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اس کا چہرہ پتھرایا ہوا تھا اور اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا خون لاوے کی طرح اس کی رگوں میں ابل رہا ہو۔ ذہن میں دھماکے سے ہو رہے تھے۔ واقعی اس قدر غصہ اسے زندگی میں پہلے کبھی نہ آیا تھا۔ لیکن وہ بے بس تھا۔

"میں اسے لازماً گولی مار دوں گا۔۔۔ اس کتے کے بچے مارجر کو۔ میں اس کی ایک ایک ہڈی توڑ دوں گا۔ ایک ایک ہڈی اپنے ہاتھوں سے۔۔۔ اس نے مجھے سمجھ کیا رکھا ہے"۔۔۔ چند لمحوں بعد اس کے حلق سے چیخنی چیخنی سی آوازیں نکلنا شروع ہو گئیں۔ اسے غصہ برداشت کرنے اور اپنے آپ کو کنٹرول میں لانے میں کافی وقت لگ گیا۔ جب کافی دیر بعد اس کا ذہن کچھ سوچنے سمجھنے کے قابل ہوا تو اس نے ٹیلیفون کی طرف ہاتھ بڑھایا تاکہ حیفہ میں اپنے ہیڈکوارٹر کو کال کر کے مجرموں کو تحویل میں لینے اور مارجر کو گرفتار کرنے کا حکم دے سکے۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ رسیور اٹھاتا، ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

اور کرنل بلاشر نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس کرنل بلاشر" ـــــ کرنل بلاشر نے بھرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"فرینک بول رہا ہوں جناب! ـــــ ایک بڑی خبر ہے جناب! ـــــ ابھی ابھی اطلاع ملی ہے جناب کہ مارجر کی لاش ایک سڑک کے کنارے پڑی ملی ہے ـــــ اس کا پورا جسم ٹوٹ پھوٹ چکا ہے۔ یوں لگتا ہے کہ اُسے کافی بلندی سے نیچے پھینکا گیا ہے ـــــ اور جناب! ـــــ یہ تقریباً وہ جگہ ہے جہاں سے ہیلی کاپٹر نے رُخ موڑا تھا" ـــــ فرینک کی آواز سنائی دی۔

"مارجر کی لاش ملی ہے ـــــ بلندی سے اُسے پھینکا گیا ہے ـــــ وہاں سے لاش ملی ہے جہاں سے ہیلی کاپٹر مڑا ہے" ـــــ کرنل بلاشر نے لاشعوری انداز میں فرینک کے بتلائے ہوئے فقرے دوہرانے شروع کر دیئے۔ یہ خبر ہی ایسی تھی کہ اس کا شعور واقعی ماؤف ہو کر رہ گیا تھا۔ بالکل ماؤف۔

"جی ہاں جناب! ـــــ اور یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ اسپارو چھاؤنی سے مارجر ان چاروں مجرموں کو لے کر اکیلا ہی ہیلی کاپٹر پر سوار ہوا تھا۔ البتہ مجرموں کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پڑی ہوئی تھیں" ـــــ فرینک نے کہا۔

"اکیلا ہی چلا تھا ـــــ اوہ! ـــــ اوہ! ـــــ مگر میں نے تو ابھی مارجر سے خود ٹرانسمیٹر پر بات کی ہے ـــــ تم کہہ رہے ہو کہ آپریشن روم سے بھی اس سے بات ہوتی ہے ـــــ یہ کیسے ممکن ہے ـــــ آخر کیسے ممکن ہے ـــــ کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے ـــــ کیا تم پاگل ہو گئے

ہو ـــــ کیا تمہیں نشہ ہو گیا ہے" ـــــ آخری فقرے کہتے کہتے کرنل بلاشر ایک بار پھر چیخ پڑا۔

"جی اب یہی کہا جا سکتا ہے کہ مجرم ہی مارجر کی آواز میں بات کر رہے تھے ـــــ دوسری تو کوئی صورت نہیں ہے" ـــــ فرینک نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

اور کرنل بلاشر کے ذہن میں ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور رسیور اس کے ہاتھ سے خود بخود پھسل کر ایک دھماکے سے میز پر جا گرا۔ اب اس کا شعور جاگ اٹھا تھا اور اُسے ساری سچوئشن سمجھ آ گئی تھی۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"اس کا مطلب ہے کہ ہماری موت یقینی ہو چکی ہے" ——— آگ کی خوفناک لپٹوں کے سامنے کھڑے ٹائیگر نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور اس کے ساتھ کھڑا عمران یکلخت چونک پڑا۔ اُسے یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کے ذہن پر موجود گرد اس فقرے سے صاف ہو گئی ہو۔

آگ واقعی انتہائی تیزی سے ان کے قریب آ رہی تھی اور اب ان کے جسم گرمی کی شدت سے پھنکنے لگے تھے عمران کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے آگ کے شعلے اس کے خون میں شامل ہو کر رگوں میں دوڑنے لگ گئے ہوں۔

"اوہ! ——— اگر ہم یہیں اسی طرح کھڑے رہے تو پھر واقعی موت یقینی ہے۔ لیکن اس طرح کھڑے مرنے کی بجائے آخری دم تک جدوجہد کرنی چاہیئے ——— یہ جگہ بہت وسیع ہے اس لئے آگ آخری حصے تک پہنچتے پہنچتے کچھ وقت لے گی ——— یعقوب کو اٹھا کر لے آؤ۔

جلدی کرو" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر واپس مڑ کر درمیانی راستے سے آگے بھاگنے لگا۔

ٹائیگر نے جھک کر بیہوش پڑے یعقوب کو اٹھایا اور کاندھے پر لادا اور عمران کے پیچھے بھاگنے لگا۔

عمران مختلف راستوں سے ہوتا ہوا آخر کار ایک ایسی جگہ پہنچ گیا جس کے آگے پختہ دیوار تھی اور راستہ بند تھا۔ لیکن یہاں وہ حدت اور گرمی نہ تھی جو وہاں موجود تھی۔ لیکن راستہ بند ہو جانے کی وجہ سے وہ رک گیا تھا۔ اس دیوار تک بھی پکی اینٹیں بھری ہوئی تھیں۔ لیکن اس نے دیکھا کہ یہاں اینٹوں کے درمیان پتھری کوئلہ اور برادہ بھرا ہوا نہ تھا بلکہ خالی اینٹیں ہی جوڑی گئی تھیں۔ آگ کی وجہ سے یہاں ہلکی ہلکی روشنی بھی موجود تھی ورنہ تو اس بند جگہ پر روشنی کا نام و نشان بھی نہ ہوتا۔ عمران نے دیوار پر دباؤ ڈالا اور دیوار کو توڑنے کی کوشش شروع کر دی۔ لیکن دیوار خاصی پختہ تھی۔

"اگر یہ دیوار ٹوٹ جائے تو ہم یقیناً اس جہنم سے باہر نکل سکتے ہیں۔ لیکن یہ دیوار تو بے حد مضبوط ہے" ——— عمران نے ہانپتے ہوئے کہا۔

"مم ——— مم ——— میں کوشش کرتا ہوں" ——— ٹائیگر نے کہا۔ وہ یعقوب کو نیچے فرش پر لٹا چکا تھا اور وہ عمران سے بھی زیادہ تیزی سے سانس لے رہا تھا جیسے میلوں دور سے دوڑ کر آیا ہو اور اس نے بھی دیوار پر زور آزمائی شروع کر دی۔ لیکن دیوار ان کی توقعات سے بھی زیادہ مضبوط تھی۔

"مشین گن مجھے دو ——— میں اس کے دستے سے اینٹیں توڑتا ہوں"۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اپنے کاندھے پر لٹکی ہوئی مشین گن اتار کر عمران کے ہاتھ میں دے دی۔ لیکن اُسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے جسم

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

سے طاقت اور توانائی تیزی سے غائب ہوتی جا رہی ہو۔ اس کا سانس بھی لمحہ بہ لمحہ تیز ہوتا جا رہا تھا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے مجھے ــــ عم ــــ عمران صاحب"ــــ ٹائیگر نے گھبرائے ہوئے لہجے میں اٹک اٹک کر کہا۔

"ارے ہاں! ــــ تمہاری حالت تو مجھ سے بھی زیادہ خراب ہے۔ اوہ! اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھو ــــ آگ کی وجہ سے اور پتھری کوئلے کے زہریلے دھوئیں کی وجہ سے یہاں کی آکسیجن تقریباً ختم ہو چکی ہے تازہ ہوا اندر آنے کا کوئی راستہ نہیں ہے اور اگر ہمیں جلد از جلد تازہ ہوا نہ ملی تو ہم ویسے ہی دم گھٹ کر مر جائیں گے"ــــ عمران نے زور زور سے سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر مشین گن کو نال سے پکڑ کر اس نے زور سے اس کا دستہ ایک اینٹ پر مارا۔ لیکن دیوار یقیناً ڈبل تھی اس لئے اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔ وہ مسلسل دستے مارتا چلا گیا۔ لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اسی لمحے اسے اپنے پیچھے دھماکہ سنائی دیا اور وہ مڑا تو اس نے ٹائیگر کو فرش پر گرے ہوئے دیکھا۔ ٹائیگر کا چہرہ بری طرح مسخ ہو چکا تھا اور اس کا جسم اس طرح تڑمڑ رہا تھا جیسے وہ بے پناہ اذیت میں ہو۔ اور عمران سمجھ گیا کہ آکسیجن کی کمی کی وجہ سے ٹائیگر کی یہ حالت ہو رہی ہے۔ اس کی اپنی حالت بھی درست نہ تھی لیکن وہ کسی نہ کسی طرح اپنے آپ کو اب تک کنٹرول میں کئے ہوئے تھا۔ لیکن کب تک ــــ وہ سانس تو روک سکتا تھا لیکن بہرحال بغیر سانس لئے بھی آکسیجن کی کچھ نہ کچھ مقدار تو قدرتی طور پر اس کے سینے میں جانی چاہیے تھی اور جہاں سرے سے آکسیجن موجود ہی نہ ہو تو وہاں سانس روک

لینے کے باوجود وہ زندہ نہ رہ سکتا تھا۔ اب زندہ رہنے کی سوائے اس کے اور کوئی صورت نہ تھی کہ یہ دیوار ٹوٹ جاتے۔ ورنہ آگ کی حدت اور گرمی تو بعد میں ان پر قابو پائے گی، آکسیجن کے ختم ہو جانے پر وہ پہلے ہی مر چکے ہوں گے۔

عمران نے دیوار پر مسلسل زور آزمائی جاری رکھی۔ لیکن اب اس کے ہاتھوں میں طاقت ہی نہ رہی تھی۔ اور پھر جیسے آٹے کی بوری خالی ہوتی ہے اس طرح وہ دیوار کے ساتھ ہی نیچے گرتا گیا۔ اس کی سائیڈ دیوار سے لگ گئی تھی اور اسے یوں محسوس ہونے لگا جیسے اس کے جسم کی ایک ایک رگ ٹوٹنے لگ گئی ہو۔ تیزی سے ختم ہوتی ہوئی آکسیجن اب اس کے ذہن اور اعصاب پر بھی تیزی سے اثر انداز ہوتی جا رہی تھی۔ اور وہ بے بسی سے اذیت ناک موت کے خوفناک دانتوں کو اپنی طرف بڑھتے دیکھ رہا تھا۔ لیکن اسی لمحے اچانک اس کے کانوں میں دیوار کی دوسری طرف سے ہلکی ہلکی ٹھک ٹھک کی آوازیں سنائی دیں یہ آوازیں ایسی تھیں جیسے کوئی مخصوص کوڈ میں باہر سے اسے پیغام دے رہا ہو۔ اس نے فوری طور پر اپنی تمام تر ذہنی صلاحیتیں جمع کیں۔ اور ان آوازوں پر غور کرنا شروع کر دیا۔ آوازیں پوری طرح تو کوڈ میں نہ تھیں لیکن بہرحال ان سے ایک لفظ واضح طور پر سامنے آیا تھا اور وہ لفظ تھا فائر کا۔ آوازیں تو آنا بند ہو گئی تھیں لیکن لفظ فائر نے یکلخت عمران کے بند ہوتے ہوئے ذہن میں ایک نئی کھڑکی کھول دی تھی۔ اب تک وہ مشین گن کے دستے سے دیوار توڑنے کی کوشش کرتا رہا تھا لیکن اس لفظ کی وجہ سے ایک اور آئیڈیا ذہن میں ابھر آیا تھا

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

اور عمران یکلخت چونک پڑا۔ اس نے انتہائی تیزی سے مشین گن اٹھائی اس کا میگزین کھولا اور اس میں سے دس بارہ گولیاں نکال کر زمین پر رکھیں اور باقی گولیوں کو اکٹھا کر کے اس نے دوبارہ میگزین فٹ کر دیا۔ اس نئے آئیڈیے نے اس کے ذہن اور جسم میں ایک نئی قوت بھر دی تھی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنا بوٹ اتار کر اس کی ایڑی کو مخصوص انداز میں زمین پر مار کر ایڑی میں موجود تیز اور باریک چھری کو باہر نکالا اور پھر اس نے اس چھری کی مدد سے دو اینٹوں کے درمیان موجود جگہ کو کھرچنا شروع کر دیا۔ وہ جلدی کی وجہ سے اسے لمبائی میں کھرچ رہا تھا ویسے بھی ڈبل اینٹوں کی دیوار تھی اس لئے اس چھری سے وہ اسے آر پار نہ کھرچ سکتا تھا ــــ دو اینٹوں کی درمیانی جگہ کو کھرچ کر اس نے مشین گن کی گولی جتنی جگہ خالی کر کے گولیوں کو اندر پھنسانا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد ہی اس نے آٹھ دس گولیاں اینٹوں کے درمیان پھنسا دیں۔ بعض جگہ تو آگے پیچھے دو دو گولیاں پھنس گئی تھیں جب کہ باقی جگہ ایک ایک گولی تھی۔ گولیاں اس دراڑ میں پھنسا کر وہ تیزی سے پیچھے ہٹا اور پھر مشین گن کا رُخ اس نے ان گولیوں کی طرف کر کے ٹریگر دبا دیا اور ساتھ ہی ہاتھ کو گھمایا تو دراڑ میں موجود گولیاں ایک دھماکے سے پھٹیں اور ان کے اوپر اور نیچے کی اینٹیں ٹوٹ کر باہر جا گریں اور وہاں چھوٹا سا سوراخ ہو گیا جس سے تازہ ہوا تیزی سے اندر آنے لگی اب باقی اینٹوں کو نکالنا آسان تھا۔ اس نے مشین گن ایک طرف رکھی اور تیزی سے اس سوراخ میں دونوں ہاتھ ڈال کر اینٹیں اکھاڑ اکھاڑ کر باہر پھینکنا شروع کر دیں۔ تازہ ہوا ملنے کی وجہ سے اس کے جسم سے غائب ہوتی ہوئی قوت

تیزی سے دوبارہ بحال ہونا شروع ہو گئی تھی۔

اس نے ابھی تین چار اینٹیں ہی اکھاڑی تھیں کہ یکلخت اس سوراخ سے اُسے صابرہ کا چہرہ نظر آیا جو حیرت سے آنکھیں پھاڑے اُسے دیکھ رہی تھی۔

"آپ ــ آپ زندہ ہیں ــ اوہ گاڈ" ــــ صابرہ نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔

"مرد اتنی آسانی سے نہیں مرا کرتے جتنا عورتیں سمجھتی ہیں" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صابرہ ہنس پڑی اور پھر اس نے بھی تیزی سے عمران کے ساتھ مل کر اینٹیں نکالنی شروع کر دیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ اتنا بڑا سوراخ کرنے میں کامیاب ہو گئے کہ اندر بیہوش اور نیم مُردہ پڑے ہوئے ٹائیگر اور یعقوب کو گھسیٹ کر باہر نکال سکیں۔

عمران جیسے ہی ان دونوں کی طرف مڑا۔ اس نے ٹائیگر کو اٹھ کر بیٹھتے ہوئے دیکھا۔ ٹائیگر کا مسخ ہوا چہرہ اب نارمل تھا۔ کافی دیر سے تازہ ہوا ملنے کی وجہ سے اس کی حالت فوری طور پر سنبھل گئی تھی البتہ گرمی کی شدت اتنی بڑھ گئی تھی کہ عمران سمیت ان دونوں کے جسم بُری طرح پھنک رہے تھے اور جسم اتنے گرم ہو گئے تھے کہ اب پسینہ بھی بھاپ بن کر اُڑنے لگ گیا تھا۔

"باہر نکلو ــــ جلدی کرو" ــــ عمران نے ٹائیگر سے کہا اور خود وہ یعقوب کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جھک کر اُسے اٹھایا اور پھر وہ اس بڑے سوراخ سے گذر کر باہر آ گیا۔ ٹائیگر بھی جو اس دوران اٹھ

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

کر کھڑا ہو چکا تھا۔ عمران کے پیچھے اس جہنم سے صحیح سلامت باہر آ گیا۔ عمران نے باہر نکلتے ہی یعقوب کو نیچے لٹایا اور پھر اُسے ہوش میں لے آنے لگا۔

یعقوب چند لمحوں میں ہی ہوش میں آ گیا۔

"یار! ——— تم نے بیہوش رہنے کا ریکارڈ ——— بلکہ پورا گراموفون ہی توڑ کر رکھ دیا ہے ——— اٹھو جلدی کرو۔ کسی بھی لمحے فوجی یہاں پہنچ سکتے ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ——— اوہ! ہم اس جہنم سے باہر آ گئے ہیں" ——— یعقوب نے حیرت بھرے انداز میں کہا اور اٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔

"ہاں! ——— اور نہ صرف جہنم سے باہر آ گئے ہیں ——— بلکہ جنت میں پہنچ گئے ہیں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جنت میں ——— مگر یہ تو وہی بھٹے کا علاقہ ہے" ——— یعقوب نے حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"بھئی میں نے تو جنت کی یہی نشانی سنی ہے کہ وہاں حور ہوتی ہے اور مس صابرہ یہاں موجود ہیں" ——— عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور اس بار یعقوب اور صابرہ دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"جلدی آیئے ——— یہاں قریب ہی میری کار موجود ہے ہم آسانی سے وہاں تک پہنچ سکتے ہیں" ——— صابرہ نے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا خندق کی اس ڈھلوان کی طرف بڑھنے لگا۔

"عمران صاحب! ——— آپ نے اس دیوار میں سوراخ کیسے کر لیا۔ جبکہ مشین گن کے دستے سے تو یہ ہل بھی نہ رہی تھی" ——— یعقوب نے

حیران ہو کر پوچھا۔

"ابھی مس صابرہ کو مورس کوڈ میں پوری طرح کمانڈ حاصل نہیں ہے لیکن بہرحال انہوں نے لفظ فائر مجھ تک پہنچا دیا اور واقعی اس لفظ نے کھل جا سم سم والا کام کیا ——— میں نے مشین گن کی گولیاں دراڑ میں پھنسا کر ان پر فائر کیا تو دو تین اینٹیں ٹوٹ گئیں۔ اس طرح باقی اینٹیں نکالنے میں آسانی ہو گئی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے مورس کوڈ میں پیغام دیا فائر کا ——— کیا مطلب! مجھے تو مورس کوڈ کا پتہ ہی نہیں" ——— صابرہ نے حیران ہو کر کہا۔

"اوہ! ——— تم نے باہر سے دیوار کو کھٹکا کر پیغام نہیں دیا تھا" ——— ؟ عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ! ——— اوہ! میں سمجھ گئی۔ میں نے پہلے اینٹیں مار مار کر اس دیوار کو توڑنے کی کوشش کی۔ کیونکہ مجھے یہاں موجود دو مزدوروں کی گفتگو سے یہ خدشہ ہو گیا تھا کہ آپ لوگ بھٹے کے اندر پھنس گئے ہیں۔ اور بھٹے کو آگ لگا دی گئی ہے۔ لیکن جب میں ناکام رہی تو آخرکار شدید مایوسی اور تھکاوٹ کے ملے جلے عالم میں لاشعوری طور پر ہاتھ میں پکڑی ہوئی اینٹ کو دیوار پر مارتی رہی ——— اوہ! تو اسے آپ مورس کوڈ میں پیغام سمجھتے رہے" ——— صابرہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اگر یہ بات ہے تو پھر یہ پیغام قدرت کی طرف سے تھا۔ ورنہ یہ فائر والا آئیڈیا اس سے پہلے قطعاً میرے ذہن میں نہ آیا تھا ——— اور اگر یہ پیغام نہ ملتا تو یقیناً ہم تینوں پہلے آکسیجن کے ختم ہونے سے مرتے۔ اس کے بعد آگ کی حدت ہمیں جلا دیتی" ——— عمران نے سر ہلاتے ہوئے

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

جواب دیا اور ٹائیگر، یعقوب اور صابرہ تینوں قدرت کے اس حیرت انگیز کرشمے پر حیران رہ گئے۔ واقعی جب قدرت کسی کو بچانے پر آتی ہے تو ایسے ہی انوکھے واقعات جنم لیتے ہیں۔

خندق سے نکل کر صابرہ انہیں مختلف ٹیلوں کی اوٹ میں لے کر کار تک پہنچ گئی۔ راستے میں اس نے اپنے ساتھ بیتنے والے تمام حالات تفصیل سے بتا دیئے۔

"لیکن وہ پانی والا ڈبہ ــــ وہ کہاں گیا" ــــ عمران نے کار کے قریب پہنچ کر کہا۔

"وہ تو وہیں بھٹے کے قریب ٹیلے کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ میں لے آتی ہوں۔ میں نے سوچا کہ پہلے آپ کو کار تک پہنچا دوں" ــــ صابرہ نے کہا اور پھر مسکراتی ہوئی تیزی سے واپس ٹیلوں کے درمیان بھاگنے لگی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دور سے پانی کا ڈبہ اٹھائے واپس آتی دکھائی دی۔

"لیکن یہ پانی کب تک چلے گا۔ ریڈی ایٹر تو لیک ہے۔ یہ تو فوراً بہہ جائے گا" ــــ یعقوب نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ایک طریقہ تو ہے۔ لیکن اس کے لئے کسی نزدیکی گاؤں تک جانا ہوگا ــــ وہ زخموں پر ہلدی چونا تھوپنے والا قصہ ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"زخموں پر ہلدی چونا ــــ کیا مطلب" ــــ؟ یعقوب نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں! ــــ ریڈی ایٹر کی لیکج وقتی طور پر بند کرنے کا یہی طریقہ ہے

کہ ریڈی ایٹر میں پہلے تھوڑی سی ہلدی ڈال دی جائے اور پھر پانی ڈال کر انجن سٹارٹ کر دیا جائے تو انجن کی وجہ سے پانی گرم ہو جاتا ہے اور ہلدی جہاں جہاں لیکج ہوتی ہے وہاں وہاں پختہ ہو کر جم جاتی ہے۔ اس طرح لیکج وقتی طور پر ختم ہو جاتی ہے" ــــ عمران نے جواب دیا اور یعقوب اور ٹائیگر دونوں حیرت سے عمران کو اس طرح دیکھنے لگے جیسے انہیں عمران کی بات کا یقین نہ آیا ہو۔

اسی لمحے صابرہ پانی کا ڈبہ اٹھائے وہاں پہنچ گئی۔ اس نے پانی کا ڈبہ ایک طرف رکھا اور کار کی سائیڈ سیٹ کا دروازہ کھول کر اس نے ڈیش بورڈ کا بڑا خانہ کھولا اور پھر ایک چھوٹا سا لفافہ باہر نکال لیا۔

"تو بھئی بس صابرہ گاؤں سے ہو بھی آئی" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"گاؤں سے ــــ کیا مطلب؟" ــــ صابرہ نے لفافہ کھولتے ہوئے حیران ہو کر کہا۔

"مطلب یہ کہ کار کے زخموں پر تھوپنے کے لئے ہلدی چونا پہلے سے ہی موجود ہے" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چونا تو نہیں، ہلدی ہے ــــ ریڈی ایٹر کی لیکج تو ہلدی سے بند ہو جاتی ہے ــــ میرا تجربہ ہے" ــــ صابرہ نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

صابرہ نے کار کا بونٹ اٹھا کر ریڈی ایٹر کا ڈھکن اٹھایا اور پھر لفافے میں موجود پسی ہوئی ہلدی کی پڑیا کھول کر اس نے ساری ہلدی ریڈی ایٹر میں ڈال دی اور پھر اس نے یعقوب سے انجن سٹارٹ

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

کرنے کے لئے کہا۔ یعقوب نے آگے بڑھ کر انجن سٹارٹ کیا اور صابرہ نے ڈبے میں سے پانی ریڈی ایٹر میں ڈالنا شروع کر دیا۔ پہلے تو پانی ریڈی ایٹر کے ان سوراخوں سے جہاں گولیاں لگی تھیں باہر بہتا رہا۔ لیکن آہستہ آہستہ پانی نکلنا بند ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد لیکج واقعی ختم ہو گئی اور پانی اب ریڈی ایٹر کے اندر جمع ہو گیا تھا۔ ڈبہ خالی کر کے صابرہ نے ریڈی ایٹر کا ڈھکن بند کیا اور پھر بونٹ بند کر کے وہ ڈبہ اٹھائے ڈرائیونگ سیٹ کی طرف بڑھ گئی۔ یعقوب کھڑا رہا۔ اس نے ڈبہ یعقوب کو دیا اور اگنیشن سے چابی نکال کر بھی اسے پکڑا دی۔

"ڈبہ ڈگی میں رکھ دو یعقوب"۔۔۔ صابرہ نے کہا اور یعقوب چابی اور ڈبہ لے کر کار کے عقبی طرف بڑھ گیا۔

صابرہ خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی جب کہ سائیڈ سیٹ پر عمران اور عقبی سیٹ پر ٹائیگر بیٹھ گیا۔ یعقوب نے ڈبہ رکھ کر ڈگی بند کی اور چابی صابرہ کو دیتے ہوئے وہ خود ہی عقبی سیٹ پر ٹائیگر کے ساتھ بیٹھ گیا اور صابرہ نے کار آگے بڑھا دی۔ اب ان سب کے چہروں پر گہرے اطمینان کے آثار نمایاں تھے۔ کیونکہ اب انہیں پہاڑیوں تک پہنچنے اور پھر انہیں کراس کر کے تل ابیب میں داخل ہونے سے روکنے والا کوئی موجود نہ تھا۔

www.urdufanz.com

پریذیڈنٹ ھاؤس کے سرکاری میٹنگ روم میں اس وقت کرنل ڈیوڈ اور کرنل ازمیر دونوں ایک میز کے سامنے سر جھکائے بیٹھے ہوئے تھے۔ تیسری کرسی پر کرنل فرانک موجود تھا لیکن اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار تھے چند لمحوں بعد کمرے کا ایک دروازہ کھلا اور وہ تینوں ہی چونک کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ دروازے سے پہلے صدر مملکت اور پھر ان کے پیچھے وزیراعظم اندر داخل ہوئے۔ صدر مملکت کے چہرے پر چٹانوں جیسی سنجیدگی تھی جب کہ وزیراعظم کا چہرہ بھی ستا ہوا تھا۔ وہ دونوں ہی آکر میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی اونچی نشست کی کرسیوں پر بیٹھ گئے اور اس کے ساتھ ہی وہ تینوں بھی دوبارہ اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"ہونہہ!۔۔۔ تم تینوں کی غفلت اور نااہلی اور حماقت کی وجہ سے اسرائیل کے وزیراعظم اغوا ہوتے اور مرنے سے بال بال بچے۔ کیوں؟" صدر مملکت نے بیٹھتے ہی بھاری لہجے میں کہا۔

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"جناب! ——— مجھے تو وزیراعظم صاحب نے تل ابیب میں روک دیا تھا۔ اگر میں ساتھ ہوتا تو جناب! ——— ایسا ہرگز نہ ہو سکتا تھا" ——— سب سے پہلے کرنل فرانک نے اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے کہا۔

"کرنل ڈیوڈ! ——— تمہارا کیا جواب ہے" ——— ؟ صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کرنل ڈیوڈ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب! ——— میں اور کرنل فرانک دونوں اس بات پر مصر تھے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو بیہوشی کے عالم میں ہی گولی مار کر ہلاک کر دیا جائے۔ مگر کرنل ازمیر صاحب نے ضد کی کہ وہ انہیں زندہ ہی وزیراعظم صاحب کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں۔ چونکہ یہ اڈے کے انچارج تھے اور انہی کی پلاننگ کی وجہ سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو پکڑا گیا تھا۔ اس لئے جناب! ہم مجبور ہو گئے ——— اور وہاں تمام تر حفاظتی انتظامات بھی کرنل ازمیر صاحب نے ہی کئے تھے جناب" ——— کرنل ڈیوڈ نے سارا الزام کرنل ازمیر کے سر پر ڈالتے ہوئے کہا۔

"کرنل ازمیر! ——— تمہارا کیا جواب ہے" ——— ؟ صدر مملکت نے کرنل ازمیر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب! ——— میں نے بڑے مجرم کو الیکٹرو گراڈ کرسی پر جکڑ دیا تھا۔ وہ وہاں سے کسی صورت بھی رہائی نہ حاصل کر سکتا تھا ——— اور جناب! میں نے وزیراعظم صاحب سے فون پر بات کی تو انہوں نے حکم دیا کہ وہ خود مجرموں سے بات چیت کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے جناب! میں نے انہیں زندہ رہنے دیا ——— اور پھر کرنل فرانک صاحب کو ہیلی کاپٹر پر وزیراعظم صاحب کو لانے کے لئے بھیجا ——— وزیراعظم صاحب کی آمد کی

جب اطلاع ملی اس وقت تک یہ لوگ جکڑے ہوئے تھے۔ لیکن جب ہم وزیراعظم صاحب کو لے کر وہاں پہنچے تو وہ آزاد بھی ہو چکے تھے ——— اور اسلحہ بھی حاصل کر چکے تھے ——— کس طرح آزاد ہوئے یہ جناب! ——— مجھے اب تک سمجھ نہیں آسکی۔ صرف الیکٹرو گراڈ کا کنکشن جو کہ فرش سے ایک پائپ کے ذریعے منسلک تھا وہ تار ٹوٹی ہوئی پائی گئی ہے اور اس طرح ٹوٹی ہوئی ہے جیسے کسی تیز دھار چھری سے اسے کاٹا گیا ہو ——— اور کمرے سے باہر موجود دونوں مسلح سپاہی بھی مردہ پائے گئے ہیں اس کے بعد جناب! ہم وزیراعظم صاحب کی سلامتی کی وجہ سے بے بس ہو کر رہ گئے" ——— کرنل ازمیر نے انتہائی ڈھیلے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ! ——— عمران ایسے ہی کارنامے سرانجام دیتا رہتا ہے ——— وہ ناممکن کو ممکن بنانے کا گر جانتا ہے۔ اس لئے اس کا علاج تو یہی تھا کہ اسے فوری طور پر گولی مار دی جاتی۔ اس لئے تم تینوں کا اتنا قصور تو نہیں ہے جتنا کہ بظاہر پایا جاتا ہے ——— لیکن اس کے باوجود وزیراعظم صاحب اغوا ہوئے اور ان کی جان کو خطرہ لاحق ہوا۔ چنانچہ اس جرم میں تمہیں سزا دی جانی ضروری ہے" ——— صدر مملکت نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"جناب! ——— ہم ہر سزا بھگتنے کے لئے تیار ہیں" ——— ان تینوں نے ہی بیک آواز ہو کر کہا۔

"جناب صدر! ——— میرے خیال میں یہ سارا سلسلہ صرف اس وجہ سے چل پڑا ہے کہ آپ نے عمران کو یہاں آنے کی دعوت دی ——— میں نے پہلے ہی روز اس کی مخالفت کی تھی۔ اگر وہ قاتل اس تک نہ پہنچائی جاتی

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

تو یہ سلسلہ کھڑا نہ ہوتا" ___ وزیراعظم نے قدرے ناخوشگوار لہجے میں کہا۔

"میں نے جو کچھ کیا تھا عظیم اسرائیل کے مفاد میں کیا تھا ___ وہ فلم اسرائیل کے لئے انتہائی اہم تھی اور تمام ایجنسیاں اُسے تلاش کرنے میں ناکام ہو گئی تھیں اور مجھے یقین تھا کہ عمران اپنی حیرت انگیز صلاحیتوں کی وجہ سے اُسے ہر صورت میں ڈھونڈ نکالے گا" ___ صدر نے بھی تلخ لہجے میں کہا۔

"اگر آپ کی نظروں میں وہ اتنا ہی باصلاحیت ہے تو پھر ان تینوں کو سزا دینے کا کیا جواز رہ جاتا ہے" ___ وزیراعظم نے ان تینوں کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ واقعی کرنل ازمیر کی اطلاع پر انہوں نے خود ہی حکم دیا تھا کہ وہ زندہ عمران سے ملنا چاہتے ہیں۔ اس لئے ذہنی طور پر وہ خود اپنے آپ کو اس سارے معاملے میں قصوروار سمجھ رہے تھے۔ لیکن ظاہر ہے وزیراعظم ہونے کی وجہ سے وہ اس کا اقرار نہ کرنا چاہتے تھے۔

"ٹھیک ہے ___ اگر آپ انہیں سزا نہیں دینا چاہتے تھے تو سزا کی ضرورت نہیں ہے۔ میں تو صرف آپ کی وجہ سے انہیں سزا دینا چاہتا تھا" ___ صدر مملکت نے کہا اور ان تینوں کے چہرے کھل اُٹھے۔

"ہم صدر مملکت اور وزیراعظم صاحب دونوں کے مشکور ہیں اور اپنی مکمل وفاداری کا یقین دلاتے ہیں" ___ ان تینوں نے بیک آواز ہو کر کہا۔

"کرنل ازمیر! ___ اب آپ جا سکتے ہیں" ___ صدر مملکت نے

سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اور کرنل ازمیر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے فوجی انداز میں سیلوٹ کیا اور پھر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"کرنل بلاشر کی طرف سے ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں ملی کہ وہ کیا کر رہا ہے" ___ صدر مملکت نے کرنل ازمیر کے جاتے ہی کرنل ڈیوڈ اور کرنل فرانک سے مخاطب ہو کر کہا اور کرنل ڈیوڈ نے کرنل بلاشر سے فون پر ہونے والی گفتگو بھی بتا دی۔

"اوہ! ___ تو اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس دو گروپوں کی صورت میں کام کر رہی ہے ___ ایک گروپ میں چار افراد ہیں جن کا مقابلہ کرنل بلاشر کر رہا ہے۔ جب کہ دوسرا گروپ تین افراد پر مشتمل ہے جن کا مقابلہ آپ دونوں کر رہے ہیں۔ لیکن کرنل بلاشر کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں ملی" ___ صدر مملکت نے کہا اور پھر سامنے رکھے ہوئے سرخ رنگ کے ٹیلیفون کا رسیور اٹھا کر اس نے کسی کو کرنل بلاشر کی تفصیلی سرگرمیوں کی رپورٹ حاصل کر کے دینے کا حکم دیا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"پہلی بات تو یہ سوچنے کی ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں کیا مقصد لے کر آئے ہیں" ___ صدر مملکت نے رسیور رکھتے ہی کہا۔

"جناب! ___ عمران ایکس زیڈ فلم حاصل کرنا چاہتا ہے۔ اس نے مجھ سے پوچھنے کی کوشش کی تھی کہ یہ فلم کس فارمولے پر مبنی ہے۔ اور کہاں موجود ہے ___ چونکہ اس وقت عمران کی پوزیشن ایسی تھی جناب! کہ اس کے زندہ بچ جانے کا ایک فیصد بھی امکان نہ تھا اس لئے میں نے اُسے بتا دیا کہ یہ فارمولا کیا ہے۔ لیکن جناب! میں نے اُسے یہ نہیں

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

بتایا کہ فلم کس لیبارٹری میں ہے" ــــ کرنل ڈیوڈ نے فوراً ہی کہا کیونکہ اُسے خطرہ تھا کہ اگر اس نے بات چھپائی اور کل کو یہ بات سامنے آگئی تو پھر واقعی اُسے عبرت ناک سزا سے کوئی نہ بچا سکے گا۔

"آپ نے مجرم کو اس ٹاپ سیکرٹ فارمولے کی تفصیل بتا دی" ــــ وزیر اعظم اور صدر مملکت دونوں نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"نچ ــ جناب! ــــ وہ تو سائنسی فارمولا ہے اس لئے جناب! تفصیل کا تو مجھے بھی علم نہ ہے۔ میں نے تو صرف سرسری سی بات بتائی تھی" ــــ کرنل ڈیوڈ اب گھبرا گیا تھا اور ساتھ ہی وہ دل ہی دل میں اپنی حماقت پر پچھتانے بھی لگا تھا کہ اس نے آخر یہ بات بتائی ہی کیوں۔ کرنل ازمیر کے سامنے اس نے یہ بات کی تھی اور کرنل ازمیر جا چکا تھا۔ اس لئے اگر وہ نہ بتاتا تو صدر اور وزیر اعظم کو علم ہی نہ ہو سکتا تھا۔ لیکن اب بات زبان سے نکل چکی تھی اس لئے وہ اسے واپس بھی نہ لے سکتا تھا۔

"یو نانسنس! ــــ یہ تم نے کیا حرکت کی ــــ اوہ! ویری بیڈ ــــ تم نے عمران کو یہ بتا کر اسرائیل کے مفادات سے غداری کی ہے" ــــ صدر مملکت غصے کی شدت سے گالیوں پر اتر آتے۔

"سس ــ سر ــ سر" ــــ کرنل ڈیوڈ صدر مملکت کو اس قدر غصے میں دیکھ کر بُری طرح بوکھلا اٹھا۔

"یہ جرم واقعی ناقابل معافی ہے" ــــ وزیر اعظم نے بھی خشک لہجے میں کہا اور صدر مملکت نے میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور سیکورٹی کے دو مسلح افراد اندر داخل ہوئے۔

"کرنل ڈیوڈ کو گرفتار کر لو۔ اس نے اسرائیل کے مفادات کو نقصان پہنچایا

ہے۔ اس کا کورٹ مارشل ہوگا" ــــ صدر مملکت نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور سیکورٹی کے افراد تیزی سے کرنل ڈیوڈ کی طرف بڑھے جس کا چہرہ صدر کا حکم سنتے ہی پہلے سے بھی زیادہ زرد پڑ گیا تھا۔

"نچ ــ جناب" ــــ کرنل ڈیوڈ نے آخری کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"یو گٹ آؤٹ نانسنس" ــــ صدر مملکت نے اُسے بات کرنے سے پہلے ہی بُری طرح جھڑک دیا اور کرنل ڈیوڈ ہونٹ چباتا ہوا اٹھا اور سیکورٹی کے افراد کے ساتھ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ اس طرح چل رہا تھا جیسے کسی سزائے موت کے قیدی کو پھانسی کے پھندے کی طرف لے جایا جا رہا ہو۔ سیکورٹی کے افراد نے اس کے دونوں بازو پکڑے ہوئے تھے۔

"یہ صورت حال انتہائی خراب ہے" ــــ صدر مملکت کا غصہ ایک بار پھر عروج پر آگیا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی مزید بات ہوتی، ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور صدر مملکت نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور دوسری طرف سے بولنے والے کی بات سننے لگے۔ دوسری طرف سے مسلسل بولا جا رہا تھا اور صدر مملکت کا چہرہ لحہ بہ لمحہ غصے کی شدت سے بگڑتا جا رہا تھا۔ پھر انہوں نے اوکے کہہ کر رسیور کریڈل پر بُری طرح پٹخ دیا۔

"سب احمق ہیں ــــ انتہائی احمق ہیں ــــ ان سب کو تبدیل کرنا پڑے گا ــــ دعوے تو بڑے بڑے کرتے ہیں لیکن نتیجہ صفر نکلتا ہے" ــ صدر نے بُری طرح دانت پیستے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا جناب" ــــ وزیر اعظم نے حیران ہو کر پوچھا۔

"ہونا کیا تھا ــــ وائٹ سٹار کے کرنل بلاشر کی کارکردگی کی رپورٹ تھی۔

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چار ایجنٹوں کو پکڑنے کے لئے اس نے فوج استعمال کی ـــــ بیشمار جیپیں، ہیلی کاپٹر تباہ کرا دیئے ـــــ فوجی ہلاک ہوئے ـــــ مائیکرو ویو کا مین ٹاور تباہ ہو گیا اور نتیجہ یہ نکلا کہ وہ لوگ ہیلی کاپٹر اغوا کر کے طرابلس سے نکل کر حیفہ پہنچ گئے۔ اور اب حیفہ کو تباہ کریں گے"ـــــ صدر مملکت نے بپھرے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ! ویری بیڈ ـــــ آخر یہ ہماری اتنی طاقتور تنظیمیں کیوں ان لوگوں کے مقابلے میں مسلسل ناکام ہوتی چلی جا رہی ہیں ـــــ چھ سات اجنبی افراد نے پورے ملک کو تہہ و بالا کر رکھ دیا ہے ـــــ ہر طرف سے ناکامی۔ ہر طرف سے ناکامی ـــــ آخر یہ کیا ہو رہا ہے"ـــــ وزیر اعظم نے بھی انتہائی خشمگیں لہجے میں کہا۔

"ہونہہ! ـــــ ٹھیک ہے"ـــــ صدر مملکت نے اس طرح ہنکارا بھرا جیسے وہ کسی فیصلے تک پہنچ گئے ہوں۔ انہوں نے رسیور اٹھایا اور ڈیفنس سیکرٹری کو جی۔ پی فائیو۔ ریڈ آرمی اور وائٹ سٹار کی فائلیں پیش کرنے کا حکم دیا۔

وزیر اعظم اور کرنل فرانک خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ کرنل فرانک کا چہرہ بھی بجھ گیا تھا اور وہ بھی سر جھکائے بیٹھا ہوا تھا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں تین فائلیں تھیں جو اس نے ادب سے صدر مملکت کے سامنے رکھ دیں اور خود ایک طرف ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔

صدر مملکت نے پہلے ایک فائل کھولی اور اس کے صفحے سرسری انداز میں پڑھ کر پلٹتے رہے۔ پھر ایک صفحے پر ان کی نظریں جم گئیں، وہ اسے

تفصیل سے پڑھنے لگے۔

"نوٹ کرو"ـــــ صدر مملکت نے مڑ کر اپنے ساتھ ذرا پیچھے کھڑے ڈیفنس سیکرٹری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر"ـــــ ڈیفنس سیکرٹری نے جلدی سے جیب سے قلم اور کاغذ نکالتے ہوئے کہا۔

"جی۔ پی فائیو کے سربراہ کرنل ڈیوڈ کو معزول کرنے کا حکم دیا جاتا ہے اور اس کی جگہ جی۔ پی فائیو کے ایکشن شعبے کے سربراہ میجر فرینک کو کرنل کے عہدے پر ترقی دے کر جی۔ پی فائیو کا نیا سربراہ بنایا جاتا ہے"ـــــ صدر مملکت نے کہا۔

"یس سر ـــــ مگر سر! میجر فرینک تو گذشتہ دو ماہ سے معطل ہیں ـــــ کرنل ڈیوڈ نے انہیں معطل کیا تھا۔ ان کے خلاف کرنل ڈیوڈ کی حکم عدولی کا الزام ہے اور ڈیفنس کونسل اس بارے میں تحقیقات کر رہی ہے"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"کیا حکم عدولی کی تھی اس نے"ـــــ؟ صدر مملکت نے حیرت بھرے انداز میں پوچھا۔

"جناب! ـــــ کرنل ڈیوڈ کا بیان ہے کہ انہوں نے ایک غیر ملکی مجرم کی گرفتاری کا حکم میجر فرینک کو دیا تھا۔ مگر میجر فرینک نے اسے گرفتار کرنے سے انکار کر دیا۔ اس طرح مجرم اسرائیل سے نکل جانے میں کامیاب ہو گیا"ـــــ ڈیفنس سیکرٹری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میجر فرینک کا کیا بیان ہے"ـــــ؟ صدر مملکت نے ہونٹ کاٹتے ہوئے پوچھا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"میجر فرینک نے بیان دیا ہے کہ کرنل ڈیوڈ اس کی کارکردگی کی وجہ سے اس کا دشمن ہو گیا ہے اور اس نے مجرم کو گرفتار کر کے کرنل ڈیوڈ کے حوالے کیا۔ مگر کرنل ڈیوڈ نے اس کی انٹری لاگ بک میں نہیں ڈالی اور مجرم کو فرار کر دیا اور ساتھ ہی اس پر الزام لگا دیا کہ اس نے مجرم کو گرفتار نہیں کیا" ——— ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"ہوں! ——— ڈیفنس کونسل نے تحقیقات مکمل کی ہیں" ——— صدر مملکت نے دوسرا سوال کیا۔

"یس سر! ——— آج صبح ہی ان کی طرف سے رپورٹ موصول ہوئی ہے انہوں نے گواہوں کے بیانات لینے اور تحقیقات کرنے کے بعد یہ نتیجہ نکالا ہے کہ میجر فرینک نے مجرم کو گرفتار ضرور کیا تھا لیکن اس کے بعد اس مجرم کو کیا ہوا یہ پتہ نہیں چل سکا۔ کیونکہ مجرم کو جی۔ پی فائیو کے ہیڈ کوارٹر نہیں لایا گیا۔ فرینک کے بیان میں البتہ یہ بات درج ہے کہ کرنل ڈیوڈ نے مجرم کو گرفتار کر کے ان کی ذاتی رہائش گاہ پر پیش کرنے کا حکم دیا تھا اور اس نے حکم کے مطابق مجرم کو ان کی ذاتی رہائش گاہ پر کرنل ڈیوڈ کے حوالے کیا تھا۔ مگر تحقیقات سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ جس وقت میجر فرینک مجرم کو پیش کرنے کا بتاتا ہے اس وقت کرنل ڈیوڈ کی ذاتی رہائش گاہ کے ملازم چھٹی پر تھے" ——— ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"تو پھر ڈیفنس کونسل نے کیا فیصلہ کیا میجر فرینک کی معطلی کا" ——— صدر نے پوچھا۔

"سر! ——— انہوں نے سفارش کی ہے کہ میجر فرینک کو بحال کر کے جی۔ پی فائیو سے کسی دوسری تنظیم میں تبدیل کر دیا جائے" ——— ڈیفنس سیکرٹری نے بتایا۔

"ہوں! ——— اس کا مطلب ہے کہ ڈیفنس کونسل بھی اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ کرنل ڈیوڈ نے میجر فرینک کے خلاف باقاعدہ پلاننگ کی تا کہ میجر فرینک کو

پھنسایا جا سکے اور ڈیفنس کونسل نے تبدیلی کی سفارش اس لئے کی ہے تا کہ آئندہ ان دونوں کے درمیان کوئی جھگڑا نہ ہو۔ لیکن اب کرنل ڈیوڈ کو معزول کیا جا چکا ہے اس لئے میجر فرینک کی تبدیلی کی سفارش مسترد کی جاتی ہے۔ البتہ بحال کرنے والی سفارش منظور کی جاتی ہے اور اسے کرنل کا عہدہ دے کر جی۔ پی فائیو کا سربراہ بنایا جاتا ہے" ——— صدر مملکت نے کہا۔

"یس سر" ——— ڈیفنس سیکرٹری نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ باقی فائلیں لے جاؤ۔ فی الحال کرنل فرانک اور کرنل بلاشر کو انہی عہدوں پر قائم رکھا جاتا ہے" ——— صدر مملکت نے کہا اور فائلیں ڈیفنس سیکرٹری کی طرف کھسکا دیں۔

"یس سر" ——— ڈیفنس سیکرٹری نے کہا اور آگے بڑھ کر فائلیں اٹھا لیں۔

"ایک اور حکم بھی سن لو ——— جی۔ پی فائیو اور وائٹ شار دونوں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان کو گرفتار کریں گی اور ریڈ آرمی کی ڈیوٹی زیرو لیبارٹری کی بیرونی حفاظت پر ہو گی اور اگر مجرم زیرو لیبارٹری تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو جائیں تو پھر جی۔ پی فائیو اور وائٹ شار دونوں بھی ریڈ آرمی کے ساتھ زیرو لیبارٹری کی حفاظت میں شریک ہو جائیں گی اور اس صورت میں ان تینوں تنظیموں کے سربراہ براہ راست وزیر اعظم صاحب ہوں گے" ——— صدر مملکت نے دوسرا حکم دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر" ——— ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"جی۔ پی فائیو اور وائٹ شار تک یہ ہدایت پہنچا دو کہ مجرم جہاں بھی نظر آئیں انہیں دیکھتے ہی گولی مار دی جائے۔ انہیں زندہ گرفتار کرنے کی ضرورت نہیں ہے" ——— صدر مملکت نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

کھڑے ہوئے۔

"آپ نے مناسب فیصلے کئے ہیں جناب!" ـــــ وزیرِ اعظم نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔

"مجھے یقین ہے کہ کرنل فرینک اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گا۔ وہ نوجوان ہے اور بے پناہ صلاحیتوں کا مالک ہے ـــــ فائل میں اس کی سابقہ کارکردگی کی رپورٹ انتہائی شاندار ہے" ـــــ صدر مملکت نے مسکراتے ہوئے کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گئے۔

خاور اور اس کے ساتھی بس میں بڑے اطمینان سے بیٹھے ہوئے تھے اور مسافروں سے کھچا کھچ بھری ہوئی بس حیفہ کی حدود میں داخل ہو کر شہر کے مرکز میں واقع اپنے اڈے کی طرف بڑھی جا رہی تھی۔ انہوں نے اپنے مخصوص بیگ بس کی سیٹوں کے اوپر سامان کے لئے بنے ہوئے ریک میں رکھے ہوئے تھے۔

شہر میں داخل ہوتے ہی بس جگہ جگہ رکتی اور مسافر نیچے اتر جاتے اس طرح جب بس اپنے آخری اڈے پر پہنچی تو تقریباً آدھے مسافر اتر چکے تھے۔ اڈے میں بس کے رکتے ہی وہ چاروں بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ انہوں نے ریک سے اپنے بیگ اٹھائے اور پھر مسافروں کے ساتھ ہی بس سے نیچے اترے اور تیزی سے اڈے سے نکل کر بازار میں آگے بڑھنے لگے۔ وہ ایک دوسرے سے فاصلہ دے کر چل رہے تھے اور ان کا انداز ایسا تھا کہ جیسے وہ ایک دوسرے سے اجنبی ہوں۔ بازار

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

لوگوں سے بھرا ہوا تھا۔ یہ حیفہ کا مین کمرشل بازار تھا اور یہاں بڑے بڑے شاپنگ پلازے بنے ہوئے تھے۔

سب سے آگے خاور تھا اور پھر وہ ایک سپر مارکیٹ میں داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے ایک ایک کر کے باقی تینوں بھی اندر پہنچ گئے اندر گاہکوں کی کافی بھیڑ تھی۔ یہاں سیلف سروس نظام تھا۔ ہر شخص اپنی مطلوبہ چیز ریک سے اٹھا کر کاؤنٹر پر لے جاتا اور وہاں پے منٹ کر کے سپر مارکیٹ سے باہر چلا جاتا۔

خاور نے مختلف کاؤنٹرز سے میک اپ کا سامان اکٹھا کیا اور پھر ریڈی میڈ لباس والے کاؤنٹر سے اس نے اپنے ناپ کا ایک جوڑا بھی اٹھایا اور پھر کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔ وہاں اس نے ان سب چیزوں کی پے منٹ کی۔ سامان کو شاپنگ بیگ میں پیک کر دیا گیا اور خاور شاپنگ بیگ اٹھائے سپر مارکیٹ کے دائیں کونے کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں پبلک فون بوتھ بھی تھے اور ساتھ ہی دو لیٹرینز بھی بنی ہوئی تھیں۔ خاور ایک لیٹرین میں داخل ہوا۔ اس نے دروازہ بند کیا اور پھر تیزی سے اپنا موجودہ لباس اتارنے لگا۔ لباس اتار کر اس نے جیبوں سے سارا سامان نکال کر ایک طرف رکھا اور لباس کو اکٹھا کر کے اس نے ایک طرف رکھ دیا۔ پھر شاپنگ بیگ سے اس نے نیا لباس نکالا اور اسے پہننے لگا۔ لباس پہن کر اس نے شاپنگ بیگ سے میک اپ کا سامان نکالا اور لیٹرین کے اندر واش کے اوپر لگے ہوئے آئینے کی مدد سے اس نے پہلے اپنا میک اپ صاف کیا اور پھر اس کی جگہ نیا میک اپ کرنا شروع کر دیا اس کے ہاتھ خاصی تیزی سے چل رہے تھے اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک مختلف آدمی

کے روپ میں آ گیا۔ اس نے سامان کو وہیں چھوڑا اور اپنا اترا ہوا لباس واپس شاپنگ بیگ میں رکھ کر اس نے دروازہ کھول کر باہر جھانکا تو اسے چوہان فون بوتھ کے قریب کھڑا نظر آیا۔ اس کے ہاتھ میں بھی شاپنگ بیگ تھا۔ خاور باہر آ گیا۔

"میک اپ کا سامان اندر ہے" ـــــ خاور نے چوہان کے قریب سے گزرتے ہوئے کہا اور چوہان کے سر ہلانے پر وہ ایک فون بوتھ کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ اس نے جیب میں موجود سکے نکال کر فون پیس میں ڈالے اور پھر تیزی سے نمبر گھمانے لگا۔

"یس سنٹرل کارپوریشن" ـــــ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"مسٹر جارج سے بات کرائیں" ـــــ خاور نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کون صاحب بات کرنا چاہتے ہیں؟" ـــــ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"وہ مجھے نام سے نہیں جانتے۔ لیکن بات کا ہونا ان کے لئے فائدہ مند ثابت ہو گا" ـــــ خاور نے تیز لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک نوجوان کی آواز ابھری۔

"یس جارج سپیکنگ" ـــــ بولنے والے نے کہا۔

"مسٹر جارج! ـــ ڈان ہوٹل کا سودا آپ کرنا چاہیں گے۔ اس کا مالک ایشیا جا رہا ہے" ـــــ خاور نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ! ڈان ہوٹل ـــ بالکل بالکل ـــ ضرور کرنا چاہوں گا" ـــــ دوسری طرف سے جارج نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"تو پھر ابتدائی بات چیت کے لئے وقت اور جگہ بتا دیں"۔۔۔۔ خاور نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔ جارج کے چونکنے سے وہ سمجھ گیا تھا کہ ڈان کا کوڈ اُسے سمجھ آ گیا ہے۔

"آپ اس وقت کہاں سے فون کر رہے ہیں"۔۔۔۔ جارج نے پوچھا۔

"جیفہ سے ہی بات کر رہا ہوں"۔۔۔۔ خاور نے جان بوجھ کر شاپنگ سنٹر کا نام نہیں بتایا۔

"او کے! ۔۔۔ آپ ہوٹل تھری سٹار پہنچ جائیں۔ وہاں کاؤنٹر پر آپ میرا نام لیں۔ وہ آپ کو مجھ تک پہنچا دیں گے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہوٹل میں شاید اطمینان سے بات چیت نہ ہو سکے"۔۔۔۔ خاور نے کہا۔

"اوہ اچھا۔۔۔ ٹھیک ہے۔ آپ یعقوب کالونی کی کوٹھی نمبر پندرہ پر آ جائیں۔ میں وہیں آپ سے مل لوں گا"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔ اور خاور نے "او کے" ۔۔۔ کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔ وہ دراصل ہوٹل میں اس لئے نہ جانا چاہتا تھا کہ اُسے معلوم تھا کہ کرنل بلاشر کے آدمی انہیں پہلے ہوٹلوں میں ہی تلاش کریں گے۔

فون بوتھ سے باہر آ کر وہ سڑک پر پہنچا تو اس کے ساتھی وہاں موجود تھے۔ گو ان سب نے نئے لباس اور میک اَپ کئے ہوئے تھے لیکن اس نے باہر آتے ہی ایک طرف کھڑے تین افراد میں سے ایک کو سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے دیکھا اور وہ سمجھ گیا کہ یہ مخصوص اشارہ کرنیوالا چوہان

ہے۔ کیونکہ اس نے ہی خاور کو اس نئے میک اَپ میں دیکھا تھا۔ اور پھر ان تینوں کے قدوقامت بھی ان کے ساتھیوں سے ملتے تھے اس لئے وہ اطمینان سے ان کی طرف بڑھ گیا۔

"علیحدہ علیحدہ ٹیکسیوں میں بیٹھ کر یعقوب کالونی کی کوٹھی نمبر پندرہ پر پہنچو۔ پہلے میں جاؤں گا اور پندرہ پندرہ منٹ کا وقفہ دے کر باقی آ جائیں۔ گیٹ پر کوڈ ڈان ہوگا۔ تعاقب کا خیال رکھنا"۔۔۔۔ خاور نے ایک لمحہ ان کے قریب رُک کر کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ ٹیکسی اسٹینڈ کی طرف بڑھ گیا۔ جلد ہی اُسے ٹیکسی مل گئی اور ٹیکسی نے تقریباً دس منٹ کے سفر کے بعد اُسے یعقوب کالونی پہنچا دیا۔

خاور نے ٹیکسی کالونی کے پہلے چوک پر ہی چھوڑ دی اور پھر ٹیکسی کے واپس چلے جانے کے بعد وہ پیدل چلتا ہوا کوٹھی نمبر پندرہ کے گیٹ پر پہنچ گیا۔ کوٹھی درمیانے سائز کی تھی اس کا پھاٹک بند تھا۔ خاور نے کال بیل بجائی تو کوٹھی کا چھوٹا پھاٹک کھل گیا اور ایک نوجوان باہر آیا۔

"جارج سے ملنا ہے۔ میرا نام ڈان ہے"۔۔۔۔ خاور نے کہا۔

"اوہ اچھا ۔۔۔ تشریف لائیے۔ جارج صاحب آپ کے منتظر ہیں"۔ نوجوان نے مودبانہ انداز میں کہا اور ایک طرف ہٹ گیا۔ خاور اندر داخل ہوا تو اس نوجوان نے پھاٹک بند کر دیا اور خاور کی رہنمائی کرتا ہوا کوٹھی کے اندر ایک کمرے میں پہنچ گیا۔ یہاں ایک بلند قامت لیکن قدرے دُبلے جسم کا نوجوان بیٹھا ہوا تھا۔ خاور کے اندر داخل ہوتے ہی وہ اُٹھ کھڑا ہوا۔

"میں ہوٹل ڈان کے بارے میں بات کرنے آیا ہوں"۔۔۔۔ خاور

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

نے کہا۔

"اوہ آیئے آیئے! ___ میرا نام جارج ہے اور یہ سلام ہے میرا اسسٹنٹ ___ اب آپ کھل کر بات کر سکتے ہیں ___ مجھے آپ کی آمد کی اطلاع مل چکی تھی اور میں آپ کا منتظر تھا" ___ جارج نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میرے تین ساتھی اور آئیں گے پندرہ پندرہ منٹ کے وقفے سے۔ وہ ڈان کا کوڈ کہیں گے" ___ خاور نے مصافحہ کرتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

اور جارج نے سلام کو خاور کے ساتھیوں کو لے آنے کے بارے میں ہدایات دیں اور سلام سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا اور جارج اور خاور دونوں کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"آپ کا نام تو عرب نہیں۔ لیکن آپ کے خدوخال عرب ہیں" ___ خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں مخلوط نسل کا ہوں۔ میری ماں عرب اور باپ امریکی تھا۔ میں ابھی چھوٹا ہی تھا کہ میرا باپ فوت ہو گیا اور میری ماں امریکہ سے یہاں واپس آ گئی۔ اس لئے نام تو میرے باپ کی وجہ سے امریکن ہے لیکن ماں کی وجہ سے خدوخال عرب ہیں" ___ جارج نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کے والد کس مذہب سے تعلق رکھتے تھے ___؟" خاور نے پوچھا اور جارج اس کی بات سن کر بے اختیار ہنس پڑا۔

"انہوں نے میری ماں کی وجہ سے اسلام قبول کر لیا تھا اور میں الحمدللہ مسلمان ہوں" ___ جارج نے کہا اور خاور اطمینان بھرے انداز میں

مسکرا دیا۔ وہ یہ سب انکوائری اس لئے کر رہا تھا کہ پہلے حانی کی وجہ سے وہ مرتے مرتے بچے تھے۔ حالانکہ حانی خالصتاً عرب تھا اور جارج اُسے خالصتاً عرب نہ لگ رہا تھا اس لئے وہ پوری طرح تسلی کر لینا چاہتا تھا۔

"آپ میری ان باتوں سے ناراض تو نہیں ہو گئے ___ دراصل پہلے ہمیں طرابلس میں انتہائی تلخ تجربہ ہوا ہے" ___ خاور نے کہا۔

"تلخ تجربہ ___ کیا مطلب! ___ میں سمجھا نہیں" ___ جارج نے حیرت بھرے انداز میں چونک کر پوچھا اور خاور نے اُسے بتایا کہ کس طرح جب وہ تل پر پہنچے تو وہاں سیکورٹی نے ان کے لئے پھندے تیار کر رکھے تھے۔ انہیں پہلے سے اطلاع دی جا چکی تھی۔

"اوہ! ___ یہ تو انتہائی خطرناک بات ہے ___ آپ کا شک کس پر ہے ___ مجھے اس معاملے میں ہائی لیول پر بات کرنا پڑے گی" ___ جارج کے لہجے میں سختی عود کر آئی۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ وہاں اڈے پر حانی بھی تھا اور دوسرے لوگ بھی ___ ویسے مجھے زیادہ شک حانی پر ہے کیونکہ ہم نے ساری منصوبہ بندی اس کے سامنے کی تھی" ___ خاور نے کہا۔

"حانی ___ اوہ پھر واقعی یہ حانی ہی ہو گا" ___ جارج نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور اس کی پیشانی پر شکنیں نمودار ہونے لگیں۔

"لیکن حانی نے ایسا کیوں کیا۔ وہ انتہائی مخلص کارکن ہے" ___ جارج نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"اس بات پر تو مجھے بھی حیرت ہے ___ حانی نے ہماری بے پناہ

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

مدد کی۔ طرابلس میں داخلہ بھی اسی کی وجہ سے ممکن ہوا اور یہ پل والا ٹارگٹ بھی اس نے خود بتایا تھا" ـــــ خاور نے جواب دیا۔

"ہونہہ! ـــــ میں سمجھ گیا کہ ھانی نے ایسا کیوں کیا ہے۔ آپ کی یہ بات کہ پل والا ٹارگٹ اسی نے بتایا تھا، اس سے بات صاف ہو گئی ہے ـــــ ھانی کے متعلق ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ ملی تھی کہ طرابلس میں اس کے تعلقات پل کی انتظامی انچارج سلیکا نامی ایک یہودی عورت سے ہیں۔ گو ھانی نے انکار کر دیا تھا لیکن مجھے ذاتی طور پر معلوم ہے کہ ھانی اسے دیوانگی کی حد تک چاہتا ہے۔ یقیناً اس نے پل کا ٹارگٹ آپ کو اس لئے بتایا کہ آپ پل پر حملہ کریں گے اور اگر آپ سلیکا کی وجہ سے پکڑے جاتے ہیں تو سلیکا کو اس کارنامے پر ترقی مل جائے گی، اس طرح سلیکا ہمیشہ کے لئے ھانی کی ممنون احسان ہو جائے گی چنانچہ اس نے آپ کو پل کا ٹارگٹ دیا اور ساتھ ہی اس نے سلیکا کو بھی اطلاع کر دی۔ یقیناً یہی وجہ ہو گی ـــــ لیکن اگر واقعی یہی بات ہے تو پھر ھانی کی موت یقینی امر ہے۔ تنظیم سے غداری کسی صورت بھی برداشت نہیں کی جا سکتی" ـــــ جارج نے کہا۔

"لیکن مسٹر جارج! ـــــ میں یقین سے تو نہیں کہہ سکتا ـــــ ھانی پر صرف شک ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ بے چارہ مفت میں مارا جائے"۔ خاور نے کہا۔

اسی لمحے سلام، چوہان کو ساتھ لے کر اندر داخل ہوا اور خاور نے چوہان کا تعارف جارج سے کرایا۔ اور چوہان، جارج سے مصافحہ کر کے ایک اور کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ سلام واپس چلا گیا۔

"ٹھیک ہے ـــــ میں ہیڈ کوارٹر کو اطلاع کر دوں گا، وہ اس کی باقاعدہ تحقیقات کریں گے ـــــ ہمارے ہاں یہی اصول ہے۔ اور اگر تحقیقات میں ھانی مجرم ثابت ہوا تو اسے سزا مل جائے گی۔ ورنہ جو بھی مجرم ہو گا وہ سامنے آ جائے گا اور سزا پائے گا" ـــــ جارج نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا اور خاور نے بھی اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے" ـــــ؟ جارج نے پوچھا۔

"آپ نے ابھی یہ فقرہ کہا تھا کہ ہماری آمد کی آپ کو اطلاع مل چکی تھی اور آپ ہمارے منتظر تھے۔ اس کی آپ وضاحت کریں گے ـــــ؟" خاور نے کہا۔

"میں حیفہ کا انچارج ہونے کے ساتھ ساتھ طرابلس کا بھی سرکٹ چیف ہوں ـــــ طرابلس میں آپ کی کارکردگی کی رپورٹ مجھے مل چکی ہے۔ اور وہاں وائٹ سٹار کے ہیڈ کوارٹر میں بھی ہمارا آدمی موجود ہے اس نے اطلاع دی ہے کہ آپ کو گرفتار کر لیا گیا تھا۔ لیکن آپ نے کرنل بلاشر کے اسسٹنٹ مارجر کو ہلاک کر کے ہیلی کاپٹر پر قبضہ کیا اور پھر حیفہ پہنچ گئے۔ یہاں آپ حیفہ پہنچنے سے پہلے ہی اتر گئے۔ یہاں موجود وائٹ سٹار کی تنظیم نے ہیلی کاپٹر تو تلاش کر لیا۔ لیکن آپ نہ مل سکے اور تب سے وہ سارے حیفہ میں آپ کو تلاش کرتے پھر رہے ہیں اس لئے میں آپ کی طرف سے کال کا منتظر تھا۔ کیونکہ ہمیں تنظیم کی طرف سے احکامات ـــــ مل چکے تھے کہ آپ اگر رابطہ کریں تو آپ سے ہر صورت میں تعاون کیا جائے اور کوڈ بھی بتا دیا گیا تھا کہ آپ ڈان کا لفظ کسی نہ

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

کسی انداز میں استعمال کریں گے ــــــ ویسے جناب! آپ نے اس مارجر پر کیسے قابو پالیا۔ حالانکہ وہ مارجر انتہائی خطرناک، عیار اور چالاک آدمی ہے اور پھر رپورٹ کے مطابق آپ کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں بھی موجود تھیں" ــــــ جارج نے کہا اور خاور ہنس دیا۔

"ہمیں واقعی مارجر نے بے بس کر دیا تھا۔ لیکن اس سے حماقت یہ ہوئی کہ وہ ہمیں ہیلی کاپٹر میں لے کر اکیلا ہی چل پڑا۔ اس کے خیال کے مطابق چونکہ ہم بندھے ہوئے تھے اس لئے اسے ہماری طرف سے کوئی تشویش نہ تھی ــــــ لیکن کلپ ہتھکڑیاں سنگل تھیں ــــــ میں چوہان کے عقب میں اس طرح بیٹھا ہوا تھا کہ ہم دونوں کی پشت ایک دوسرے سے ملی ہوئی تھی، چنانچہ میں نے ٹٹول کر ہتھکڑی کا کلپ بٹن دبا کر کھول دیا اس طرح چوہان آزاد ہو گیا اور پھر یہی کام چوہان نے میری ہتھکڑی کے ساتھ کیا۔ اس کے بعد مارجر جو کہ پائلٹ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا اس پر قابو پانا اور اسے ہیلی کاپٹر سے نیچے پھینک دینے میں کیا مشکل ہو سکتی تھی" ــــــ خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ــــ لیکن مارجر نے ایسی حماقت کیوں کی کہ اس نے آپ کو اس طرح بٹھایا" ــــــ جارج نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہیلی کاپٹر بہت چھوٹا تھا اس لئے وہ ہمیں ایسے بٹھانے پر مجبور تھا۔ اور اسی وجہ سے اس نے کوئی سپاہی بھی ساتھ نہ لیا ــــــ ویسے بھی اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ ہم کلپ ہتھکڑیاں کھول لیں گے۔ اس کے بعد ہم نے ہیلی کاپٹر کا رُخ حیفہ کی طرف پھیر دیا تو ہمیں ٹرانسمیٹر پر کال کیا گیا ــــــ میں نے مارجر کے لہجے میں بات کی۔ اس کے بعد کرنل بلاشر نے

بھی ہمیں واپس طرابلس آنے کا حکم دیا۔ اس سے میں نے وعدہ کر لیا کیونکہ اگر میں وعدہ نہ کرتا تو وہ لازماً فضائیہ کو ہمارے خلاف حرکت میں لے آتا۔ چنانچہ اسے تو مطمئن کر دیا۔ البتہ میں نے رُخ نہ پھیرا اور پھر حیفہ کے نواح میں ہم نے ہیلی کاپٹر اتار دیا اور وہاں سے ہم سڑک پر پہنچ گئے جہاں سے لانگ روٹ کی ایک بس کے ذریعے ہم حیفہ پہنچے۔ وہاں ہم نے لباس اور میک اپ تبدیل کئے۔ آپ سے بات ہوئی اور ہم یہاں پہنچ گئے" ــــــ خاور نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ ــــ آپ نے واقعی بے پناہ ذہانت سے کام لیا ہے بس کی چیکنگ کی طرف ان کا خیال بھی نہ گیا ہوگا اور وہ شہر میں وہی لباس اور آپ کے پرانے حلیوں کے افراد کو تلاش کرتے پھر رہے ہونگے"۔ جارج نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو میں نے ہوٹل کی بجائے یہاں آنے کو ترجیح دی ہے۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ انہوں نے سب سے پہلے ہوٹل چیک کرنے ہیں" ــــــ خاور نے مسکراتے ہوئے کہا اور جارج نے سر ہلا دیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد نعمانی اور اس کے بعد صدیقی بھی پہنچ گئے۔

"میں نے آپ سے آئندہ پروگرام پوچھا تھا تاکہ اس کے مطابق میں انتظامات کر سکوں" ــــــ جارج نے کہا۔

"پروگرام تو جو ہے سو ہے ــــــ ہم دراصل اپنے دو ساتھیوں کے متعلق معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے ہم سے علیحدہ ہو کر دمشق کے راستے یہاں حیفہ اور پھر یہاں سے تل ابیب پہنچنا تھا ــــــ کیا ان کے متعلق معلوم ہو سکتا ہے" ــــــ خاور نے کہا۔

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"حیفہ میں آئے ہیں آپ کے ساتھی ـــــ اوہ نہیں! ـــــ اگر وہ یہاں آتے تو لازماً مجھے علم ہو جاتا" ـــــ جارج نے چونک کر کہا۔

"ان کا مقصد انتہائی خفیہ طریقے سے سفر کرنا تھا تاکہ یہاں کی ایجنسیوں کو علم نہ ہو سکے اور وہ تل ابیب پہنچ جائیں ـــــ ویسے ان کے ساتھ کوئی یعقوب نامی آدمی تھا جس نے ان کی رہنمائی کرنی تھی" ـــــ خاور نے کہا۔

"یعقوب ـــــ اوہ! یعقوب کا تعلق ایک اور شعبے سے ہے۔ اگر وہ ساتھ ہے تو پھر وہ انہیں لازماً یہاں منظر کے اڈے پر لے گیا ہوگا۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے" ـــــ جارج نے چونکتے ہوئے کہا اور پھر اس نے زور سے سلام کو آواز دی۔

"جی میں آگیا ہوں" ـــــ اسی لمحے دروازے پر سلام نمودار ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ٹرے تھی جس پر کافی کی پیالیاں تھیں۔

"اوہ ویری گڈ سلام! ـــــ مجھے تو باتوں میں اس کا خیال ہی نہ رہا تھا" ـــــ جارج نے مسکراتے ہوئے کہا اور سلام نے مسکراتے ہوئے کافی کی ایک ایک پیالی سب کے ہاتھ میں دے دی۔

"ٹرانسمیٹر لے آؤ ـــــ میں نے منظر سے بات کرنی ہے" ـــــ جارج نے سلام سے کہا۔

"منظر تو یہاں موجود نہیں ہے ـــــ آج صبح مجھے منظر کا اسسٹنٹ زید ملا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ منظر تل ابیب گیا ہوا ہے" ـــــ سلام نے کہا۔

"زید تو ہوگا اڈے پر" ـــــ جارج نے کہا۔

"ہاں وہ ہوگا جناب! ـــــ میں ٹرانسمیٹر لے آتا ہوں" ـــــ سلام نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ایک خصوصی ساخت کا ٹرانسمیٹر لا کر جارج کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"یہاں کال تو چیک نہیں ہو جاتی" ـــــ خاور نے پوچھا۔

"اس ٹرانسمیٹر کی کال چیک نہیں ہو سکتی۔ یہ خصوصی ساخت کا ہے" جارج نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر وہ ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے لگا۔

"ہیلو ـــ ہیلو ـــ شہباز کالنگ۔ اوور" ـــــ جارج نے ٹرانسمیٹر آن کرتے ہوئے کہا۔

"یس۔ اوور" ـــــ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی لیکن صرف ایک لفظ بولا گیا۔

"کالے عقابوں کا سودا مکمل ہو گیا ہے۔ اوور" ـــــ جارج نے کہا۔

"اوہ جناب آپ کی کال ہے ـــــ میں زید بول رہا ہوں۔ اوور" ـــــ اس بار دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"منظر تل ابیب گیا ہے۔ خیریت۔ اوور" ـــــ جارج نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"معلوم نہیں ـــ کوئی کام ہوگا۔ مجھے اس نے نہیں بتایا۔ مجھے اڈے پر آنے سے ہی پتہ چلا ہے کہ وہ صبح کی فلائٹ سے گیا ہے ـــــ خیریت۔ اوور" ـــــ زید نے کہا۔

"کچھ معلومات کرنا تھیں تمہارے شعبے کے متعلق ـــــ یعقوب نے کچھ آدمیوں کے ساتھ حیفہ آنا تھا۔ کیا وہ آیا ہے۔ اوور" ـــــ جارج نے کہا۔

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"اوہ! ـــ آپ عمران صاحب اور ان کے ساتھی کے متعلق پوچھ رہے ہیں۔ اوور" ـــ زید نے بُری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔ جارج نے خاور کی طرف دیکھا تو خاور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں وہی ـــ کیا وہ آئے ہیں۔ اوور" ـــ جارج نے کہا۔

"وہ آئے تھے جناب! ـــ لیکن بڑا زبردست ہنگامہ ہوا ہے۔ مجھے بھی اڈے سے تفصیلات کا علم ہوا ہے ـــ انہوں نے یہاں سے تل ابیب جانے کے لئے فوجی اڈے سے ہیلی کاپٹر اغوا کرنا تھا۔ لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ اڈے کے انچارج کرنل ازمیر نے انہیں گرفتار کر لیا اور وزیر اعظم صاحب تل ابیب سے خود ان کو سزا دینے اڈے پر آئے ـــ جی۔پی فائیو کا کرنل ڈیوڈ بھی اڈے پر موجود تھا۔ لیکن پھر عمران صاحب نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے وزیر اعظم کو اغوا کر لیا اور انہی کے ہیلی کاپٹر میں وہ تل ابیب پہنچے۔ وہاں فضائیہ نے ان پر ریڈ کیا۔ لیکن وہ تل ابیب سے پہلے ہی اُتر گئے وہاں سے انتظامیہ کو اطلاع ملی کہ وہ ایک کار میں سوار ہو کر گئے ہیں۔ چنانچہ فضائیہ نے ناکہ بندی کر لی۔ لیکن پھر فتح روڈ پر ان کا ٹکراؤ ہوا۔ انہوں نے وہاں دو ہیلی کاپٹر تباہ اور دو ناکارہ کر دیئے اور کئی فوجیوں کو ہلاک کر کے آگے نکل گئے۔ جس پر فضائیہ نے سڑک پر زبردست فائرنگ کی اور پوری سڑک پر دوڑنے والی ہر گاڑی پر گولیاں برسا کر انہیں ناکارہ کر دیا اور گاڑیوں میں موجود تمام افراد ان گولیوں کی وجہ سے ہلاک ہو گئے ـــ لیکن فضائیہ کو وہ کار خالی ملی۔ وہ سب غائب تھے اور پھر فضائیہ نے اردگرد کا پورا علاقہ چھان مارا ـــ لیکن

عمران صاحب اور ان کے ساتھی کہیں دستیاب نہیں ہوئے۔ کرنل ڈیوڈ اور کرنل ازمیر کو صدر صاحب نے یہاں حیفہ سے تل ابیب طلب کر لیا ـــ میں نے تجسّس کی وجہ سے تل ابیب میں اپنے مرکز سے بات کی تاکہ وہاں کے صحیح حالات کا علم ہو سکے۔ تو جناب! پتہ چلا ہے کہ عمران اور ان کے ساتھیوں کا واقعی کہیں پتہ نہیں چلا۔ البتہ صدر صاحب نے کرنل ڈیوڈ کو جی۔پی فائیو کی سربراہی سے معزول کر کے ان کے کورٹ مارشل کا حکم دیا ہے اور کرنل ڈیوڈ کی جگہ جی۔پی فائیو کے ایکشن گروپ کے سربراہ میجر فرینک کو کرنل کے عہدے پر ترقی دے کر جی۔پی فائیو کا نیا سربراہ بنا دیا ہے۔ اوور" ـــ زید نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــ یہ واقعی نئی خبر ہے ـــ وہ فرینک تو کرنل ڈیوڈ سے ہزار گنا زیادہ ظالم، چالاک اور خطرناک آدمی ہے۔ اوور" ـــ جارج نے کہا۔

"جی ہاں! ـــ ہے تو ایسا ہی۔ اوور" ـــ زید نے کہا اور جارج نے اس کا شکریہ ادا کر کے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"آپ نے سُن لیں تفصیلات ـــ ویسے اگر یعقوب ساتھ نہ ہوتا تو پھر یقیناً عمران صاحب مجھ سے رابطہ قائم کرتے۔ اس طرح ان سے ملاقات ہو جاتی۔ میں نے ان کے متعلق بہت باتیں سُنی ہیں اور یقین جانیئے، میں نے ان کی کارکردگی کے متعلق باتیں سُن کر انہیں اپنا ہیرو بنا رکھا ہے۔ بہرحال اب تو وہ یہاں سے چلے گئے ہیں" ـــ جارج نے کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"ہونہہ! — اس کا مطلب ہے کہ عمران کا اصل مقصد ختم ہو گیا ہے کہ وہ خفیہ طور پر تل ابیب پہنچنا چاہتا تھا۔ اس کا راز کھل گیا ہے۔ اور جی۔ پی فائیو اور ریڈ آرمی اس کے پیچھے ہے" — خاور نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"جی ہاں! — رپورٹ سے تو یہی معلوم ہوتا ہے — اور وزیر اعظم کے اغوا کا مسئلہ تو انتہائی گھمبیر ثابت ہو گا۔ اب تو اسرائیل کی پوری حکومتی مشینری حرکت میں آجائے گی" — جارج نے کہا۔

"او کے مسٹر جارج! — آپ نے ہمارا پروگرام پوچھا تھا تو اب ہمارا پروگرام فوری طور پر تل ابیب پہنچنا ہے — اب عمران کے ظاہر ہونے کے بعد ساری پلاننگ چوپٹ ہو گئی ہے اور اب ہمارا وہاں پہنچنا ضروری ہو گیا ہے" — خاور نے کہا۔

"تل ابیب — لیکن وہاں تو ظاہر ہے عمران صاحب کی وجہ سے زبردست ہنگامی حالات ہوں گے — کیا آپ چند دن رُک نہیں سکتے" — جارج نے کہا۔

"آپ چند دنوں کی بات کر رہے ہیں۔ ہم ان حالات میں چند گھنٹے بھی نہیں رُک سکتے" — خاور نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا — ٹھیک ہے۔ میں انتظامات کرتا ہوں" — جارج نے کہا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی کافی کی پیالی میز پر رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے ہاں! — میں یہ پوچھنا تو بھول ہی گیا کہ آپ کس راستے سے سفر کرنا پسند کریں گے" — جارج نے کہا اور خاور تو کھل کھلا کر ہنس پڑا۔ جب کہ اس کے دوسرے ساتھی بھی ہنسنے لگے اور جارج حیرت سے ان

سب کو دیکھنے لگا۔

"آپ ہنس کیوں رہے ہیں — کیا میں نے کوئی غلط بات کہہ دی ہے" — جارج نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ نے ہم سے تو ایسے پوچھا ہے جیسے ہم اسرائیل کی سب سے اہم شخصیات ہوں — جارج صاحب! اس وقت یہودیوں کا ایک ایک بچہ ہمارے خون کا پیاسا ہو رہا ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ ہم کس راستے سے سفر کرنا پسند کریں گے" — خاور نے کہا اور اس بار جارج مسکرا دیا۔

"آپ جارج کے پاس موجود ہیں اور انتظامات بھی جارج نے کرنے ہیں — اور جارج کے انتظامات ایسے ہوتے ہیں کہ اسرائیلی ہمیشہ سر پیٹتے رہ جاتے ہیں" — جارج نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر ہم جلد از جلد تل ابیب پہنچنا چاہتے ہیں" — اس بار خاور نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے — میں انتظامات کرتا ہوں۔ آپ دیکھیں گے کہ آپ کس طرح انتہائی محفوظ طریقے سے تل ابیب میں داخل ہو جائیں گے" — جارج نے کہا اور پھر وہ باہر کی طرف قدم اٹھانے ہی لگا تھا کہ اس کا اسسٹنٹ سلام اندر داخل ہوا۔

"سلام! — فون کر کے حمزہ کو کہو کہ چار آدمیوں کو جلد از جلد تل ابیب پہنچانا ہے۔ ایسے انتظامات کرے کہ کوئی مسئلہ پیدا ہی نہ ہو" — جارج نے سلام سے کہا اور سلام سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔ تقریباً آٹھ دس منٹ بعد وہ واپس آیا تو اس کا چہرہ قدرے پریشان تھا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"باس! ــــ حمزہ نے کہا ہے کہ حیفہ کی سخت ترین ناکہ بندی کی گئی ہے اور وائٹ سٹار تقریباً ایک ایک آدمی کی انتہائی سختی سے چیکنگ کر رہی ہے۔ اس لئے ابھی کسی کا بھی باہر نکلنا ناممکن ہے۔" سلام نے جواب دیا اور جارج کے ہونٹ بھنچ گئے۔

"واقعی مجھ سے آپ حضرات کی اہمیت کا اندازہ لگانے میں غلطی ہو گئی ہے۔ آپ تو ان کے لئے بے حد اہم ہیں ــــ بہرحال میں اپنے طور پر کوشش کرتا ہوں" ــــ جارج نے کہا اور سامنے پڑے ہوئے ٹرانسمیٹر پر جھک گیا۔

"ایک منٹ جارج صاحب" ــــ خاور نے اچانک کہا تو جارج چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"یہاں وائٹ سٹار کا ہیڈ آفس تو ہو گا" ــــ خاور نے کہا۔

"جی ہاں! ہے" ــــ جارج نے ایسے لہجے میں جواب دیا جیسے اُسے خاور کے سوال کی وجہ تسمیہ سمجھ نہ آئی ہو۔

"آپ اس ہیڈ آفس کا محل وقوع ہمیں بتا دیں اور تیز رفتار کار بھی ہمارے حوالے کر دیں ــــ ہم جانے سے پہلے اس کرنل بلاشر کو یادگار سبق پڑھانا چاہتے ہیں" ــــ خاور نے کہا۔

"لیکن خاور ــــ پہلے یہ تو معلوم کر لیں کہ کرنل بلاشر یہاں موجود بھی ہے یا نہیں" ــــ چوہان نے کہا۔

"یہ تو ابھی معلوم ہو سکتا ہے" ــــ جارج نے کہا اور اس نے سلام کو فون لانے کے لئے کہا۔ سلام چند لمحوں بعد وائرلیس فون آپریس اٹھائے اندر داخل ہوا اور جارج کو فون پکڑا دیا۔ جارج نے جلدی سے

اس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"شہباز گارمنٹس" ــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"حمزہ سے بات کراؤ ــــ جارج بول رہا ہوں" ــــ جارج نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس سر ــــ ہولڈ آن کریں" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"یس سر ــــ حمزہ بول رہا ہوں جناب! ــــ ابھی سلام کا فون آیا تھا سر ــــ میں نے اُسے بتا دیا ہے کہ اس وقت حالات انتہائی خراب ہیں" حمزہ نے معذرت خواہانہ انداز میں بولنا شروع کر دیا۔

"وائٹ سٹار کا چیف کرنل بلاشر حیفہ میں موجود ہے" ــــ جارج نے پوچھا۔

"یس باس! ــــ اس کے آنے کے بعد تو حیفہ پر جیسے قیامت سی ٹوٹ پڑی ہے۔ حیفہ سے باہر جانے والی ہر سڑک بلکہ ہر راستہ وائٹ سٹار کے قبضے میں ہے ــــ ہوائی اڈا ۔ ریلوے اسٹیشن ۔ بس اڈے ۔ ویگن اڈے ۔ ٹیکسی سٹینڈ ہر جگہ پر وائٹ سٹار نے مکمل قبضہ کر رکھا ہے ــــ سارے شہر میں وائٹ سٹار کی کاریں دوڑتی پھر رہی ہیں ــــ تمام ہوٹل ۔ کیفے ۔ بار وغیرہ چیک کئے جا رہے ہیں ــــ ذرا بھی کوئی آدمی مشکوک نظر آئے تو اُسے چیک کرنے کی بجائے گولی مار دی جاتی ہے ــــ حالات بہت خراب ہیں جناب" حمزہ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"کرنل بلاشر کہاں موجود ہے" ___ جارج نے پوچھا۔

"وہ ہیڈ آفس میں ہے جناب! اور وہاں سخت پہرہ ہے۔ یوں لگتا ہے جیسے اس پورے علاقے پر فوج نے قبضہ کر رکھا ہو" ___ حمزہ نے جواب دیا۔

"اوکے ___ تم ایسا کرو کہ بلیو مارجن کار یعقوب کالونی بھجوا دو" ___ جارج نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میں نے کار تو منگوالی ہے۔ لیکن میں آپ کو اس آپریشن کا مشورہ نہ دوں گا ___ آپ چند روز یہاں رُک جائیں۔ یہ لوگ خود ہی سر ٹکرا کر ڈھیلے پڑ جائیں گے۔ اس کے بعد آپ تل ابیب جا سکتے ہیں" ___ جارج نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ حمزہ سے بات کرنے کے بعد اس پر خاصی سنجیدگی چھا گئی تھی کیونکہ اُسے اب حالات کا صحیح علم ہوا تھا۔

"بلیو مارجن کار آٹھ سلنڈر کار ہوتی ہے ناں" ___ خاور نے کہا۔

"ہاں! ___ یہ دنیا کی سب سے طاقتور کار ہے اور یہ کار تو ویسے بھی میں نے خصوصی طور پر ایکریمیا سے تیار کرائی ہے ___ یہ بلٹ پروف بھی ہے اور اس میں سے گن فائرنگ بھی ہو سکتی ہے اس کی چھت بھی کھل اور بند ہو سکتی ہے ___ میں اسے انتہائی اہم مواقع پر ہی استعمال کرتا ہوں۔ ورنہ یہ چھپی رہتی ہے" ___ جارج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے پاس حیفہ کا نقشہ تو ہوگا" ___ خاور نے کہا۔

"ہاں ہے" ___ جارج نے کہا اور اٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

"ہاں تو دوستو! ___ بظاہر تو ہماری ساری پلاننگ فیل ہو چکی ہے۔

مقصد تو یہی تھا کہ اسرائیل کی توجہ ہم اپنی طرف مرکوز رکھیں۔ اور عمران کو خفیہ طور پر کام کرنے کا موقع مل جائے ___ لیکن اب عمران کے متعلق رپورٹ سامنے آنے کے بعد پتہ چلا ہے کہ مسئلہ اُلٹ گیا ہے۔ جی۔ پی فائیو اور ریڈ آرمی دونوں عمران کے پیچھے ہیں جب کہ ہماری طرف صرف ایک تنظیم وائٹ سٹار متوجہ ہے اس لئے اب یہاں توڑ پھوڑ کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور ہمیں جلد از جلد تل ابیب پہنچ کر وہاں ایکشن لینا چاہیے تاکہ سب تنظیموں کی توجہ ہماری طرف ہو جائے اور عمران کو کام کرنے کا موقع مل جائے ___ لیکن میرا خیال ہے کہ یہاں سے نکلنے کے لئے ہمیں کرنل بلاشر سے دو دو ہاتھ کرنے پڑیں گے۔ اس کے بغیر ہم یہاں سے نہ نکل سکیں گے" ___ خاور نے پوری تفصیل سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم ایکشن گروپ کے لیڈر ہو۔ جس طرح چاہو فیصلہ کرو۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں" ___ صدیقی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور باقی دو نے بھی صدیقی کی تائید میں سر ہلا دیئے۔

"وہ تو مجھے پتہ ہے کہ تم میرے ساتھ ہو ___ لیکن" ___ خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن ویکن کا ایکشن گروپ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا خاور! ___ ایکشن گروپ کو فوری فیصلے کرنے پڑتے ہیں۔ نتیجہ چاہے کچھ ہی کیوں نہ نکلے ___ اگر لیکن ویکن اور اگر مگر کے چکر میں پڑ جائیں تو پھر ایکشن گروپ میں سے صرف گروپ ہی رہ جائے گا۔ ایکشن غائب ہو جائے گا" ___ نعمانی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"ٹھیک ہے ـــــ تو فیصلہ ہو گیا۔ ہم کرنل بلاشر کے ہیڈ آفس پر جو پور حملہ کریں گے۔ بعد میں جو ہو گا دیکھا جائے گا" ـــــ خاور نے کہا اور سب نے سر ہلا دیئے۔

اسی لمحے جارج ہاتھ میں ایک بڑا سا تہہ شدہ کاغذ اٹھائے اندر داخل ہوا اس نے کاغذ کھول کر میز پر بچھا دیا اور وہ سب اس کاغذ پر جس پر حیفہ کا نقشہ انتہائی تفصیل سے بنا ہوا تھا جھک گئے۔ اور جارج نے جیب سے پنسل نکال کر نشانات لگانے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب سمجھ گئے۔

"اوکے مسٹر جارج! ـــــ آپ کے تعاون کا بے حد شکریہ" ـــــ خاور نے کہا اور جارج مسکرا دیا۔

"یہ میرا فرض ہے جناب! ـــــ اب آپ بتائیں کہ اس مشن کے لئے آپ کو اور کتنے آدمی چاہئیں۔ میں ان کا بندوبست کر دیتا ہوں۔ آپ کے ساتھ کام کرنا ہمارے لئے باعث فخر ہو گا" ـــــ جارج نے کہا۔

"آپ اگر تعاون کرنا ہی چاہتے ہیں تو ایک کام کریں۔ تل ابیب ہائی وے پر آپ ٹھیک اس وقت ایکشن میں آ جائیں جب ہم ہیڈ آفس پر حملہ کریں گے ـــــ آپ کا یہ ایکشن گوریلا ایکشن ہو گا ـــــ ہم ہیڈ آفس پر حملہ کرنے کے بعد ہائی وے کی طرف سے فرار ہونے کی بجائے الباسطہ روڈ کی طرف جائیں گے اور اس سڑک سے ہم تل ابیب کی پہاڑیوں کو کراس کر کے تل ابیب میں داخل ہوں گے۔ اس طرح وائٹ سٹار دونوں طرف سے گھر کر مکمل طور پر مفلوج ہو جائے گی۔ اس

کا پورا زور ہائی وے پر لگ جائے گا اور ہم اطمینان سے الباسطہ روڈ کی طرف سے نکل جائیں گے" ـــــ خاور نے کہا۔

"اگر آپ کی یہ پلاننگ ہے تو اس بارے میں یہ بات ذہن میں رکھیں کہ الباسطہ روڈ حیفہ تک پختہ ہے۔ اس کے بعد بالکل خراب اور کچی سڑک ہے اور پہاڑیوں تک پہنچتے ہوئے آپ کو اسرائیل کی دو چھاؤنیوں سے بھی واسطہ پڑے گا ـــــ اس سڑک کو عام طور پر پہلے فلسطینی گوریلے استعمال کرتے تھے۔ اس لئے اسرائیلیوں نے اس سڑک پر چیکنگ اور چھاپہ مار پارٹیوں میں اضافہ کر دیا ہے۔ چنانچہ یہ سڑک اب قطعی غیر محفوظ ہو چکی ہے ـــــ وائٹ سٹار پر حملے کی اطلاع لازماً انہیں بھی مل جائے گی اور بلیو مارجن کار بھی نظروں میں آ جائے گی۔ اس طرح آپ کو زیادہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا ـــــ پھر آگے پہاڑیوں تک پہنچ کر سڑک ختم ہو جاتی ہے۔ پہاڑیاں ناقابل عبور ہیں۔ وہاں کار کے لئے کوئی راستہ نہیں ہے۔ اس لئے آپ کو یہ پہاڑیاں پیدل چل کر کراس کرنا پڑیں گی۔ اس لئے میں آپ کے سامنے ایک اور تجویز رکھتا ہوں ـــــ میں دو گروپ بناتا ہوں ایک ہائی وے پر ہنگامہ کرے گا اور دوسرا ہیڈ آفس پر ـــــ آپ خاموشی سے الباسطہ روڈ پر نکل جائیں۔ راستے میں چیکنگ وغیرہ کو آپ سنبھال لیں۔ اس طرح آپ کو آسانی ہو جائے گی" ـــــ جارج نے کہا۔

"میرے خیال میں کرنل بلاشر کے ہیڈ آفس پر حملہ سوائے وقت ضائع کرنے کے اور کوئی فائدہ نہیں ہو گا ـــــ ہمیں فوری تل ابیب پہنچنا ہے۔ لازماً کرنل بلاشر بھی ہمارے پیچھے وہاں آئے گا۔ وہاں

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

ہم اس سے نمٹ لیں گے" ـــ صدیقی نے کہا۔

"میں ہیڈ آفس پر حملہ صرف اس لئے کرنا چاہتا ہوں کہ کرنل بلاشر کو یرغمال بنالیا جائے۔ اس طرح ہم آسانی سے تل ابیب پہنچ سکتے ہیں"۔ خاور نے کہا۔

"نہیں! ـــ اس طرح وائٹ سٹار کے ساتھ ساتھ تل ابیب میں بھی لوگ چوکنے ہوجائیں گے" ـــ نعمانی نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ پھر کسی ہنگامے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم الباسط روڈ کی طرف سے نکلیں گے" ـــ خاور نے کہا۔

"لیکن وہاں بھی تو وائٹ سٹار کی چیکنگ ہورہی ہوگی۔ البتہ اگر ہائی وے پر ہنگامہ ہوجائے تو پھر لازماً وہ لوگ یہی سمجھیں گے کہ آپ لوگ ہائی وے کی طرف ہیں ـــ اس طرح ان کی چیکنگ تقریباً ختم ہوجائے گی" ـــ جارج نے کہا۔

"کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ ہمیں کوئی ہیلی کاپٹر مل جائے" ـــ چوہان نے جارج سے مخاطب ہوکر کہا۔

"ہیلی کاپٹر ـــ اوہ ہاں! مل توسکتا ہے ـــ یہاں ایک پرائیویٹ ہیلی کاپٹر سروس موجود ہے۔ لیکن وہاں تو لازماً وائٹ سٹار کی بھرپور چیکنگ ہوگی" ـــ جارج نے کہا۔

"ہیلی کاپٹر کا آئیڈیا تمہارے ذہن میں کیوں آیا ہے چوہان" ـــ؟ خاور نے چوہان سے مخاطب ہوکر کہا۔

"اگر پہاڑیوں سے پہلے ہمیں کار چھوڑ ہی دینی ہے تو پھر اتنا لمبا سفر ہم کار میں کیوں کریں ـــ حیفہ سے تل ابیب کا فاصلہ بہت زیادہ

ہے اور نقشے کے مطابق الباسط روڈ تو طویل چکر کاٹ کر جاتی ہے ـــ راستہ بھی بقول جارج خراب ہے اس لئے کتنی بھی طاقتور کار ہو، ہمیں پہاڑیوں تک پہنچنے کے لئے کئی دن لگ جائیں گے۔ جب کہ ہیلی کاپٹر میں ہم زیادہ سے زیادہ چند گھنٹوں میں پہاڑیوں تک بھی پہنچ سکتے ہیں اور ہیلی کاپٹر پر پہاڑیاں کراس بھی کرسکتے ہیں ـــ لیکن شرط یہ ہے کہ ہیلی کاپٹر یہاں کی فضائیہ کی نظروں میں نہ آئے ورنہ تو وہ ہمیں ہوا میں ہی مار گرائیں گے" ـــ چوہان نے کہا۔

"اوہ! ـــ اوہ ایک کام ہوسکتا ہے ـــ اوہ! ویری گڈ ـــ یہاں حیفہ سے باہر کھیتوں پر سپرے کرنے والی ایک کمپنی کے پاس ہیلی کاپٹر ہیں اور یہ کمپنی بھی ایک ایسے یہودی کی ہے جس کے تل ابیب کے اعلیٰ ترین حکام سے رابطے ہے اور یہ یہودی صرف پیسے کا آدمی ہے اس سے بھاری رقم کے عوض ہیلی کاپٹر حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس پر کسی کو شک نہ پڑے گا" ـــ یکلخت جارج نے کہا اور ان سب کے چہرے چمک اٹھے۔ کیونکہ اتنی دیر کے بعد یہ سب سے بہترین تجویز سامنے آئی تھی۔

"کیا اس یہودی کے یہاں کے حکام سے بھی تعلقات ہیں" ـــ؟ اچانک خاور نے پوچھا۔

"ہاں! بہت زیادہ ـــ کیونکہ یہ یہودی جس کا نام اشارم ہے حیفہ کے تقریباً تمام باروں اور جوئے خانوں کا بھی مالک ہے" ـــ جارج نے جواب دیا۔

"اس کا دفتر کہاں ہے۔ اب میں نے فیصلہ کرلیا ہے۔ ہم اس یہودی

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

کو اپنے ساتھ لے جائیں گے" ۔۔۔ خاور نے کہا۔

"ساتھ لے جائیں گے ۔۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔ جارج کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھی بھی چونک پڑے۔

"اس یہودی کو اغوا کیا جائے گا تاکہ اگر وہ اپنی جان بچانا چاہتا ہے تو ہمیں اس ہیلی کاپٹر کے ذریعے تل ابیب پہنچا دے ۔۔۔ جو لوگ دولت کے پجاری ہوتے ہیں انہیں اپنی زندگی سب سے زیادہ پیاری ہوتی ہے" ۔۔۔ خاور نے کہا۔

"ویری گڈ خاور ۔۔۔ ویری گڈ آئیڈیا ۔۔۔ تم نے لیڈر ہونے کا حق ادا کر دیا" ۔۔۔ اس بار چوہان، نعمانی اور صدیقی تینوں نے انتہائی پُرمسرت لہجے میں کہا اور خاور کا چہرہ کھل اٹھا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ اگر آپ ایسا چاہتے ہیں تو ایسے ہی سہی" ۔۔۔ جارج نے بھی خاور کے فیصلے کو تسلیم کرتے ہوئے کہا۔

"باس ۔۔۔ بلیو مارجن کار پہنچ گئی ہے" ۔۔۔ اسی لمحے سلام نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ یہ بتاؤ یہودی اشارم اس وقت کہاں ہوگا۔ کیا اس کا پتہ چل سکتا ہے" ۔۔۔ جارج نے سلام سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہودی اشارم ۔۔۔ اس کے متعلق تو عرفہ کو بہتر پتہ ہوگا۔ کیونکہ اس یہودی کے ساتھ تمام رابطے اس کا گروپ رکھتا ہے فنانس کے لئے" ۔۔۔ سلام نے کہا اور جارج نے سر ہلاتے ہوئے میز پر رکھا ہوا وائرلیس فون پیس اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس عرفہ سپیکنگ" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز ابھری۔

"جارج بول رہا ہوں عرفہ ۔۔۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ یہودی اشارم اس وقت کہاں ہوگا" ۔۔۔ جارج نے کہا۔

"یہودی اشارم، اس وقت ۔۔۔ میں معلوم کر کے بتا سکتا ہوں باس" عرفہ نے جواب دیا۔

"اچھا پہلے یہ بتاؤ کہ اشارم کے پاس اپنا کوئی ذاتی ہیلی کاپٹر بھی ہے یا صرف وہ سپرے کمپنی والے ہیلی کاپٹر ہیں" ۔۔۔ جارج نے پوچھا

"اس کے پاس اپنا ہیلی کاپٹر ہے جناب ۔۔۔ وہ زیادہ تر اسی کے ذریعے تل ابیب آتا جاتا رہتا ہے ۔۔۔ فالکن ہیلی کاپٹر ہے کافی بڑا اور آرام دہ" ۔۔۔ عرفہ نے جواب دیا۔

"کون چلاتا ہے اس کا ہیلی کاپٹر" ۔۔۔ جارج نے پوچھا۔

"اس کا پائلٹ ہے کیسانہ ۔۔۔ وہ چلاتا ہے" ۔۔۔ عرفہ نے جواب دیا۔

"تم ایسا کرو کہ اس ہیلی کاپٹر۔ اشارم اور پائلٹ کے متعلق تمام تفصیلات معلوم کرو ۔۔۔ میں تھوڑی دیر بعد تمہیں خود فون کروں گا" ۔۔۔ جارج نے کہا۔

"جناب! مسئلہ کیا ہے۔ آپ مجھے تفصیل بتائیں۔ شاید میں کوئی بہتر حل نکال سکوں" ۔۔۔ عرفہ نے کہا۔

"ہمیں وہ ہیلی کاپٹر چاہیئے۔ ہم نے چار آدمیوں کو اس ہیلی کاپٹر پر بھجوانا ہے۔ اس اشارم کو اغوا کر کے ساتھ لے جائیں گے" ۔۔۔ جارج نے کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ یہ کہیں وہ چار آدمی تو نہیں ہیں جنہیں وائٹ سٹار تلاش

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

کر رہی ہے" ـــــ عرفہ نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں وہی ہیں ــ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان" ـــــ جارج نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ویری گڈ آئیڈیا باس! ــــ لیکن کیسانہ اسرائیلی ایجنسی کا آدمی ہے اس لئے کیسانہ کو ساتھ مت لے جائیں" ـــــ عرفہ نے کہا۔

"اوہ اچھا ہوا تم نے بتا دیا ـــــ تم فی الحال اشارم کا پتہ کرو" ـــــ جارج نے کہا اور کریڈل دبا دیا۔

"ہیلی کاپٹر ہم خود اڑا لیں گے ـــــ اس کی فکر مت کرو" ـــــ خاور نے کہا اور جارج نے سر ہلا دیا۔

پھر تقریباً دس منٹ بعد جارج نے دوبارہ عرفہ کو فون کیا۔

"باس! ـــــ میں نے معلومات حاصل کر لی ہیں۔ اشارم اس وقت اپنی رہائش گاہ پر موجود ہے۔ اس کا ہیلی کاپٹر بھی وہیں ہے اور پائلٹ چھٹی پر تل ابیب گیا ہوا ہے" ـــــ عرفہ نے جواب دیا۔

"ویری گڈ! ــــ تو اب ہمیں اس کی رہائش گاہ پر ریڈ کرنا پڑے گا" ـــــ جارج نے کہا۔

"باس! ایسا نہ کریں۔ کیونکہ اشارم کرنل بلاشر کا دوست ہے اور کرنل بلاشر نے اس خدشے کے پیش نظر کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والے اس کی کمپنی یا اس کا ذاتی ہیلی کاپٹر نہ اڑا لیں، وائٹ سٹار کے آدمیوں کو اس کی رہائش گاہ اور کمپنی کی نگرانی پر مامور کر رکھا ہے اور وہاں ریڈ ہوتے ہی کرنل بلاشر کو اطلاع مل جائے گی اور پھر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے وہ اشارم کی جان کی بھی پرواہ نہ کرے گا" ـــــ عرفہ نے کہا۔

"اوہ تو پھر" ـــــ جارج نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔ کرنل بلاشر نے واقعی انتہائی سخت ناکہ بندی کر رکھی تھی۔

"ایک صورت ہو سکتی ہے کہ میں اشارم کو خفیہ طور پر اغوا کر کے آپ کے پاس پہنچا دوں ـــــ اس کے تعلقات جس لڑکی سے ہیں وہ میرے گروپ کی ہے اور اشارم اس کے اشاروں پر چلتا ہے۔ اس کے بعد آپ اشارم کو مجبور کر دیں کہ وہ کرنل بلاشر کو فون کر کے ہیلی کاپٹر پر تل ابیب جانے کی اجازت لے۔ اس طرح کرنل بلاشر مطمئن ہو جائے گا" ـــــ عرفہ نے کہا۔

"تم اغوا کس طرح کرو گے ـــــ وہاں نگرانی تو ہو رہی ہے" ـــــ؟ جارج نے کہا۔

"وہاں ایک خفیہ راستہ موجود ہے جہاں سے اس کے محل کے اندر بھی جایا جا سکتا ہے اور واپس نکلا بھی جا سکتا ہے۔ لیکن اس کا علم صرف اس لڑکی شالی کو ہی ہے" ـــــ عرفہ نے جواب دیا۔

"ایک منٹ ـــــ ہم اس لڑکی کی مدد سے اس خفیہ راستے سے اس کے محل میں جائیں گے اور پھر وہاں یہودی اشارم کو مجبور کر کے کرنل بلاشر سے بھی بات ہو جائے گی اور وہیں سے ہم ہیلی کاپٹر پر بھی سوار ہو جائیں گے" ـــــ خاور نے جارج سے کہا اور جارج نے یہی بات عرفہ سے کر دی۔

"ٹھیک ہے ـــــ تو میں شالی کو آپ کے پاس بھجوا دیتا ہوں۔ وہ آپ کو وہاں آسانی سے لے جائے گی" ـــــ عرفہ نے کہا۔

"او کے ـــــ اسے یعقوب کالونی والے اڈے پر بھجوا دو۔ میں وہیں

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

ہوں" ــــــ جارج نے کہا اور کریڈل دبا کر رابطہ ختم کر دیا اور ایک طرف کھڑے سلام کو اشارہ کیا کہ وہ جا کر شالی کو لے آئے۔

اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد سلام دوبارہ اندر داخل ہوا تو ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی بھی اس کے ہمراہ تھی۔ اس لڑکی نے چست لباس پہنا ہوا تھا۔

"یہ مس شالی ہیں" ــــــ سلام نے کہا اور جارج نے سر ہلاتے ہوئے شالی کو ایک خالی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"آپ نے مجھے بلایا ہے باس! ــــــ عوفر نے بتایا ہے کہ کوئی ضروری کام ہے" ــــــ شالی نے غور سے خاور اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں شالی! ــــــ ایک اہم مشن کے لئے تمہاری خدمات کی ضرورت ہے" ــــــ جارج نے کہا۔

"آپ حکم دیجئے باس! ــــــ شالی کے لئے فلسطین کے کسی بھی مشن پر کام کرنا باعث فخر ہے" ــــــ شالی نے بڑے جذباتی لہجے میں کہا اور جارج نے اسے تفصیل سے ساری بات بتا دی۔

"اوہ! ــــــ تو آپ ہیں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ارکان! ــــــ مجھے آپ سے مل کر بے حد خوشی ہوئی ہے ــــــ میں نے آپ کے کارناموں کی بڑی دھوم سنی ہوئی ہے۔ آپ کے لئے کام کرنا میرے لئے باعث فخر ہوگا" ــــــ شالی نے خاور اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہم آپ کے ان جذبات کی قدر کرتے ہیں مس شالی" ــــــ خاور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے یہاں سے نکلنے کے لئے اچھی تجویز سوچی ہے ــــــ لیکن اشارم انتہائی عیار اور چالاک آدمی ہے۔ وہ مشکل سے ہی قابو میں آئے گا۔ میں تو آپ کو اس تک پہنچا دوں گی" ــــــ شالی نے کہا۔

"تم صرف اتنا ہی کام کرو۔ باقی کام ہم خود کر لیں گے" ــــــ خاور نے جواب دیا۔

"او کے ــــــ آپ میرے ساتھ چلیں۔ میں ایک ایسے خفیہ راستے سے آپ کو اس تک پہنچاؤں گی کہ کوئی آنکھ بھی آپ کو نہ دیکھ سکے گی۔ لیکن آپ کو پیدل چلنا پڑے گا۔ کیونکہ کار کے ذریعے اس راستے تک نہیں پہنچا جا سکتا" ــــــ شالی نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ جیسے آپ کہیں" ــــــ خاور نے کہا اور شالی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آئیے! ــــــ پھر دیر نہیں کرنی چاہیے۔ ہو سکتا ہے کہ اشارم رہائش گاہ سے نکل جائے" ــــــ شالی نے اٹھتے ہوئے کہا اور خاور اور اس کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

کرنل فرینک جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا کمرے میں موجود چار افراد اس کے استقبال کے لئے کھڑے ہو گئے۔ کرنل فرینک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی تھا اور اس کے چہرے پر سخت گیری کے آثار نمایاں تھے۔ صدر مملکت کے حکم پر اُسے میجر سے کرنل کے عہدے پر ترقی دیکر جی۔پی فائیو کا نیا چیف بنایا گیا تھا اور اس وقت وہ چیف کی حیثیت سے پہلی بار جی۔پی فائیو کے ہیڈکوارٹر میں جی۔پی فائیو کے مرکزی شعبوں کے انچارج حضرات سے میٹنگ کے لئے آیا تھا۔ جی۔پی فائیو کا تنظیمی ڈھانچہ اس طرح بنایا گیا تھا کہ پورے اسرائیل کو چار حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ایسٹ ونگ ویسٹ ونگ۔ ساؤتھ اور نارتھ ونگ۔ اور ہر ونگ کا ایک ایک انچارج تھا۔ جب کہ تل ابیب کو مرکزی حیثیت حاصل تھی اور کرنل ڈیوڈ مرکز کا انچارج تھا اور اب کرنل ڈیوڈ کی جگہ کرنل فرینک نے لے لی تھی۔ پورے اسرائیل کی طرح مرکز کو بھی چار حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا اور یہ چاروں مرکزی حصوں کے انچارج تھے جب کہ ایکشن گروپ علیحدہ تھا جس کا انچارج پہلے سے ہی کرنل فرینک تھا۔

"پہلی بات تو یہ سن لو کہ کرنل ڈیوڈ کی جگہ اب کرنل فرینک جی۔پی فائیو کا انچارج ہے اور صدر مملکت نے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے مقابلے کی تمام تر ذمہ داری جی۔پی فائیو اور وائٹ سٹار پر ڈال دی ہے ___ ریڈ آرمی کسی لیبارٹری کی حفاظت کرے گی ___ وائٹ سٹار پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایک اور گروپ کے ساتھ طرابلس اور اب حیفہ میں نبرد آزما ہے۔ میری ابھی کرنل بلاشر سے بات ہوئی ہے۔ کرنل بلاشر ویسے بھی میرا ذاتی دوست ہے ___ وہ گروپ حیفہ میں چھپا ہوا ہے اور کرنل بلاشر نے حیفہ کی انتہائی سخت ناکہ بندی کر رکھی ہے اور مجھے یقین ہے کہ کرنل بلاشر حیفہ میں ہی اس گروپ کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائے گا ___ اب رہ گیا وہ گروپ جس کا انچارج عمران ہے۔ اس کے ساتھ دو افراد ہیں ہم نے اس گروپ کا خاتمہ کرنا ہے اور اس وقت پوزیشن یہ ہے کہ ملٹری انٹیلی جنس اور فضائیہ کے مشترکہ مشن کے دوران فتح روڈ پر سے یہ گروپ غائب ہو چکا ہے اور باوجود کوشش کے دستیاب نہیں ہو سکا۔ ہم نے فوری طور پر اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس بھی کرنا ہے اور ان کا خاتمہ بھی کرنا ہے" ___ کرنل فرینک نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جناب ___ فتح روڈ اور اس سے ملحقہ پہاڑیاں میرے علاقے میں آتی ہیں۔ میں نے بھی اس گروپ کی تلاش میں حصہ لیا ہے لیکن واقعی یہ گروپ اس طرح غائب ہو گیا ہے کہ اس کا پتہ نہیں چل سکا" ___ ایک نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"میجر رالنس ! ـــ یہ لوگ گو انتہائی خطرناک ہیں لیکن بہرحال ہیں تو انسان ہی ـــ اور انسان جن کی طرح نظروں سے غائب نہیں ہو سکتے اور نہ آج کے جدید دور میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ ان کے پاس سلیمانی ٹوپیاں ہوں گی ـــ اس لئے یہ کہنا کہ وہ غائب ہو گئے ہیں اپنے آپ کو ناکام کہنے کے مترادف ہے اور ناکامی کا لفظ میری لغت میں نہیں ہے اور نہ میں کبھی اس لفظ کو سننے کا قائل ہوں ـــ اس لئے آئندہ آپ میں سے کوئی اس لفظ کو استعمال نہیں کرے گا۔ ورنہ اب مجھے صدر مملکت نے جو اختیارات دیئے ہیں میں کسی کو فوری طور پر گولی بھی مار سکتا ہوں" ـــ کرنل فرینک نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا اور میجر رالنس نے سر جھکا لیا۔

"جناب ! ـــ ان لوگوں کا مقصد تو بہرحال تل ابیب میں داخل ہونا تھا اس لئے وہاں سے ان کے غائب ہونے کا مطلب ہے کہ یہ لازماً پہاڑیوں کو کراس کر کے تل ابیب میں داخل ہونا چاہیں گے اور جس وقت یہ ریڈ ہوا ہے اگر اس وقت سے اب تک کا وقت شمار کیا جائے تو میرا اندازہ ہے کہ وہ لوگ اس وقت پہاڑیوں کے اندر ہوں گے۔ اگر ہم ان پہاڑیوں پر بھرپور ریڈ کریں تو ہم آسانی سے ان کا پتہ چلا سکتے ہیں" ـــ ایک اور نوجوان نے کہا۔

"ویری گڈ آئیڈیا میجر جوزف ! ـــ آپ نے واقعی انتہائی ذہانت آمیز بات کی ہے" ـــ کرنل فرینک نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"جناب ! ـــ اگر وہ پیدل فتح روڈ سے پہاڑیوں تک پہنچیں گے تو پھر تو ابھی وہ پہاڑیوں تک پہنچ ہی نہ سکے ہوں گے" ـــ ایک اور نوجوان نے کہا۔

"اوہ ہاں میجر رالنس ! ـــ انہوں نے کار کے ذریعے حملہ کیا تھا اور رپورٹ کے مطابق کار خالی ملی تھی۔ آپ نے خود اس کار کو چیک کیا تھا" کرنل فرینک نے چونکتے ہوئے کہا۔

"نہیں سر ـــ ملٹری انٹیلی جنس والوں نے چیک کیا تھا" ـــ میجر رالنس نے جواب دیا۔

"ہوں ـــ ٹھیک ہے ـــ تو فیصلہ ہو گیا کہ ہم نے فوری توجہ پہاڑیوں اور اس کے ارد گرد کے علاقے پر دینی ہے۔ اور سنیں ـــ میجر رالنس میرے ساتھ ہوں گے۔ جب کہ میجر جوزف اور میجر پارک دونوں اپنے تمام گروپ سمیت پہاڑیوں پر ریڈ کریں گے ـــ ہم نے وہاں ایک ایک چٹان اور ایک ایک غار کو چیک کرنا ہے ـــ اور میجر جم پہاڑیوں کی دوسری طرف تل ابیب کی طرف چیکنگ کریں گے۔ ان پہاڑیوں سے کوئی چڑیا کا بچہ بھی تل ابیب میں داخل نہ ہو سکے ـــ اور میجر رالنس ! آپ اپنے گروپ کو فوراً پہاڑیوں کے اس طرف فتح روڈ والے حصے کی طرف پھیلا دیں تاکہ اگر یہ لوگ ان پہاڑیوں تک نہ پہنچے ہوں تو انہیں کور کیا جا سکے" ـــ کرنل فرینک نے تیز لہجے میں فوری فیصلہ کرتے ہوئے کہا۔ اس کی فطرت ہی تھی کہ وہ فوری فیصلے اور انتہائی تیز کارکردگی کا عادی تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا اور باقی چاروں بھی کھڑے ہو گئے۔

"میجر رالنس ! ـــ آپ ہدایات دے کر ہیلی پیڈ پر پہنچ جائیں۔ میں وہاں موجود ہوں گا۔ اور سنیں ! کسی قسم کی کوتاہی ناقابل برداشت ہوگی"۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

کرنل فرینک نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد اس کا ہیلی کاپٹر فتح روڈ پر پہنچ چکا تھا۔ میجر رالسن اس کے ساتھ بیٹھا تھا جبکہ عقبی نشست پر کرنل فرینک کا اسسٹنٹ اور ایکشن گروپ کا سب سے تیز ایجنٹ ڈومارو بیٹھا ہوا تھا۔ میجر ڈومارو کی صلاحیتوں کا اعتراف کرنل فرینک کو بھی تھا اس لئے وہ اُسے ہمیشہ اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ پائلٹ سیٹ پر کرنل فرینک خود تھا۔

"نیلے رنگ کی کار بتائی گئی تھی"۔۔۔ کرنل فرینک نے فتح روڈ کے اوپر ہیلی کاپٹر اڑاتے ہوئے کہا۔

"یس سر"۔۔۔ میجر رالسن نے جواب دیا۔

اور پھر پورے فتح روڈ کا چکر لگانے کے باوجود نیلے رنگ کی کار کہیں بھی انہیں نظر نہ آئی۔ حالانکہ سڑک ابھی تک ٹریفک کے لئے نہ کھولی گئی تھی اور وہاں تباہ شدہ ٹرک اور دوسری گاڑیاں ابھی تک موجود تھیں البتہ انہیں سڑک سے ہٹا کر ایک طرف کر دیا گیا تھا اور صفائی کا عمل ابھی تک جاری تھا۔

"نیلے رنگ کی کار تو سرے سے موجود ہی نہیں ہے"۔۔۔ کرنل فرینک کے لہجے میں حیرت تھی۔

"کہاں جا سکتی ہے خالی کار۔۔۔ کہیں ان صفائی کرنے والوں نے تو اُسے کہیں اور نہیں بھجوا دیا"۔۔۔ میجر رالسن نے کہا اور کرنل فرینک نے سر ہلاتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو ایک جگہ سڑک پر اتار دیا۔ جہاں صفائی کرنے والوں کا عارضی کیمپ تھا۔ صفائی کرنے والوں کا تعلق بری فوج سے ہی تھا۔

"آپ کا انچارج کون ہے۔۔۔ میں کرنل فرینک ہوں چیف آف جی پی فائیو"۔۔۔ کرنل فرینک نے کیمپ کے باہر کھڑے ہوئے ایک فوجی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر!۔۔۔ آپ کے ہیلی کاپٹر پر جی۔ پی فائیو کا مونوگرام ہے۔۔۔ انچارج کیپٹن ہریمن ہیں۔ وہ آ رہے ہیں جناب"۔۔۔ فوجی نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

اسی لمحے ایک فوجی جیپ قریب آ کر رکی اور ایک نوجوان اس میں سے اُترا۔ اس کی یونیفارم پر کیپٹن کے شار موجود تھے۔

"جی۔ پی فائیو کے چیف کرنل فرینک"۔۔۔ سپاہی نے جلدی سے کیپٹن سے کہا اور پھر کیپٹن نے فوراً ایڑیاں جوڑ کر فوجی انداز میں سلیوٹ کیا۔ کرنل فرینک نے سلیوٹ کا جواب دیتے ہوئے کیپٹن سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہاں وہ نیلی کار تھی جس سے مجرموں نے گن شپ ہیلی کاپٹروں پر حملہ کیا تھا۔۔۔ وہ کار کہاں ہے"۔۔۔ کرنل فرینک کا لہجہ تحکمانہ تھا۔

"نیلی کار۔۔۔ نہیں جناب! اس پوری سڑک پر نیلے رنگ کی کوئی کار موجود نہیں تھی۔۔۔ ویسے بھی جو گاڑیاں موجود تھیں ہم نے انہیں سائیڈ پر کھڑا کر دیا ہے۔ صفائی کے بعد انہیں اٹھا کر لے جایا جائے گا"۔۔۔ کیپٹن نے جواب دیا۔

"اوہ!۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ مجرم عارضی طور پر کار خالی کر کے کہیں چھپ گئے تھے اور بعد میں وہ کار لے اُڑے"۔۔۔ کرنل فرینک نے تیز لہجے میں کہا۔

"لیکن سر۔۔۔ وہ کار لے کر کہاں جا سکتے تھے۔ یہاں سے پہاڑیوں تک

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

تو چیکنگ تھی" ـــــ میجر رالسن نے کہا۔

"وہ کسی اور راستے سے بھی تو جا سکتے ہیں ـــــ ضروری تو نہیں کہ سڑک پر سے ہی جاتے" ـــــ کرنل فرینک نے کہا اور تیزی سے مڑ کر اپنے ہیلی کاپٹر کی طرف جانے لگا۔ میجر رالسن اور میجر ڈومارو نے بھی اس کی پیروی کی۔

چند لمحوں بعد ان کا ہیلی کاپٹر دوبارہ فضا میں بلند ہو گیا۔ کرنل فرینک نے اب اس کا رخ سڑک سے ہٹ کر ویران میدان کی طرف کر دیا جو اونچے نیچے ٹیلوں سے بھرا ہوا تھا اور جس کے پار ایک اینٹوں کا بھٹہ نظر آ رہا تھا جس کی چمنی سے دھواں نکل رہا تھا اور وہاں لوگ موجود تھے۔ کرنل فرینک نے وہاں جا کر ہیلی کاپٹر اتار دیا۔

"بھٹے کا مالک یا منیجر کون ہے" ـــــ کرنل فرینک نے نیچے اترتے ہوئے ایک آدمی سے کہا۔

"وہ آ رہا ہے جناب" ـــــ اس آدمی نے سہمے ہوئے لہجے میں ایک طرف اشارہ کیا جہاں سے ایک ادھیڑ عمر آدمی تیزی سے ان کی طرف بڑھ رہا تھا۔ اس نے قریب آ کر بڑے مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔

"میرا نام رودی ہے جناب ـــــ اور میں اس بھٹے کا منیجر ہوں جناب! حکم جناب" ـــــ ادھیڑ عمر آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یہاں کوئی نیلے رنگ کی کار تو نہیں آئی ـــــ یا آپ کے کسی آدمی نے گرد و نواح میں دیکھی ہو" ـــــ کرنل فرینک نے کہا۔

"صالح نے دیکھی ہے جناب ـــــ ایک عورت یہاں پانی بھرنے آئی تھی کار کے لئے ـــــ اور جناب! یہاں بڑا عجیب واقعہ ہوا ہے۔

بھٹے کو آگ لگائی گئی تو بعد میں بھٹے کے عقبی حصے کی دیوار ٹوٹی ہوئی ملی حالانکہ وہ پہلے ٹوٹی ہوئی نہ تھی" ـــــ رودی نے کہا اور کرنل فرینک یہ سن کر بری طرح چونک پڑا۔

"پوری تفصیل بتائیں" ـــــ کرنل فرینک نے کہا۔

"جناب! ـــــ بھٹے کو آگ لگانے کے بعد یہاں دو گن شپ ہیلی کاپٹر مجرموں کی تلاش کرتے ہوئے آئے ـــــ صالح نے انہیں بتایا کہ اس نے تین آدمیوں کو جھک کر ادھر اینٹوں کے پیچھے آتے دیکھا تھا۔ انہوں نے یہاں مکمل تلاشی لی لیکن کوئی آدمی نہ ملا۔ اس صالح نے کہا کہ شاید وہ لوگ آگ لگنے سے پہلے بھٹے میں نہ کود گئے ہوں۔ لیکن اس وقت چونکہ آگ لگ چکی تھی اس لئے بھٹہ کھولا نہ جا سکتا تھا ـــــ ویسے بھی اگر وہ اندر ہوتے تو جل کر راکھ ہو چکے ہوتے۔ جس پر فوجی چلے گئے اور میں صالح اور ایک اور مزدور ابن بدر کے ساتھ یہاں نلکے پر ہاتھ منہ دھو رہے تھے کہ ایک عرب عورت یہاں آئی۔ اس کے ہاتھ میں ڈبہ تھا۔ اس نے کہا کہ اسے کار میں ڈالنے کے لئے پانی چاہئے ـــــ وہ پانی لے کر چلی گئی ـــــ لیکن پھر کافی دیر بعد ہمیں اطلاع ملی کہ بھٹے کا عقبی حصہ ٹوٹا ہوا ہے۔ یوں لگتا تھا جیسے اندر موجود کچھ افراد نے اسے توڑا ہو۔ اس پر صالح نے کہا کہ اندر واقعی مجرم موجود تھے جو بھٹے کا عقبی حصہ توڑ کر نکل گئے ـــــ اس پر میں نے ان کی تلاش کا حکم دیا تو جناب! ہم نے کافی دور پہاڑیوں کی طرف جاتی ہوئی ایک نیلے رنگ کی کار دیکھی۔ لیکن وہ بہت دور تھی اس لئے ہم اس تک نہ پہنچ سکتے تھے" ـــــ رودی نے کہا۔

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"ٹھیک ہے" ـــــ کرنل فرینک نے کہا اور تیزی سے واپس ہیلی کاپٹر کی طرف مڑ گیا۔ اور چند لمحے بعد وہ ہیلی کاپٹر اڑتا ہوا انتہائی تیز رفتاری سے پہاڑیوں کی طرف جا رہا تھا۔

"اب ساری بات سمجھ میں آ گئی ہے" ـــــ کرنل فرینک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"کیا باس" ـــــ میجر رالنس نے کہا۔

"تم ابھی تک نہیں سمجھے ـــــ مجرم تین مرد اور ایک عورت کا گروپ تھا۔ مرد پہلے یہاں آئے اور بھٹے میں داخل ہو گئے ـــــ بھٹے کو آگ لگا دی گئی۔ اسی دوران یہاں چیکنگ ہوئی ـــــ جب چیکنگ ہوئی تو مجرم اس آگ لگے ہوئے بھٹے کے اندر تھے اس لئے وہ کسی کو نظر نہ آئے۔ چیکنگ ختم ہوئی تو وہ بھٹے کا عقبی حصہ توڑ کر باہر آ گئے ـــــ اور عورت علیحدہ کہیں چھپی ہوئی تھی۔ وہ چیکنگ کے بعد خالی کار لے اڑی اور یہاں سے مجرموں کو ساتھ بٹھا کر وہ سڑک کی بجائے اس علاقے سے پہاڑیوں کی طرف بڑھ گئے" ـــــ کرنل فرینک نے کہا اور میجر رالنس نے سر ہلا دیا۔

ہیلی کاپٹر انتہائی تیز رفتاری سے پہاڑیوں کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ کرنل فرینک نے اس کی بلندی جان بوجھ کر اتنی رکھی تھی کہ اسے نیچے سے مشین گن سے نشانہ نہ بنایا جا سکے ـــــ کیونکہ اب اسے یقین ہو گیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی یا تو پہاڑیوں کے اندر موجود ہوں گے یا پھر ابھی پہاڑیوں تک پہنچ نہ سکے ہوں گے۔ اس لئے یہ خطرہ بہرحال تھا کہ وہ نیچے سے ہیلی کاپٹر کو ہی ہٹ کر دیں جیسے کہ انہوں نے پہلے فتح روڈ پر گن شپ ہیلی کاپٹروں کو ہٹ کر دیا تھا۔

"باس! ـــ کار مجھے نظر آ گئی ہے۔ ادھر پہاڑیوں کے پاس ٹیلے کے پیچھے موجود ہے" ـــــ اچانک پچھلی نشست پر بیٹھے ہوئے ڈوبارو نے چیخ کر کہا۔

"کس طرف ـــــ؟" کرنل فرینک اور میجر رالنس دونوں نے ہی چونک کر پوچھا۔

"بائیں طرف باس" ـــــ میجر ڈوبارو نے کہا اور کرنل فرینک نے ہیلی کاپٹر کا رخ بائیں طرف کو موڑ دیا اور پھر واقعی انہیں ایک بڑے سے ٹیلے کی اوٹ میں کھڑی نیلے رنگ کی کار نظر آ گئی۔ کار کی گولیوں سے چھلنی چھت انہیں اتنی بلندی سے بھی صاف نظر آ رہی تھی۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ پہاڑیوں میں داخل ہو گئے ہیں۔ ٹھیک ہے۔ اب یہ مجھ سے بچ کر نہیں جا سکیں گے" ـــــ کرنل فرینک نے دانت پیستے ہوئے کہا اور اس نے ہیلی کاپٹر کی بلندی اور زیادہ بڑھا دی اور پھر اسے انتہائی بلندی پر معلق کر کے اس نے سپیشل ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔

"ہیلو ـــ ہیلو ـــ کرنل فرینک کالنگ۔ اوور" ـــــ کرنل فرینک نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس! ـــ میجر جوزف اٹنڈنگ یو۔ اوور" ـــــ دوسری طرف سے میجر جوزف کی آواز سنائی دی۔

"تمہارا گروپ پہاڑیوں پر نظر نہیں آ رہا۔ اوور" ـــــ کرنل فرینک نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"ہم چلنے کے لئے تیار ہو چکے ہیں باس! ـــــ دس ہیلی کاپٹروں میں چالیس ممبران ـــ میجر بارک کا گروپ بھی ساتھ ہی تیار ہو گیا ہے ـــ آٹھ

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

ہیلی کاپٹروں میں پینتیس ممبروں کا گروپ ہے۔ فضائیہ سے ہیلی کاپٹر آنے میں دیر لگ گئی ہے جناب"۔۔۔۔ میجر جوزف نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"او۔ کے ا۔۔۔ دونوں گروپ فوراً پہاڑیوں پر اتر جائیں۔۔ مجرم پہاڑیوں میں داخل ہو چکے ہیں۔۔۔ تین مرد اور ایک عورت۔۔۔ اگر یہ زندہ گرفتار نہ ہو سکیں تو انہیں گولی مار دی جائے۔ ویسے کوشش کی جائے کہ انہیں زندہ گرفتار کیا جا سکے۔۔۔ تمام ہیلی کاپٹر پہاڑیوں کے اوپر معلق رہیں گے۔ ہیلی کاپٹروں میں موجود افراد نیچے اترنے والے سپاہیوں کو ان مجرموں کی نقل و حرکت سے آگاہ کرتے رہیں گے۔ ایک ایک چٹان اور ایک ایک غار کی تلاشی لی جائے گی۔۔۔ کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہ ہو گی اور جیسے ہی مجرم نظر آئیں مجھے فوری سپیشل ٹرانسمیٹر پر اطلاع دی جائے گی۔۔۔ میں پہاڑیوں کے ساتھ ہی اپنے مخصوص ہیلی کاپٹر پر موجود رہ کر سارے آپریشن کی نگرانی کروں گا۔ ہری اَپ۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ کرنل فرینک نے چیخ چیخ کر تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر میں موجود ایک اور بٹن دبایا تو پہلے سے ہی ایڈجسٹ شدہ فریکوئنسی بٹن دبتے ہی تبدیل ہو گئی۔

"ہیلو۔۔۔ کرنل فرینک کالنگ میجر جم۔ اوور"۔۔۔ کرنل فرینک نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس۔۔ میجر جم اٹنڈنگ یو باس۔ اوور"۔۔۔ فوراً ہی میجر جم کی آواز ٹرانسمیٹر سے نکلی۔

"تم کہاں موجود ہو۔۔۔ رپورٹ دو۔ اوور"۔۔۔ کرنل فرینک نے

تیز لہجے میں کہا۔

"میں اور میرا گروپ پہاڑیوں کی دوسری طرف تل ابیب جانے والے راستوں پر پہنچ چکا ہے۔۔۔ ہم نے ہر راستے پر مکمل چیکنگ کر رکھی ہے۔۔۔ تین ہیلی کاپٹر فضا میں موجود ہیں اور ان راستوں کی فضائی چیکنگ کر رہے ہیں۔۔۔ میں خود ایک ہیلی کاپٹر میں موجود ہوں اور اس سارے آپریشن کی نگرانی کر رہا ہوں جناب۔ اوور"۔۔۔ میجر جم نے جواب دیا۔

"گڈ۔۔۔ اور سنو! مجرم پہاڑیوں میں موجود ہیں۔۔۔ تین مرد اور ایک عورت۔۔۔ میجر جوزف اور میجر پارک کے گروپ بھی ہیلی کاپٹروں پر پہاڑیوں پر پہنچنے والے ہیں۔۔۔ وہ پہاڑیوں پر آپریشن کریں گے۔ تم نے انتہائی چوکنا رہنا ہے۔ کسی صورت میں بھی کوئی کوتاہی ناقابلِ برداشت ہو گی۔۔۔ اگر مجرم تمہاری طرف سے نکلنے کی کوشش کریں تو پہلے تو انہیں زندہ گرفتار کرنے کی کوشش کی جائے۔۔۔ اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو انہیں گولی مار دی جائے اور مجھے فوری طور پر سپیشل ٹرانسمیٹر پر اطلاع دی جائے۔۔۔ میں اپنے مخصوص ہیلی کاپٹر میں پہاڑیوں کے فتح روڈ والی طرف موجود ہوں۔ اوور اینڈ آل"۔۔۔ کرنل فرینک نے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

"میجر رالنن!۔۔۔ تمہارا گروپ ابھی تک ادھر نہیں پہنچا۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ مجرم چیکنگ سے گھبرا کر واپس پلٹیں"۔۔۔ کرنل فرینک نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں اپنے اسسٹنٹ کیپٹن راشل کو مکمل ہدایات دے آیا تھا۔ وہ پہنچنے

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

ہی والا ہوگا ۔۔۔۔ میں بات کرتا ہوں" ۔۔۔۔ میجر رالنس نے کہا اور پھر اس نے ٹرانسمیٹر کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اُسے دُور سے آٹھ ہیلی کاپٹر تیزی سے ادھر آتے دکھائی دیئے اور وہ رُک گیا۔

"میرا خیال ہے جناب ! ۔۔۔۔ میرے ساتھی آ رہے ہیں" ۔۔۔۔ میجر رالنس نے کہا اور کرنل فرینک نے سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد آٹھ ہیلی کاپٹر پہاڑیوں کے ساتھ آ کر نیچے اُتر گئے اور اس میں سے مسلح آدمی اُتر کر اِدھر اُدھر بکھر گئے۔ ہیلی کاپٹر انہیں چھوڑ کر واپس چلے گئے۔

میجر رالنس نے اس بار ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کی مخصوص فریکونسی ایڈجسٹ کی اور بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ۔ ہیلو ۔ میجر رالنس کالنگ ۔ اوور" ۔۔۔۔ میجر رالنس نے تیز آواز میں کہا۔

"یس باس ! ۔۔۔۔ کیپٹن راشل اٹنڈنگ یو ۔۔۔۔ ہم پہاڑیوں کے پاس اُتر چکے ہیں باس ۔ اوور" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے اس کے اسسٹنٹ کیپٹن راشل کی آواز سنائی دی۔

"میں نے دیکھ لیا ہے ۔۔۔۔ مجرم پہاڑیوں کے اندر پہنچ چکے ہیں۔ ان کی کار یہاں موجود ہے ۔۔۔۔ مجرموں کا گروپ تین مردوں اور ایک عورت پر مشتمل ہے ۔۔۔۔ میجر جوزف اور میجر بارک پہاڑیوں پر ریڈ کریں گے۔ جب کہ تم نے اس سارے علاقے کی چیکنگ کرنی ہے تاکہ مجرم اِدھر سے واپس نہ پلٹ آئیں ۔۔۔۔ میں چیف باس کے ساتھ ہیلی کاپٹر میں موجود ہوں ۔ اوور" ۔۔۔۔ میجر رالنس نے کہا۔

"یس باس ۔ اوور" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میجر رالنس تمہارے پاس آ رہے ہیں کیپٹن راشل ! اوور اینڈ آل"۔

اس بار کرنل فرینک، میجر رالنس سے پہلے بول پڑا۔ اور پھر اس نے ہیلی کاپٹر کو نیچے اتارنا شروع کر دیا۔

میجر رالنس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا تھا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"یہ بھٹے والا تجربہ میری زندگی کا سب سے خوفناک تجربہ تھا ۔۔۔ خدا کی پناہ ۔ اس قدر خوفناک آگ" ۔۔۔ کار میں بیٹھے ہوئے یعقوب نے جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

"قدرت ہمیں کندن بنانا چاہتی تھی۔ لیکن ہم دوڑ آئے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور یعقوب ہنس پڑا۔

"میں باز آیا ایسے کندن بننے سے ۔۔۔ یہ بھی آپ کی ہمت ہے کہ اس خوفناک بھٹے سے نکل آئے" ۔۔۔ یعقوب نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہم خود کہاں نکل آئے۔ مس صابرہ نے ہمیں نکال لیا ۔۔۔ پہلے جنت سے نکالا تھا اب جہنم سے نکال لیا" ۔۔۔ عمران نے کہا اور اس بار صابرہ بھی کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"ویسے عمران صاحب ! ۔۔۔ ایک بات بتائیں ! اگر آپ اور آپ کی بیگم جنت میں ہوں تو کیا آپ اپنی بیگم کے کہنے پر جنت سے نکل آئیں گے"۔

www.urdufanz.com

صابرہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کمال ہے ۔۔۔ جہاں بیگم موجود ہو اُسے جنت کیسے کہا جاسکتا ہے"۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور صابرہ کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"آپ اپنی بیگم سے اس قدر الرجک ہیں" ۔۔۔؟ صابرہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب نے کیا الرجک ہونا ہے ۔۔۔ بیگم ہوگی تو یہ الرجک بھی ہوں گے" ۔۔۔ اس بار عمران کے بولنے سے پہلے ہی ٹائیگر بول پڑا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

"اوہ ! ۔۔۔ تو آپ نے ابھی تک شادی ہی نہیں کی ۔۔۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے" ۔۔۔ صابرہ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس نے بات کرتے ہوئے عمران کی طرف اس طرح دیکھا جیسے اُسے یقین نہ آرہا ہو۔

"میں نے اکیلے تو بڑی کوشش کی ۔ لیکن اب میں اکیلا تو شادی نہیں کرسکتا ۔۔۔ کوئی تیار ہی نہیں ہوتی میرے ساتھ شادی کرنے کے لئے"۔ عمران نے منہ بسورتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ بھی ایک ناممکن بات ہے" ۔۔۔ صابرہ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پوچھ لو ٹائیگر سے ۔۔۔ میں نے تو اخبار تک میں اعلان کر دیا تھا کہ مجھے لنگڑی لولی، کانی، بہری، بھینگی، بوڑھی سب منظور ہے۔ لیکن شاید میری ہتھیلی میں قدرت نے شادی کی لکیر ہی نہیں بنائی" ۔۔۔ عمران اب باقاعدہ رو دینے پر آ آیا تھا اور پچھلی نشست پر بیٹھے ہوئے ٹائیگر کو قہقہہ روکنے کے لئے بڑی جدوجہد کرنی پڑی۔ ویسے وہ بڑی ہمدردانہ نظروں سے صابرہ کو دیکھ رہا تھا۔ اُسے عمران کی اس ایکٹنگ کے بعد صابرہ

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

کی خیر نظر نہ آ رہی تھی۔

"آپ پاکیشیا سے باہر بھی تو شادی کر سکتے ہیں"۔۔۔۔ صابرہ نے کہا۔

"اچھا!۔۔۔۔ اس بات پر تو میں نے غور ہی نہیں کیا۔۔۔۔ اب میں جاتے ہی ان غیر ملکی قلمی دوستی والے رسالوں کی خریداری کا آرڈر دوں گا۔ جن میں قلمی دوستی کی آڑ میں شادی کے پیغامات درج ہوتے ہیں"۔ عمران نے کہا اور صابرہ کے ہونٹ بھنچ گئے۔

"مس صابرہ!۔۔۔۔ کیا یہ کار اس راستے سے بھی پہاڑیوں کے اندر چلی جائے گی"۔۔۔۔ اچانک پیچھے بیٹھے ہوئے یعقوب نے موضوع بدلنے کی غرض سے کہا۔ کیونکہ وہ پاس بیٹھے ہوئے ٹائیگر کے چہرے سے اندازہ لگا چکا تھا کہ وہ صابرہ سے شرارت پر آمادہ ہیں۔

"نہیں!۔۔۔۔ ادھر سے کوئی راستہ نہیں جاتا۔۔۔۔ ہمیں کار چھوڑ کر پیدل چلنا پڑے گا"۔۔۔۔ صابرہ نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے کہ ہماری کار چیک ہو جائے۔ اس صورت میں تو ہماری پہاڑیوں میں موجودگی کا پتہ چل جائے گا"۔۔۔۔ یعقوب نے کہا۔

"وہ اب ہمیں یقیناً تل ابیب میں تلاش کر رہے ہوں گے۔ کیونکہ یہ پورا علاقہ وہ چیک کر کے واپس جا چکے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا اور یعقوب نے سر ہلا دیا۔

کار بری طرح ہچکولے کھاتی ہوئی اونچے نیچے ٹیلوں کے گرد چکر کاٹتی تیزی سے پہاڑیوں کے قریب ہوتی جا رہی تھی۔ صابرہ بڑے ماہرانہ انداز میں کار ڈرائیو کر رہی تھی۔ ورنہ اس قدر ناہموار جگہ پر کسی بھی لمحے کار کے الٹنے کا خطرہ ہو سکتا تھا۔ لیکن صابرہ کا ماہرانہ پن ہر بار کار کو الٹنے سے بچا لیتا تھا۔

اور پھر پہاڑیوں کے قریب پہنچ کر صابرہ نے کار ایک بڑے سے ٹیلے کی اوٹ میں روک دی۔ اور وہ سب نیچے اتر آئے۔ خوفناک، بنجر اور ویران پہاڑیاں ان کے سامنے موجود تھیں۔ یہ پہاڑیاں اس قدر بنجر تھیں کہ وہاں گھاس کا ایک تنکا تک کہیں نظر نہ آ رہا تھا۔

عمران کار سے باہر نکل کر پہلے تو ادھر ادھر کا جائزہ لیتا رہا اور پھر اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہوا۔

"آؤ بھئی!۔۔۔۔ کافی عرصے کوہ نوردی کا موڈ بنا ہوا تھا۔ آج یہ بھی ہو جائے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور باقی ساتھی بھی مسکرا دیئے۔ اس کے بعد وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔ ان کے پاس صرف ایک مشین گن تھی جو ٹائیگر نے اٹھائی ہوئی تھی۔

"ان پہاڑیوں میں پانی بھی مسئلہ بن جائے گا"۔۔۔۔ یعقوب نے کہا۔

"ہاں!۔۔۔۔ اسی لئے ہمیں جلد از جلد ان پہاڑیوں کو عبور کرنا چاہیئے"۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر بعد وہ پہاڑیوں میں داخل ہو گئے۔ پہاڑیاں واقعی انتہائی دشوار گذار تھیں اس لئے ان کے سفر کی رفتار باوجود کوشش کے نہ ہونے کے برابر تھی۔ لیکن وہ مسلسل چلتے رہے۔ اور پھر اچانک ایک پہاڑی پر چڑھتے ہوئے عمران کی نظریں دور سے پہاڑیوں کی طرف آتے ہوئے

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

ہیلی کاپٹر پر پڑگئیں۔

"اوہ! — کوئی ہیلی کاپٹر ادھر آرہا ہے —— جلدی سے کسی غار میں چھپ جاؤ۔ ہوسکتا ہے کہ وہ ان پہاڑیوں کا سروے کرے" —— عمران نے کہا۔ اور وہ سب تیزی سے ایک چٹان کے ساتھ بنی ہوئی غار کی طرف دوڑ پڑے۔ باقی ساتھی تو غار میں چلے گئے جب کہ عمران چٹان کی اوٹ میں کھڑا ہوگیا۔ اس کی نظریں ہیلی کاپٹر پر جمی ہوئی تھیں۔

ہیلی کاپٹر عین اسی مقام کی طرف آرہا تھا جہاں ٹیلے کے پیچھے ان کی کار موجود تھی۔ اور عمران نے ہونٹ بھینچ لئے۔ کار نے واقعی ان کے لئے مسئلہ کھڑا کر دیا تھا۔

ہیلی کاپٹر پہاڑیوں کے قریب پہنچ کر آگے بڑھنے کی بجائے اوپر ہونے لگا اور پھر کافی بلندی پر پہنچ کر وہ ہوا میں معلق ہوگیا۔ اس طرح رکنے اور معلق —— ہونے کی کوئی وجہ سمجھ میں نہ آرہی تھی۔

"یہ ہیلی کاپٹر رک گیا ہے —— آؤ آگے بڑھیں۔ ابھی ہم نے بہت فاصلہ طے کرنا ہے" —— عمران نے زور سے آواز دے کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور اس کی آواز سن کر غار میں موجود سب ساتھی باہر آگئے۔ اور ایک بار پھر ان کا سفر شروع ہوگیا۔ لیکن ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہونگے کہ ایک بار پھر ٹھٹھک کر رک گئے۔ دور سے بے شمار ہیلی کاپٹر ان پہاڑیوں کی طرف آتے دکھائی دے رہے تھے۔ یہ سب تل ابیب کی طرف سے آرہے تھے۔ ان کی تعداد اٹھارہ بیس کے قریب تھی۔

"اوہ! — ہمیں گھیرا جارہا ہے" —— عمران نے چونک کر کہا اور اس کے ساتھیوں کے چہروں پر خوف کے آثار ابھر آئے۔

"جلدی کرو — چھپ جاؤ جلدی" —— عمران نے چیخ کر کہا اور تیزی سے ایک اور غار کی طرف دوڑ پڑا۔ اس کے ساتھیوں نے اس کی پیروی کی اور ایک بار پھر وہ ایک غار میں پناہ لینے پر مجبور ہوگئے۔ عمران البتہ ایک بار پھر ایک چٹان کے پیچھے چھپا ان ہیلی کاپٹروں کو آتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ اس کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے اور آنکھوں میں تشویش کی پرچھائیاں لہرانے لگی تھیں۔ کیونکہ یہ ہیلی کاپٹر اگر ان پہاڑیوں پر رک گئے تو پھر ان کے لئے نقل و حرکت کرنا ناممکن ہوجائے گا۔ اور چند لمحوں بعد اس کے بدترین خدشات کی تصدیق ہوگئی۔ ہیلی کاپٹر پہاڑیوں پر پہنچتے ہی پھیل کر پوری پہاڑیوں پر جگہ جگہ اترنے لگے اور ان میں سے مسلح سپاہی اتر اتر کر پہاڑیوں میں گم ہوتے گئے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے عمران صاحب" —— ٹائیگر کی تشویش سے پُر آواز سنائی دی۔

"ہمیں پکڑنے کی تیاریاں" —— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ ان کے سروں کے اوپر بھی ایک ہیلی کاپٹر چکر لگا رہا تھا۔ اسے شاید اترنے کے لئے کسی مناسب جگہ کی تلاش تھی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ ان کے قریب ہی ایک مسطح چٹان پر اترنے لگا۔ گو یہ چٹان ان کے قریب ہی تھی لیکن درمیان میں موجود ایک گہری کھائی کی وجہ سے وہ وہاں تک فوراً نہ پہنچ سکتے تھے۔

ہیلی کاپٹر اترتے ہی اس میں سے چھ مسلح سپاہی نکلے اور تیزی سے چٹانوں میں ادھر ادھر بکھر گئے۔ اس کے ساتھ ہی ہیلی کاپٹر دوبارہ فضا میں بلند ہوگیا۔

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"ہم اسے ہٹ کر سکتے ہیں" ——— ٹائیگر نے کہا۔

"نہیں! ——— اس طرح ہماری موجودگی ظاہر ہو جائے گی" ——— عمران نے کہا اور ٹائیگر ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔

ہیلی کاپٹر مسلح سپاہیوں کو اتار کر فضا میں بلند ہو گئے اس طرح زمینی چیکنگ کے ساتھ فضائی نگرانی کا کام بھی شروع ہو گیا۔

"اب ایک ہی صورت ہے کہ ہم ان مسلح سپاہیوں پر قابو پا کر ان کی یونیفارم پہن لیں۔ لیکن میک اپ کا کیا ہو گا" ——— عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب! ——— دو سپاہی آ رہے ہیں" ——— اچانک ٹائیگر نے کہا اور عمران چونک کر اُدھر دیکھنے لگا جدھر ٹائیگر نے اشارہ کیا تھا واقعی دائیں طرف سے دو مسلح سپاہی تیزی سے اوپر چڑھتے آ رہے تھے اور ان کا رُخ بالکل اسی غار کی طرف تھا جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔

"بائیں طرف سے بھی چار سپاہی آ رہے ہیں" ——— ٹائیگر نے کہا۔

"آؤ غار میں ——— اب یہ جگہ انتہائی خطرناک ہو چکی ہے" ——— عمران نے کہا اور تیزی سے چٹان کے پیچھے سے نکل کر غار کے دہانے کی طرف لپک گیا۔ غار میں یعقوب اور صابرہ دونوں موجود تھے ان کے چہروں سے بھی شدید تشویش نمایاں تھی۔ غار میں بڑے بڑے پتھروں کے ڈھیر سے موجود تھے اور خالی جگہ کافی کم تھی۔

"اوہ! جلدی کرو۔ ان پتھروں کے ڈھیروں کے پیچھے چھپ جاؤ۔ جلدی کرو" ——— عمران نے کہا اور خود بھی اچھل کر ایک بڑے ڈھیر کی اوٹ میں ہو گیا۔ ٹائیگر۔ یعقوب اور صابرہ نے بھی بجلی کی سی تیزی سے اس کی پیروی کی۔ اور چند لمحوں بعد غار کے دہانے سے ٹارچ کی روشنی نمودار ہوئی اور پوری غار اس روشنی سے جگمگا اٹھی۔ عمران نے سانس تک روک لیا۔ دوسرے لمحے روشنی اور آگے آئی اور اس کے پیچھے دو ہیولے سے نظر آنے لگے۔ ٹارچ کی روشنی پتھروں کے ان ڈھیروں کے اوپر رینگ رہی تھی۔

"خالی ہے۔ خوامخواہ وقت ضائع مت کرو" ——— ایک تیز آواز اُبھری۔

"نہیں! ——— مجھے اس غار سے ایسی بُو آ رہی ہے جیسے یہاں ابھی انسان رہے ہوں" ——— ایک اور آواز ابھری۔

"آدم خور دیو کی نسل سے لگتے ہو جو تمہیں انسانی بُو آنے لگ گئی ہے چلو جلدی کرو ——— ابھی بہت سا علاقہ دیکھنا ہے" ——— پہلے نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا اور روشنی لہراتی ہوئی مڑی اور پھر دونوں ہیولے تیزی سے غار سے باہر نکل گئے اور عمران نے ایک طویل سانس لیا۔ صورت حال ان کے لئے انتہائی نازک ہو گئی تھی۔ اور ابھی تو یہ دو آدمی تھے۔ لیکن اس کے خیال کے مطابق ہیلی کاپٹروں سے تیس چالیس افراد اترے تھے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ اور بھی ٹولیاں چیک کرنے کے لئے آئیں اور یہ ٹولی تو صرف غار کے دہانے سے ہی واپس چلی گئی تھی دوسری ٹولی نہ جاتی۔ گو ان کے پاس مشین گن تھی اور وہ آنے والوں کا خاتمہ کر سکتے تھے۔ لیکن عمران جانتا تھا کہ اگر ایک بار بھی فائرنگ کی آواز گونج اٹھی تو پھر پہاڑیوں میں موجود ہر شخص ادھر ہی دوڑ پڑے گا اور وہ یا تو چوہوں کی طرح پکڑ لئے جائیں گے یا پھر پہاڑی خرگوشوں کی طرح

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

ہلاک کر دیئے جائیں گے۔ باہر فضا میں موجود ہیلی کاپٹروں کی وجہ سے وہ اور بھی کہیں نہ جا سکتے تھے۔ کچھ عجیب سی صورت حال بن گئی تھی۔

"عمران صاحب" ــــ ساتھ والے ڈھیر کے پیچھے سے صابرہ کی آواز سنائی دی۔

"کیا بات ہے ــــ کیا پتھروں میں سانپ نظر آگیا ہے" ــــ عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔ اُسے صابرہ کی مداخلت بُری لگی تھی۔

"عمران صاحب! ــــ اگر آپ کہیں تو میں باہر چلی جاؤں۔ اس طرح وہ مجھے گرفتار کر کے مطمئن ہو جائیں گے" ــــ صابرہ نے کہا۔

"نہیں! ــــ تم ان کے تشدد کی تاب نہ لا سکو گی" ــــ عمران نے روکھے لہجے میں کہا اور غار میں ایک بار پھر خاموشی طاری ہو گئی۔

ابھی چند ہی لمحے گذرے ہوں گے کہ ایک بار پھر غار کے دہانے سے بھاری قدموں کی آواز سنائی دی اور یہ آواز سنتے ہی وہ ایک بار پھر پتھروں کے پیچھے دبک گئے۔

دوسرے لمحے ٹارچ کی روشنی نے ایک بار پھر غار کو روشن کر دیا۔ روشنی تیزی سے اندر آئی اور اس کے پیچھے اس بار بھی دو ہیولے نظر آرہے تھے۔

"ارے ادھر دیکھو! ــــ یہ انسانی قدموں کے نشانات" ــــ اچانک فرش پر روشنی پڑتے ہی ایک ہیولے نے چیختے ہوئے کہا۔

"ہاں! ــــ لیکن غار تو خالی ہے ــــ نشان باہر جا رہے ہیں" ــــ دوسرے ہیولے نے کہا۔

"اوہ! ــــ یہ نشان ڈھیروں کی طرف جا رہے ہیں ــــ خبردار! جو کوئی ڈھیر کے پیچھے ہے ہاتھ اٹھا کر باہر آجائے" ــــ دوسرے نے یکلخت

چیختے ہوئے کہا۔

اب عمران نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔ کیونکہ اب ان کا بچ نکلنا محال ہو گیا تھا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اور نکلتا، عمران یکلخت ہاتھ اٹھائے ڈھیر کے پیچھے سے نکلا اور ڈھیر کو پھلانگتا ہوا آگے بڑھ آیا۔

"باس کو اطلاع دو ــــ مجرم مل گیا" ــــ ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ لیکن اسی لمحے عمران نے یکلخت ٹارچ کے پیچھے موجود دونوں ہیولوں پر چھلانگ لگا دی۔ ٹارچ نیچے گر کر لڑھکنے لگی۔ عمران دونوں کو ایک ساتھ لیتا ہوا نیچے گرا تھا کہ ڈھیر کے پیچھے سے ٹائیگر نے نکل کر چھلانگ لگائی اور اس نے ایک آدمی کے سر پر پوری قوت سے ضرب لگا دی۔ جب کہ دوسرے آدمی کی گردن کی ہڈی ٹوٹنے کی آواز غار میں گونج اٹھی اور چند ہی لمحوں میں وہ دونوں غار کے اندر ٹیڑھے میڑھے ہوئے پڑے تھے۔ طاقتور ٹارچ ویسے ہی غار میں روشن تھی۔

"جلدی کرو۔ ٹائیگر تم اور یعقوب ان کا لباس اتار کر پہن لو۔ ان کا قدوقامت تم دونوں سے ملتا ہے ــــ جلدی کرو ــــ میں باہر دہانے پر رکتا ہوں" ــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر ٹائیگر کے ہاتھ سے مشین گن جھپٹتا ہوا وہ تیزی سے غار کے دہانے کی طرف دوڑ پڑا۔ دہانے سے سر باہر نکال کر اس نے ادھر اُدھر دیکھا۔ پہاڑیوں پر اب اندھیرا اترنے لگ گیا تھا۔ لیکن پھر بھی روشنی ابھی کافی تھی۔ ہیلی کاپٹر ویسے ہی فضا میں موجود تھے اور پہاڑیاں فوجی بوٹوں کی دھمک سے مسلسل گونج رہی تھیں۔

عمران نے چٹان کی اوٹ لے کر اردگرد کا جائزہ لینا شروع کر دیا۔ اُسے

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

معلوم تھا کہ وہ اس وقت شدید خطرے میں گھر چکے ہیں۔ کسی بھی لمحے انہیں گولیوں سے بھونا جاسکتا ہے۔ میک اپ کا سامان پاس ہوتا تو پھر شاید بچ نکلنے کے کوئی آثار پیدا ہو جاتے۔ لیکن اب صورت حال مختلف تھی۔ ان دونوں کو بھی اس نے مجبوراً مار گرایا تھا ورنہ ان کی موجودگی کا راز فاش ہو جاتا۔

اسی لمحے صابرہ غار کے دہانے سے رینگتی ہوئی باہر آئی۔

"عمران صاحب! ــــ ایک آدمی کی جیب سے یہ ٹرانسمیٹر نکلا ہے" صابرہ نے ٹرانسمیٹر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ ٹرانسمیٹر چھوٹے سے ڈبے جتنا تھا اور مخصوص ساخت کا تھا جس سے فکسڈ فریکوئنسی پر ہی بات ہو سکتی تھی۔ ابھی عمران نے ٹرانسمیٹر ہاتھ میں پکڑا ہی تھا کہ یکلخت اس پر موجود بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"کس کی جیب سے نکلا ہے۔ ٹارچ والے یا دوسرے کی جیب سے" عمران نے تیزی سے پوچھا۔

"ٹارچ والے کی جیب سے" ــــ صابرہ نے جلدی سے کہا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے بلب کے ساتھ موجود بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ــــ ہیلو ڈکی اور جیگر! ــــ تم دونوں غار میں داخل ہوتے ہو۔ لیکن باہر نہیں آتے ــــ کیا ہو رہا ہے اندر۔ اوور" ــــ ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"غار بہت طویل ہے ــــ اور میرا خیال ہے کہ یہاں مجرم ضرور چھپے ہوئے ہوں گے۔ لیکن ہمارے پاس سرچنگ لائٹ نہیں ہے ٹارچ میں کوئی خرابی ہو گئی ہے ــــ سرچنگ لائٹ دے دیں تاکہ اس غار کو

اچھی طرح چیک کیا جاسکے۔ اوور" ــــ عمران نے ٹارچ والے کا لہجہ ذہن میں رکھ کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے! ــــ میں ہیلی کاپٹر غار کے اوپر لے آتا ہوں لیکن یہاں اترنے کی جگہ نہیں ہے۔ اس لئے سرچنگ لائٹ میں نیچے لٹکاؤں گا۔ اوور اینڈ آل" ــــ دوسری طرف سے آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"ٹائیگر کو بلاؤ۔ جلدی کرو۔ ایک چانس بن گیا ہے" ــــ عمران نے کہا اور صابرہ تیزی سے پیچھے رینگ گئی۔

چند لمحوں بعد ہی ٹائیگر باہر آگیا۔ اس نے یونیفارم پہنی ہوئی تھی۔ جس میں کیپ بھی شامل تھی۔

اسی لمحے ایک ہیلی کاپٹر تیزی سے غار کے اوپر آکر رکا۔ وہ اب کافی نیچے آگیا تھا اور پھر اس میں سے ایک رسی نیچے گرائی گئی جس کے ساتھ ایک سرچ لائٹ بندھی ہوئی تھی۔

"ٹائیگر! ــــ رسی کی مدد سے اوپر چڑھ جاؤ اور ہیلی کاپٹر پر قبضہ کر کے اسے نیچے لے آؤ" ــــ عمران نے کہا۔ اسی لمحے اس کے ہاتھ میں موجود ٹرانسمیٹر ایک بار پھر سپارک کرنے لگا۔

"یعقوب! ــــ تم آگے بڑھ کر سرچ لائٹ کھول لو ــــ جلدی کرو" یعقوب کے باہر آتے ہی عمران نے کہا۔ وہ چونکہ ایک چھجے نما چٹان کے نیچے تھے اس لئے اوپر سے نظر نہ آرہے تھے۔

"ہیلو ــــ ہیلو ڈکی! ــــ سرچ لائٹ کھول لو ــــ جلدی کرو ــــ اوور" ــــ ٹرانسمیٹر کا بٹن دبتے ہی آواز سنائی دی۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"یس سر — جیگر کو سانپ نے کاٹ لیا ہے۔ اُسے رسی کی مدد سے اوپر اٹھا لیں — میں سرچ لائٹ کھول لیتا ہوں۔ اوور" — عمران نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ! — سانپ نے۔ اوور" — دوسری طرف سے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"ہاں! — خاصا زہریلا سانپ لگتا ہے — جلدی کریں۔ ورنہ وہ مر جائے گا۔ اوور" — عمران نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا

اسی لمحے یعقوب نے آگے بڑھ کر رسی کے ساتھ بندھی ہوئی سرچ لائٹ کھول لی۔ جب کہ ٹائیگر رسی کو پکڑ کر اوپر چڑھنے لگ گیا۔

"ٹھیک ہے — ٹھیک ہے — ہیلی کاپٹر میں فرسٹ ایڈ باکس موجود ہے — ٹھیک ہے۔ میرے خیال میں جیگر اوپر آ رہا ہے۔ رسی کو جھٹکے لگ رہے ہیں۔ اوور" — دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہاں! — وہ بڑی ہمت سے کام لے رہا ہے۔ اوور" — عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے — اوور اینڈ آل" — دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر عمران نے دیکھا کہ رسی تیزی سے اوپر کو سمٹنے لگی اور ٹائیگر کی ہیلی کاپٹر تک پہنچنے کی رفتار پہلے سے زیادہ تیز ہو گئی اور چند ہی لمحوں میں ٹائیگر کے ہاتھ ہیلی کاپٹر کی کھڑکی تک پہنچ گئے اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر اندر داخل ہو گیا۔

ہیلی کاپٹر فضا میں معلق تھا۔ ٹائیگر کے اندر پہنچتے ہی ایک دو لمحوں کے لئے ہیلی کاپٹر اس طرح ہلا جیسے اُسے ہلکے سے جھکولے آتے ہوں اور پھر

ساکت ہو گیا۔

چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر کا بلب ایک بار پھر سپارک کرنے لگا۔

"ہیلو — ہیلو — میں نے اُسے انجکشن لگا دیا ہے" — ٹائیگر چونکہ ٹرانسمیٹر سے نکلنے والی آواز سُن چکا تھا اس لئے اسی آواز میں بولا۔ گو اس نے لہجہ اور آواز اپنی طرف سے وہی نکالی تھی لیکن عمران کے کان فوراً فرق کو سمجھ گئے۔ ویسے عمران دل ہی دل میں ٹائیگر کی ذہانت پر مسکرا دیا کیونکہ ٹائیگر نے واقعی انتہائی ذہانت سے کام لیا تھا۔ کیونکہ ہو سکتا تھا کہ اس ٹرانسمیٹر سے نکلنے والی آواز دوسرے ٹرانسمیٹروں پر بھی سُنی جا رہی ہو اور انجکشن لگا دینے کا مطلب تھا کہ ٹائیگر نے اس پر قابو پا لیا ہے۔

"ٹھیک ہے — ہم نے غار چیک کر لی ہے اور غار خالی ہے — سرچ لائٹ واپس لے لیں۔ اوور" — عمران نے وکی کے لہجے میں کہا۔

دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر پہلے سے زیادہ نیچے آنے لگ گیا اور پھر تقریباً وہ چٹان سے ذرا اوپر آ کر معلق ہو گیا۔ اس میں سے رسی لٹک آئی۔ عمران نے یعقوب کو اشارہ کیا۔ یعقوب نے آگے بڑھ کر رسی پکڑی اور پھر شاید کسی مشین کے ذریعے رسی تیزی سے اوپر کو اٹھی۔ چونکہ اس بار بلندی بے حد کم تھی اس لئے چند لمحوں میں یعقوب ہیلی کاپٹر کے اندر پہنچ گیا۔ دوسرے لمحے رسی ایک بار پھر نیچے لٹک آئی۔ اور عمران نے صابرہ کو اشارہ کیا اور پھر صابرہ بھی اوپر پہنچ گئی۔ اس کے بعد عمران بھی اوپر ہیلی کاپٹر میں پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔ اور ٹائیگر نے ہیلی کاپٹر کو بلند کرنا شروع کر دیا۔

اسی لمحے ہیلی کاپٹر کا ٹرانسمیٹر جاگ اٹھا اور ٹائیگر نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن دبا دیا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"ہیلو — ہیلو۔ ہیلی کاپٹر نمبر بارہ —— تم نے ہیلی کاپٹر کو اتنی دیر نیچے کیوں کئے رکھا۔ اوور" —— ایک بھاری مگر چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"بب — بب — باس! مجھے ایک چٹان کے پیچھے حرکت نظر آئی تھی۔ میں نے سوچا چیک کر لوں۔ لیکن وہاں کچھ نہ تھا۔ اوور" —— عمران نے جلدی سے آگے ہو کر ہیلی کاپٹر کے پائلٹ کے لہجے میں کہا۔

"نیچے مت لے جاؤ ہیلی کاپٹر کو —— ہو سکتا ہے کہ وہ لوگ ہٹ کر دیں۔ اوور اینڈ آل" —— دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر خاموش ہو گیا اور عمران کے اشارے پر ٹائیگر نے ہیلی کاپٹر کو اور زیادہ بلند کرنا شروع کر دیا۔ اُسے یقین تھا کہ جس پوزیشن میں ہیلی کاپٹر ایک اونچی چٹان کی سائیڈ میں تھا اس لئے ان کا اوپر اُترنا دوسرے ہیلی کاپٹروں کو نظر نہ آیا ہو گا اور واقعی یہی ہوا۔ انہیں صرف ہیلی کاپٹر کے اتنا نیچے جانے کا پتہ چلا اور کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ پائلٹ ہیلی کاپٹر کے فرش پر پڑا ہوا تھا اس کی گردن ٹوٹ چکی تھی۔ وہ چونکہ عمران کے قد و قامت کا تھا اس لئے عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اس کا لباس اتارنا شروع کر دیا۔ اور پھر اپنے لباس کے اوپر ہی اس نے وہ یونیفارم پہن لی۔ اس طرح یونیفارم ذرا سی ٹائٹ تو ضرور ہو گئی لیکن بہرحال گزارہ ہو گیا۔

ہیلی کاپٹر اب کافی بلندی پر پہنچ چکا تھا۔ عمران نے ٹائیگر کو ہٹنے کا اشارہ کیا اور خود اس نے پائلٹ سیٹ سنبھال لی۔

"تم لوگ نیچے دبک جاؤ —— ہم نے فوراً یہاں سے نکلنا ہے — ورنہ کسی بھی لمحے ان سپاہیوں کی لاشیں دریافت ہو سکتی ہیں" —— عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہیلی کاپٹر کو تیزی سے موڑا اور تل ابیب کی طرف بڑھنے لگا۔

اسی لمحے ٹرانسمیٹر ایک بار پھر جاگ اٹھا۔

"ہیلو — ہیلو نمبر بارہ! —— تم کدھر جا رہے ہو۔ اوور" —— وہی بھاری چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"ج — ج — جناب! ہیلی کاپٹر خراب ہو گیا ہے۔ اس کی ڈینجر لائٹ جل اٹھی ہے —— میں اسے پہاڑیوں سے دور لے جانا چاہتا ہوں۔ ورنہ یہ یہاں پھٹ گیا تو —— اوور" —— عمران نے اس طرح دہشت زدہ انداز میں چیخ کر کہا جیسے موت کے انتہائی خوف سے اس کے اعصاب جواب دیتے جا رہے ہوں۔

"اوہ — اوہ! جلدی کرو —— اسے اتار دو جلدی — جہاں نزدیک ممکن ہو۔ جلدی کرو۔ اوور" —— دوسری طرف سے بولنے والا بھی گھبرا گیا اور اب عمران نے واقعی ہیلی کاپٹر کو تیز رفتاری سے اڑانے کے ساتھ ساتھ اس طرح لہرانا شروع کر دیا۔ جیسے وہ کسی بھی لمحے نیچے گرنے والا ہو۔

دوسرے ہیلی کاپٹر تیزی سے سائیڈوں پر ہٹتے گئے اور چند ہی لمحوں میں عمران ہیلی کاپٹر لئے پہاڑیوں کی دوسری طرف پہنچ گیا۔

"ہیلو — میجر جم کالنگ —— یہ ہیلی کاپٹر ادھر کیوں آ رہا ہے۔ اوور" —— ٹرانسمیٹر سے ایک اور چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔ لیکن اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا۔ وہ پہلے والی آواز گونج اٹھی۔

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"میجر جم ا ___ میں میجر پارک ہوں ___ ہیلی کاپٹر خراب ہو گیا ہے ۔ میں نے اسے حکم دے دیا ہے کہ وہ کسی کھلی جگہ پر اسے اتار دے ۔ تم راستہ چھوڑ دو ۔ ورنہ ہو سکتا ہے اس کے ساتھ دوسرا کوئی ہیلی کاپٹر بھی تباہ ہو جائے یا ملبہ کسی سپاہی پر گر جائے ۔ اوور" ___ میجر پارک نے چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ پائلٹ ! ___ اسے سنبھالو ___ اور سنو ! کوشش کرو کہ ساؤتھ ایسٹ پر موجود فوجی چھاؤنی پر اسے اتار دو ۔ وہاں کھلی اور ویران جگہ ہے ۔ اوور" ___ میجر جم کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کک ___ کک ___ کوشش کر رہا ہوں جناب ۔ اوور" ___ عمران نے اس طرح بھنچے بھنچے لہجے میں کہا جیسے وہ اپنے ذہن کو دہشت کی وجہ سے بمشکل سنبھالے ہوئے ہو ۔ اب اس نے ہیلی کاپٹر کو زیادہ تیزی سے جھٹکے دینے شروع کر دیئے تھے ۔ اور پھر وہ پہاڑیوں سے کافی دور کھلی جگہ پر پہنچ گیا ۔ وہ ہیلی کاپٹر اب کافی نیچے لے آیا تھا اور اس کے ہیلی کاپٹر اڑانے کے انداز سے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے کسی بھی لمحے ہیلی کاپٹر زمین سے ٹکرا کر پاش پاش ہو جائے گا ۔ لیکن ہر بار عمران اسے عین آخری لمحات میں اوپر اٹھا لیتا ۔ عمران کے ساتھی دم سادھے یہ خطرناک کھیل دیکھ رہے تھے ۔ لیکن ٹائیگر کے چہرے پر یعقوب اور صابرہ کی نسبت زیادہ اطمینان تھا ۔ کیونکہ وہ عمران کی صلاحیتوں سے اچھی طرح واقف تھا ۔

اور پھر ہیلی کاپٹر تل ابیب شہر کے اوپر پہنچ گیا ۔

"تیار ہو جاؤ" ___ عمران نے چیخ کر کہا اور دوسرے لمحے اس نے ہیلی کاپٹر کو عمارتوں کے درمیان ایک کھلی جگہ پر اتار دیا ۔ ہیلی کاپٹر اتارتے

www.urdufanz.com

ہی عمران نے انجن بند کیا اور پھر اس نے نیچے چھلانگ لگا دی ۔ اس کے ساتھ ہی ٹائیگر ، یعقوب اور صابرہ بھی نیچے اتر آئے ۔

"جلدی آؤ میرے ساتھ" ___ عمران نے کہا اور پھر وہ بے تحاشا دوڑتا ہوا سامنے موجود ایک بلڈنگ کے برآمدے میں پہنچ گیا ۔ برآمدے کی سائیڈ سے ہوتا ہوا وہ اس بلڈنگ کی عقبی طرف جانے والی سائیڈ گلی میں مڑ گیا ۔ یہ تنگ سی گلی بلڈنگ کے عقب میں جا کر گھوم گئی تھی ۔ ادھر ایک چھوٹا سا دروازہ تھا جو اندر سے بند تھا ۔ عمران نے دروازے پر جا کر مخصوص انداز میں دو بار دستک دی تو دروازہ کھل گیا اور ایک لمبا تڑنگا نوجوان دروازے پر نظر آیا ۔

"خالد کہاں ہے ___ اسے کہو کہ ڈان آیا ہے" ___ عمران نے تیز لہجے میں کہا ۔

"اوہ اچھا ! ___ اندر آ جائیں" ___ نوجوان نے جو حیرت سے آنکھیں پھاڑ کر عمران اور اس کے ساتھ دو فوجیوں کو دیکھ رہا تھا ۔ ڈان کا لفظ سنتے ہی تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا اور عمران اپنے ساتھیوں کو اندر آنے کا اشارہ کر کے اس دروازے میں داخل ہو گیا ۔

"سیدھے چلے جائیں ___ باس اتفاق سے اندر موجود ہے" ___ اس نوجوان نے کہا اور مڑ کر دروازہ بند کرنے لگا ۔

عمران تیزی سے بھاگتا ہوا دروازے کی دوسری طرف ایک سرنگ نما راستے میں آگے بڑھتا گیا ۔ اس کے ساتھی اس کے پیچھے تھے ۔ اس سرنگ نما راہداری کے اختتام پر ایک اور دروازہ تھا جس کی دوسری طرف ایک وسیع ہال نما کمرہ تھا ۔ اور پھر جیسے ہی وہ دروازے پر پہنچے ایک نوجوان ہاتھ

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

ہیں مشین گن اٹھائے دروازے پر نمودار ہوا۔

"خبردار" —— اس نوجوان نے چیختے ہوئے کہا۔

"ڈان فرام پاکیشیا" —— عمران نے بھی چیخ کر کہا۔

"اوہ اچھا! —— اوہ آیئے اندر" —— نوجوان نے شدید حیرت سے کہا اور تیزی سے ایک طرف ہٹ گیا۔

"تم خالد ہو" —— عمران نے اندر داخل ہوتے ہی مڑ کر پوچھا۔

"ہاں! — میں خالد ہوں — آپ ——" اس نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں پرنس آف ڈھمپ ہوں۔ یہ میرے ساتھی ہیں —— بلڈنگ سے باہر میدان میں ہیلی کاپٹر میں نے اتارا ہے۔ اگر تم اس ہیلی کاپٹر کو یہاں سے اڑا کر کسی اور جگہ چھوڑ سکتے ہو تو فوراً ایسا کرو —— ورنہ ابھی یہ پورا علاقہ گھیر لیا جائے گا" —— عمران نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ پرنس! — میں ابھی بندوبست کرتا ہوں" —— نوجوان نے کہا اور دوڑتا ہوا راہداری میں آگے بڑھ گیا۔ پھر تقریباً پانچ منٹ بعد ہی وہ واپس آ گیا۔

"میں نے شاکر کو بھیج دیا ہے۔ وہ ان کاموں میں ماہر ہے" —— خالد نے واپس آتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

"آپ پرنس! — میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ آپ یہاں آئیں گے۔ آپ سے ملاقات تو میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش تھی" —— خالد نے بڑے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"میں پہلے بھی اس اڈے پر آیا تھا۔ اس وقت یہاں کا انچارج ابوقیس

تھا۔ پھر بعد میں معلوم ہوا کہ ابوقیس کی جگہ تم نے لے لی ہے اس لئے مجھے تمہارا نام یاد رہا تھا" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں! —— اس بات کو تو تقریباً دو سال گذر چکے ہیں —— یہ اڈا ویسے ہم نے انتہائی ایمرجنسی کے لئے رکھا ہوا ہے اور میں بھی یہاں کافی عرصے بعد آیا ہوں —— آیئے اندر کمرے میں چلتے ہیں" —— خالد نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہاں میک اپ کا سامان اور لباس مل جائیں گے ——؟" عمران نے کہا۔

"یہاں تو نہیں ہے ایسا انتظام —— شاکر آ جائے تو میں منگوا دوں گا۔ یا پھر یہاں سے ہمیں اصل اڈے پر جانا ہو گا چارلی اسٹریٹ پر —— وہاں ہر قسم کا سامان موجود ہے" —— خالد نے ایک سائیڈ میں بنے ہوئے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"نہیں! — فی الحال ہم باہر جانے کا رسک نہیں لے سکتے" —— عمران نے کہا اور پھر خالد کے ساتھ وہ اس دروازے میں داخل ہو کر ایک اور کمرے میں پہنچ گیا۔ یہ کمرہ بڑی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ فرنیچر کی سیٹنگ کے مطابق یہ دفتر تھا۔

"تشریف رکھیں" —— خالد نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"یہ میرا ساتھی ٹائیگر ہے —— جب کہ یہ آپ کے ساتھی یعقوب اور صابرہ ہیں" —— عمران نے اپنے ساتھیوں کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور اپنے ساتھیوں کا نام سن کر خالد چونک پڑا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

"ہمارا تعلق زیرو ون سے ہے" ـــ یعقوب نے اپنے اور صابرہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا ـــ یہی وجہ ہے کہ میں آپ کو پہچان نہیں سکا ـــ میں یہاں تل ابیب میں مغربی تھرٹی کا انچارج ہوں" ـــ خالد نے باقاعدہ یعقوب کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا اور یعقوب کے ساتھ ہاتھ ملا کر اس نے صابرہ سے بھی باقاعدہ ہاتھ ملایا۔

اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور خالد گھنٹی کی آواز سنتے ہی اس طرح حیرت سے اچھلا جیسے اُسے گھنٹی بجنے کی توقع نہ تھی۔

"یس" ـــ خالد نے رسیور اٹھا کر کہا۔

"باس! ـــ میں شعیب بول رہا ہوں ـــ تھرڈ ایونیو کے قریب ایک ہیلی کاپٹر کو زبردستی اتار لیا گیا ہے۔ اس میں شاکر موجود تھا۔ اُسے گرفتار کر لیا گیا ہے ـــ جی پی فائیو کا نیا سربراہ کرنل فرینک یہاں موجود ہے۔ اور جناب! ـــ آسمان پر بارہ تیرہ ہیلی کاپٹر اُڑ رہے ہیں۔ سارا علاقہ فوجیوں نے گھیر لیا ہے ـــ شاکر کو گرفتار کر کے کرنل فرینک کے ہیلی کاپٹر میں لے جایا گیا ہے" ـــ دوسری طرف سے بولنے والے نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا! ـــ شاکر جیسے ہی باہر آئے، اُسے شہید کر دو" ـــ خالد نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور پٹخ دیا۔

"شاکر پکڑا گیا ہے پرنس! ـــ آیئے! کہیں وہ یہاں کا پتہ نہ بتا دے۔ آیئے جلدی کیجئے ـــ یہاں ایک اور خفیہ راستہ ہے" ـــ خالد نے تیز تیز لہجے میں کہا اور کمرے کی عقبی دیوار میں نصب ایک قدآدم الماری کی

طرف دوڑ پڑا۔

اس نے الماری کے پٹ کھول کر اندر ہاتھ ڈال کر کوئی بٹن دبایا تو الماری کا عقبی حصہ سرر کی تیز آواز سے ایک سائیڈ پر غائب ہو گیا۔ اور خالد تیزی سے آگے بڑھ کر اس طرح نیچے اترنے لگا جیسے وہ سیڑھیاں اُتر رہا ہو۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے اس کی پیروی کی۔ دوسری طرف واقعی سیڑھیاں تھیں جو نیچے ایک کمرے میں پہنچ کر ختم ہو جاتی تھیں۔

جب عمران اور اس کے ساتھی نیچے اُتر آئے تو خالد نے آخری سیڑھی کے کونے پر زور سے پیر مارا تو اوپر دیوار برابر ہو گئی۔ خالد دیوار برابر کر کے اس کمرے کی شمالی دیوار میں موجود دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو آگے ایک طویل راہداری سی تھی جو بتدریج اوپر کی طرف جا رہی تھی۔ خالد کی پیروی میں وہ سب اس راہداری میں دوڑتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔

"شاکر کو اور کن کن سے اڈے کا علم ہے" ـــ؟ عمران نے دوڑتے ہوئے پوچھا۔

"اُسے تل ابیب میں صرف اسی اڈے کا علم ہے ـــ وہ جاروش سے ایک ماہ پہلے یہاں آیا تھا اور ابھی نیا نیا تنظیم میں شامل ہوا ہے" خالد نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ وہ فلسطینی تنظیم کے سخت ترین قواعد جانتا تھا۔ تنظیم میں شامل ہونے والوں کو کم از کم ایک سال تک ایک ہی اڈے پر رکھا جاتا تھا اور اس کی سختی سے نگرانی کی جاتی تھی۔ اس کے بعد اسے کسی اور جگہ شفٹ کیا جاتا تھا۔ ایک ماہ کا مطلب ظاہر تھا کہ اُسے اس اڈے کے علاوہ اور کسی اڈے کا علم نہ ہوگا۔

www.urdufanz.com

Scanned & Pdf By saad@urdufanz.com & Jam411

راہداری کے اختتام پر ایک اور دروازہ تھا۔ جو بند تھا خالد نے اس دروازے پر زور زور سے دستک دینا شروع کر دی۔ چند لمحوں بعد ہی دروازہ کھل گیا۔ سامنے ایک اور نوجوان کھڑا نظر آیا۔

"اوہ باس آپ! ـــــ اور ایمرجنسی ڈور سے" ـــــ نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں" ـــــ خالد نے کہا اور اچھل کر دوسری طرف آگیا۔ اس کے پیچھے عمران اور اس کے ساتھی بھی باہر آگئے۔ یہ ایک چھوٹی سی کوٹھی کی سائیڈ تھی۔ پورچ میں ایک کار کھڑی نظر آ رہی تھی۔

"آپ لباس بدل لیں ـــــ یہاں لباس موجود ہیں" ـــــ خالد نے کوٹھی کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ انہیں ایک کمرے میں لے آیا۔ عمران کو تو لباس بدلنے کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ اس نے تو اپنے لباس کے اوپر ہی یونیفارم پہن رکھی تھی۔ اس نے وہ یونیفارم اتار دی جب کہ یعقوب اور ٹائیگر نے اپنا لباس اتار کر یونیفارم پہنی تھی۔ اس لئے انہوں نے خالد کے اشارے پر کمرے میں موجود ایک الماری سے اپنے اپنے مطلب کا لباس نکالا ـــــ ٹائیگر باتھ روم میں چلا گیا اور یعقوب لباس اٹھائے دوسرے کمرے میں چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں نئے لباس میں کمرے میں آگئے۔ اور انہوں نے اتاری ہوئی یونیفارم ایک طرف پھینک دی۔

"یہ یونیفارم بھٹی میں ڈال کر جلا دو ـــــ اور گیٹ بند کر لو ـــــ ہم جا رہے ہیں" ـــــ خالد نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا جس نے دروازہ کھولا تھا۔

"یس باس! ـــــ کار لے جائیں گے آپ" ـــــ نوجوان نے یونیفارم اٹھاتے ہوئے کہا۔

"نہیں! ـــــ ہم پیدل ہی جائیں گے ـــــ اس طرح کسی کو شک نہ پڑے گا ـــــ ورنہ ہو سکتا ہے کہ وہ کاریں چیک کر رہے ہوں" ـــــ عمران نے خالد کے بولنے سے پہلے ہی جواب دے دیا۔

"نہیں پرنس! ـــــ کار لے جانی پڑے گی۔ ورنہ ہمیں ٹیکسی یا بس لینی پڑے گی ـــــ میں کار تنگ گلیوں سے نکال کر لے جاؤں گا۔ سڑک پر جاؤں گا ہی نہیں" ـــــ خالد نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب پورچ میں کھڑی کار میں بیٹھے کوٹھی کے گیٹ سے باہر آگئے۔

ڈرائیونگ سیٹ پر خالد خود موجود تھا۔ اور پھر واقعی وہ کار کو انتہائی مہارت سے گلیوں میں سے گذارتا ہوا آگے بڑھتا گیا۔ ایک جگہ اس نے سڑک کو کراس ضرور کیا لیکن یہ بھی مین روڈ نہ تھی۔

اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اس نے ایک سہ منزلہ ہوٹل کی عقبی گلی میں کار لے جا کر روک دی۔ پھر نیچے اتر کر وہ تیزی سے ایک چھوٹے سے دروازے کی طرف بڑھا۔ اس نے دروازے پر مخصوص انداز میں دستک دی۔ دوسرے لمحے دروازہ کھل گیا۔ دروازے میں اندھیرا تھا اور وہاں ایک آدمی کھڑا تھا۔

"انہیں سپیشل روم میں لے جاؤ ـــــ میں کار پارکنگ میں چھوڑ کر آتا ہوں ـــــ پرنس! آپ اطمینان سے تشریف لے جائیں۔ یہ انتہائی محفوظ اڈا ہے" ـــــ خالد نے پہلے اس آدمی سے مخاطب ہو کر کہا اور

www.urdufanz.com

Pdf By saad@urdufanz.com

پھر وہ عمران کی طرف مڑا۔

" او کے "۔۔۔۔ عمران نے کہا اور دروازے میں داخل ہو گیا۔ دروازے سے آگے سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ عمران کے ساتھی جب سیڑھیوں کے قریب پہنچے تو نوجوان نے جو دروازے کے قریب کھڑا تھا، دروازہ بند کر دیا اور پھر تیزی سے ان کی طرف آنے لگا۔ لیکن جیسے ہی وہ ان کے قریب پہنچا، عمران اور اس کے ساتھی حیرت کی شدت سے اس طرح اچھلے جیسے ان کے پیروں میں ایٹم بم پھٹ پڑا ہو۔ عمران جیسے شخص کی آنکھیں بھی حیرت کی شدت سے کانوں تک پھیل چکی تھیں۔

حصہ اول ختم شد

www.urdufanz.com